میثم قادری

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝

تصریح الاوثق

فی ترجمہ

شرح البرزخ

مترجم

اعلحضرت عظیم البرکت، مفتی شریعت، حامی طریقت
بحرالعلوم، کاشف السرا لمکتوم ذی التصنیفات الرائقہ و التحقیقات الفائقہ
تاج المحققین، سراج المدققین، اکمل الفقہاء و المحدثین
حضرت مولانا مولوی **سیّد شاہ محمد عبد الغفار** صاحب
القادری· الحنفی· بنگلوری مد ظلہٗ
مدرس اعظم ، مدرسہ عربیہ جامع العلوم بنگلور (انڈیا)

تقدیم

جامع معقول ومنقول، شمس العلماء، بدر الفضلاء، حامئ سنّت
ماحئ بدعت، واقفِ رموز شریعت، عالم اسرار طریقت، شیخ المحدثین والمفسّرین
حضرت علاّمہ مولانا **مفتی محمد عبد الشکور البارُوی** مدظلہٗ
خطیب مرکزی دارالعلوم احسن المدارس، راولپنڈی، پاکستان

باہتمام مرکزی دارالعلوم احسن المدارس، باغ سرداراں، راولپنڈی
جامعہ رضویہ مظہر اسلام و جامعہ خدیجہ للبنات، ڈھوک سیداں، راولپنڈی

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ۝

تصریح الاوثق فی ترجمہ شرح البرزخ

مترجم

اعلحضرت عظیم البرکت، مفتی شریعت، حامی طریقت
بحرالعلوم، کاشف السرا لمکتوم ذی التصنیفات الرائقہ و التحقیقات الفائقہ
تاج المحققین، سراج المدققین، اکمل الفقہاء و المحدثین
حضرت مولانا مولوی سیّد شاہ محمد عبد الغفار صاحب
القادری، الحنفی، بنگلوری مد ظلہٗ
مدرس اعظم، مدرسہ عربیہ جامع العلوم بنگلور (انڈیا)

تقدیم

جامع معقول ومنقول، شمس العلماء، بدر الفضلاء، حامئ سنّت
ماحئ بدعت، واقفِ رموز شریعت، عالم اسرار طریقت، شیخ المحدثین و المفسّرین
حضرت علاّمہ مولانا مفتی محمد عبد الشکور البادروی مدظلہٗ
خطیب مرکزی دار العلوم احسن المدارس، راولپنڈی، پاکستان

باہتمام مرکزی دار العلوم احسن المدارس، باغ سرداراں، راولپنڈی
جامعہ رضویہ مظہر اسلام وجامعہ خدیجہ للبنات، ڈھوک سیداں، راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

نام کتاب --------- تصریح الاوثق فی ترجمہ شرح البرزخ

مترجم --------- مفتی سید عبدلغفار القادری الحنفی البنگلوری مدظلہ العالی

پیش کش --------- مفتی محمد عبدالشکور الباروی مدظلہ العالی

ترتیب --------- غلام محمد الیاس القادری الرضوری العطاری

ٹائٹل --------- محمد ارسلان رضا (ڈیزائن اینڈ کمپوزنگ)

تعداد --------- 1000

ناشر --------- ڈیجیٹل پرنٹرز، اردو بازار، راولپنڈی 0342-5341978

قیمت ---------

ملنے کے پتے

☆ قاری گلفراز نقشبندی (0346-5138524)

☆ مرکزی دارلعلوم احسن المدارس 4 نمبر چونگی باغ سرداراں راولپنڈی

☆ جامعہ مسجد رضویہ مظہر السلام اینڈ جامعہ خدتجہ للبنات ڈھوک سیداں راولپنڈی

☆ جامعہ مسجد حسینیہ بارویہ زبدۃ المدارس اینڈ جامعہ خدتجہ للبنات ضلع لیہ

☆ جامع مسجد غوثیہ جھنگی محلہ سرکلر روڈ، راولپنڈی

(ایصال ثواب)

سیدی ومرشدی، ملجائی وماٴوای، قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، فخر المشائخ

قبلہ عالم حضرت خواجہ فقیر محمد باروی رحمۃ اللہ علیہ

مفتی محمد عبد الشکور الباروی مدظلہ

کے والد مرحوم و برادرانِ گرامی

حضرت مولانا رفیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبد الرؤف مرحوم، جناب عبد الرحیم مرحوم

عزت مآب جناب ملک ریاض حسین کے والدین مرحومین

جناب محمد سرور قریشی مرحوم، جناب اکرام الٰہی مرحوم

جناب شفیع محمد مرحوم وزوجہ مرحومہ، جناب مولا بخش منہاس مرحوم، افتخار حسین مرحوم

عبد الوحید اور سلمٰی وحید شیخ مرحومہ، شیخ اظہر الحق رحمانی، ملک فضل محمد مرحوم

اور حسین بی بی مرحومہ، غلام صادق بٹ اور محمد زائر مرحوم، حامد بشیر اور جمیلہ حامد مرحومہ

اللہ بخش مرحوم، جواہر خاتون مرحومہ

﴿تعاون﴾

محترم ومکرم محمد شاہد قریشی صاحب، ملک شاہد محمود صاحب

اور جن دوستوں نے اس کتاب کے سلسلہ میں تعاون فرمایا ہے اللہ تعالیٰ انکے

مال، جان، عزت اور ایمان میں اضافہ فرمائے

(آمین)

فہرست

باب نمبر 4

باب نمبر 5

باب نمبر 6

باب نمبر 7

باب نمبر 8

باب نمبر 9

باب نمبر26

باب نمبر27

باب نمبر28

باب نمبر29

باب نمبر30

باب نمبر 31

باب نمبر 32

باب نمبر70

باب نمبر71

باب نمبر72

باب نمبر73

باب نمبر74

باب نمبر75

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن لرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یارسول اللہ

الحمدللہ عزوجل یہ مبارک کتاب حدیث ''شرح البرزخ'' تالیف لطیف الشیخ النبیل قدوۃ المتاخرین الامام ابوسعید السلمی الحنفی رضی اللہ عنہ جس کو عربی زبان سے اردو میں ترجمہ تشریح اعلیٰ حضرت، مفتی شریعت، مائی طریقت، بحرالعلوم، کاشف سرالمکتوم، ذی التصنیفات الرائقہ، والتحقیقات الفائقہ، تاج المحققین، سراج المدققین، اکمل الفقہاء والمحدثین حضرت مولانا مولوی سید عبدالغفار صاحب القادری الحنفی البنگلوری مدظلہ نے دوسوم بنام تاریخ تصریح الاوثق فی ترجمہ شرح البرزخ رکھا۔اور تقدیم عظیم، جامع معقول، حاوی منقول، واقف رموز شریعت، عالم اسرار طریقت، منبع رشدوہدایت ترجمان اہلسنت، شمس العلماء، بدرالفضلاء، مناظر اسلام، مفتی عبدالشکور الباروی مدظلہ کے دست قلم سے ہے۔کتاب حدیث ''ترجمہ شرح البرزخ'' اس موضوع پر اچھوتی اور منفرد کتاب ہے۔

آیات شریفہ، احادیث عظیمہ، آثار کریمہ کی روشنی میں اعتقادات ومعمولات اہلسنت وجماعت کو باخوبی احسن پیش کیا گیا ہے۔قارئین پر اس کے مطالعہ کے بعد یہ بات واضح ہوگی کہ یہ کتاب دلائل وبرائین سے مالا مال ہے۔اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے باخوبی ہوگا۔کہ عرب وعجم کے علماء کرام فقہاء ذیشان نے خصوصا ہمارے آقا، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجدد دین وملت، حامئی سنت، مامئی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیروبرکت حضرت علامہ مولانا الحاج، القادری، الشاہ امام احمد رضا خاں محمدی سنی، حنفی، قادری فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے تقاریظ جلیلہ، سے اس کتاب ''ترجمہ شرح البرزخ'' کو خصوصیت عطا فرما کر اہمیت کو اجاگر

کیا مگر بدقسمتی سے یہ کتاب نایاب وکمیاب ہے۔مطبوعًا ہماری نظر سے نہ گزری ۔استاذی العلماء مفتی عبدالشکور الباروی مدظلہ صاحب کے پاس اس کتاب کی فوٹو کاپی موجود ہے اور کتاب کی اہمیت وافادیت اور علماء ذیشان کے اسرار کے پیش نظراس کو چھپوانے کاارادہ فرمایاتو اصل کتاب جوتقریباً ۱۳۲۴ھ کے آس پاس در مطبع رضوی معسکن بنگلور محمد رضاعلی نمود (انڈیا) کا چھپایہ ہے۔تقریباًایک سال کی محنت شاقہ کے باوجود بھی نہ مل سکی۔

کتاب ''ترجمہ شرح البرزخ'' کی فوٹو کاپی جوموجود تھی اس میں کچھ دقتیں تھیں۔کہ اکثر مقامات پر عربی اور اردو الفاظ واضح نہیں تھے۔کچھ صفحات مس پرنٹ تھے اور کچھ غیب ،قدیم طرز پر عبارت تھی۔ہیڈنگز صفحات کے کناروں کے ساتھ ساتھ درج تھی وغیرہ وغیرہ اس قدر دقتوں کوسلجھانا فقیر حقیر کے بس کی بات نہ تھی۔

قبلہ استاذی محترم کی نگاہ ودعا سے اللہ عروجل وآقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر کام شروع کیا سیدنا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ کی مدد سے خاطر خواہ کامیابی ہوئی جس کو آپ ملاحظہ فرمارہے ہیں الحمدللہ علیٰ احسانہ اس کتاب پر جوہم نے کام کیااُس کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) کتاب ''ترجمہ شرح البرزخ'' کی تقاریظ سب سے آخر مقام پران کی اصل مہروں کے ساتھ تھی۔اُن کوکتاب کے اول مقام پر کردیا گیاہے۔

(۲) احادیث اور مؤلف کاقول یکجاہ تھاان کوقارئین کی آسانی کے لیے جداکردیاہےاور مؤلف کے قول کی نشاندہی کردی ہے۔

(۳) اکثر مقام پر مترجم نے فائدہ بیان کیاہے جوحدیث یامؤلف کے قول سے یکجاہ تھا۔فائدہ کو بریکٹ ﴿فائدہ﴾ میں لکھ کرواضح کردیاگیاہے کہ قاری کوفائدہ ہو۔

(۴) کتاب میں ہم نے صرف درود پاک، رضی اللہ عنہ، رحمتہ اللہ علیہ کی صورت میں اضافہ کیا ہے تو وہ بریکٹ میں تاکہ مؤلف کی تالیف سے امتیاز رہے۔

(۵) جتنی بھی ہیڈنگز مترجم نے صفحات کے کناروں پر دی ہوئی تھیں، وہ سب موضوع سے وابستہ کلام پر نمایاں کردی ہیں

(۶) کتاب کی فہرست اس انداز سے بنائی گئی ہے کہ قاری صرف فہرست پر ایک گہری نظر ڈال لینے سے تقریباً پوری کتاب کا مطالعہ کرنے والوں کی طرح مستفید ہو سکے گا۔

(۷) مکمل کتاب کو اصل حالت میں رکھا گیا ہے اصل کتاب میں کتابت قدیم اردو میں کی گئی ہے قارئین کی آسانی کے لیے الفاظ کو اصل حالت پر رکھتے ہوئے کتابت میں تبدیلی کردی ہے مثلاً آوے، جاویں، پہر، ہین، ہئی وغیرہ وغیرہ کو آئے، جائیں، پھر، ہیں، ہے، میں بدل دیا گیا ہے۔

(۸) کتاب میں حتی الوسع اغلاط کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔ اگر پھر بھی کوئی کمی، کوتاہی رکھ گئی ہو تو مطلع فرمادیں آئندہ ایڈیشن میں درست کرسکیں۔

(۹) باب نمبر 7 کا پہلا صفحہ، باب نمبر 27 کا پہلا صفحہ، باب نمبر 31 کا پہلا صفحہ، باب نمبر 35 کا دوسرا صفحہ، باب نمبر 43 کا صرف پہلا صفحہ اور باقی نہیں اور باب نمبر 45 کا دوسرا اور تیسرا صفحہ فوٹو کاپی میں مس پرنٹ ہے۔ اگر کسی کے پاس اصل کتاب کا نسخہ موجود ہو تو برائے کرم ہمیں دیا جائے کہ آئندہ ایڈیشن میں مس شدہ صفحات کو شامل کیا جاسکے۔

(۱۰) جو صفحات مس ہیں ان مقامات پر نشاندہی کر دی گئی ہے تین لائنوں کی صورت میں

اللہ عزوجل اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے اور بخشش کا ذریعہ بنائے۔ اور ہمیں اس کتاب کے فیوض و برکات سے کامل مستفیض فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

غلام محمد الیاس القادری الرضوی العطاری

فاضل علوم اسلامیہ

جامع مسجد غوثیہ، جھنگی محلّہ، سرکلر روڈ، راولپنڈی

0300-5215192

مقدمہ

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العٰلمین والصلوٰة والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین الذی من کان نبیا و آدم بین الماء والطین وعلیٰ اهل بیته الطیبین و ازواجه الطاهرات امهات المؤمنین واصحابه المکرمین المعظمین واولیاء امته الراشدین و لمهدین علماء ملته المبلغین و اهل سنت و جماعت اجمعین الیٰ یوم الدین اما بعد

بعد حمد وصلوۃ کے کتاب ''شرح برزخ'' ایک عظیم کتاب ہے عقیدہ اہلسنت کی خوب وضاحت اس کتاب میں موجود ہے عرصہ دراز سے نایاب تھی بندۂ ناچیز نے بڑی کوشش سے کتاب کی فوٹو کاپی حاصل کی۔ پھر میں نے دوستوں کی مشاورت سے اس کتاب کو چھاپنے کا ارادہ کیا اس طرف میری توجہ دلانے والے میرے دوست مناظر اسلام محدث ساہیوال حضرت مولانا غلام مصطفےٰ نوری صاحب ہیں اس کتاب میں کافی ضروری مسائل موجود ہیں مثلاً انبیاء کرام اولیاء عظام اپنی قبروں میں زندہ وحیات ہیں، توسل انبیاء کرام اولیاء عظام جائز ہے، جنازے کے ساتھ کلمہ شریف کا ذکر کرنا، مسئلہ حیلہ اسقاط، علماء اور سادات کے سر پر عمامہ شریف باندھنا بوقت دفن، میت کے کفن پر لکھنا، مسئلہ رجعت جائز نہیں، بغیر وضو نماز جنازہ جائز نہیں، قل خوانی، ساتواں، دسواں، جمعرات، چہلم جائز ہیں

کتاب ''شرح برزخ'' کے مصنف امام ابوسعید سلمی حنفی رحمتہ اللہ علیہ جو علماء متاخرین سے تھے، اس کتاب کا مخطوطہ مکہ معظّمہ میں موجود ہے جس کا تذکرہ الفهرس الشامل للتراث العربی الاسلامی المخطوطه الحدیث النبوی شریف و علوم ورجالته الجز الثانی صفحه ۹۵۹ پر حرف ''ش'' کی فہرست کے نمبر شمار ۱۷۴۷ پر موجود ہے بوھار لائبریری کیٹلاگ والیم نمبر ۳ میں عربی

مخطوطات کی فہرست میں حدیث کی کتاب ''شرح برزخ'' کا ذکر کیا ہے جو بوھار لائبریری انڈیا میں موجود ہے اس کے صفحہ نمبر ۴۲، ۴۳ پر نمبر شمار کتب ۴۳ کے تحت کتاب ''شرح برزخ'' کا ذکر موجود ہے۔ یہ کتاب اصل عربی میں تھی اسکا ترجمہ حضرت مولانا مفتی سید محمد عبدالغفار صاحب قادری حنفی بنگلوری نے کیا تھا اس کتاب کا تذکرہ نواب صدیق حسن خان نے اپنی کتاب ''اتحاف النبلاء'' میں ۳۰۰ کتب احادیث کا تذکرہ زبان فارسی سے موافق حروف تہجی کیا ہے۔ اور اس کتاب ''شرح برزخ'' کا حال بھی بلاطعن و تشنیع کے ذکر کیا ہے وجیز الصراط فی مسائل الصدقات و الاسقاط میں بھی کتاب ''شرح برزخ'' کا ذکر بھی کئی مقام پر موجود ہے طی الفوسخ الیٰ منازل برزخ میں بھی ''شرح برزخ'' کا ذکر موجود ہے۔

میت کو اٹھاتے وقت قدم شمار کرنے کا طریقہ

جنازہ اٹھانے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ چار آدمی اٹھائیں ہر ایک چارپائی کا ایک پایا اٹھائے اور ہر ایک چالیس قدم اٹھائے حضور ﷺ کا فرمان مبارک ہے ''من حمل جنازۃ اربعین خطوۃ کفرت عنہ اربعین کبیرۃ'' حوالہ غنیتہ المستملی شرح منیۃ المصلی نمبر ۵۴۶، جس نے چالیس قدم جنازہ اٹھایا اس کے چالیس گناہ کبیرہ معاف کر دیئے جائینگے۔

چالیس قدم اُٹھانے کا طریقہ

چالیس قدم اُٹھانے کا طریقہ یہ ہے کہ چارپائی کو اس طرح اُٹھایا جائے کہ سرپائے کے نیچے دس قدم آئیں کسی پائے کا تکرار بھی نہ ہو اور کسی پائے کا ترک بھی نہ ہو اس مسئلہ کا ثبوت ''عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال من اتبع الجنازہ فلیا خذ بجوانب السریر الاربعتہ'' (حوالہ غنینہ المستملی شرح منیۃ المصلی نمبر ۵۴۶)، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

آپ نے فرمایا جو جنازے کے ساتھ چلے اسے چاہئے کہ وہ چار پائی کے چاروں پائے اُٹھائے۔

حدثنا مفتام عن ابی عطاء عن علی الازدی قال رایت ابن عمر فی جنازة فحمل بجوانب السریر الاربع (غنیته المستملی ۵۴۲)، حضرت علی ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ ایک جنازے میں انہوں نے چار پائی کے چاروں پائے اُٹھائے۔

ہر جمعہ کو والدین کی قبر کی زیارت کی فضیلت

واخرج ابن النجار فی تاریخیه عن ابی بکر صدیق رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من زار قبری والدیه او احدهما فی کل جمعته فقراء عندهما یٰسین غفر الله لقد بعدد کلّ ِ حرف منها" (تفسیر در منثور)

اس حدیث کو ابن نجار نے اپنی کتاب تاریخ میں لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے والدین دونوں یا ان میں سے ایک کی قبر کی ہر جمعہ کو زیارت کی پس ان کے پاس سورۂ یٰسین کو پڑھا اللہ تعالیٰ اس سے اتنے گناہ مٹا دے گا جتنے اس کے حرف ہیں۔

جو قبروں پر جا کر بھی ان کے حق میں دعا نہ کرے وہ خائن ہے

"وقال حاتم الاصم من مرّ بالمقابر فلم یتفکر لنفسه ومم یدعُ لهم فقد خان نفسه و خا نهم" (احیاء العلوم ،صفحه نمبر ۴۸۶)

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص قبرستان کے پاس سے گذرا پس اس نے اپنی جان کے بھلے کو کچھ نہ سوچا اور نہ ہی اہل قبور کی مغفرت کے لئے کچھ دعا کی تو بلاشبہ اس نے اپنے حق میں بھی خیانت کی اور

اہل قبور کے حق میں بھی۔

ستر ہزار مرتبہ کلمہ شریف ایصال ثواب کرنے کی فضیلت

حضرت علامہ علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۹۸ جلد نمبر ۳) میں فرمایا کہ شیخ محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ مجھے حضور ﷺ کی حدیث پہنچی ہے کہ جس نے ستر ہزار مرتبہ "لا الہ الا اللہ" کہا اسکی بخشش کردی جائیگی اور جس کو اس کا ثواب بخش دیا جائے اسکی بھی بخشش کردی جائے گی میں نے ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ لیا اور میں نے کسی کو اسکا ثواب بخشنے کی نیت نہ کی تھی اتفاقاً میں ایک دعوت میں شریک ہوا اس میں ایک نوجوان جس کو کشف کا درجہ حاصل تھا شریک تھا اچانک وہ کھانے کے درمیان میں رونے لگا، میں نے رونے کی وجہ دریافت کی اس نے کہا میں نے اپنی ماں کو عذاب میں گرفتار دیکھا ہے میں نے دل ہی دل میں ستر ہزار کلمہ طیبہ کا جواب اسکی ماں کو بخش دیا وہ نوجوان ہنسنے لگا اور کہنے لگا کہ اب میں اپنی ماں کو اچھے حال میں دیکھ رہا ہوں۔ علامہ ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کی صحت کو اس نوجوان کے کشف سے جان لیا اور اس کے کشف سے حدیث کی صحت کو جان لیا۔ اور اسی طرح مولوی قاسم نانوتوی نے بھی حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کے بارے تحذیر الناس میں لکھا ہے کلمہ شریف کی برکت سے ان کی ماں کی بخشش ہوگئی (تحذیر الناس صفحہ نمبر ۳۴)

میت کے کفن پر لکھنا

میت کی پیشانی یا کفن پر عہد نامہ یا کلمہ طیبہ لکھنا یا اسی طرح عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے خواہ انگلی سے لکھا جائے یا کسی اور چیز سے۔ امام ترمذی حکیم ابن علی رحمتہ اللہ علیہ نے (نوادر الاصول) میں روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا "من کتب عند دعاو جعله بین صدر المیت و کفنة فی رقمة لم نیله

عذاب القبر ولا یری منکرً او نکیراً (نوارد الاصول صفحه نمبر ۲۱۷)
جو شخص اس دعا کو لکھے اور میت کے سینے اور کفن کے درمیان کسی کاغذ میں لکھ کر رکھے تو اس کو عذاب قبر نہ ہوگا اور نہ منکر نکیر کو دیکھا گا وہ دعا یہ ہے " لا الٰه الا الله والله اکبر لا الٰه الا الله وحده لا شریک له لا الٰه الا الله له الملک وله الحمد لا الٰه الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم.

مجلس مدح میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں

مولوی عبدالحئی اپنی (کتاب ترویح الجنان بتشریح حکم شرب الدخان صفحه نمبر ۳۶) میں لکھا ہے ایک شخص نعت خوان تھا اور حقہ بھی پیتا تھا اس نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تم مولود شریف پڑھتے ہے تو ہم رونق افروز مجلس ہوتے ہیں مگر جب حقہ آجاتا ہے تو ہم فوراً مجلس سے واپس ہو جاتے ہیں معلوم ہوا کہ سرکار ﷺ ہر مجلس مدح محفل میلاد شریف میں تشریف لاتے ہیں۔ اس سے پتہ چلا جس نبی کی نگاہ نبوت سے محفل میں چھوٹا سا حقہ چھپ نہیں سکتا اس محبوب ﷺ کی نگاہ رحمت سے محفل میں آنے والا غلام بھی چھپ نہیں سکتا۔

انبیاء کرام اولیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ وحیات

احباد الانبیاء و اولیاء و الشهداء لا تبلی ولا تتغیر لما ان تعالیٰ قد نقی ابد انهم من الحنونته الموجیته للتفسخ و برکته الروح المقدس الی البدن کا لا کسیر
انبیاء کرام اولیاء عظام شہداء فخام کے جسم گلتے سڑتے نہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں پھولنے اور پھٹنے سے محفوظ فرما دیا ہے اور ان کی روح مبارک ان کے اجسام میں اکسیر کی طرح ہے (حواله روح البیان التوبه آیت ۱۰۴)

امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ الحاوی الفتاویٰ میں فرماتے ہیں

لما وقف سیدی احمد الرفاعی تجاه الحجرة اشریفه قال فی حالته البعد روحی کنت ارسلها تقبل الارض عنی وهی نا بتی وهذا رولته الاشیاخ قد حضرت فا مدد یمینک کی تحظی بها شفتی فخر جت الیه الشریفته فقلها

ترجمہ: میرے سردار احمد رفاعی رحمتہ اللہ علیہ حجرہ شریفہ کے سامنے کھڑے ہوئے تو یوں کیا جب میں درد ہوتا تو اپنی روح کو بھیجتا تھا جو میری نائب ہوکر میری طرف سے زمین کو بوسی کرتی تھی یہ زیارت کا وقت سے میں خود حاضر ہوا ہوں اپنا دست مبارک بڑھائیں تا کہ میرے ہونٹ دست بوسی کی سعادت پاس چنانچہ حضورﷺ کا ہاتھ مبارک آپکی طرف نکلا جس کو آپ نے چوما۔ (جلد نمبر ۲ ،حوالہ الحاوی الفتاویٰ صفحہ ۳۱۴)

اولیاء کرام اپنے مریدوں کی نگہبانی فرماتے ہیں

شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

قد ذکرنا فی کتاب الاجوتبه عن المته الفقهاء والصوفیه کلهم یشفون فی مقلدیهم ویلا حظون احدهم عند طلوع روحه و عند سوال منکر و نکیر...وعند الشروالحشر والحساب والمیزان والصراط والالغفلون عنهم فی موقف من المواقف ولمامات شیخنا شیخ الاسلام ناصرالدین اللقانی راه بعض الصالحین فی المنام تقال له ما فعل الله باللہ یک تقال لما اجلنی اللکان فی التیر لیئلا فی اقامهم الامام مالک تقال مثل هذا یحتاج الی سوال فی ایمانیه با لله ورسوله تنحیا عنه فتحیا عنی واذا کان شایخ الصوفیه یلا حظون اتباعهم ومریدهم فی جمیع الاهوال واشدالافی الدنیا والاخرة

فیکف بالمته المذهب الدین هم اوتادالارض و ارکان الدین واحیاء الشارع صلی الله علیه وسلم علی الله رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین (المیزان الکبریٰ)

ترجمہ: ہم نے کتاب الاجوبہ عن الفقہاء وصوفیہ میں ذکر کیا کہ تمام ائمہ فقہا وصوفیہ اپنے اپنے مقلدوں کی شفاعت کرتے ہیں اور جب ان کے مقلد کی روح نکلتی ہے جب منکر نکیر اس سے سوال کو آتے ہیں جب اس کا حشر ہوتا ہے جب نامہ اعمال کھلتے ہیں جب حساب لیا جاتا ہے جب عمل تکتے ہیں جب صراط پر چلتا ہے غرض ہر حال میں اس کی نگہبانی فرماتے ہیں اور کسی جگہ اس سے غافل نہیں ہوتے ہمارے استاد شیخ الاسلام امام ناصر الدین لقانی مالکی رحمتہ اللہ علیہ کا جب انتقال ہوا بعض صالحوں نے انہیں خواب میں دیکھا پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا کہا جب منکر نکیر نے مجھے سوال کیلئے بٹھایا تو امام مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان سے فرمایا ایسا شخص بھی اس کی حاجت رکھتا ہے کہ اس سے خدا عزّ وجل ورسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کے بارے میں سوال کیا جائے الگ ہو اس کے پاس سے یہ فرماتے ہی نکیرین مجھ سے الگ ہو گئے۔ جب مشائخ کرام صوفیہ قدسرہ اسرارھم ہول وسختی کے وقت دنیاوآخرت میں اپنے پیروؤں اور مریدوں کا لحاظ رکھتے ہیں تو ان پیشوایان مذہب کا کہنا ہی کیا جو زمین کی میخیں ہیں اور دین کے ستون اور شارع علیہ السلام کی امت پر اس کے لئے امین رضی الله عنهم اجمعین

مفتی محمد عبدالشکور الباروی

بانی و مهتمم

جامع رضویه مظهر السلام و جامع خدیجه للبنات

ڈھوک سیدان، راولپنڈی، پاکستان

تقاریظ جلیلہ

مواہیر علماء قسطنطینہ المعروف بہ استانبول

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله وحده والصلوٰة والسلام على من لا نبى بعد ورضى الله عن الصحابة والقرابة وآل بيت رسول الله اجمعين وعن الا ولياء والعارفين خصوصاً عن سيدنا وجدنا ومولانا سلطان الاولياء العظام السيدمحى الدين عبدالقادر الجيلانى رضى الله عنه اما بعدانى طالعت رسالة المباركة الموسوم بالتصريح الا وثق الترجمة شرح لبرزخ من تاليف الفاضل الاجل والعالم الا كمل شمس العلمابدر الفضلا مولانا المولوى القاضى المفتى السيدالشاه **محمد عبدالغفار القادرى الحنفى** بنجلورى اعلى المدرس فى المدرسة العربية الجامع العلوم فوجدت مطابقا اهل السنة والجماعة ومحتويا بجمع المسائل الشريفه كتبت بيدى السيد سيف الدين من اعضاء انجمن معارف عموميه فى استانبول گيلانى زاده مفتى استانبول ابن السيدمرتضى افندى الگيلانى نقيب اشراف حما



مواہیر علماء العرب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله الذى شرح صدورنا باحكام الاسلام والصلوة والسلام على شفيع الا نام محمد واله اصحابه واتباعه الكرام خصوصا على امامنا وقدوتنا وهدانا الا مام الا عظم ابى حنيفة العظام وخصوصاً على قطب الا قطاب المحبوب السبحانى السيد عبدالقادر الحسنى الحسينى الفخام فقد طالعت هذا الرسالة المباركة الموسوم بالتصريح الاوثق الترجمة شرح البرزخ من تاليف شمس العلماء مولانا المولوى القاضى المفتى السيدالشاه محمد عبدالغفار القادرى الحنفى اعلى المدرس فى المدرست العربيت لجامع العلوم الساكن فى الشهر البنجلور فى الهند وجدت محتويا بالاحاديث الشريفة والفقه الفخمية وحامعا باعتقاد اهل السنة والجماعة فلله درالمؤلف حيث سلك مسلك الا قتصار فى اماطة الاذى عن طريق الحق وسبيل السوى فبشرى المن يطلب الثواب وطوبى لا ولى لالباب.



كتب السيد محمد الحنفى القادرى اليمنى

وانا طالعت ايضا الرسالة المذكورة فوجدت مطابقا لاهل السنة والجماعة كتبة السيد يحيى الشافعى القادرى اليمنى



مواہیر علماء الحلب

بسم الله الرحمن الرحيم

فبعد الحمد النعت اقول انى طالعت هذا الرسالة الموسوم **بالتصريح الاوثق** للفاضل الاجل والمفتى الا كمل لمولانا القاضى **السيد شاه محمد عبد الغفار القادرى الحنفى** بنجلورى فوجدت مطابقا للقران والحديث والا جماع والقياس فلله درالمؤلف رحمة الله عليه



كتبه الفقير السيد محمد الحنفى المفتى بحلب

مواہیر علماء الولایۃ

بسم الله الرحمن الرحيم

امابعد انى طالعت الرسالة الموسوم **بالتصريح الاوثق** لـلعالم الا كمل مولانا القاضى الـمفتى السيدشاه محمد عبد الغفار القادرى الحنفى الساكن فى البنجلور فوجدت مطابقا لاهل السنة والجماعة فلله درة.

كتبه المسكين شهاب الدين ولدايوب الساكن فى القندهار



مواہیر علماء بدایون

بسم الله الرحمن الرحيم

حامدا ومصليا ومسلما

گردش لیل ونہار وانقلاب احوال روزگار کے کرشمے اور خواب تغافل دنیوی کے جھگڑے ایسے نہیں کہ کوئی نئی بات ہوں ہمیشہ سے اولیاء، علماء، واعظ، صلحاء، مشائخ، فقراء اہل دنیا کو اس خواب غفلت سے جگاتے اور پردہ دوری کو ہٹاتے چلے آئے ہیں لیکن اس دورہ آخر میں کچھ ایسا تلاطم، طوفان، امواج خودفراموشی وناحق کوشی عالمگیری ہورہا ہے کہ ایک عالم ورطۂ تحیر وضلال میں اسیر ہورہا ہے۔ عالم غیب سے جتنی تنبیہات ملتی ہیں اتنی ہی غفلت کی ترقی ہے۔ صلحائے اہل دین علماو واعظین جتنا ہوشیار کرتے ہیں اتنی ہی بے دینی بڑھتی ہے حد یہ ہوگئی کہ مبتدعہ لیام نجدیہ بدانجام نے آنکھوں پر ضلالت کی تاریک پٹی باندھ کر احادیث صحیحہ نصوص کثیرہ صریحہ سے جو امور اجماعاً ثابت تھے مثل سماع اموات وایصال ثواب وزیارت قبور وتوسل وتبرک باولیاء مقربین بارگاہ رب العالمین وغیرہ دیگر امور مذہب اہل سنت اوران کا انکار باتباع اہل ضلال ارباب اعتزال کرکے عوام کو بہکانا آغاز کیا۔ ایسے وقت میں سخت ضرورت تھی کہ احادیث صحیحہ واقوال معتمدہ صریحہ سے امور مذکورہ کا اثبات ہو اور یونہی نہیں بلکہ مدلل بہ نصوص وآیات ہو۔ اگرچہ چند رسائل ان مباحث میں شائع ہوئے اور ہورہے ہیں لیکن ہمارے **مخدوم معظم حامی السنن السنیہ ماحی الفتن البدعیہ سلالتہ السادات الابرار نقاوت بیت الاشرف الاطہار مخزن الاسرار والا نوار** مولانا مولوی مفتی شاہ عبدالغفار صاحب **بارک المولیٰ تعالیٰ فی ایامہ دلیالیہ وزاد وبرکاتہ ومعالیہ** مدرس اعظم مدرسہ عربیہ جامع العلوم نے بطرز جدید آئین مفید بالفعل اس ضرورت کو بخوبی دفع فرمایا۔ یعنی کتاب شرح برزخ جو جامع احادیث واقوال وتفاسیر و روایات ہے اس کی بزبان فصیح اردو شرح

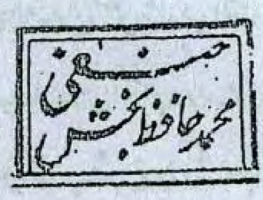
فرمائی اور حسب مقتضائے مقام جابجا فوائد تائید مذہب اہل سنت وتردید اہل بدعت کے لیے زائد کئے ۔راقم الحروف نے ملتقطا اس کو دیکھا نافع اہل ایمان ودافع وساوس ارباب طغیان پایا والحمدلله اولا وآخر وجزاه الله خير الجز اور زقه اجرا عظيما وافرا مولای تعالٰی اس کو نافع ومفید بنائے اور حضرت ممدوح کو اجر جزیل وثواب جمیل عطا فرمائے آمین۔

حررة العبد المفتقر مطيع الرسول عبدالمقتدر القادری الحنفی الله الولے كان الله تعالٰی خادم مدرسه قادريه بدايون

لاريب ان المولوى الشارع الفاضل السيد السند فخر الاماثل احق الحق وابطل الباطل رفاه الله اعلى المنازل وحشرنا واياه تحت ذيل جيبه لمصطفى يوم الفتن والزلازل امين فقط حرره العبد المتصم بذيل سير الامجد عبدالرسول محب احمد القادرى الحنفى الصديقى المدرس الاعلى بالمدرسه الشمسيه القادرية بجامع بلدة بدايون

جزاک الله تعالٰی خير الجزاء اذاشرحت الصدور المومنين واحبيت سنن سيد الانبياء وكشفت العظاء عن احوال الموتى والقبور وقعت اعناق المبتدعة النجدية اهل الشرور نفع الله تعالٰی بهد الشرح اهل الاسلام وتقبل منک سعيک فی حند المرام وحشرنا يوم القيام فی زمره سيد الانام عليه الصلوٰة والسلام فقط حرره محمد حافظ بخش المدرس بالمدرسه المحمديه القامة تيلده بدايون





مواہیر علماء بریلی وجبلپور

بسم الله الرحمن الرحيم

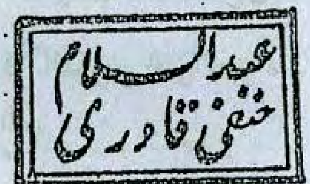
اللهم لک الحمد سرمد اصل وسلم علی رسوله واله وصحبه ابدا

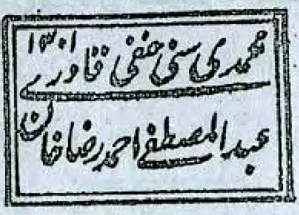
امابعد ہم نے رسالہ مبارکہ تصریح الاوثق کو مطالعہ کیا بے شک اس کو شمس العلما بدر الفضلا مولانا مولوی قاضی سید شاہ محمد عبدالغفار صاحب قادری حنفی اعلی مدرس مدرسہ عربیہ جامع العلوم الواقعۃ فی المسجد الجامع بمعسکر بنجلور مقبول بارگاہ نوری نے کمال محنت سے بہت عمدہ لکھا ہے جو اہلسنت کے لیے نہایت مفید ہے اللہ تعالیٰ بطفیل رسول اکرم وغوث پاک مؤلف کے علم وعمر میں ترقی عطا فرمادے۔

کتبہ عبدالمذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ

بمحمدن المصطفی النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم

کتبہ عبدالسلام حنفی قادری







مواہیر علماء مصطفیٰ آباد عرف رامپور افغانان

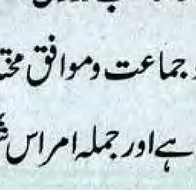
ھو

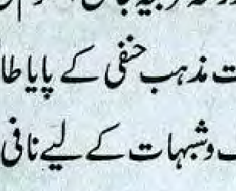
بسم اللہ الرحمن الرحیم

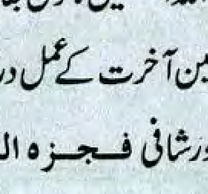
الحمدللہ الحی القیوم الذی لا یموت خلق الموت والحیوۃ لیبلو کم ایکم احسن عملا والصلوٰۃ والسلام علی برزخ الملک والملکوت شرح الحقائق والدقائق وماترک لناا ملا امابعد

فقیر خادم بارگاہ احمدی محمدی سلامت اللہ عفی عنہ نے اس رسالہ مبارکہ تصریح الاوثق ترجمہ شرح برزخ مولفہ قرۃ العین سعادت فروغ بصر سیادت عالم ربانی عارف حقانی صاحب المجد والافتخار جناب مولانا محقق مدقق سید شاہ محمد عبدالغفار صاحب مدرس اعظم مدرسہ عربیہ جامع العلوم متع اللہ المسلمین بطول بقاۂ کو دیکھا، مطابق مسلک اہل سنت و جماعت وموافق مختارات مذہب حنفی کے پایا طالبین آخرت کے عمل درآمد کے واسطے یہ رسالہ کافی اوروائی ہے اور جملہ امراس شکوک وشبہات کے لیے نافی اورشافی فجزہ اللہ الکریم المکانی فی الدارین خیر الجزاء

العبد | الموانی فقط | العبد







کیا خوب رسالہ ھے

العبد
محمد امداد اللہ عفی منہ رامپوری

العبد
خواجہ احمد عفی عنہ رامپوری

العبد
محمد ہدایت اللہ عفی عنہ رامپوری

مواہیر علماء پٹنہ عظیم آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ الذی ارسلہ بالحق بشیرا ونذیراہ وعلی الہ واصحابہ الذین جھدوا فی اشاعۃ الدین جھدا بلیغا

تبارک الذی بیدہ الملک موت وحیات باہم متضاد کے پیدا کرنے میں کیسی کچھ حکمت بلیغہ رکھی کہ فہم انسان میں نہیں آسکتی، آزمائش حسن عمل کی تو تصریح فرمائی گئی۔ رہے رموز خفیہ ودقائق معنویہ تو انسان ضعیف البیان کی کیا تاب وتوان جو اُس حکیم مطلق کی حکمت کو سمجھ سکے۔ اس کی کیا ہستی جو اس میدان بے پایاں میں قدم بڑھائے مگر ظاہری طور پر سب سے بڑھ کر بقدر فہم احقر یہ رمز سمجھ میں آتا اور اس طرف خیال ناقص جاتا ہے کہ اکثر آدمی خدائی کا دعویٰ کر بیٹھے اور جام انانیت سے ہر دم مخمور رہتے الملک والحکم للہ الجبار القھار سے منہ موڑتے۔ ماؤمن کی مٹی تند دبلا کرتی۔ این وان کی شورش رہا کرتی۔ صدہا امور میں فتور پڑ جاتا عجب تماشا نظر آتا۔ اس پر ہی بعض سلاطین مغرورین ومتکبرین سابقین نے خدائی کا دعویٰ کیا مگر اس ہاذم اللذلت نے اس دعوے میں ان کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ اس کے تشریف لاتے ہی تمام نشہ ہرن ہوگیا۔

بہرکہ زاددہنا چار بایدش نوشیا
زجام مرگ مٹی کل من علیہا فان

عاقل وہی ہے جو انجام پر غور فرمائے اسی کا دھیان ہر آن قلب ناتوان میں لائے اسی کی فکر میں صبح سے شام اور شام سے صبح کی جائے اور اس کا تذکرہ ہر دم آئے۔ فراموشی کا گزر نہ ہونے پائے ہر شئے پر وہ تقدیم

پائے۔کلام قادر غلام نے اسی کی ہدایت فرمائی خلق الموت والحیاۃ سے یہ حکمت سمجھ میں آئی۔حیات کے پہلے لفظ موت ہے۔یہ ہمارے لئے تعلیم قادر حییّ لایموت ہے کہ اس چندروزہ حیات میں موت کو مقدم رکھو۔اس کو کسی آن نہ بھولو،حسن عمل کی طرف دوڑو۔

اقامت گاہ نتوان ساختن گلزار دنیارا

نسیم صبح گوید این سخن آہستہ درگوشم

افسوس کہ ہم موت کو بھولے دنیا پہ پھولے۔شہر خموشاں میں بھی اگر بھولے سے کبھی گزر ہو جائے تو بیت مرقوم ذیل کے مضمون پر نظر کرنے سے کچھ نہ کچھ ضرور عبرت آئے۔

اس زندگی پہ آج جو مغرور یار ہیں

اپنی ہی صورتیں ہیں جو اتنے مزار ہیں

موت سے ایسی بیزاری اور فراموشی کہ اس کے احکام اور اس کے مسائل متعلقات سے محض بے خبری۔علماء اتمام حجت فرما چکے سب کچھ بتا چکے۔زبان عربی میں رسائل لکھے پھر آسانی کے لیے فارسی میں کیے انتہا یہ کہ اردو میں ہوئے۔رہی یہ بات کہ کسی میں موت کی حالت میت کی کیفیت۔کسی میں وعید وبشارت کس میں مسائل کی صراحت بیان کی گئی،مجموعی حالت کسی خاص ایک کتاب اردو میں نہیں دکھائی دی اب یہ بھی عذر نہ رہا۔بحمدللہ تعالیٰ حامی سنن ماحی فتن سید شاہ محمد عبدالغفار صاحب قادری دام فیضہ المعنوی والصوری مدرس اعظم مدرسہ عربیہ جامع العلوم نے کتاب مستطاب عربی شرح برزخ کو بدقت تمام دستیاب فرما کر بزبان اردو ترجمہ کیا نام نامی تصریح الاوثق رکھا۔اس ہیچمدان نے اس کو مختلف مقامات سے دیکھا معلوم ہوا کہ صرف ترجمہ ہی نہیں کیا گیا ہے بلکہ جا بجا فوائد جلیلہ مسائل مفیدہ مطالب نفیسہ مضامین موئد دین وملت قاتل گمراہی وبدعت نیمکن ضل نیچریت خرمن سوز ندویت ووہابیت وغیرہا کا بھی اضافہ ہوا

ہے فی الحقیقہ یہ مجموعہ متعلق مسائل موت اموات وحالات موت وسکرات قابل دید اہل سنت ہیں۔حضرات اس کتاب کو بغور ملاحظہ فرمایئے اوراس کے مضامین پر کاربند ہوجائے۔اللہ جل جلالہ اس کے مترجم اوراس کی اشاعت میں مال صرف کرنیوالے کومصائب دنیاوآخرت سے بچائے اور خاتمہ بخیر فرمائے آمین یـــا مـجیب الـداعیـن بـحـرمـت سیـد الـمـرسلین علیه وعلی اله فصحبه الصلاة والسلام مادامت اليالی والایام

کتبه خادم اهلَ السنة عبدالصدیق محمد وحید عفے عنه

مواہیر علماء بہار

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد وثنا اسی ذات کوزیبا ہے جس نے تمام مخلوقات کوخلعت وجود پہنایا اور جو جملہ موجودات کوحجاب عدم سے میدان شہود میں لایا ہم عامیان بہترین اسم کو لقد کرمنابنی آدم کامژدہ سنایا۔ہرشی خصوصاً ملائکہ سے بھی رتبہ بڑھایا۔اپنے خاص برگزیدہ بندے کو جہاں فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں وہاں پہنچایا۔خاص اس کو لامکاں کی سیر کے ساتھ مختص فرمایا۔طرح طرح کے اسرار کو بتایا۔عجائبات قدرت کودکھایا۔تائید کے لیے ایسے چار یار ہوئے جن سے چہارو وانگ عالم میں اسلامی ڈنکے بجے جنہوں نے وہ دادنصرت دینی دی کہ قیامت تک لئےظلمت کفر کافور ہوئی صلی الله تعالیٰ علیه وعلیهم اجمعین الی یوم الدین جب اس خالق نے کل اشیاء کولباس وجود بخشا تو ساتھ ہی اس کے فنا کو پیدار فرمایا عالم برزخ کا راستہ بتایا۔عـــن الینا راجعون کاحکم سنایا لیبلو کم ایکم احسن عملا اسی وجہ سے عقلا نے موتو اقبل ان تموتوا کو پیش نظر رکھا اوراس کواپنا معمول ٹھہرایا۔کل شئی ہالک الاوجہہ کی پوری جلوہ گری ہوئی۔ کـل شـئـی یرجع الـی اصله کی حقیقت کما ہی کھلی۔پانی جب تک دریامیں ساکن تھا پانی ہی کہلاتا تھا جب حرارت بڑی جوش

میں آیا کہیں کف کہیں جباب کہیں موج کہیں گرداب کا اسم پایا۔ پھر تھوڑی ہی دیر میں نہ وہ جزرومد وہ طغیانی بے حد حباب وکف وگرداب سارا دریا آب ہی آب کل شئی یرجع الی اصلہ کی پوری آب وتاب ،وحدت سے کثرت، کثرت سے وحدت، یہ سارا سی کا کرشمہ اسی کی قدرت۔ پس اسی قدر پر اکتفا کروں آگے نہ بڑھوں کیونکہ یہ وہ دریائے بے پایاں و بحر ناپیدا کنار ہے جس میں ہزاروں کشتیاں اس طرح ڈوبیں کہ مطلق پتہ نہ چلا۔ لاکھوں بڑے بڑے تیرنے والے ایسے غرق ہوئے کہ نشان تک نہ ملا۔ سیکڑوں غواصوں نے غواصی میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔ مگر در آرزو سے دامن جستجو خالی ہی رہا۔

دریں ورطه کشتی خروشد ہزار

که پیدا نشد تخته بر کنار

جب بڑے بڑوں کی یہ حالت تو مجھ ناچیز کی کیا حقیقت کہ دم مارے اور اس بحر وخار میں قدم رکھے۔ بہتر یہ ہے کہ اس سے خاموشی اختیار کروں اور مقصود کو مختصر طور پر رنگ تحریر دوں۔ میں نے اپنے مخدوم ومکرم فاضل اجل واقف رموز شریعت کاشف اسرار طریقت غواص بحر حقیقت مدرس اعظم مدرسہ عربیہ جامع العلوم مولانا مولوی سید شاہ **محمد عبد الغفار** صاحب بنگلوری عم فیضہ المعنوی الصوری کے رسالہ **تصریح الاوثق فی ترجمہ شرح البرزخ** کو ابتدا سے انتہا تک دیکھا۔ عجب لطیف پایا۔ اس کی ہر سطر سلک مروارید شریعت۔ اس کا ہر لفظ گوہر آبدار طریقت ہر نقطہ در شہوار حقیقت۔ ہر مرکز دائرہ معنی۔ سلسلہ سطر خط مستقیم ہدی۔ سپیدی ید بیضا۔ سیاہی طور سینا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کتاب کو جس نے مطالعہ کیا۔ نقشہ برزخ اسی عالم میں اس نے دیکھ لیا۔ یہ رسالہ اس قابل ہے کہ اب زر سے قرطاس حریر پر تحریر ہو۔ نقش الواح دلہائے برناد پیدار کہاں ہیں طالبان حقیقی۔ کدھر ہیں مشتاقان جمال معنوی آئین۔ عالم برزخ کی سیر دریائے لذات سے عبور کریں۔ آب ہادم لذات سے ہر وقت سیر رہیں۔ لآلی مقصود سے اپنا دامن بھریں فقط

حــــرره

خادم العلماء والا طباء ابو طاهر نبی بخش البهاری عفاعنه الباری المدرس بالمدرسة الحنفية لاهل السنة والجماعت الواقعة فی بلدة عظیم آباد صانها الله عن الشرو الفساد والی یوم التناوی بحر متانبی واله الا مجاد فقط

مواہیر علماء لکھنو

میں نے اس رسالہ متبر کہ کو بغور ملاحظہ کیا بے شک اہلسنت کے عمل کے لیے کافی و وافی ہے کیوں نہ ہو اس کے مؤلف عالم علامہ فاضل فہامہ شمس العلماء بدر الفضلا مولانا مولوی سید شاہ محمد عبد الغفار صاحب قادری حنفی بنگلوری ہیں اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمر میں ترقی عطا فرمائے

کتبہ الفقیر ہدایۃ الرسول حنفی قادری برکاتی احمد رضائی لکھنوی



مواہیر علماء دہلی

کتاب تصریح الاوثق مطابق اعتقاد اہل سنت ہے اور عمل کے لیے کافی ووافی

حــــرره

الٰہی بخش حنفی شاہجہان آبادی



مواہیر علماء پہلی بھیت

بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح دلائح رہے کہ فقیر غفرله المولےٰ القدیر نے کتاب تصریح الاوثق فی ترجمہ شرح البرزخ مترجمہ حضرت حامئی سنت، ماحی بدعت، ندوی شکن، وہابی فگن، واقف رموز شریعت، عالم اسرار طریقت، گل گلزار محبت، گوہر درج حرارت، فخر خاندان، فاضل نوجوان، محبّ العلماء والا ولیا، انیس الغرباوالفقرا، مقلد امام ہمام ابوحنیفہ افخم وصاجزادہ پیردستگیر، غوث اعظم، مولانا وبالفضل اولانا عنقائی، اوج عالی مقامی، سیدی مخدومی ومکرمی حضرت مولوی سید شاہ محمد عبدالغفار صاحب حنفی قادری مدرس اعظم مدرسہ عربیہ جامع العلوم بنگلوری کو مطالعہ کیا اس کے مطالعہ سے آنکھوں نے نور پایا دل کو سرور ہوا۔ فی الحقیقت اس کتاب کو نایاب بلکہ کمیاب دیکھا اور موافق مذہب مہذب اہل سنت ومطابق مسلک اہل ہدایت پایا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء فی الدین و الدنیا اللہ تعالیٰ مترجم ممدوح کو ہمارے سروں پر قائم رکھے اور دین ودنیا میں عزت دے اور آئندہ اور ایسے باقیات صالحات کرنے کی توفیق بخشے اور اس کتاب کو مقبول فرمادے اور سبب استعانت موجب استقامت اہل سنت وسبب ہدایت اہل بدعت گردانے آمیــــن یارب العـلـمیـن بحرمت نبی الا مین وصاحب طٰهٰ ویٰس وختم النبیین وشافع المذنبین ورحـمة لـلعالمین قائد والغرا الحجلین وسید الاولین والا خرین صلی الله تعالیٰ علیه والـه واصـحـابه وازواجه وعلماء واولیاامته اجمعین بر حمتک یاارحم الراحمین الی یوم الدین

مستطر الفقیر الحقیر

عبدالمجتبیٰ معروف بہ عبدالاحد سنی حنفی صدیقی محمدی نعمانی قریشی فضل رحمانی قادری برکاتی احمد رضائی پیلی بھیتی ابن محدث ارشد فقیہ اوحد حضرت مولانا وصی احمد صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ مدرستہ الحدیث پیلی بھیت معروف بہ محدث سورتی قبلہ مدظلہ العالیٰ وتلمیذ حضرت مجدد ماتہ حاضرہ صاحب حجتہ قاہرہ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب مدظلہ وعم عنیہ و دام ھدایتہ صانہ اللہ عن شر کل غبی وغوی البدعی الندوی والوھابی والنیچری والرافضی والبدعتی والقادیانی والرشیدی والاسماعیلی

مواہیر علماء رائے بریلی

کتاب تصریح الاوثق ترجمہ شرح البرزخ از تالیف فاضل مکرم، ذی اللطف والکرم، منبع الفیوض البرکات، مجمع العلوم والکمالات، شمس العماء، بدرالفضلاء، جناب مولانا مولوی قاضی مفتی سید میں عبدالغفار صاحب بنگلوری سلمہ اللہ العلی الولی مدرس اعظم مدرسہ جامع العلوم مطالعہ فقیر میں آئی از اول تا آخر نظر سے گزری۔ مقاصد اصلیہ کتاب کو محمود و مستحسن پایا۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کے ارادات حسان وحسنات قلم ولسان میں برکت عطا فرمادے اور اہلسنت والجماعت کو اس پر عمل کرنے کی توفیق دے ونیز یہ کتاب اہل سنت والجماعت کے ہر صغیر وکبیر کے عمل کے لیے کافی و وافی ہے۔

کتبہ احقر العباد رحیم بخش عفی عنہ مدرس مدرسہ بکسر
دیوان ضلع رائے بریلی

مواہیر علماء لاہور

بعد حمد وصلوٰۃ کے ظاہر ہو کہ کتاب **تصریح الاوثق فی ترجمہ شرح البرزخ** جو شمس العلماء، بدر الفضلاء، جامع معقول، حاوی منقول، مولانا مولوی **قاضی مفتی سید شاہ محمد عبدالغفار صاحب قادری حنفی** بنگلوری اعلیٰ مدرس مدرسہ عربیہ جامعہ العلوم نے لکھا ہے مطابق اعتقاد اہل سنت و جماعت اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزا خیر دے اور اہلسنت کو اس سے زیادہ نفع حاصل ہو۔

کتبہ الفقیر عبدالقادر قریشی بھیروی
مقیم مسجد بیگم شاہی لاہور عفی عنہ

مواہیر علماء بمبئی

بعد حمد ونعت کے واضح ہو کہ میں نے رسالہ مبارکہ **تصریح الاوثق ترجمہ شرح البرزخ** کو کامل مطالعہ کیا۔ افضل الفضلا اکمل الکملاء جامع شریعت مخزن طریقت اعلم العلما عمدۃ الاصفیا جناب **مولانا مولوی مفتی سید شاہ محمد عبدالغفار صاحب قادری حنفی** بنگلوری اعلیٰ مدرس مدرسہ عربیہ جامع العلوم جو شرح البرزخ کا ترجمہ مع الشرح کیا ہے یہ کتاب موافق اعتقاد واہلسنت و جماعت ہے اور اہلسنت کے عمل کے لیے کافی و وافی ہے اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

کتبہ العبد المتہام محمد عمر الدین السنی الحنفی القادری
الہز اروی حفظہ اللہ تعالیٰ من شر اللیام

کتبہ العبدالرحمن ماقالہ المجیب فھو صحیح

مواہیر علماء گلشن آباد عرف ناسک

یہ خاکسار نے رسالہ تصریح الاوثق ترجمہ شرح برزخ مؤلف جامع معقول ومنقول، واقف فروع واصول، صدر نشین، مسند شریعت وطریقت، سالک راہ حقیقت ومعرفت حضرت مولانا مولوی قاضی مفتی سید شاہ محمد عبدالغفار صاحب قادری حنفی اعلیٰ مدرس مدرسہ عربیہ جامع العلوم کا پڑھا موافق عقیدہ بزگان اہل سنت پایا حق سبحانہ بطفیل رسول (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) مقبول مؤلف علام کو اس کا اجر دے اور جملہ ناظرین اور سامعین کو فائدہ تام بخشے اور اس زمان پر فتن میں کل اہل اسلام کو عقائد باطلہ غیر مقلدین دوہابیہ سے محفوظ اوران کے کیود وکسر سے مصوٴن رکھے۔

واخر دعوانا ان الحمدلله رب العلمين

حررہ

العبد الضعیف السید امام الدین احمد نقوی حنفی

گلشن آبادی عفی اللہ عنہ



مورخہ ۷ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ

مواہیر علماء حیدر آباد دکن

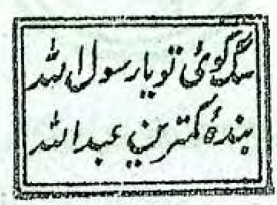
بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو کہ کتاب تصریح الاوثق ترجمہ شرح برزخ تالیف شمس العلماء بدر الفضلاء مفتی شریعت حامی طریقت مولانا مولوی قاضی مفتی سید شاہ محمد عبدالغفار صاحب قادری حنفی بنگلوری صدر مدرس مدرسہ عربیہ جامع العلوم نہایت عمدہ ہے موافق مذہب اہل سنت وجماعت ہے، اس کتاب متبرکہ سے اہل سنت وجماعت کو زیادہ نفع حاصل ہوگا۔اس کے مطالعہ سے ایمان کی درستی اور مذہب کی پابندی نصیب ہوگی، طرز بیان نہایت دلچسپ اور خوب وخوش اسلوب ہے، بفضلہٖ وحبیبہٖ مؤلف کو جزاء خیر عنایت فرمائے آمین یارب العلمین

کتبہ شاہ الٰہی بخش سابق مدرس ابوالعلائی حیدر آباد دکن



حمد وصلوٰۃ کے بعد معلوم ہو کہ کتاب تصریح الاوثق موافق مذہب اہل سنت وجماعت ہے، جو تالیف ہے شمس العلماء بدر الفضلاء کی یہ کتاب نہایت معتبر کتابوں سے اخذ کی گئی ہے۔

کتبہ محمد عبداللہ حیدر آبادی عفی عنہ



مواہیر علماء مدراس

حامداً و مصلیاً و مسلماً

شرح البرزخ میں مشہور معتبر اور نہایت مفید کتاب ہے اور علما نے اپنے کتب فتاوے میں اس سے استدلال فرمایا ہے اس زمانے میں اس کے اردو ترجمہ کی نہایت ضرورت تھی اس ضرورت پر نظر کرتے جناب عالم علامہ فاضل فہامہ جامع معقول ومنقول مولوی قاضی مفتی سید شاہ **محمد عبدالغفار صاحب قادری حنفی** بنگلوری اعلیٰ مدرس جامع العلوم ادام اللہ **انہار فیوضات جاریة للمستفیضین وبلغه الی اقصی درجات الفائزین** نے سلیس اردو میں اس کا ترجمہ تشریح کیساتھ فرمایا اور اس پر فوائد کثیرہ اور مضامین مفید مزید کیے جس سے یہ کتاب مخزن علم اور معدن فوائد بن گئی ہے، اہلسنت وجماعت اس کے مطالعہ کو مغتنم جانیں اور اس سے بہرہ یاب ہوں **فجعل الله سعيد جميلا وجزاء جزاء جزيلا وادام به النفع للاسلام والمسلمين ومتع به المستفيدين**

کتبه قاضی القضاه مدراس محمد عبیدالله کان الله له





مواہیر علماء بنگلور

الحمدلله والمنة فانی طالعت هذا الکتاب للمبارک و التی النهابنی خلفی اطال الله عمره فوجدت مطابقا

لا عتقاد اهل ا لسنة و الجماعة

کتبه القاضی السیدالشاه محمد عبدالقدوس

القادری الحنفی بنجلوری



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدلله رب العلمين والعاقبة للمتقين والصلوٰة والسلام على رسوله وحبيبه سيدنا محمد سفيع المذنين وعلى آلهٖ واصحابه ومن تبعهم اجمعين وعلى العلماء العلمين خصوصا على امامنا امام الا عظم ابى حنيقة النعمان ادام الله توابع فى روضة الجنان هوسراج امت خاتم البنيين وعلى الاولياء الكاملين خصوصاعلى غوث الكل وشيخ الكل غوث الثقلين وارث علوم سيد الكونين الغوث الا عظم والفرد الافخم وهاب العوال سلاب الاحوال القطب الربانى والغوث الصمدانى والمحبوب السبحانى جدنا وشيخ شيوخنا الشيخ محى السنت والدين السيد عبد القادر الحسنى الحسينى الجيلانى رضي الله وارضاه وافاض على العلمين فيوضه وعلاه بمنه امين امابعد فانى قدتشرات بمطالعة هذه الصحيفة الشريفة وسرحت نظرى فى مضامنها العجيبة اللطيفة الموسوم بالتصريح الا وثق ترجمه شرح البرزخ فى فن الحديث النبويه عليها فضل الصلوٰة والتحية التى صنفها العالم العلامة والفاضل الفهامه محقق العلوم العقلية ومدقق الفنون النقلية دافع جيش الا باطيل مشقت شمل المخاذيل فخرالاماثل جامع الفضائل بحر الشريعت والطريقت عين الحقيقت والمعرفت اكمل الكملاء شمس العلماصاحب السجادة مولانا القاضى المفتى شاه السيد محمد عبدالغفار القادرى مصطفى البنحلوى سلمه الله تعالى جزاه الله خيرا الجزاء فوجدتها مشتلمت على امور البرزخ من باب بدء الموت الى ان ينفخ فى الصورمع كثيرة الفوائد مطابقت للسنت والجماعة كثرهم الله تعالٰى ومن انكرو خالف من هذه

العجالت فقد ضل ولغوے

حــــــرره

الراجی الی لطف ربه القوی عبدالنبی الامی السیدرحیدر شاه القادری الحنفے تجاوز الله تعالٰی عن ذنب الجلی والخفی وحفظه عن موجبات الکی والعنی متوطن کچهه بهوج المروف به پیربهڑواله نزیل النبجلورصانه الله تعالٰی عن الفتن والشرور.

تقریظ وتاریخ نواب مولوی ابوعیسیٰ محمد غوث احمد علی خان صاحب المتخلص بہ افسر میسوری

بسم الله الرحمن الرحیم

التاریخ التامة لا تمام الکتاب بلا یعجب العجاب المدلل بدلائل الا حادیث الشریف. والمدقق بدقائق مذهب ابی حنیفه والمتحقق بحقائق مسائل الدینة السنیت المثبت باثبات اصول الفقه اعنی الکتاب والسنت والا جماع والقیاس السمی بتصریح الاوثق منبع العمل للناس الفها الجمع لعلوم العقیلة والمنبع التحقیقات الشبهیتا البهیه قدوة علماء المحققین عمدة الفضلاء الرسخین الفقیه الذی احیا المدارس وزاد دروسها وجمل صدور المجالس واطلع شمو سها وجمیع شمل العلوم ونسق نظامها ورفع منارالافادة وضاعف اعظامها اعنی المولانا لامولوی القاضی السید الشاه عبدالغفار القادری الحنفی فهد الله قواعد الشریعت واحکامه واو ضح اولتها باتقانه وفصل بین الخصوم باحکامه المسدوة واقضیت التی قوا عد الا سلام بها مهده وابنیت الشرع بها محصنة مشیده

حرره

ابو عیسیٰ محمد غوث احمد علی خان المتخلص بافسر

ابن النواب المسی به ابو عیسیٰ محمد باقر علی خان

المتخلص یاتر السا کنان فی بلدة المیسور عفی عنها الغفور

قل کتا ب الا له مظهر یا
هذ ه کیف لا · لها مظهر

حجلا کل عا بد فعیلیه
ضوء هافی ا لد جی کیفوء قمر

غیر علم ا لا صول با لا خذ
ا نما سر ها فلا ینشر

صفرة الوجل حمرة الححل
قلب خصم وَ و جهه ا ظهر

غیر ا للفظیت ا لطبعیه
دا ل کل منهما ا شعر

ا سم تصر یح ا وثق فلها
ینبغی با لر و ا ة یا معشر

قلت من شر حها مثیل له
عا لم فا ضل فبا ا لعسکر

ا و ثق منبع الا حا د یث
سا لما قا ل سنها ا فسر

قطعیہ تاریخ تالیف نسخہ متبرکہ تصریح الاوثق من طبغزاد قاضی سید معین الدین صاحب قادری شاگرد عزیز میسورے قاضی دارلسلطنت میسور گورنمنٹ بنیرہ میر میران محمد رفیع قریشی سردار سرکار حضرت ٹیپو سلطان شہید (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ)

للہ الحمد اند نو ن ہمپر — کرم فضل کبر یا ہے یہ
نسخہ پر نفع ہوا تا لیف — میرے ہادی کا ابتدا ہے یہ
عبد غفار نام نا می ہے — صاحب الورع پارسا ہے یہ
خلف خاص حضرت قدوس — مفتی و قاضی القضا ہے یہ
اہل سنت کا پیشوا ہے یقین — سالکون کا بھی رہنما ہے یہ
کیوں نہ علم لدن کا عالم ہو — بحر طوفان کا آشنا ہے یہ

او سپہ سرا نا کہلا او سدم — ہاتھ میں ہاتھ جب لیا ہے یہ
ہو چکا آن میں فنا فی اللہ — یک توجہ جسے کیا ہے یہ
آمر و ناہی او امر دین — ماحی بدعت و ریا ہے یہ
قادری سلسلہ ہے جن کے نصیب — جد امجد کا مرتبا ہے یہ
کا شفی کے لحد سے آئی ندا — واعظ وقت بے مشبہ ہے یہ
جو سنا اونسے ہوگیا مفتون — مسحر ہے وعظ ہے یہ یا ہے یہ
شرح برزخ کے کیا اوٹھائے حجاب — رازدر پردہ کھولتا ہے یہ

کشش دل کی کبریا ہے یہ　　کہے آنکھوں میں اور بسے دل میں
قابل نذر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے یہ　　شارحون نے جو دیکھ اس کو لیا
کتہ ہر ایک بے بہا ہے یہ　　جز خدا کون دے گا اس کا صلہ
قاضی مسکین بھی لکھا ہے یہ　　عیسوی سال کا خیال آیا

بے سرو پا مہم ہو بولا سال
شرح برزخ کا ترجمہ ہے یہ
۱۹۰۶

ایضاً

گویا شرح برزخ سے پردہ اٹھا ہے　　یہ کیا صاف تصریح اوثق لکھا ہے
مؤلف کا یہ نسخہ مرد خدا ہے　　فقیہ زمان بھی ہے قاضی و مفتی
کرم بخش کیا فیض غفار کا ہے　　سراپا ہدایت کا ہے یہ وثیقہ

ہر ایک نکتہ اردو میں عقدہ کشا ہے　　ہر ایک مسئلہ کی گرہ کھولدی ہے
خوشا چشمہ فیض جاری کیا ہے　　نہ کیوں مستفیض اس سے ہووے گا عالم

کہا سال تالیف قاضی مسکین
جو تصریح اوثق سن ترجمہ ہے
۱۳۲۴

ایضاً

بنام خدا جس کی ہے پاک ذات سریع الحساب و شدیدا لعقاب
اوسی کے ہیں مخلوق کل کائنات حیات و کائنات خطاو صواب
اوسی کا ہے برحق کلام مبین جو نازل نبی پر ہے ام ا لکتاب
خوشا ندنون میرے مخدوم نے خلف جو ہیں قدسی کے عالی جناب
علم جس کا مشہور آفاق ہے کہ شہ عبدغفار خوش مستطاب
ہیں قاضی و مفتی شرعی رسول ﷺ بھی عالم ہیں فاضل سیادت مآب
کئے شرح برزخ کو با ترجمہ رکھے نام تصریح الاوثق شتاب
مسائل ہیں سب اہلسنت کے درج ہے یہ نسخہ مستند لا جو اب
جو عامل ہے اس پر وہ مسرور ہے ہے منکر کواس کے سدا پیچ و تاب
الٰہی فوائد سے اس کے تمام تو کر اہل سنت کو سب بہرہ یا ب
بہی ماتن کو شارح کو ماجور رکھ دعا میری یارب ہو یہ مستجاب
رہے باقی عالم میں قاضی کہا
سن طبع اس کا وہ فیض کتاب
۱۳۲۴

ایضاً

فضل خداو پنجتن پاک کے طفیل غفار جس کا خوش علم مستطاب ہو
تالیف کردے ہیں خوشا نسخہ عجیب جس سے کہ خاص وعام سبھی بہرہ یاب ہو

تاریخ طبع کی ہوئی قاضی کو جستجو

جاری جہان میں دل کہا فیض کتاب ہو

۱۳۲۴

ایضاً

خوشا کرو تالیف شہ عبدغفار   چنیں نسخہ از بہر نفع خلایق

بشیر و نذیر است نادی بعالم   کہ الموت حق است والموت برحق

بقاضی مسکین شدہ فکر تاریخ

سنش گفت ہاتف چو تصریح اوثق

۱۳۲۴

تاریخ مستطاب جناب مولوی سید شاہ جلال الدین صاحب المخلص بہ شاعر

بسم الله الرحمن الرحیم

هذه القطعه المورخه باختتام انطباع کتاب المستطاب السمی بتصریح الاوثق فی المسائل المدقق المشتمل بالمسائل الحنفیه والفقه المنیفه والا حادیث الشریفه الفها المولانا المولوی المفتی القاضی السمی بسیدالشاه عبدالغفار القادری الحنفی ادام الله فیوضه باخفی واجلی التائب المائب واخلف الرشید الصاحب الصائب لمولنا المولوی الاودعی السیدالشاه عبدالقدوس القاضی فی معسکر البنجلور غفرله الله الغفور وشعے الله ثره الی یوم النشور

کتبه العبد الضعیف عن عبادالله لقوی الشکور المدعو

بسید جلال الدین المتخلص بشاعر عفی عنه الغافر المتوطن فے بلدة المیسور

قطعه

تصنیف سید ا لسیا ذات ا لشر یف هذی
ا لقا ضی ا لمکمل و ا لعا لم ا لمعلیٰ
ا لمو لو هے ا لمشائخ وا لفا ضل ا لمذ کی
ا میما فعبد غفا وا لشناه قا د ر ی
ا لیفتی با لمعسکر فی ا لسنة ظهیری
تصر یح ا و ثق فقه ا بی حنیفی
هذا ا لکتاب لا شک عین ا لعمل مصفی
لیس ا لنظیر خلقا مس صوف با لعطایٰ

قا ل ا لسما ء سنا
شمس الضحی جمالا

۱۳۲۴

هوالله

تاریخ فارسی

آن کتابے بدست من بر سید خط بقرطاس غم که قلب کشید
مسائل دریں چو نعمتا ست پس زبان جہا ن مز ه بچشید
عطردان می شوددماغ ہمسر ہر کسے بوے خوش ازان بشمید

قم باذن مسیح شد صوتش   ورتن ہر فقیه جان بد مید

که به تصدیق دل چنان شاعر

سال گفته چراغ ایمان دید

۱۳۲۴

طبعزاد جناب مولوی سید شاہ فخر الدین صاحب صوفی قمیصی قادری سرٹیفکیٹڈ منشی خادم آثار شریف نبوی ناظم مدرسہ اسلامیہ او ٹیکمنڈ نیلگری

بسم الله الرحمن الرحيم

ہست کلید در گنج قدیم

مجمع الخیر و منبع البرکات   مولوی معنوی نیک صفات
خاتم علم کا نگینہ ہے   قلزم علم کا سفینہ ہے
مخزن علم مصطفائی ہے   معدن علم مجتبائی ہے
اس کو حاصل ہے علم میں تحصیل   قاعدے سے کیا ہے وہ تکمیل
منطق و معنی وبلاغت میں   علم تجوید اور تلاوت میں

اس کا بنگلور میں نہیں ثانی   اس پہ موقوف ہے ہمہ دانی
مولوی ہے محدث وقاضی   ہیں فتاوے سے اس کے کل راضی
سید نیک ذات ونیک صفات   مجمع الخلق و منبع الحسنات

شرح برزخ کی شرح خوب لکھا — پا کبازوں میں اپنا نام کیا
ترجمہ بھی کیا بہت ہی خوب — پختہ تحریر بیگی خوش اسلوب
شرح اردو متن میں عربی ہے — جو ہر علم نیک نسبی ہے
ایک کوزے میں دو سمندر ہیں — علم نافع کے اس کے جوہر مین
کار آمد مسائل اس میں لکھا — اہل سنت میں جس کا ہے چرچا
خوب تقلید کا کیا اثبات — کہ دیا صاف تھے جو کچھ شبہات
مفتیانِ کرام روم و شام — علمائے عظام بیت حرام
ہند کے عالمان دین نبسی — اس کے تصدیق کی گواہی دی
اس قدر مستند ہوئی ہے کتاب — جس کا ممکن نہیں کہ ہووے جواب
عبد غفار کی ہے یہ تصنیف — اس کے تیئں دی ہے حق نے طبع لطیف
صدوسی سال تک جئے قاضی — اس کے کاموں سے حق رہے راضی
تجھ سے صوفی کی ہے دعا یا رب — ہو وہ مقبول التجا یارب

قطعہ تاریخ

شرح برزخ طبع شداز فضل رب ذوالمنن
مولوی معنوی این سلك مروارید سفت
جستجو چون کرد صوفی ازپی تاریخ سال
مخزن اسرار قدس ہاتف غیبی بگفت
۱۳۲۴

ایضاً

صل علی خوب ہوا ترجمہ　　بر زخ عربی کا بلاشک و ریب
جلوہ فزا آج جہان میں ہوا　　جس کے تھے مشتاق سبھی شاب وشیب
صوفی سن طبع ادب سے کہا　　زیب دہ انجمن علم غیب
۱۳۲۴

قطعہ تاریخ تالیف نسخہ تصریح الاوثق من طبعزاد مکاندار محمد سجاد علی شاہ صاحب تلمیذ عزیز میسورے نبیرہ عارف باللہ حضرت رحمان شاہ قدس سرہ سرخیل و سرگروہ دلق پوشان وفقراء بلدہ میسور دارالسرور

بفضل خدا عبد غفار حضرت　　ہیں مفتی و قاضی ذی خلق و اشفق
مفسر محدث ہیں و اعظ یگانہ　　ہر ایک وعظ جس کا ہے دلچسپ واصدق
بجہدا تم اندنوں میرے مولا　　کئے خوب تالیف تصریح اوثق
ہے یہ ترجمہ شرح برزخ کا روشن　　بلاغت فصاحت متانت میں اسبق
ہر ایک مسئلہ جس کا ہے گنج رحمت　　عقاید سے سنت جماعت کے اوفق

بیان جس میں ہے سر بسر موت کا　　یہ نسخہ ہے واصل بحق خوب برحق
ضمیر سے جس کے کھلا رمز تقلید　　کہ واجب ہے ہم پر بیک مذہب حق
قسم حق کی شارح نے اپنے بدولت　　دیا اصل نسخہ کو دو چند رونق

ملے اجر وافر طفیل محمد ﷺ — بہاتن و شارح غفار مطلق
کیا فکر تاریخ سجاد علی شاہ — بدیہا کہا یوں جو تصریح اوثق

۱۳۲۴

تاریخ وتقریظ میں جناب عبدالرزاق صاحب واصف میسورے

بسم الله الرحمن الرحيم

القطعة المورخة الا نصرام رسخة الميمونة المجوعة بمسائل الحننفية مع الا حاديث النبويه المسمى بتصريح الاوثق فى شرح البرزخ الحقق الفها امعدن العلم والمخزن بالحلم العالم العلامه والجر الفهامه المولوى المعنوى والصورى القاضى السيد شاه عبدالغفار والحنفى ادام الله فيوضه بالخفى والجلى

حـــــرره

خادم العلما المدعوبعبد الرزاق المتخلص بواصف عفى عنه

قال من امن له فى القلب — انا قراره مع التصديق
عالما عابدا فقيها له — كلهم واصفون بالتوثيق
طبعت هذه الرساله اذ — سنها قلت مخزن التوفيق

۱۳۲۴

ایضاً فارسی

واثق شده این کتاب ناسخ — تصریح مسالیے کمالش
گفته سروش ہم بواصف — ازبرکت دستگیر سلش

تاریخ وتقریظ منجانب جناب عبدالرحمٰن صاحب کوثر میسوری

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم فیقول العبد الجان الاکبر المدعو بعبدالرحمن بکوثران وجدت هٰذا الکتاب المسمی با تصریح الوثق فی شرح شرح برزخ المذقو ا غرب فی زمانی وقا درفی الأوان الفقیر حضرتنا مولانا المولوی القاضی المفتی السید اشاه عبدالغفار القادری الحنفی ادامه الله فیو ضهم تصورت فی الذهن ماده المورختة فقال الملک هٰذا منظوم القطعه

تصریح شرح برزخ فمشهور فی کل بلد ا لحمد لله

نفعاً له للفقهاء منظو ر تا لیف مو لا نا با لمسا ئل

یا کو ثر ذا نور علی نور تا ریخ تصریح ا وثق قل

۱۳۲۴

تقريظ جامع المعقول والمنقول حاوى الفروع والاصول عالم الاكمل فاضل الجل مولانا المولوى قطب الدين صاحب الساكن فى اغور غشتى ضلع راولپنڈى

بسم الله الرحمن الر حميم

الحمدلله الذى كرم على عباده بخلفاء الرسل بعد انتقالهم من دارالفناالى دارالبقاء وميزبسيه بين الا باطيل واحقاق الحق لمن استرشد الهدى وترك الهوى واحيى مراحم الشريعت العزة البيضاء باتباعهم من الخلق فى الظنق والمطلق العلى فلولاهم لما تميزوايين العث والثمين والحل والحرام والجير ال كلالتذهبن كل نفس بما تهورى فتتح كل شيطان مريد جبارعنيد فتغوى الا ان رحمته الجبار سبقت على غضب اقهار فاوجدفى الناس علمه محيين سنن بمرور الد هوروالازمان ،لايتخافون لومته لائمه فى الحق رجاء الغفوان،وبذَلواجها الابتغار الر ضوان،ولس اللناس فيما ينقفون به فى الدنيا دار القرار،لاسيماالعالم النبيل والفاضل الجليل بشمس العلماء بدرالفضلامولاناواولاناالمولوى القاضى المفتى **السيد شاه محمد عبدالغفار**والشهير فى الديار والا مصار ابن شيخ اجلة العلما عمدة افضلاافضل المحققين اكمل المدققين اعلٰى حضرت عظيم البركت المولانا المولوى القاضى الحاج السيد شاه محمد عبدالقدوس القادرى الحنفى دَمَاراى الكامل الناس فى الا عمال لا نفسهم ولا هل القبور وتشا غلهم بالا فعال لدنية لفساد اهل الدهور منهم لم يعتقد الا يصال لا ثواب ومنهم من لم يظفر له فتح هذا الباب منهملم بعيقد لو جوب التقليد بهذه المذاهب الا ربعة وحرم حرمان الناس من انتفاع فى الدارين شرع فى ترجمة شرح البرزخ حديث سيد الثقلين وبين فيها امور بالحق سماه بالتصريح الاوثق منهاطبيعه الوقارومنها منقول عن رواة الثقات نافعين الا حياء والا موات نحباء بحمدالله كتاب ليس له عديل اومست عن الجراح والتعديل ونادمناد ياايها الطلاب هذا كتاب فيد هدى لا ريب عضواعليه بلخذو لانتهاب. كيلاتاسواعلى مافات فى المابة كتبة العبد المسكين المدعوبه قطب الدين المدرس لمدرسة العربية اغور غشتى ضلعى راولپنيڈى

قطعہ تاریخ کتاب مستطاب پسندیدہ اولی الاباب مسمی بہ تصریح الاوثق فی ترجمہ شرح البرزخ از بادیہ پیمائی ہیچمدانی غواص بحر جہالت ونادانی ابوالمساکین ضیاء الدین پیلی بھیتی مہتمم تحفہء حنفیہ عفاعنہ خالق البرید

ہے مفتی بنگلو ر اِک مر د سنی — جو تدریس و افتامیں ہے فردِ کامل
انہیں دو میں رہتا ہے مشغول ہردم — علوم و فنونِ عرب کا ہے فاضل
حسب میں نسب میں شرافت ہے اس کو — نہیں زہد میں کوئی اس کا مقابل
وہ ہے علم اور حلم میں فردِ یکتا — فضیلت کا اس کی زمانہ ہے قائل
جو مشہور عالَم ہے اس کی بزرگی — تولکھنا کرامت کا تحصیل حاصل
کیا ترجمہ شرح برزخ کا اُس نے — بخوبی و توضیح و تحقیق کامل
رکھا نام تصریح اوثق ہے اس کا — لکھے ضمن میں اس کے دیگر مسائل
مسائل میں ایسے بڑھائے فوائد — شرارت مخالف کی جن سے ہوزائل
نہ ہل سے دیکھے جو تصریح اوثق — نظر شرح برزخ پہ ڈالے جو کان
توبے شک حواس اس کے ہوجائیں مختل — سواموت کے سب سے ہوجائے غافل
ہو چھپنے کی تاریخ کا علم کیسے — نہ جب تک شمار عدد پر ہو مائل
یہ بہتر کہ نصف حواس اس طرف ہو — ادھر یہی رہے نصف آخر سے شامل
دوم کو دوم میں ملا کر جو دیکھے — ابھی دونوں تاریخیں ہو جائیں حاصل

چھپے چونکہ دونوں رسالے ہیں یکجا — دوتاریخ کو ہے یہ قطعہ بھی شامل
ضیانے عجب لطف ان میں رکھاہے — وہ محظوظ ہو گا جوہے مردِ عاقل

☆....☆....☆....☆

دیباچہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ لَهُ الْبَقَاءُ وَالدَّوَامُ o وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ الْاَنَامِ o مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهِ الْعِظَامِ o وَعَلٰى اِمَامِنَا اِمَامِنَا اِمَامِنَا اِمَامِ الْاَعْظَمِ وَالْهُمَامِ الْاَكْرَمِ اَبِىْ حَنِيْفَةَ الْكِرَامِ o وَعَلٰى مُرْشِدِنَا وَهَادِيْنَا قُطْبِ الْاَقْطَابِ الْمَحْبُوْبِ السُّبْحَانِىْ اَلسَّيِّد عَبْدِ الْقَادِرِ الْحَسَنِىْ الْحُسَيْنِىْ الْفِخَامِ o

بعد حمد وصلوٰۃ کے مترجم کتاب ہذا احقر العباد سید شاہ محمد عبدالغفار قادری الحنفی اعلیٰ مدرس مدرسہء عربیہ جامع العلوم معسکر بنگور ابن جامع معقول حاوی منقول حضرت مولانا مولوی قاضی سید شاہ محمد عبد القدوس قادری الحنفی بنگوری مدظلہ العالی عرض کرتا ہے کہ انسان کی حیات مستعار کا اعتبار نہیں اور یہ وجود ظاہری پائیدار نہیں , یہ دنیائے دون اقامت کی جا نہیں ہے بلکہ ایک گزرگاہ ہے کہ اس سے گزر کے منزلِ عقبیٰ پر پہنچنا ہوتا ہے جیسا کہ رسولِ خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے مسافر کو گرمی کے دن میں کوئی درخت ملے اس کے سایہ کے نیچے تھوڑا آرام لے پھر چل دے اور اس کو چھوڑ جائے۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ انسان کی حیات مانند حباب دریا کے ہے اس کو قیام ودوام نہیں پس یہاں کی زندگی کی مدت حقیقت میں محض بے حقیقت ہے۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ دنیا ایک پل ہے اس پر سے گزر جاؤ اس لیے کہ دنیا جائے سفر ہے نہ اقامت کا گھر۔ جب کہ اس مستعار گھر میں ایک مدت تک ٹھہرنا لازم قرار دیا گیا ہے تو چاہیے کہ جانے سے پہلے اس کا حال معلوم کر کے جائیں تا کہ پہنچنے کے وقت اجنبیت محض نہ ہو اور جو عقائد واعمال وافعال وہاں زیادہ مفید ہیں ان کے حاصل کرنے میں یہاں سعی کی جائے اور جو وہاں مضر ہیں ان سے یہاں بچے جیسا کہ حضرت مولانا جلال الدین رومی قدس اللہ سرہ السامی کتاب

مثنوی شریف میں جو مقبول علمائے شریعت وطریقت ہے، لسان فیض ترجمان سے ارشاد فرماتے ہیں۔

تومکانی اصل تو در لا مکان — این وکان بربند وبکشا آن دوکان

اے خنك آنرا کزین ملکت بجست — که اجل این ملك راویران گراست

صالحان را کار عقبیٰ اختیار — جاہلان را کار دنیا اختیار

این جہان زندان دمازند انیال — حفره کن زندان خود را دارہان

گفت دنیا لعب ولهو است وشمار

کو و کید دراست فرماید خدا

اس لیے امامانِ عظام وعلماء کرام نے اس باب میں بہت کتابیں لکھیں ہر امر کی خوب تحقیق و تنقیح کی آیات شریفہ، احادیث عظیمہ، آثار کریمہ جمع کیے۔ ان کتب سے شرح برزخ لکھی جس کو امام ابوسعید سلمی حنفی (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے جو علماء متاخرین سے تھے جمع کیا ہے جس کے اکیاسی باب اور چھ فصلیں ہیں۔ اور ہر حدیث سے جو مسائل فقیہہ نکلتے ہیں اس کو و قال (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سے خوب تشریح کیا چونکہ یہ کتاب عربی اور کمیاب ہے کہیں مطبوعاً نظر نہ آئی۔ پس راقم نے پہلے استخارہ شرعی کیا اور مؤلف (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کی روح سے اس کے ترجمہ مع الشرح کے لیے استعانت چاہی اور اصل عربی کو بحال رکھ کر بطور متن کے داخل نصاب کیا اور اس کا ترجمہ ذیل میں مع الشرح کیا اور فائدہ میں دیگر کتب مشہورہ برزخ سے اصل مضامین کو بڑھا دیا جیسا کہ شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور فارسی رسالہ تالیف حضرت قاضی ثناءاللہ پانی کی وغیر ذلک من الرسائل امعتبرة امنیفة جس کی تفصیل آخر کے رسالے میں مندرج ہے اور تاریخی نام تصریح الاوثق فی ترجمہ شرح البرزخ رکھا۔ ترجمہ میں اصل عربی کو بحال رکھ کے بطور متن کے داخل کتاب کیا تا کہ اُن علماء کو جنہیں اصل کتاب میسر نہیں ہوئی فائدہ حاصل ہو

اور ترجمہ میں اکثر مقامات پر بحسب ضرورت (فائدہ) کے تحت اس کے مسائل کو ادلّہ معتبر اور اسناد لائقہ سے مبرہن اور مزیّن کیا۔ اس تشریح میں ازروئے مناسب دیگر مسائل ضروریہ کو معہ ادلّہ معتبرہ بڑھادیا تاکہ طالب کو تنقیح دلائل و براہین میں تشنگی باقی نہ رہے۔ جس حدیث کو مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) نے اپنی اصل کتاب میں کتب احادیث سے حوالہ نہیں دیا مترجم نے اکثر مقامات پر اس کا ماخذ کتب احادیث سے بتلادیا ہے۔ خاصتہً اس کے تجسس کے لیے بہت محنت بلیغ وسعی جمیل کی ہے۔ تاکہ ہر خاص و عام اس سے مستفید و مستفیض ہوں اور اس کی تنقیح پر اور کتب احادیث وقفہ سے اس کے نظائر وامثال بخوبی ظاہر کیا اور مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کتاب ہذا نے جس جگہ فقط راوی کا نام لکھا اور اس کی تشریح صحابی وتابعی سے نہیں کی۔ احقر نے اکثر مقام پر اس کی تفصیل وتشریح کردی ہے اور اس کا حوالہ بھی کتب احادیث وتواریخ سے بتلادیا ہے مثل **التسیر شرح جامع الصیغر** امام مناوی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) اور **مجمع بحار الانوار** محدث محمد طاہر فتنی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) ۔اور **شرح صحیح مسلم** امام نووی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کی اور **عمدة القاری شرح صحیح بخاری** امام بدرالدین عینی حنفی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کی اور **فتح الباری شرح صحیح بخاری** امام ابن حجر عسقلانی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کی اور **ارشاد الساری شرح صحیح بخاری** امام قسطلانی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کی اور **تیسیر القاری شرح صحیح بخاری** محدث نورالحق حنفی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کی۔ اور **شیخ الاسلام علی البخاری** محدث شیخ الاسلام (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کی اور **میزان الاعتدال** امام ذہبی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کی اور **شرح نخبته الفکر** اور **تقریب التهذیب** امام ذہبی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کی اور **شرح الشرح الفکر** ملاعلی قاری حنفی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کی اور **فتح القدیر حاشیه هدایه** مام ابن الہام حنفی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کی اور **البنایه شرح هدایه** امام عینی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کی **وغیر ذلک من الرسائل امعتبرة امنیفة**۔ یہ کتاب باوجودفن حدیث میں ہوتے ہوئے مثل کتاب

فقہ کے مروج ومستند ہوگئی چونکہ یہ جامع احادیث شریفہ وآثار قویہ واقوال سلف عظیمہ وحکایات صالحین جخیمہ ہے۔علماء کرام وصوفیان عظام نے اس کونہایت پسند کیااور بطور کتب فقہ کے اس کے مسائل کو سند گردانا۔پس یہ کتاب ایسی بے نظیر ہوگئی جواحادیث شریفہ اور مسائل فقہیہ سے مملواور جامع ہے۔خصوصاً اس رسالے میں مسائل اہل سنت وجماعت اس طرز سے مندرج ومدلل ہیں جس میں مشککون کا وہم و تشکیک بالکلیہ زائل کردیتاہے اوران کے اعتقاد کواہلسنت وجماعت پر مستحکم ومضبوط بناکر جدید خیالات سے دورکردیتاہے گوکہ حتی الوسع تصحیح کتاب اور تنقیح مسائل میں میں نے بہت محنت وجانفشانی کی بااین ہمہ اپنی قلت بضاعت کامعترف ہوں اگر کسی جگہ غلطی ہوناناظرین عالی ہمم سیامیدوارمعافی ہوں۔

نیاز بسرمائیه فضل خو یش

ہمه دیده آور ده ام د ست پے

خدائے تعالیٰ اوراس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ وسلم کے فضل سے امیدواثق رکھتاہوں جیساکہ اصل کتاب عرب وعجم کے باشندوں میں مقبول اورمختار وپسندیدہ ہے یوں ہی اس ترجمہ مع الشرح کوپسندارباب دین واصحاب یقین فرمائے اوراس سعی کومشکورومنصورکرکے باقیات الصالحات میں کرے اوراس رسالے سے سب کونفع حاصل ہو۔ہم سب کودنیاسے باایمان اٹھاوے اور قبروبرزخ کے عذاب سے بچائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَاٰخِرُدَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَوْلِیَائِهٖ وَعُلَمَآئِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ. اٰمین ثم اٰمین

☆☆☆☆☆

کتاب کا نام ''شرح البرزخ'' رکھنے کی وجہ تسمیہ کی تفصیل

شرح معنی برزخ

اللہ تعالیٰ نے لفظ برزخ کا قرآن شریف میں ذکر کیا ہے جیسا کہ سورہ مومنون میں ہے۔ وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ○ یعنی اُن کے آگے ایک حجاب ہے اُس دن تک کہ اٹھائے جائیں گے۔ علامہ ابونعیم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ برزخ نام ہے اس چیز کا جو درمیان دو شئے کے ہو۔ یہاں برزخ وہ زمانہ ہے جو کہ زندگی کے بعد موت کے ہے بعثت کے دن تک **مجمع بحار الانوار** میں ہے کہ برزخ حائل ہے درمیان دو شئے کے اور برزخ وہ ہے جو درمیان دنیا و آخرت کے ہے یعنی پہلے وقت موت سے حشر تک سیوطی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے کہا برزخ انتقال ہونے کے دن سے بعثت کے دن تک ہے جو انتقال کیا وہ برزخ میں داخل ہوا حاصل یہ ہے کہ عالمِ برزخ عالمِ قبر ہے جو کہ مابین ہے موت کے بعثت تک۔ چونکہ یہ کتاب حالات برزخ سے مخصوص ہے لہٰذا شرح برزخ نام رکھا گیا۔

کتب خانہ مکہ معظمہ سے جو یہ کتاب نقل مطابق اصل پائی گئی ہے اس کے اوپر مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کا نام بدین طور مرقوم ہے **مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ الشَّيْخُ النَّبِيْذُ قُدْوَةُ الْمُتَاٰخِرِيْنَ الْاِمَامُ اَبُوْسَعِيْدُ السُّلَمِيّ الْحَنِفِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ**

جامع اس رسالے کے حضرت امام ابوسعید سلمی حنفی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) ہیں جو شیخ کبیر اور پیشوا علماء ومتاخرین کے ہیں راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے۔

☆....☆....☆....☆

آغازِ کتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ وَالشَّرِیْعَۃَ

اللہ تعالیٰ کے لیے ہی سب تعریف ہے جس نے موت اور حیات اور شریعت کو پیدا کیا۔

﴿ فائدہ ﴾

مؤلف(رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے جو حمد میں پہلے موت کوذکر کیا اس لیے کہ یہ کتاب حالاتِ برزخ سے مخصوص ہے اور جو شریعت کو ذکر کیا اس لیے کہ مقصود وجود انسان سے اعمالِ صالحہ اور اتباعِ شریعت ہے۔ انسان کو چاہیے کہ ضرور احکامِ شریعت سیکھے اور اس پر عمل کرے اور ذخیرۂ آخرت حاصل کرے جیسا کہ فرمایا حق تعالیٰ نے مَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ۔نہیں پیدا کیا میں نے جنّ اور انسان کو مگر تا کہ میری عبادت کریں اسی کے طرف حضرت مولانا رومی قدس اللہ سرہ السامی مثنوی شریف میں اشارہ فرماتے ہیں۔

ماخلقت الجن و الا نس بخوا ن — جز عبادت نیست مقصود ازجہاں
این نماز و روزہ و حج وجہاد — ہم گو اہی و اد نست از ا عتقاد
این زکات مال و ترك ا ین حد — ہم گو اہی داد نست ا ز سرِّ خود
عمر تو ما نند ہمیا ں ز را ست — روزوشب مانند دنیا راشمر است

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اللہ سبحانہ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام کو جب پیدا کیا جنت میں بسایا پھر وہاں سے دنیا میں لایا۔ پس ان کے لیے پہلا گھر جنت دوسرا دنیا تیسرا برزخ چوتھا پھر جنت مقرر فرمایا اور ان کی اولاد کے واسطے پہلا گھر ماں کا پیٹ، دوسرا دنیا، تیسرا برزخ، چوتھا جنت یا نار

قرار دیا اور ہر گھر کے لیے احکام جداگانہ معیّن فرمائے۔ یعنی ماں کے پیٹ کو خلق وتقدیر کا گھر ٹھہرایا اس کے بعد دنیا کو دارِ عمل بنایا۔ مزرعۂ آخرت مقرر فرمایا۔ اصلاح معاد ومعاش کے طریقے تعلیم فرمائے۔ اس کی درستگی کے لیے انبیاء کرام (عَلَیْھِم السَّلَام) بھیجے۔ کتابیں نازل فرمائیں۔ تمام انبیاء (عَلَیْھِم السَّلَام) سے آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو افضل المرسلین اور خاتم النبیین بنایا اور آپ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی امت کو تمام امت سے خیر الامت قرار دیا۔ پھر جن لوگوں نے ظاہر وباطن اس کے موافق اپنا برتاؤ کیا انبیاء ورسل (عَلَیْھِم السَّلَام) کا کہا مانا، اسلام پر جمے رہے وہ مومن ومسلم ٹھہرے۔ اور جنہوں نے اسلام بظاہر قبول کیا وہ منافق ہوئے اور جو لوگ ظاہر وباطن میں کفر پر رہے وہ پکے کافر سمجھے گئے۔ بعد اس کے برزخ میں بسایا یہاں ایمان وکفر ونفاق اچھے برے اعمال کی جانچ ہوتی ہے۔ فرمانبرداروں کو اسبابِ راحت وآرام مہیا کیا جاتا ہے اور نافرمانوں کو مار پیٹ کی جاتی ہے۔ پھر پوری پوری جزا سزا قیامت کے دن حساب کتاب ہو کے ملے گی۔ مومنین ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ کفار ومنافقین جہنم میں جلیں گے۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَامِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ بِحُرْمَةِ بِجَاهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ٥ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الَّذِىْ مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ قَالَ مُوْتُوْقَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا بِالطَّرِيْقَةِ

اور درود وسلام نازل ہو اوپر رسول مقبول حضرت محمد مصطفیٰ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے جنہوں نے فرمایا مُوْتُوْاقَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مر جاؤ تم قبل مرجانے کے۔

﴿ فائدہ ﴾

اثبات حدیث شریف کے دو طریق ہیں ایک طریق اہل حدیث کا، جو علمائے شریعت ہیں۔ دوسرا طریق عرفائے حقیقت کا۔ پہلے طریق میں اسناد کی کماحقہ تنقیح ضروری ہے۔ ثانی کو صرف نقل کرنا عرفاء کا کافی ہے

جیسا کہ **غنیہ الطالبین** اور **عوارف المعارف** اور **احیاء العلوم** اور **مجمع بحار الانوار** وغیرہ کتب میں ہے۔ پس اس حدیث کو جو مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ہے عرفاء حق نے بیان فرمایا ہے حجت کے لیے کافی ووافی ہے بَھْجَۃُ الاسرار میں ہے کہ حضرت قطب الاقطاب سلطان العارفین محبوب سبحانی میراں محی الدین سید عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے مبارک وعظ میں ارشاد فرمایا کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا یعنی اس حدیث کو امام غزالی (رَحْمَۃُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) نے **احیاء العلوم** اور **کیمیائے سعادت** میں اور شیخ شہاب الدین سہروردی (رَحْمَۃُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) نے **عوارف المعارف** میں اور دیگر کتب میں بیان فرمایا ہے اور حضرت مولانا رومی (رَحْمَۃُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) **مثنوی شریف** کے **دفتر ششم** میں فرماتے ہیں جس کی سرخی یہ ہے در معنی حدیث مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْ

بہراین گفت آن رسول ﷺ خوش پیام رمزموتواقبل موت یاکرام
زآنکه پیش ازمرگ اوکرده است نقل این بمرون فہم آید نے بعقل
مصطفی ﷺ زین گفت کاہی اسرارجو مرده راخواہی که بینی زنده تو

چونکہ مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) ارباب صوفیہ قدس اللہ اسرارھم سے تھے۔ اس لیے اس حدیث کو لغت میں لایا جو تصوف میں اصل اصول اور ماخذِ احکام طریقت ہے اور راجح ہے۔ مقام فنافی اللہ پر طالب صادق جب توجہ مرشد سے طرائق اربعہ جہریہ یعنی یک ضربی دوضربی سہ ضربی چہار ضربی اور ذکر نفی واثبات اور ذکر خفی اور طریق دورہ اور طریقہ پاس انفاس اور طریقہ مراقبہ ومراقبہ حضور سبحانہ واقسام مراقبہ قرآنیہ ومراقبہ فنا اور طرائق کشف وقائع آیندہ وطریقہ کشف ارواح وطریقہ حصول امور مشکلہ وطریقہ انشراح خاطر ودفع بلایا وطریقہ شفائی مریض وغیرہ ودیگر منازل کو طے کرے گا اور اس پر مراقب ودوام کرے گا تب مرتبہ **فنافی الشیخ** او **فنافی الرسول** سے یہ رتبہ **فنافی اللہ بقا باللہ** حاصل کرے گا

اس مقام میں سالک تصور کرے کہ میں مرگیا اور فانی ہوگیا اور ہر ایک ماسوی اللہ فانی ہے۔ میرا وجود نہیں اور موجود و باقی ہے وہ اللہ ہی کی ذات ہے جیسا کہا حق نے۔ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ o جو زمین پر ہے وہ سب نیست و نابود ہونے والا ہے اور باقی رہے گی تیرے رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والی ہے۔ اس اعتبار سے وجود کل کائنات کا اعتباری ہے یہ مرتبہ خاص کر کے ارباب وجود یہ قدس الله اسرارھم کو زیادہ ہے یہی ہے معنی مسئلہ وحدۃ الوجود کا یعنے وجود ایک ہی ذات حق کا ہے سوا اس کے موجود اور باقی نہیں۔ ہمارا وجود صرف اعتباری مانند حباب کے ہے جب ہمارے وجود اعتباری کو فنا کر کے ذات حق میں ملائے تو ظہور ذات حق کا ہی ہے پس یہ مسئلہ وحدۃ الوجود کا جو عرفائے حق نے اس کے ثبوت میں بہت کتابیں تالیف کی ہیں جو متداول و متعارف ہیں جیسے تحفہ مرسلہ اور لوائح شریف جامی وغیرہ ذلک۔ اس کے ثبوت میں امام خیر الدین رملی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) صاحب فتاویٰ خیریہ نے جو مؤلف در مختار کے استاد ہیں ایک فتویٰ لکھا ہے یونہی ہزارہا علماء و فقہاء و صوفیہ نے اس کے ثبوت میں براہین قائم کیں اور منکران وحدۃ الوجود کا خوب تعاقب کیا ہے۔

صاحب در مختار اور علامہ شامی مؤلف رد المحتار نے اس مسئلہ میں بہت عمدہ لکھا ہے الغرض ہزارہا اولیاء و اقطاب و افراد اس گروہ مقدس میں گزرے ہیں۔ پس یہ اعتقار رکھے مسئلہ وحدۃ الوجود کا جو صوفیاء کرام فرماتے ہیں حق ہے اس کی ماہیت کو اللہ پر سونپے اور اس مسئلہ پر انکار و قدح نہ کرے۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ اِنْكَارِ مِنْ اِنْكَارِ الْاَوْلِيَاۤ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاۤءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِىْ عَدَّدَ نُفُوْسَهُمْ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ فِى الْحَقِيْقَةِ ۔ اور درود شریف نازل ہو آل کرام اور اصحابِ عظام پر جو حقیقۃً اپنے نفسوں کو اہل قبور سے شمار کیے ہوئے ہیں۔

﴿ فائدہ ﴾

یعنی اصحاب کرام وآلِ عظام حالت حیات میں اپنے کو صفتِ فنا میں رکھ کر معدوم سمجھتے تھے اور یہی حالت ہے ارباب وجودیہ قدس اللہ اسرارھم کی۔

وَبَعْدُ فَهٰذَا مُخْتَصَرٌ مِنْ كُتُبِ الْاَحَادِيْثِ الصِّحَاحِ وَاَقْوَالِ اَهْلِ الْفَلَاحِ عَبْدَةً لِلْاَصْحَابِ وَتَذْكِرَةً لِاُوْلِى الْاَلْبَابِ بعد حمد ونعت کے معلوم ہو کہ یہ کتاب بغایت جامع احادیث صحیح واقوال صالحین حقہ ہے جو طالبین کے لیے عبرت ہے اور سالکین کے لیے یادداشت۔

﴿ فائدہ ﴾

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) اس کا اس رسالے میں احادیث معلق بھی لاتا ہے باوجود اس کے اس پر احادیث صحاح کا اطلاق کیا حدیث معلق وہ ہے کہ اسناد حدیث کے کلًا یا بعضًا محذوف ہوں جیسا کہ تراجم صحیح بخاری میں بہت احادیث معلق ہیں۔ قاعدہ محدثین کا ہے کہ جب محدث ثقہ ہو اس کی تعلیق معتبر ہے جیسا کہ شرح نخبتہ الفکر اور شرح الشرح نخبتہ الفکر، مقدمئہ فتح الباری اور مقدمہ شیخ عبدالحق دھلوی وغیرہ سے مصرح ہے یوں ہی حکم اِن احادیثِ معلق کا جو اتصال کا حکم رکھتی ہیں۔

☆....☆....☆....☆

باب ا

بَابُ بَدْءِ الْمَوْتِ

موت کے آغاز کے بیان میں

موت کو پیدا کرنے کا سبب

اَخْرَجَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبِ بِنِ الشَّهِيْدِ عَنِ الْحَسَنَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذُرِّيَّتَه، قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ اِنَّ الْاَرْضَ لَا يَسَعُهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اللّٰهُ تَعَالٰی اِنِّیْ جَاعِلٌ مَّوْتًا فَقَالُوْا اِذًا لَا يَهْنَاۤ هُمُ الْعَيْشُ فَقَالَ اِنِّیْ جَاعِلٌ اَمَلاً.

حماد بن سلمہ نے حبیب الشہید سے وہ حسن (رَضِیَ اللّٰـهُ عَنْهُ) سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم (عَلَيْهِ السَّلَام) اوران کی ذریت کو پیدا کیا تو فرشتوں نے عرض کیا زمین ان کونہیں سمائے گی۔ فرمایا میں موت کو پیدا کرنے والا ہوں فرشتوں نے عرض کی۔ اب ان کی زندگی خوشگوار نہیں ہوگی فرمایا میں امل کو پیدا کرنے والا ہوں یعنی باطل تمنا کو۔

﴿ فائدہ ﴾

اس حدیث کوابن ابی شیبہ محدث (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے مصنف میں اور امام احمد بن حنبل (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے زھد میں ذکر کیا ہے۔

جنت کی کشادگی زمین سے زائد ہے

قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَفَادَالْحَدِيْثُ اَنَّ ذَرَارِیَ اٰدَمَ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يَسَعَهُمُ الْاَرْضَ فَلاَ

بُدَّاَنْ يَكُوْنَ الْجَنَّةُ اَوْسَعَ وَلَوْلَمْ يَكُنِ الاَمَلُ لَمَا انْتَظَمَ هٰذَا الْقِوَامُ.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) کہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا آدم علیہ السلام کو اولاد اس کثرت سے ہے کہ دنیا ان کو نہ سمائے گی تو لازماً جنت کی کشادگی زمین سے زائد ہے اور بنی آدم کو اس تمنائی باطل دیئے گئے کہ ان کو انتظام دنیا میں حاصل ہو۔

﴿ فائدہ ﴾

عمارت بناؤ واسطے اُجڑنے کے اور بچے جنو واسطے مرنے کے

ابونعیم (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) نے حلیہ میں مجاہد (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) سے روایت کیا ہے جب اللہ نے (عَزَّوَجل) نے آدم (عَلَيْهِ السَّلَام) کو زمین پر بھیجا فرمایا يَا اٰدَمُ اِبْنِ لِلْخَرَابِ وَلِدْ لِلْمَوْتِ اے آدم (عَلَيْهِ السَّلَام) عمارت بناواسطے اُجڑنے کے اور بچے جن واسطے مرنے کے اسی مضمون کو ایک شاعر عربی نے خوب نظم کیا ہے۔

اَلَا يَاسَاكِنُ قَصْرِ الْمُعَلّٰى سَتُدْفِنُ عَنْ قَرِيْبٍ فِي التُّرَابِ

لَهُ مَلَكٌ يُنَادِيْ كُلَّ يَوْمٍ لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ

اے لوگو جوتم دنیا کی اُونچی اُونچی عمارتوں میں چین وراحت سے بسر کرتے ہو موت کو مت بھولو کہ وہ ہر ایک کو زیر زمین کرے گی اس لیے اللہ (عَزَّوَجل) کی طرف سے ہر روز فرشتہ ندا کرتا ہے اے بنی آدم بچے جنو واسطے مرنے کے اور عمارت بناؤ واسطے اُجڑنے کے۔

☆....☆....☆....☆

باب۲

بَابُ النَّهِیُ عَنُ تَمَنَّی الْمَوْت

موت کی تمنا اور اس کی دُعا کرنا منع ہے

ایذ وتکلیف کے نازل ہونے سے موت کی تمنا کرنا کیسا؟

اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَنَسٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) لَا یَتَمنّی اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّیًا فَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاۃُ خَیْرًا لِیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا اِلّی.

بخاری و مسلم نے انس (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) روایت کیا ہے کہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا ہے ہرگز نہ تمنا کرے ایک تمہارا موت کی بسبب کسی ضرر کے کہ اُس پر اترا ہو پھر اگر ضرور تمنا کرنے والا ہے تو چاہیے کہ یوں کہے اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوفَاۃُ خَیْرًا لِّی یعنی الٰہی زندہ رکھ مجھ کو جب تک کہ زندگی میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھ کو جب کہ مرنا میرے لیے بہتر ہو۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیهِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اِنَّ خَیْرَ الْعَافِیَةِ هُوَ الْمَطْلُوْبُ فَلَا یَنْبَغِیْ لِلْعَاقِلِ اَنْ یَّعْجِزَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ فِی الدُّنْیَا لِاَنَّهٗ لَا بَقَاءَ لَهٗ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیهِ) کہتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مطلوب خیر عاقبت ہے عاقل کو یہ نہیں لائق ہے کہ دنیا میں کسی تکلیف وایذا کے نازل ہونے سے عاجز ہو جائے کیونکہ اُس کو بقا نہیں ہے۔

﴿فائدہ﴾

یہ اس لیے منع ہے کہ یہ علامت ہے بے صبری کی اور تقدیر الٰہی سے نہ راضی ہونیکی کیونکہ راضی برضا اور شاکر بقضا رہنا چاہیے جیسا کہ حضرت مولانا رومی قدس اللہ سرہ السامی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

حق تعالیٰ گرم وسرد ورنج ودرد　　　ہر تن ما می نہدا ے شیر مرد

کہ بلائے دوست تطہیر شما است　　　علم او بالائے تدبیر شما است

ہرگز تمنا نہ کرے ایک تمہارا موت کی

اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَّزْدَادَ خَیْرًا وَّاِمَّا مُسِیْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَسْتَعْتِبَ

(بخاری)(اور نسائی) نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے ہرگز تمنا نہ کرے ایک تمہارا موت کی اگر وہ نیک ہے شاید زیادہ کرے نیکی کو اور اگر گنہگار ہے تو شاید توبہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کو مطلب کرے۔

مقصدِ حیات

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیهِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّ الْمَقْصَدَ مِنَ الْحَیٰوةِ هُوَ حُسْنُ الْعَمَلِ فَالتَّوْبَةُ مِنْ اَحْسَنِ الْاَعْمَالِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیه) کہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیات سے مقصود نیک اعمال کا کرنا ہے اور بُرے کاموں سے توبہ کرنا۔

﴿فائدہ﴾

عقیدہ صحیح نہ ہو تو نماز، روزہ اور دیگر افعال حسنہ محض بیکار ہیں۔

نیک اعمال سے یہ ہے کہ بچے اعتقاد فاسدہ سے اور متبع رہے مذہب اہل سنت و جماعت کا کیونکہ مومن کو پہلے اعتقاد حقہ کا لازم کرنا ضروری ہے بعد افعال صالحہ کا اختیار کرنا جب تک اعتقاد صحیح نہ ہو نماز و روزہ و دیگر افعال حسنہ سب محض بیکار ہیں۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ سُوْءِ الْاِعْتِقَادِ اس کتاب کے آخر کے رسالے میں تفصیل آئے گی۔

بے شک سعادت سے ہے کہ دراز ہو عمر بندے کی

اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلِعِ شَدِیْدٌ وَّاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ یَّطُوْلَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَیَرْزُقُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَ اِلْاِنَابَةَ۔

امام احمد بن حنبل (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه) (اور بزار و ابویعلی و حاکم و بیہقی) نے جابر بن عبداللہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا ہے۔ تمنا نہ کرو تم موت کی پس بے شک ہول مطلع سخت ہے اور بے شک سعادت سے ہے کہ دراز ہو عمر بندے کی یہاں تک کہ اللہ (عَزَّوَجَل) اس کو توبہ کرنے کی ہدایت دے۔

﴿فائدہ﴾

مطلع کہتے ہیں "بلند جگہ" کو کہ اس پر چڑھ کر کسی چیز کو دیکھتے ہیں مراد اس سے سکرات، موت اور شدائد اس کے یا وہ امور آخرت ہیں جن پر میت بعد موت کے مطلع ہوتا ہے جیسا کہ شیخ دہلوی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه) نے

اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ میں لکھا ہے۔

طویل عمر علامت ہے سعادت کی

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ ھَوْلَ الْقِیَامۃِ اَشَدُّ مِنْ ضَرِّ الدُّنْیَا فَلَا یَتَمَنّٰی لِلْاَھْوَنِ وَاَنَّ طُوْلَ الْعُمْرِ فِی طَاعَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَامَۃُ سَعَادَۃِ الرَّجُلِ.

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ آخرت کی ہول دنیا کی ایذا سے زیادہ ترسخت ہے۔ پس آسان کی وجہ سے سخت کی تمنا نہیں کرنی چاہیے اور یہ ہی معلوم ہوا کہ آدمی کی عمر طول ہونا عبادت الٰہی میں علامت ہے سعادت کی۔

﴿فائدہ﴾

طاعون اور وباء کی تمنا نہ کرے

امام احمد (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے ابوہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا۔ ہرگز نہ تمنا کرے ایک تمہارا موت کی اور نہ اس کی دعا کرے۔ الحدیث
اس سے معلوم ہوا کہ طاعون اور موت ہے اس کی تمنا اور دعا نہ کرے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۳

بَابُ فَضُلِ طُوُلِ الحَيوٰةِفِىُ طَاعَةِ اللهِ تعالىٰ

فضیلت طول عمر کی طاعت الٰہی میں

بدترین آدمی کون ہے؟

اَخُرَجَ التِرُمَذِئُ وَصَحَّحَه' الُحَاكِمُ عَنُ اَبِىُ بَكُرَةَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنُہُ) اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَارَسُوُلَ اللّٰهِ اَىُّ النَّاسِ خَيُرٌ قَالَ مَنُ طَالَ عُمُرَه' وَحَسُنَ عَمُلُه'.

ترمذی اور حاکم نے ابوبکرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنُہُ) سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کون آدمی بہتر ہے۔ فرمایا جس کی عمر دراز ہو اور اس کا عمل اچھا ہو۔ عرض کیا: پس بدتر آدمی کون ہے فرمایا جس کی عمر دراز ہو اور اس کا عمل بُرا ہو۔

بہترین آدمی کون ہے؟

قَالَ (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) اَفَادَ الُحَدِيُثُ اَنَّ الُعُمُرَفِى حُسُنِ الُعَمَلِ خَيُرٌ مِنُ قَصُرِهٖ فِيُهِ وَمِنُ طُوُلِهٖ فِى الُا سَاعَةِ فَمِنَ الُوَاجِبِ اَنُ يَّشُكُرُ اللّٰهُ تَعَالىٰ حُسُنِ الُعَمَلِ لاَ سِيَّمَا اَنُ يَكُوُنَ مُعَمَّرًا.

مؤلف (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے اس سے معلوم ہوا جس کی عمر دراز ہو اور اس کا عمل اچھا ہو اس کی عمر دراز ہونا بہت بہتر ہے بخلاف بدعمل کے۔ پس جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھا کرتا ہو اس کو اللہ تعالیٰ کی شکر ادا کرنا واجب ہے کہ اس نے نیک توفیق دی۔

عمر کا دراز ہونا بہتر ہے

اَخْرَجَ الطِّبْرَانِیُّ عَنْ عَوْفِ ابنِ مَالِکٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا) قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) یَقُوْلُ کُلَّمَا طَالَ عُمْرُ الْمُسْلِمِ کَانَ خَیْراً لَّہٗ.

طبرانی نے عوف ابن مالک (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا) سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کوفرماتے ہوئے سنا۔ جب مسلمان کی عمر دراز ہوتو اس کے لیے بہتر ہے۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّ طُوْلَ الْعُمْرِ لِلْمُسْلِمِ اَیُّ الْمُؤْمِنِ الْمُنْقَادِ خَیْرٌ بِخِلَافِ الْکَافِرِ وَالْمُؤْمِنِ الطَّاغِیْ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے اس سے معلوم ہوا درازئ عمر مومن صالح کے حق میں بہتر ہے۔ بخلاف کافر اور مومن فاسق کے۔

مومن کا تمنا کرنا دنیا کی طرف پھرنے کا

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِیْ الدُّنْیَا عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ اَبِیْ عَبْدَۃَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا) قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا مَاتَ تَمَنَّی الرَّجْعَۃَ اِلَی الدُّنْیَا لَیْسَ ذٰلِکَ اِلَّا لِیُکَبِّرَۃَ اَوْیُھَلِّلَ تَھْلِیْلَۃً اَوْیُسَبِّحَ تَسْبِیْحَۃً.

ابن ابی دنیا نے ابراہیم بن ابی عبدہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا) سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ مومن جب انتقال کرتا ہے تو تمنا کرتا ہے دنیا کی طرف پھرنے کی نہیں ہے یہ مگر اس لیے کہ ایک تکبیر کہے یا ایک بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے یا ایک بار سُبْحَانَ اللّٰہ کہے۔

بہترین اذکار

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) اَفَادَ الْحَدِيْثُ اَنَّ الْمُؤْمِنَ فِی دَارِ لَآ خِرَةِ قَدْيَتَذَ كَّرُ الدُّنْيَا وَيَنْدَهُ عَلٰى تَقْصِيْرِهٖ فِی طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِی الدُّنْيَا وَذٰلِكَ لِمَا يَرَاىٰ مِنْ مَرَاتِبِ الْعُبَّادِ وَاَنَّ خَيْرَ الْاَذْكَارِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مومن دارِ آخرت میں کبھی دنیا کو یاد کرے گا۔ اور اپنی تقصیر پر عبادت الٰہی مین نادم ہوگا جو کہ دنیا میں اُس سے واقع ہوئی اور یہ اس واسطے ہے کہ وہاں عبادت کرنے والوں کے مراتب دیکھے گا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ بہترین اذکار ہیں۔

﴿ فائدہ ﴾

فضیلت طویل عمر کی

امام احمد (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے حضرت ابو ہریرہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے روایت کیا ہے کہا دو آدمی بنی تمیم کے قبیلہ قضاعہ سے تھے ہمراہ رسولِ خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے ایک اُن میں شہید ہوگیا اور دوسرا سال بھر تاخیر دیا گیا۔ طلحہ بن عبید اللہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کہتے ہیں کہ میں نے جنت کو دیکھا پس میں نے مؤخر کو دیکھا کہ وہ شہید سے پہلے جنت میں داخل کیا گیا۔ میں نے اس سے تعجب کیا اور صبح کو اس کا ذکر رسولِ خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) سے کیا۔ آپ نے فرمایا کیا اُس نے بعد اس کے روزے نہیں رکھے۔ اور چھ ہزار رکعت نہیں پڑھیں اور اتنی اتنی رکعت نماز سنت ادا نہیں کی۔ كذاذكره امام السيوطی فی شرح الصدور.

☆....☆....☆....☆

باب۴

بابُ جوازُتَمَنّی الْمَوْتِ

موت کی تمنا کس صورت میں جائز ہے؟

اے کاش! میں اس کی جگہ ہوتا

اَخْرَجَ مَالِکُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ)قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَمُرُّ الرَّ جُلُ بِقَبْرِ رَجُلٍ فَیَقُوْلُ یَالَیْتَنِیْ مَکَانَه'.

امام مالک(رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) نے ابوہریرہ(رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا(صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا ہے قائم نہ ہوگی قیامت یہاں تک کہ گزرے گا آدمی کسی آدمی کی قبر پر پس کہے گا اے کاش میں اس کی جگہ ہوتا۔

قَالَ(رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) اَفَادَ الْحدِیْثُ اِنُّه'سَیَاْتِیْ فِی اٰخِرِ الزَّمَان شَدَائِدُتَفَرُّ ه'بِحَالِ کُلِّ وَاحِدٍ فَیَتَمَنَّی الْمَوْت فَیعْذَرُ هُنَالَکَ

مؤلف(رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ زمانے میں سختیاں ہوں گی اور ہر ایک کو ضرر پہنچے گا پس موت کی آرزو کرے گا۔ سووہ اس وقت معذور سمجھا جائے گا۔

سُرخ سونے سے زیادہ محبوب

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِی الدُّنیَا عَنْ سُفیَانَ(رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ یَاتِیْ عَلَی الْنَاس زَمَانُ یَکُوْنُ فِیْهِ الْمَوْتُ اَحَبُّ اَلٰی قُرَّاءَ ذٰلِکَ الزَّمَانِ مِنَ الذَّهَبِ الْاَ حْمَرِ.

ابن ابی الدنیا (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے سفیان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے راویت کیا ہے کہ آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ ہوگی موت اس میں زیادہ ترمحبوب طرف قراء یعنی عباد اس زمانے کے سرخ سونے سے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) اَفَادَ الْحَدِ يْثُ اَنَّه' يَاتِیُ زَمَانُ تكُوْنُ شَدَائِدُه' عَلٰى اصُلَحاءِ اَكْثَرَمِنْ غَيْرِهِمْ فَيكُوْنُ الْمَوْتُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ عَشِ الْحَيٰوةِ فِى ذٰلِكَ الزَّمَانِ فَكُوْنُوْنَ مَعْذُوْرِيْنَ.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا ہوگا کہ صالحین مختلف اقسام کی آفات میں مبتلا ہوں گے بہ نسبت اُن کے غیر کے پس موت ان کو زیادہ محبوب ہوگی حیات سے اس وقت وہ معذور ہوں گے۔

اسلام میں چھ خصلتیں ظہور میں آئے تو موت کی تمنا کرنا جائز ہے

اَخْرَجَ الطَّبْرَانِیُّ عَنْ عَمْرِوبْنِ عُتْبَةَ (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) قَالَ تَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِلَّا اَنْ يَثِقَ بِعَمَلِهٖ فَاِذَا اَرَأَيْتُم فِى الْاِسْلَامِ سِتَّ خِصَالٍ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ قَالَ وَاِنْ كَانَتْ نَفُسُكَ فِى يَدِكَ فَاَرْسِلْهَا وَتِلْكَ اِضَاعَةُ الدَّمِ وَاِمَارَةُ الصِّبْيَانِ وَكَثْرَةُ الشُّرْطِ وَاِمَّارَةُ السُّفَهَاءِ وَبَيْعُ الْحِكُمِ وَنَشْوًايَتَّخِذُوْنَ الْقُرْاٰنَ مَزَامِيْرَ.

طبرانی نے عمرو بن عتبہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے راویت کیا ہے وہ رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) سے کہ آپ نے فرمایا تمنا نہ کرے ایک تمہارا موت کی مگر یہ کہ اُس کو وثوق ہو اپنے عمل کے ساتھ پس جب کہ تم دیکھو اسلام میں چھ خصلتیں تو تمنا کرو موت کی اور اگر تیری جان تیرے ہاتھ میں ہو تو اُس کو چھوڑ دے ا۔ضائع کرنا خون کا ۔۲۔امارت صبیان کی ۔۳۔ کثرت کمینوں کی ۔۴۔امارت جاہلوں کی ۔ ۵۔بیچنا حاکموں کا حُر کو مانند غلام کے۔۶۔نوجوان لوگ کہ ٹھہرا دیں قرآن کو مزامیر۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) اَفَادَالْحَدِیثُ اَنَّ الْمُوْمِنَ اِذَا وَفَّقَہ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی الاَعْمَالِ الصَّالِحَۃِ فَلاَ یَخَافُ مِنْ اَھْوَالِ الْاٰ خِرَۃِ وَاَنَّ الْمَوتَ خَیْرٌ مِنَ السُّکُوْنَۃِ فِی بَلَدٍلَا یَکُوْنُ الْعَدْلُ فِی حَاکِمِہٖ فِیھَا فَاِنْ لَمْ یَجِدْ فَتَمَنَّی الْمَوْتِ خَیرَلَّہ' وَھُوَ مَعْذُوْرٌ فِیْہِ اِذَااَخَّرَ الْحَیٰوۃَبِدِینِہٖ.

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے اس سے معلوم ہوا جب اللہ تعالیٰ مومن کو نیک اعمال کی توفیق دے تو وہ نہ گھبرائے قیامت کی سختیوں سے۔اور جس شہر کے حکام ظالم ہوں وہاں موت بہتر ہے سکونت سے۔چاہیے کہ وہاں سے دارِعدالت کی طرف ہجرت کرے۔کہا اللہ تعالیٰ نے زمین اللہ تعالیٰ کی کشادہ ہے پس ہجرت کرو اُس میں اگر نہ پائے دارعدالت اس کو تمنا موت کی بہتر ہے وہ اس میں معذور ہے اگر اُس نے حیات کو دین اور پرہیز گاری میں گزارا ہو۔

قرآن مجید مانند گانے کے پڑھنے والا گنہگار ہے

وَاَنَّ قِرءَۃَ الْقُرْاٰنِ بِالْحَانِ الْاَ غَانِی حَرَامٌ لَا یَجُوْزُ اَسْتِمَاعُہ' یَاثِمُ بِہٖ الْقَارِیُ وَالسَّامِعُ لِاَنَّہ'رُوِیَ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سَمِعَ رَجُلاً یَتَغَنّٰی فِی الصَّلٰوۃِمِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَاصَلٰوۃَ لَہ' وَلِمِثْلِہٖ ثَلٰثُ مَرَّاۃٍ فَتَائِیْدُ النَّھْیِ بِالتَّکْرَارِ یُشْعِرُ بِالْاِثْمِ.

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف کو قواعد موسیقی پر گانا حرام ہے اس کا سننا جائز نہیں۔پڑھنے والا اور سننے والا رغبت سے گنہگار ہیں اس لیے کہ مروی ہے عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے تحقیق کہ سنا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے ایک شخص کو پڑھتا ہے نماز میں قرآن کو مانند گانے کے فرمایا اس کی نماز نہیں ہوتی اسی کو تکرار سے تین بار فرمایا۔معلوم ہوا کہ ایسا پڑھنے والا گنہگار ہے۔

قانونِ موسیقی پر قرآن مجید پڑھنے والے کا حکم شرعی

الا صَرَّحَ مِنهُ'مَاحُکِیَ عَنْ اَبِیْ مَنصُوْرِ الْمَاتُرِیْدِیِّ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) مَنْ قَالَ لِمُقْرِیٔ زَمَانِنَا اَحْسَنْتَ عِنْدَ قِرْآۃِ الْقُرْاٰنِ یَکْفُرُ وَبَانَتْ اِمْرَاتُہ' وَاَحْبَطَ اللّٰہُ تَعَالٰی حَسَنَاتُہ' فَاِنْ تَابَ اَوْلٰی یُضْرَبُ عُنُقُہ' وَعَلَیْہِ الْفَتْوٰی وَذٰلِکَ لِعَظْمِ الْاِ ثْمِ فِیْہِ وَقِیْلَ بِھَقِیْقَۃِ الْکُفْرِ لِاَنَّ الْاِ عْتِقَادَ. اَلْجَوَازَ لِلْمَنْھِیِّ الْمُحَرَّمِ فِی الشَّرْعِ یُوْجِبُ الْکُفْرَ فَیَرْتَدُّ وَ قَدْ ظَھَرَ اَنَّ الْمَرادَ تَحْسِیْنُ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ بِقَوَاعِدِ الْمُوْسِقِیِ الْمُوْجَبَۃِ تَغیرَ نَظْمَ الْقُرْاٰنِ لَا مُطْلَقُ الْقَارِیِّ فَلَوْ قَالَ اَحْسَنْتَ لِمَنْ یَقْرَءُ بَالْحَانِ الْعَرَبِ وَلَیِّنِ الصَّوْتِ لَا یَاثِمُ بَلْ یُثَابُ.

چنانچہ تصریح آئی اس پر وہ جو منقول ہے امام ابو منصور ماتریدی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) سے جو شخص کہے ہمارے زمانے کے قاریوں کو اچھا پڑھا ہے وہ کافر ہے اور جدا ہو گئی اس کی عورت اور اس کے نیکیوں کو اللہ تعالیٰ برباد کردے گا اگر توبہ کرے بہتر ہے ورنہ اس کی گردن ماریں گے اس لیے کہ یہ گناہ عظیم ہے اس پر فتویٰ ہے۔ بعض نے کہا کفر سے مراد واقعی کفر ہے اس لیے جو چیز شرع میں ممنوع ہو اس کے جواز کا اعتقاد رکھنا ارتداد کا سبب ہے ایسے شخص کی تعریف کرنا جو قرآن کو قواعد موسیقی سے پڑھتا ہو اور الفاظ میں تغیر کرتا ہو جس سے معنی کفر کا یقیناً ہوتا ہے۔ پس جو قاری قرآن شریف کو موافق الحان عرب کے خوش آوازی سے پڑھتا ہے اس کی تعریف کرنا گناہ کا سبب نہیں بلکہ سبب اجر کا ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

موت کی آرزو کب جائز ہے

حاکم (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) نے حسن (رَضِیَ اللہُ عَنہُ) سے روایت کیا ہے کہ حکم بن عمرو (رَضِیَ اللہُ عَنہُ) نے کہا اے

طاعون تو مجھے اپنی طرف لے لے پس اُن سے کہا گیا کہ تم یہ کیوں کہتے ہو حالانکہ تم نے تو رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو سنا ہے کہ فرماتے تھے تمنا نہ کرے ایک تمہارا موت کی۔ حاکم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے کہا۔ مقرر میں نے سنا ہے جیسا کہ اے صاحبوں! تم نے سنا لیکن میں بہ سبب چھ خصلتوں کے مبادرت کرتا ہوں۔ ۱۔ بیع حاکموں کا آزاد کو۔ ۲۔ کثرت کمینوں کی۔ ۳۔ حکومت صبیان کی۔ ۴۔ ناحق خون ریزی۔ ۵۔ قطع رحم۔ ۶۔ نوجوان لوگ کہ آخر زمانے میں ہوں گے ٹھہرادیں گے قرآن کو مزامیر۔ اس سے معلوم ہوا کہ طاعون اور وَبا موت ہے اس کی تمنا اور دعا نہ کرے۔ مگر جس وقت عمل نیک کا اعتماد نہیں ہے تب آرزو موت کی کرے۔

حضرت امام شافعی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کا موت کے لیے دعا کرنا

یوں ہی بعض بزرگوں سے منقول ہے علامہ عسقلائی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے رسالہ تانیس میں فرمایا کہ امام شافعی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) مصر میں سکونت کے لیے تھے وہاں کا خلیفہ نے ۲۰۴ھ میں آپ کو قضاءت کے لیے بلایا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) سے التجا کی اگر یہ قضاءت مجھ کو بہتر ہے جاری کر ورنہ موت دے۔ اس دعا کے تین روز بعد امام شافعی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے انتقال کیا حالانکہ ایلچی خلیفہ کا در پر موجود تھا۔

شوق وصالِ حق سے آرزوئے موت کرنا

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی دعا میں آیا ہے۔ اِذَا اَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ. اے خدا (عَزَّوَجَلَّ)! جب ارادہ کرے تو کسی قوم پر عذاب کا مجھ کو قبل عذاب کے اٹھادے بعض بزرگانِ دین کا شوق وصالِ حق سے آرزو موت کی کرنا ثابت ہے جیسا کہ حضرت مولانا روم قدس سرہ نے اسی کے طرف اشارہ فرمایا۔

مثنوی

من شوم عریان زتن او ازخیال   تاخرامم در نہایات الوصال

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) ہر بندے کی قبر میں فرشتوں کے ہمراہ تشریف لاتے ہیں

اور بعض بزرگانِ دین کا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی دید قبر میں ہوتی ہے کر کے شوقِ وصال سے آرزو موت کی کرنا ثابت ہے جیسا کہ شیخ عبدالحق دہلوی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے ترجمہ مشکوٰۃ کے باب عذاب القبر میں فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے۔ ازخود رسولِ خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) قبر میں ہر بندے کے فرشتوں کے ہمراہ تشریف لاتے ہیں تو ملائکہ آپ کی طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں یہ کون ہیں؟ پس اس صورت میں آرزو موت کی کرنا واسطے حاصل ہونے اس نعمتِ عظمٰی کے خوب ہے اور اس میں مشتاقوں کے لیے خوش خبری ہے۔

شبِ عاشقانِ بیدل چه قدر داز باشد
توبیا کر اولِ شب درِصبح باز باشند

☆....☆....☆....☆

باب۵

بَابُ فَضلِ الْمَوْتِ وَحَالَةِ الْمَوْتٰی

موت کی فضیلت اور موتٰی کی حالت کے بیان میں

ایک گھر سے دوسرا گھر

اَخْرَجَ اَبُوْ نَعِيم عَنْ بِلَالِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ وَعْظِهٖ يَااَهْلَ الْخُلُوْدِ وَيَا اَهْلَ الْبَقَاءِ اَنَّكُمْ لَمْ تَخْلُقُوْا لِلْفَنَاءِ وَاِنَّمَا خُلِقْتُمْ لِلْخُلُوْدِ وَالْاَ بَدِ وَلٰكِنَّكُمْ تَنْقُلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ

ابونعیم (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہ) نے بلال بن سعید (رَضِیَ اللہُ عَنہُ) سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنے وعظ میں کہا کرتے تھے اے اہل خلود! اور اے اہل بقاء! تم نہیں پیدا کیے گئے ہو فنا کے لیے تم تو خلود و ابد کے واسطے پیدا کیے گئے ہو لیکن تم منتقل کئے گئے ہو ایک گھر سے دوسرے گھر کے۔

﴿ فائدہ ﴾

بظاہر موقوف حکماً مرفوع

ذکر کیا اس حدیث کو ابوالشیخ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہ) نے اپنی تفسیر میں یہ حدیث گو یا بظاہر موقوف ہے لیکن حکماً مرفوع ہے۔ قاعدہ محدثین ہے کہ صحابی نے کوئی ایک احوال ماضیہ یا آیۃ کو اپنے طرف سے بیان کیا اور اُس کو طرف رسول خدا (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے منسوب نہ کیا تب بھی کہا جائے گا کہ وہ آنخضرت (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے سنا ہے اس کا حکم یہ ہے کہ گویا رسول خدا (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے بیان فرمایا جیسا

کہ مقدمہ ء شیخ عبدالحق دھلوی وغیرہ میں ہے۔

اہل جنت ہمیشہ جنت میں رہے گے

اور ابو نعیم (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے حضرت عمر بن عبدالعزیز (رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ) سے جو اوّل تابعین سے ہیں۔ راویت کیا ہے کہ اے اہل خلود! تم تو ابد کے لیے پیدا کیے گئے ہو لیکن تم نقل کیے جاتے ہو ایک گھر سے طرف دوسرے گھر کے۔ علماء رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ موت نہ عدم محض ہے نہ فناء صرف وہ تو فقط انقطاع ہے اس تعلق کا جو روح کو بدن کے ساتھ ہوتا ہے اور اُن دونوں کے درمیان میں جدائی اور حائل ہونا ہے اور بدلنا ہے ایک حال کا اور انتقال ہے ایک گھر سے طرف دوسرے گھر کے۔ كَذَا ذَكَرَهُ السَّيُّوطِيُّ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) فِي شَرْحِ الصُّدُوْرِ

اولیاء اللہ (رحمهم اللهِ عَلَيهِ) نہیں مرتے

قَال (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) اَلْمُرَادُ مِنْ اَهْلِ الْخُلُوْدِ اَهْلُ الْإِيمَانِ وَالْوِ لَايَةِ كَمَا قِيْلَ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ. مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے کہ اہل خلود اور اہل بقا جو اس حدیث میں وارد ہے اس سے اولیاء کرام اور بزرگانِ عظام مراد ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے تحقیق اولیاء اللہ (رحمہم اللہ علیہ) نہیں فوت ہوتے۔

﴿ فائدہ ﴾

انبیاء (عَلَيهِم السَّلَامَ) اولیاء (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِم) اپنی قبروں میں زندہ ہیں حقیقی حیات سے اور ان کے اجسام لطیفہ کو مٹی نہیں کھاتی

انبیاء (عَلَيهِم السَّلَامَ) اولیاء (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِم) جو یہاں بظاہر انتقال کرتے ہیں درحقیقت نقل کرتے ہیں ایک

گھر سے دوسرے گھر کی طرف اور زندہ ہیں حقیقی حیات سے اُن کے اجسام لطیفہ کو مٹی نہیں کھاتی ۔ زائر کے سلام کا جواب دیتے ہیں اور زندہ لوگوں کے اداء حوائجات میں جوان سے حاضرانہ یا غائبانہ توسّل کرتے ہیں مصروف ہیں ان کے لیے برزخ میں تصرفات و برکاتِ کثیرہ ہیں اور یہ ثابت ہے قرآن وحدیث واجماعِ امت سے۔

انبیاء(عَلَیْھِم السَّلَامَ)اولیاء(رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیھِم) سے وسیلہ استمداد، اعانت اور تمام حاجتوں کا طلب کرنا جائز ہے

جیسا کہ تفسیر روح البیان میں تحت آیت وَابْتَغُوْ اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃ کے مرقوم ہے جس کا ترجمہ یہ ہے یا مراد وسیلہ سے انبیاء کرام واولیاء عظام ہیں گویا اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَل) فرماتے ہیں کہ تم انبیاء (علیھم السلام) اولیاء (رضوان اللہ علیھم اجمعین) سے وسیلہ چاہو وہ میرے مقرب بندے ہیں۔ ان کی دعا میری درگاہ میں مقبول ہے اور رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مقبول انبیاء (علیھم السلام) اولیاء (رضوان اللہ علیھم اجمعین) سے استعانت اور استمداد طلب کرنے کے لیے صراحۃً ارشاد فرماتے ہیں جیسا کہ کتاب التیسر بشرح الجامع الصیغر میں امام مناوی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے جو احادیث شریفہ بطریق تہجی لکھا ہے جلد اول حرف الھمزہ فصل الطا میں فرمایا۔

(اطلبوا الحوائج) اَیْ حَوَائِجَکُمْ (اِلٰی ذَوِی الرَّحْمَۃِ مِنْ اُمَّتِیْ) اَیْ اِلَی الرَّقِیْقَۃِ قُلُوْبُھُمْ اَلسھلَۃُ عَزِیکَتُھُمْ فَاِنَّکُمْ اَنْ فَعَلْتُمْ ذٰلِکَ (تُرْزِقُوْا وَتُنْجِعُوْا) اَیْ تُصِیْبُوْا حَوَائِجَکُمْ وَتَظْفَرُوْ ابِمُطَا لِبِکُمْ (فَاِنَّ اللّٰہ تَعَالٰی یَقُوْلُ) اَیْ تُصِیْبُوْا حَوَائِجکُمْ وَتَظْفَرُوْا بِمُطَالِبِلُکُمْ (فَاِنَّ اللّٰہ تَعَالٰی یَقُوْلُ) فِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیّ (رَحْمَتِیْ فِیْ ذَوِی الرَّحمَۃِ مِنْ

عِبَادِیْ) اَیْ اُسْکِنَتِ الْمَزِیْدُ مِنْهُمْ (عَقْ طَسْ عَنْ اَبِیْ سَعِیْد) الْخُدْرِیِّ. (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ)

بیہقی نے سنن کبریٰ میں اور طبرانی نے معجم اوسط میں ابوسعید خدری (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا طلب کرو اپنی تمام حاجتوں کو میری امت کے اصحاب رحمت سے یعنی اولیاء و بزرگانِ دین سے جو ان کے دل نرم ہیں خوفِ الٰہی سے اگر تم اُن سے استمداد و اعانت چاہو گے رزق دیئے جاؤ گے اور سیرابی حاصل کرو گے یعنی تمہارے دلی مطالب حاصل ہوں گے اور مقاصد کلی سے فائز المرام ہو جائیں گے،

انبیاء (عَلَیْهِمُ السَّلَام) صحابہ و تابعین و تبع تابعین و اولیاء اور صلحاء (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) قبور میں حالت حیات کی مانند زندہ ہیں

اس لیے کہ اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے میری رحمت میرے خاص بندوں میں دائر ہے جو اصحابِ رحمت ہیں اور رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا۔ اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا بِاَهْلِ الْقُبُوْرِ۔ جب کوئی ایک امور میں تم کو ضرورت درپیش ہو استمداد اور اعانت چاہو تم اہل قبور سے یعنی استعانت چاہو تم قبروں سے اولیاء کرام اور بزرگانِ عظام کے نزدیک قبور کے ہوں اور غائبانہ۔ نقادانِ حدیث نے اس حدیث شریفہ کی توثیق کی ہے جیسا ملا علی قاری (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) شارح مشکوٰۃ نے شرح عین العلم میں اور دیگر علماء نے اپنی کتب میں۔ اس باب میں بہت احادیث شریفہ وارد ہیں مشتے بخر داراسی پر اکتفا کیا گیا اور قلائد الجواہر میں ہے کہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اور تمام انبیاء و مرسلین اور صحابہ و تابعین و تبع تابعین و اولیاء و صلحاء قبور میں حالت حیات کی مانند زندہ ہیں۔ اُن کے اجسامِ لطیفہ کو خاک مس نہیں کرتی۔ نماز پڑھتے ہیں۔ روزہ رکھتے ہیں۔ تلاوتِ قرآن شریف

کرتے ہیں۔ تمام امور دین اور دنیا کے انہیں پر مفوض ہیں اور متوسلین کی اداء حاجات کرتے ہیں۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی قبر مبارک سے ہزار ہا اولیاء وصلحاء توسل کرتے ہیں اور آپ کی قبر مبارک تریاق کے مجرب ہے واسطے اجابت دعا دفع ہر بلا وحصول ہر مقصد کے لیے

اور علامہ ابن حجر مکی ہیثمی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے **خیرات الحسان** میں فرمایا ہزار ہا اولیاء وعلماء وصلحاء قدوۃ المجتہدین حضرت ابوحنیفۃ النعمان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی قبر مبارک سے توسل کرتے ہیں اور اُن سے ادائے حاجات چاہتے ہیں تو وہ تمام فائز المرام ہوتے ہیں۔

امام شافعی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کا امام اعظم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی قبر مبارک پر استمداد واستعانت چاہنا

امام شافعی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے فرمایا کہ امام اعظم ابوحنیفہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی قبر مبارک تریاقِ مجرب ہے واسطے اجابتِ دعا اور دفع ہر بلا وحصولِ ہر مقصد کے کیونکہ جب مجھ کو ضرورت ہوتی ہے اُن کی قبر کے پاس جاتا ہوں اور قبر کے متصل دوگانہ استخارہ گزار کے اُن سے استمداد واستعانت چاہتا ہوں تو میری سب حاجات پوری ہو جاتی ہیں اور شیخ عبدالحق دہلوی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے **تکمیل الایمان** اور **ترجمہ مشکوٰۃ** میں اور ملا جامی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے **نفحات الانس** میں اور قاضی یحیٰ جلسی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے **قلائد الجواھر** میں لکھا ہے اولیاء کرام وانبیاء عظام سے استعانت واستمداد امور دین ودنیا میں چاہنا شرعاً جائز ہے۔

حضرت موسیٰ کاظم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) کی قبر مبارک تریاق ہے اجابت دعا کے لیے

سرورعالم (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے زمانہ مبارک سے اب تک علماء وعرفاء کا اس پر اتفاق ہے اصحاب کرام سے اس باب میں بہت حکایات وارد ہیں زمانہ صحابہ وتابعین میں اس پر تعامل رہا چنانچہ امام شافعی (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) نے فرمایا کہ قبر امام موسیٰ کاظم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) کی تریاق مجرب ہے واسطے اجابت دعا کے۔

چار اولیاء کرام حالت حیات کے مانند اپنی قبور شریفہ میں تصرف کرتے ہیں

ایک ولی (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) نے فرمایا کہ چار اولیاء کرام کو مشائخ سے دیکھا میں نے کہ حالت حیات کے مانند اپنے قبور میں تصرف کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ پہلے حضرت محبوب سبحانی سید محی الدین عبدالقادر جیلانی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) ہیں۔ دوسرے شیخ معروف کرخی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) ہیں جو حنفی المذہب اور امام اعظم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) کے بیک واسطہ شاگرد ہیں اور تیسرے شیخ عقیل منجی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) چوتھے حیات بن قیس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) یہ دونوں قطب الاقطب حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے اصحاب سے ہیں اور بوقت قَدَمِیۡ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کے سر کو جھکائے تھے اور ایسا تصرف اولیاء کرام کا ثابت ہے قرآن اور حدیث اور اجماعِ امت سے کیونکہ مُتَصَرِّف حیات ہیں اور بعد ممات روح ہے نہ بدن اور متصرف حقیقی حق تعالیٰ ہے ولایت عبارت ہے فنافی اللہ بقا اللہ سے۔

حضرت غوث اعظم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) سے استمداد چاہنے والا فائز المرام ہوگا

پیرو دستگیر قطب الاقطاب محبوب سبحانی میراں محی الدین عبدالقادر حسنی الحسینی الجیلانی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے فرمایا جو شخص مجھ سے استعانت واستمداد چاہے حوائجات دینی ودنیوی میں باذن اللہ وہ فائز المرام ہوگا اگر کوئی برہنہ سر مشرق میں ہو اور اس نے مجھ سے استعانت چاہی اور میں مغرب میں ہوں اس کا سر تلطف سے ڈھاپنوں گا اس باب میں یہ قطعہ مبارک لسان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا۔

قِفْ عَلٰی بَابِنَا عِنْدَ ضَیْقِ الْمَنَارِج تَفَوَّضْ بِعُلُوِّالْقَدْرِ مَنْزِلَ الْمَعَارَجِ

اَلَمْ تَرَانَّ اللّٰہَ اَصْبَغ نِعْمَۃً عَلَیْنَا وَوَلّیْنَا بِقَضَاءِ الْحَوَائِجِ

اے شخص! جب تجھ کو کوئی ایک ضرورت درپیش ہو میری دہلیز پر ٹھہر جایا سایہ عاطفت میں میرے آجا اور میرے بلند مراتب کے وسیلہ سے دعا کر تیری کُل حاجات مقبول درگاہ الٰہی ہو جائیں گی کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ خدائے تعالیٰ نے مجھ کو خاص نعمتیں عطا کی ہیں اور لوگوں کے تمام حوائجات ادا کرنے کے لیے مختار بنایا ہے۔ پس مجھ سے امور دینی اور دنیوی میں استعانت چاہ۔

شہداء اپنی قبروں میں زندہ ہیں مٹی ان کے جسم کونہیں کھاتی وہ نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں اور زندوں کی مانند زائر کے سلام کا جواب دیتے ہیں

اور کہا مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتاً بَلْ اَحْیَاءُ کہا اللہ تعالیٰ نے مت گمان کر اُن لوگوں کو جو مارے گئے راہ خدا میں مردہ بلکہ زندہ ہیں

﴿ فائدہ ﴾

سورہ آل عمران میں کامل آیت یوں ہے۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا ط بَلْ

اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ یَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ○

اور مت گمان کر کہ اُن لوگوں کو جو مارے گئے اللہ کی راہ میں مردہ بلکہ زندہ ہیں نزدیک اپنے رب کے رزق دیئے جاتے ہیں خوش ہیں ساتھ اس چیز کے کہ دیا ہے اُن کو اللہ نے فضل اپنے سے اور خوشخبری لیتے ہیں ساتھ ان لوگوں کے جو نہیں ملے ساتھ ان کے پیچھے ان کے یہ کہ نہیں ڈر اوپر ان کے اور نہ وہ غمگین ہوں گے خوشخبری لیتے ہیں ساتھ نعمت کے اللہ کی طرف سے اور فضل کے اور تحقیق اللہ نہیں ضائع کرتا ثواب ایمان والوں کا۔ تفسیر حسینی وغیرہ میں ہے کہ شہداء زندہ ہیں مٹی اُن کے جسم کو نہیں کھاتی نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں اور زندوں کے مانند زائر کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

شہداء دو قسم کے ہیں

تفسیر روح البیان و جواهر التفسیر کاشفی وغیرہ میں ہے کہ یہ آیت بظاہر شہداء احد کے لیے نازل ہوئی مگر مراد اس سے دو قسم کے شہداء ہیں ایک شہداء وہ جو مجاہد حقیقی ہیں کہ جنگ کرتے ہیں نفس امارہ سے اور اس کو مغلوب کیے ہوئے ہیں وہ انبیا اور صحابہ تابعین و تبع تابعین اور اولیاء و بزگانِ دین ہیں۔ دوسرے شہداء ظاہری جو کفار سے جنگ میں مقتول ہوئے یہ دونوں قسم کے شہداء قبور میں زندہ ہیں چنانچہ یہ تفسیر خود رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) سے مروی ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح جلد اول کتاب الایمان کے فصل ثانی میں فضالہ (رضی اللہ عنہ) کی روایت سے یہ حدیث ہے کہ فرمایا رسولِ خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ لِنَفْسِهٖ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ. مجاہد وہ ہے جس نے جہاد کیا اپنے نفس سے اللہ (عزّ وجل) کی عبادت میں۔ اور کہا شیخ عبدالحق محدث دہلوی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے ترجمہ مشکوٰۃ میں مجاہد حقیقی وہ شخص ہے

جو جنگ کرے اپنے نفس سرکش سے اللہ کی عبادت اور ریاضت میں اور اس کو زیر کرے۔

مومن کامل بعد وفات حقیقتاً فانی نہیں ہوتا ہے

فَاَفَادَا الْحَدِيْثُ اَنَّ الْمُوْمِنَ بِالْمُوْمِنَ بِالْمَوْتِ لَا يَفْنِىْ حَقِيْقَةً بَلْ هُوَ حَىٌّ بِالْحَيٰوةِ الْاَ بَدِيَّةِ وَلَه' مُقَامُ عَنْدَ اللّٰهَ اَحْسَنُ مَاكَانَ لَه' فِى الدُّ نيَا فَلاَ يَبْعَدُ مِنْهُ الشَّفَاعَةُ كَمَا كَانَتْ لَه'

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحقیق مومن کامل بعد وفات حقیقۃً فانی نہیں ہوتا بلکہ وہ حیاتِ ابدی سے زندہ ہے اور اللہ کے نزدیک اس کو بہ نسبت دنیا کے زیادہ مرتبہ ہے۔ پس وہ غیروں کی شفاعت اور استمداد کرے گا اپنے رتبہ کے موافق۔

﴿ فائدہ ﴾

منکر شفاعت کی نماز، روزہ اور افعال حسنہ مقبول نہیں ہوتے

یعنی اس کو شفاعت صُغریٰ کا مرتبہ حاصل ہوگا اور جو شفاعت کُبریٰ قطعی الدلالت ہے وہ رسولِ خدا(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو قیامت میں مخصوص ہے کہ وہ دنیا میں ہی ماذون الشفاعت ہیں منکر اس کا کافر ہے۔ اس لیے کہ یہ ثابت ہے نصوص قطعیہ سے جیسا کہ فتح القدیر اور بحر الرئق وغیرہ میں ہے اگر کوئی کہے کہ اللہ جس کو چاہے ہمارا شفیع بنادے یہ اعتقاد کفر صریح ہے اس سے انکار رسولِ خدا(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی شفاعت کُبریٰ کا لازم آتا ہے اس لیے کہ قائل مذکور نے شفاعتِ صغریٰ کی قید نہیں لگائی۔ پس وہ لفظ عام ہے اور کبریٰ اور صغریٰ ہر دو کو شامل ہے۔ منکر شفاعت کے نماز و روزہ و دیگر افعالِ حسنہ مقبول نہیں۔ ھدایہ اور در مختار میں ہے کافر کا نماز و روزہ مقبول نہیں جب تک کہ اس اعتقاد سے باز آکے توبہ نہ کرے۔

مومن کامل کی موت کی حالت مانند حالتِ دنیا کے ہیں

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا عَنْ صَفْوَانِ بْنِ سُلَیْمٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ اَھْلَ الْاِیْمَانِ اِنَّکُمْ لَمْ تَخْلُقُوْا لِلْفَنَاءِ وَاِنَّمَا خُلِقْتُمْ لِلْاَبَدِ وَ الْبَقَاءِ وَلٰکِنَّکُمْ تَنْقُلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ.

ابن ابی الدنیا نے صفوان بن سلیم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے راویت کیا ہے کہ اے اہل ایمان! تم نہیں پیدا کیے گئے ہو فنا کے لیے بلکہ خلود وابد کے واسطے پیدا کیے گئے ہو لیکن تم نقل کیے جاتے ہو ایک گھر سے طرف دوسرے گھر کے۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ حدیث شاہد ہے یعنی دو صحابیوں سے وارد ہے اور جگہ مرفوع ہے۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) اَفَادَالْحَدِیْثُ اَنَّ حَالَۃَ الْمُوْمِنِ بِالْمَوْتِ کَحَالَۃِ فِی الدُّنْیَا مِنْ اَنْ یَنْتَقِلَ مِنْ دَارِہٖ اِلٰی دَارِھَالْاُ خْرٰیٰ فَکَمْ کَانَ لَہٗ اَلْقُدْرَۃِ وَالْاِسْتِطَاعَۃِ فِی الدَّارِلْا وُلٰی تَکُوْنُ لَہٗ فِی الدَّارِ الثَّانِیَۃِ لِاَنَّ لُمَوْتَ جَسَرُ یُوْصِلُ الْحِبِیْبِ اِلَی الْحَبِیْبِ فَلَا یَبْعُدُ مِنْقُ اِلاعَانۃ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مومن کامل کی موت کی حالت مانند حالت دنیا کے ہے کہ نقل کرنا ہے ایک گھر سے دوسرے گھر کے طرف جیسا کہ یہاں دنیا میں مسافر کو زادِراہ کی ضرورت ہے ورنہ تکلیف اور مشقت اٹھانا پڑتا ہے یونہی اس مسافر حقیقی کو زادراہ یعنی اعتقاد حسنہ وافعالِ حقہ کی ضرروت ہے ورنہ اس کو وہاں تکالیف اٹھانا ہوگا اس لیے کہ یہ موت گزرگاہ ہے پہنچادیتا ہے دوست کو طرف دوست کے پس وہ برزخ میں بھی اپنے زندوں کی اعانت ومدد کرتا ہے تو اس سے استعانت واستمداد کرنی چاہیے۔

دنیا کی آفات جھیلنے سے مومن کی موت میں راحت ہے

اَخْرَجَ اَبُوْ نَعِیْمٍ عَنْ عَمَرَبْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ فِی الْمَوْتِ رَاحَۃَ لِلْمُؤْمِنِ مِنْ شَدَائِدِ الدُّنْیَا وَاِنْ کَانَ الْمَوْتُ ذَاغَصَصٍ وَکَرْبٍ

ابونعیم نے عمر بن عبدالعزیز (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا ہے فرمایا دنیا کے آفات جھیلنے سے مومن کو موت میں راحت ہے گوکہ موت میں نہایت سختی اور تکلیف ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

حضرت عمر بن عبدالعزیز (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) خلفاء الرشیدین میں ہیں

عمر بن عبدالعزیز (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) خلفائے بنی امیہ میں بڑے جلیل القدر بادشاہ گزرے ہیں جو نہایت عادل، زائد، متقی، عاشقِ رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) محبِ سادات مجدد مائۃ اول اور تابعی بہت اصحابِ کرام کو بچشم سر دیکھا ہے گوکہ خلافت حقہ چار خلفائے کرام پر منحصر ہے بااین اس کی خلافت ان چار خلفاء کے مانند ہے جیسا کہ سنن ابی داؤد کے اخیر جلد باب فی التفصیل میں ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدِبْنُ فَارِسٍ ثَنَّا قُبَیْصَۃُ ثَنَا عِبَادُکَ السَّمَانُ قَالَ سَمِعْتُ سُفْیَانَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) یَقُوْلُ الْخُلَفَاءُ خَمْسَۃُ اَبَابَکْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَعَلِیُّ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعِزِیْزِ.

سفیان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے فرمایا کہ خلیفہ پانچ ہیں ابوبکر، عمر، عثمان، علی، عمر بن عبدالعزیز رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

مومن بعد موت کے زیادہ خوش ہوتا ہے جیسا کہ

آدمی دنیامیں مال ونعمت سے خوش ہوتا ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) اَفَا دَ الْحَدِيثُ اَنَّ الْمُؤمِنَ بَعْدَ الْمَوَاتِ يَفْرَحُ كَمَا يُفْرَحُ ذُوَالنَّعْمَة فِى الدُّ نيَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ وَهُمْ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ الايه

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مومن بعد موت کے زیادہ خوش ہوتا ہے جیسا کہ آدمی دنیامیں مال ونعمت سے خوش ہوتا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے خوش ہیں موتی ساتھ اس چیز کے کہ دیا ہے ان کو اللہ نے اپنے فضل سے۔

﴿ فائدہ ﴾

ابن ابی الدنیا نے صفوان بن سلیم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے راویت کیا ہے کہا موت میں راحت ہے واسطے مومن کے دنیا کی سختیوں سے اگر چہ موت صاحب کرب ہے حدیث تمیم الداری میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملک الموت سے فرماتا ہے تو جا طرف میرے دوست کے اور اس کو لے آ اس لیے کہ میں نے آرام وتکلیف کے ساتھ اس کا تجربہ کیا ہے اور پایا میں نے اس کو اس جگہ کہ چاہا میں نے پس تو اُس کو میرے نزدیک لے آ تا کہ میں اس کو راحت دوں تکالیف دنیا سے۔ الحدیث

اس سے معلوم ہوا کہ نیک آدمی کو انتقال ہونے سے راحت حاصل ہوتی ہے دنیا کے رنج وغم فکر وو ہم سے امن میں ہو جاتا ہے۔ نعیم جنت جوارِ رحمت میں جا بستا ہے اور بد مذہب وفاسق وفاجر کے مرنے سے خلق کو آرام ملتا ہے۔

مترجم: اس مقام میں چند فصلیں شرح الصدور سے امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کے نقل کرتا ہوں تاکہ ناظرین کو فائدہ ہو

﴿ فصل ﴾

موت مومن کے لیے کفارہ ہے

ابونعیم وبیہقی نے شعب الایمان میں انس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا ہے موت کفارہ ہے واسطے ہر مومن کے۔ امام قرطبی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے فرمایا ہے کہ موت کفارہ ہے اس لیے کہ موت کے وقت مومن کو درد وایذا ہوتا ہے پس یہ تکلیف اس کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

﴿ فصل ﴾

موت مومن کا سرور ہے

ابن ابی الدنیا نے مالک بن مغول (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اول سرور جو کہ مومن کو ہوگا وہ موت ہے اس لیے کہ اللہ کی کرامت اور اس کا ثواب دیکھے گا۔

﴿ فصل ﴾

موت مومن کو محبوب ہے

بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابن سعد نے طبقات میں ابودردا (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا ہے کہا میں فقر کو دوست رکھتا ہوں واسطے تواضع اپنے رب کے اور دوست رکھتا ہوں موت کو واسطے

اشتیاق اپنے رب کے اور دوست رکھتا ہوں مرض کو واسطے مٹانے گناہ اپنے کے۔

﴿ فائدہ ﴾

مومن کو جب موت کے آثار ہوں رنجیدہ نہ رہے۔ راضی بہ رضا شاکر بقضا رہے۔ دنیاوی تکلیف کے باعث موت کو طلب نہ کرے اس لیے کہ منع ہے پیشتر اسکے احادیث گزری ہیں۔

حکایت

مروی ہے کہ ملک الموت ابراہیم خلیل اللہ (عَلَیْہِ السَّلَامْ) کے پاس آئے تا کہ ان کی روح قبض کریں۔ حضرت ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَامْ) نے فرمایا اے ملک الموت کیا دیکھا تُو نے کسی خلیل کو کہ قبص کرے روح اپنے خلیل کی۔ پس ملک الموت اپنے رب کی طرف چڑھ گئے۔ پس فرمایا کہ تُو اُس سے کہہ دے کیا دیکھا تُو نے کسی خلیل کو کہ اپنے خلیل کی ملاقات کو ناخوش رکھے۔ پھر ملک الموت لوٹ کے آئے۔ ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَامْ) نے کہا تُو میری روح اسی وقت قبض کر لے۔

﴿ فصل ﴾

موت مومن کے لیے راحت ہے

بندہ مومن دنیا کے رنج وایذا سے راحت پاتا ہے

طرف اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی رحمت کے

بخاری اور مسلم نے ابوقتادہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا ہے کہ ایک جنازہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے روبرو گزرا۔ فرمایا مستریح ہے یا مستراح منہ عرض کیا یارسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مستریح کیا ہے اور مستراح منہ کیا ہے؟ فرمایا۔ بندۂ مومن دنیا کے رنج وایذ سے راحت پاتا ہے طرف اللہ کی رحمت کے۔ اور فاجر سے آرام پاتے ہیں بندے اور شہر اور درخت اور جانور۔ اسی مضمون پر حافظ شیراز (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) فرماتے ہیں۔

چنان بزی که اگر خاك ره شوی کس را
غبارِ خاطرے از رہگزارِ ما نرسد

فصل

دنیا مومن کا قید خانہ کافر کے لیے جنت ہے

طبرانی نے کبیر میں عبداللہ بن عمرو بن عاص (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا۔ دنیا مومن کا قید خانہ ہے پس جب کہ دنیا سے جدا ہوا تو اُس نے قید خانہ کو چھوڑ دیا۔ ابن مبارک نے عبداللہ بن عمرو (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا ہے دنیا کافر کے حق میں جنت ہے اور مومن کا قید خانہ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں عبداللہ بن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا ہے کہا: دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے۔ مومن کے لیے دنیا کا قید خانہ ہونا اس لیے ہے کہ جب تک وہ دنیا میں رہے عقائد حسنہ اور امر ونواہی کا عامل ہونا ضروری ہے ان باتوں سے نجات بدوں اس کے کہ دنیا سے جدا ہو میسر نہیں ہو سکتی گویا وہ مصائبِ دنیا کے قید خانہ میں محبوس ہے اور کافر کو چونکہ حلال وحرام کا خیال نہیں اور امر ونواہی میں مقید نہیں گویا دنیا اس کے حق میں جنت ہے۔ اور رسولِ خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جو کہ دنیا کو مومن کا قید خانہ فرمایا اس کی دوسری وجہ یہ

ہیں کہ مومن موت کے وقت تنگی سے فراخی کی طرف نکلتا ہے۔ اوراس کی منزل دنیا چھوڑنے کے بعد نہایت وسیع اوراس کا حال بہت اچھا ہوتا ہے۔ پس وہ اس اعتبار سے گویا قید خانہ میں ہے کیونکہ نعمت فانی دولتِ باقی کو نہیں پہنچتی اور کافر باعتبار اس کے کہ جو اُس کو آخرت میں نصیب ہوگا یعنی جہنم میں جلے گا اور اقسام کے عذاب ہوں گے یہ دنیا بہ نسبت اُس کے راحت ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ٦

بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَالْاِسْتِعْدَادِلَہ'

ذکر موت اور اُسکی تیاری کے بیان میں

موت قطع کرتی ہے لذتوں کو

اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَهَادِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ.

ترمذی نے ابو ہریرہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) نے فرمایا ہے بہت کرو ذکر قطع کرنے والی لذتوں کا وہ موت ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

نسائی اور ابن ماجہ نے بھی اس حدیث کو ابو ہریرہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے روایت کیا ہے یونہی بزاز نے انس (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے

موت اوران کی سختیاں ہر ایک پر بھاری ہیں

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) اَفَادَ الْحَدِيْثُ اَنَّ وَقْتَ الْمَوْتِ وَشَدَائِدَه' اَصْعَبُ عَلٰی كُلِّ اَحَدٍ حَتّٰى الْمُؤْمِنِ الصَّادِقِ فَذَكْرُه' يَهْدِمُ اللَّذَّاتِ النَّفْسَانِيَةَ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ موت اور موت کی سختیاں ہر ایک پر بھاری ہیں خصوصاً مومن کامل کا موت کو یاد کرنا اس کی لذاتِ نفسانیہ کو مٹا دیتا ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

اور رجوع کرتا ہے طرف طاعت اور افعال حسنہ کے جو توشہء آخرت ہے کیونکہ موت کو مدّ نظر رکھنا غفلت کو دور کرتا ہے اور دنیا میں مشغول رہنے کو باز رکھتا ہے۔ اَخْرَجَ الطَّبْرَانِیُّ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) طبرانی نے عمار (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) روایت کیا ہے کہ رسول خدا فرمایا ہے کافی ہے موت وعظ کرنے والی قال (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) اِنَّ اَمَرَ الْمُوْتِ اَشَدُّ مِنْ کُلِّ شِدَّۃٍ فِی الدُّنْیَا کَمَا رُوِیَ عَنْ عَبْدِاللّٰہ ابْنِ مَسْعُوْدٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اَنَّہٗ قَالَ لَوْاَنَّ وَضَعَ شِعَرَۃٍ یَکُوْنُ عِنْدَالْمُوْتِ یُوْضَعُ عَلٰی خَلْقِ سَمٰوٰاتِ وَالْاَضِ لَمَا تَو جَمِیْعًا فَمَنْ رعَرَّفَ الْمَوْتَ بِھٰذِہِ الصِّفَۃِ لَمَا یَتفرَّ غُ الْاِشْتِغَالَ الدُّنْیَا وَیَتَجَدُّ شَدَائِدَہٗ فِی الْاِسْتِعْدَادِ لِذٰلِکَ الْوَقْتِ فَاِنَّ مَنِ ابْتُلِیَ بَبلِّیَقِیْنِ یَخْتَارُالْاَھْوَنَ فَلَا یَکُوْنُ مُحْتَاجًا اِلَی وَعْظِ وَاعِظٍ اٰخَرَ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے کہ امر موت دنیا کی ہر شدت سے زیادہ سخت ہے جیسا کہ ابن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے مروی ہے کہ اگر ایک بال کا درد جو کہ موت کے وقت ہوتا ہے آسمانوں اور زمین کے خلق پر رکھا جائے سب کے سب مر جائیں۔ پھر جو آدمی کہ موت کو اس طرح جانتا ہو وہ ہرگز دنیا میں مشغول ہونے کے لیے فارغ نہ ہوگا اور اس وقت کی تیاری کے لیے دنیا کی سختیوں کا تحمل کرے گا کیونکہ جو شخص دو بلاؤں میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ آسان کو اختیار کرتا ہے پس وہ کسی دوسرے واعظ کے وعظ کا محتاج نہ ہوگا۔

دنیا کی مصیبت بمقابلہ مصیبت موت نہایت آسان ہے

اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ کَعْبٍ قَالَ مَنْ عَرَّفَ الْمَوْتَ ھَانَتْ عَلَیْہِ مَصَائِبُ الدُّنْیَا وَھُوَمَمَا

ابو نعیم نے کعب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سے روایت کیا ہے کہ جس شخص نے موت کو پہچانا اس پر دنیا کی مصیبتیں اور شدتیں آسان ہو گئیں۔

قَالَ (رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّ مُصِیبَۃَ الدُّنیَا اَھْوَنُ جَنْبِ مُصِیبَۃِ الْمَوْتِ فَمَنْ عَرَّفَھَا بِالشِّدَّۃِ ھَانَتْ عَلَیْہِ ھٰذِہِ الْمُصِیبَۃُ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے اس معلوم ہوا کہ دنیا کی مصیبت بمقابلہ مصیبت موت نہایت آسان ہے۔ جس شخص نے اُس کی شدت کو پہچان لیا اس پر یہ مصیبت آسان ہو گئی۔

موت زیادہ تر سخت ہے ہزار بار تلوار کے کاٹنے اور ہزار بار دیگ میں جوش دینے سے

رَوَی عَنْ اَنَسٍ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ' اَنَّہ' سُئِلَ عَنِ الْمَوْتِ فَقَالَ فِی السَّاعَۃِ سَبْعُوْنَ ھٰؤُلَاءِ اَھْوَنَھَا الْمَوْتُ اَشَدُّ مِنْ قَطْعِ السَّیْفِ بِاَلْفِ مَرَّۃٍ وَمِنَ الْغَلْیَانِ فِی الْقِدْرِ بِاَلْفِ مَرَّۃٍ فَمَنْ عَرَّفَھَا بِھٰذِہِ الصِّفَۃِ لَا یَتَفَرَّغُ اِلیٰ ھُمُوْمِ الدُّنْیَا بَلْ یَسْتَعِدُّ لِمَا ھُوَ اَصْعَبُ عَلَیْہِ

انس بن مالک (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سے انتقال کے وقت پوچھا گیا۔ فرمایا میرے واسطے اس گھڑی ست ہولیں ہیں اُن سے زیادہ تر آسان موت ہے۔ اور موت زیادہ تر سخت ہے ہزار بار تلوار کے کاٹنے سے اور ہزار بار دیگ میں جوش دینے سے پھر جو آدمی موت کی شدت کو اس طرح جانتا ہو وہ ہرگز دنیا کے ہموم کے واسطے فارغ نہ ہوگا بلکہ جو اس سے زیادہ سخت ہے اس کی تیاری میں مصروف رہے گا۔

﴿ فائدہ ﴾

خوشی دنیا میں سمِ قاتل ہے جو رگوں میں سرایت کرتی ہے

ابن ابی شیبہ نے مصنف میں ابوالدداء (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا ہے۔ کہا جس نے بہت ذکر کیا موت کا کم ہوا حسد اُس کا اور کم ہوئی فرح اُس کی۔ بزرگانِ دین فرماتے ہیں خوشی دنیا میں سُمِّ قاتل ہے کہ رگوں میں سرایت کرتی ہے۔ پھر خوف وحزن اور موت کی یاد اور قبر کے مصائب دل سے کوچ کر جاتے ہیں۔

جو شخص موت کو بہت یاد کرتا ہے اس کو تین چیزیں اکراما حاصل ہوتی ہے

جو شخص موت کو بول جاتا ہے اس کو تین چیزوں کے ساتھ عتاب کیا جاتا ہے

جو شخص موت کو بہت یاد کرتا ہے اُس کو تین چیزیں اکراماً حاصل ہوتی ہیں۔ ا۔ تعجیل توبہ۔ ۲۔ قناعت قلب اور نشاطِ عبادت۔ اور جو شخص موت کو بھول جاتا ہے اس کو تین چیز کے ساتھ عتاب کیا جاتا ہے۔ ا۔ تاخیرِ توبہ۔ ۲۔ سستیِ عبادت۔ اور ۳۔ ترکِ رضا بکفایت۔ پس جنہوں نے مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا پر عمل کیا وہ موت کو بہت یاد کرتے ہیں۔

☆....☆....☆....☆

باب ۷

بَابُ مَا یُعِیْنُ عَلیٰ ذِکْرِ الْمَوْتِ

بیان اُن امور کے جو معینِ ذکرِ موت ہیں

کا ارشاد ہے کہ تم زیاتِ قبور کرو فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ جب زیارت کا قصد کرے تو مستحب یہ ہے کہ اپنے مقام میں دو رکعت نفل نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ اور آیتہ الکرسی ایک بار اور سورہ اخلاص تین بار پڑھے اور اس کا ثواب میت کے واسطے مقرر کرے۔ حق تعالیٰ قبر کو نورانی کر دے گا اور نمازی کو بہت ثواب ہوگا۔ پھر قبرستان کی طرف چلے اور راہ میں بیہودہ اشغال نہ کرے۔ جب قبرستان میں پہنچے تو فتح القدیر میں لکھا ہے کہ جائے میت کی پائنتی کی طرف سے نہ کہ سرہانے سے کیونکہ میت کی نظر اپنے پاؤں کی جانب ہوتی ہیں۔ اگر سر کی طرف سے جائے اُس کو مڑ کر دیکھنے کی تکلیف ہوتی ہے۔ فتاوی عالمگیری۔ وغیرہ کتب میں ہے کہ جس طرح میت کی حیات میں قرب یا بعد سے زیارت کرتا تھا اُسی طرح بعد موت کے زیارت کرے۔

میت کا احترام زیارت کے وقت مانند حالت حیات کے کرنا واجب ہے

کہا شیخ عبدالحق دہلوی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) نے ترجمہ مشکوٰۃ میں واجب ہے احترام میت کا زیارت کے وقت مانند حالتِ حیات کے اور یہ حدیث سے ثابت ہے۔ ملا علی قاری (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) نے

مرقات شرح مشکوۃ میں فرمایا جس طرح میت کی حیات میں زیارت کرتا تھا اُسی طرح بعد موت کے کرے۔ اگر حیات میں جب اُس سے ملتا تھا دور بیٹھتا تھا بہ سبب ہونے عظیم القدر اس کے اسی طرح اس کی زیارت میں دور کھڑا رہے یا بیٹھے۔ اگر حیات میں اس کے قریب بیٹھتا تھا اسی طرح زیارت کے وقت قریب اس کے بیٹھے۔ مراد عظیم القدر سے یہی ہے کہ وہ یا تو ناتے میں بڑا ہو مانند ماں باپ اور دادا نانا و چچا وغیرہ کے یا دین میں بڑا ہو مانند انبیاء عظام و اولیاء کرام، صحابہ و تابعین و تبع تابعین وائمہ دین یا استاد و مرشد کے اور جب سرہانے قبر کے کھڑا ہو تو قبلہ کو پشت دے کر کھڑا ہو۔

اہل قبور پر سلام اور فاتحہ پڑھنے کا طریقہ

جو عادت رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی تھی جیسا کہ ترمذی میں ابن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت ہے۔ اور یوں کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ۔ جیسا کہ مسلم میں بریدہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سکھلاتے مسلمانوں کو جب کہ نکلیں طرف قبروں کے کہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم آخر الفاظ تک۔ یا یوں کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ اور اگر شہید ہو تو یوں کہے۔ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ۔ اور زیارت کے وقت پڑھے سورہ فاتحہ اور قل ھو اللہ تین بار اور سورہ تبارک کو یٰسٓ کا یا کامل قرآن شریف کو پڑھے۔ محدث ابو القاسم سعد بن علی الزنجانی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے فوائد میں بسلسلہ روایت ثقات ذکر کیا ہے اور روایت ہے ابو ہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کہ جو داخل ہوا مقابر میں پھر اُس نے سورہ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد اور الھٰکم التکاثر پڑھا پھر کہا الٰہی جو میں نے تیرے کلام سے پڑھا اس کا ثواب

قبرستان والوں کے لیے مومنین ومومنات کو کیا تو وہ اُس کے شفیع ہوں گے طرف اللہ تعالیٰ کے۔ محدث ابومحمد سمرقندی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے فضائل قل ھو اللہ میں بسلسلہ روات ثقات ذکر کیا ہے۔ روایت ہے علی کرم اللہ وجہہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم) نے کہ جو شخص قبرستان پر گزرا اور اُس نے قل ھو اللہ احد گیارہ بار پڑھا اس کا اجر مردوں کو بخش دیا تو وہ بعد مُردوں کو اجر دیا جائے گا۔

فضیلت سورہ یٰسین شریف

اور محدث شاہ عبدالعزیز (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) نے جامع خلال میں سلسلہء روات ثقات سے روایت کیا ہے روایت ہے انس (رَضِیَ اللهُ عَنْهُ) سے جو رسولِ خدا (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم) نے فرمایا جو شخص قبرستان میں داخل ہو پھر پڑھے۔ سورہ یسین کو تو اللہ تعالیٰ مُردوں سے عذاب کو تخفیف کرتا ہے اور اُس کے لیے بعدد اُن مردوں کے جو اس میں ہیں نیکیاں حاصل ہوں گی اور محدث شاہ عبد العزیز صاحب (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) نے جامع الخلال میں سند ثقات سے روایت کیا ہے امام شعبی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتے ہیں کہ عادت انصار کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی یہ تھی جس وقت انصار سے کوئی ایک صحابی کا انتقال ہوتا تو انصار اس کی قبر کی طرف آمد و رفعت رکھتے ہیں اور اس کے لیے قرآن شریف پڑھتے تھے۔

حکایت

فضائل سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص

قاضی ابوبکر بن عبدالباقی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے رسالہ شیخ میں فرمایا ہے سلمہ بن عبید (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتے ہیں کہ حماد مکی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) نے کہا کہ میں رات کو قبرستان مکہ کی طرف نکلا اور ایک قبر کے سرہانے اپنا سر رکھ کے سو گیا۔ پس اہل مقابر کو میں نے دیکھا کہ حلقہ بنائے بیٹھے ہیں۔ میں نے کہا کیا قیامت قائم ہو

گئی۔اُنہوں نے کہانہیں۔لیکن ایک شخص قبرستان میں آکر **سورہ فاتحہ** او ر**تین بارقل ھو اللہ** پڑھ رہاہے اوراس کا ثواب ہم پر بخشا سوہم سال بھر سے اس کی تقسیم کرر ہے ہیں۔

حکایت

حضرت نظام الدین احمد (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے **کرامات الاولیاء** میں فرمایا کہ بشر حافی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) جو مرشد ہیں امام احمد حنبل (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے کہتے ہیں میں ایک بار قبرستان کو زیارت قبور کے لیے گیا۔بچشم خود دیکھا کہ اہل مقابر حلقہ بنائے بیٹھے ہیں اور آپس میں کوئی چیز تقسیم کرر ہے ہیں اور جھگڑتے ہیں۔میں نے پوچھا کیا سبب تم آپس میں تنازع کرتے ہواُنہوں نے کہا ایک ہفتہ ہواایک شخص قبرستان میں آکرایک بار **سورہ فاتحہ** اورتین بار**قل ھو اللہ** پڑھ کرہم پر بخش کر گیا۔سوہم ایک ہفتہ سے اس کو تقسیم کرر ہے ہیں۔

حکایت عجیبہ

استخارۃ الاموات کا طریقہ

زھرۃ الریاض اور **معارج النبوۃ** میں ہے کہ ایک بوڑھی عورت نے امام حسن بصری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے پاس آ کے عرض کی میری جوان لڑکی انتقال کر گئی ہے وہ خواب میں نظر نہیں آتی آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کوئی ترکیب بتلایئے کہ اُس کو خواب میں دیکھوں۔امام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے فرمایا تُو سونے کے وقت باوضو چار رکعت استخارہ نفل کی نیت سے پڑھ بعد نماز کے اللہ سے دعا کر اور اُس کو خواب میں دیکھنے کے لیے التجا کر بعد دورد شریف پڑھتے ہوئے پاک بستر پر سوجا۔کسی سے بات مت کر ایسا تین روز کر۔پہلے دن یا دوسرے دن یا تیسرے دن اس کی حالت خواب میں معلوم ہوجائے گی۔ایک روایت میں ہے کہ امام (رَضِیَ

اللّٰہُ عَنۡہُ) نے فرمایا بعد دعا کے سو بار درود شریف پڑھ بعد درود شریف پڑھتے ہوئے پاک بستر پر سوجا۔ اس بوڑھی نے اسی طور سے نماز استخارۃ لاموات ادا کی۔ اسی شب خواب میں لڑکی کو دیکھا جو عذابِ دوزخ میں مبتلا ہے۔ اس کے کل جسم کو آگ لگی ہے۔ اس نے اس حال پُرملال کو دیکھ کے سارا حال امام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) سے عرض کیا۔ امام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) سے روایت ہے کہ میں نے چند روز بعد جنت کو خواب میں دیکھا۔ وہاں ایک خوبصورت لڑکی کو ملاحظہ کیا، جو اس کے سر پر تاج نوری اور بدن پر خلعتِ جنت سجا ہے۔ حورانِ جنت گہوارے میں اس کو ہلاتی ہیں۔ اُس لڑکی نے کہا۔ اے امام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) کیا مجھ کو پہچانا میں اُس بڑھیا کی لڑکی ہوں جس کو آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) نے طریقہ استخارۃ الاموات کا بتلایا تھا۔ میں نے کہا ہاں تجھ کو پہچانا تیری ماں نے تجھ کو دوزخ میں جلتے ہوئے دیکھا تھا۔ اب برعکس اس کے جنت میں ہے اس کا کیا سبب ہے اس نے کہا بے شک میری ماں نے مجھ کو دوزخ میں دیکھا تھا اس کے بعد ایک شخص ہمارے قبرستان کو آیا اور ایک دور درشریف آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر پڑھا، اس کا ثواب تمام مردوں کو بخشا۔ پس اس قبرستان میں میرے مانند ساڑھے پانچ سو آدمی مبتلاءِ عذاب تھے، ہاتف غیب سے آوار سنی۔ اِرۡ فَعُوۡا الۡعَذَاب. عَنۡهُمۡ بِبَرۡ كَةِ صَلٰوةِ هٰذَا الرَّجُل۔ اس قبرستان کے تمام گناہ گاروں کو بخش دو، اس لیے کہ ایک شخص نے یہاں آ کے ایک بار درود شریف پڑھا ہے۔ پس ہم جو ساڑھے پانچ سو آدمی مبتلاءِ عذاب تھے سب کو رہائی ہوئی۔ بدلے دوزخ کے جنت ملی۔ امام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) صاحب نے خواب سے بیدار ہو کے یہ ماجرا سب کو سنایا اور تاکید کی کہ اس حکایت کو کتب میں نقل کریں، اور فرمایا کہ جب قبرستان میں زیارت قبور کے لیے جائیں ضرور درود شریف پڑھ کے اس کا ثواب تمام مردوں کو بخشیں۔

قرأت قرآن کی، نزدیک قبور کے جائز ہے

فتاویٰ قاضیخان میں قرآن کی قرات قبور کے نزدیک جائز ہے، اگر قاری نے یہ نیت کی ہے

کہ آواز قرآن شریف کی مُردوں کی اُنس دے تو، وہ پڑھے قرآن شریف کو قبور کے نزدیک، اور اگر یہ قصد نہیں کیا ہے تو اللہ قرأت کو سنتا ہے۔ جہاں کہیں وہ قرأت ہو۔ **در مختار اور رد محتار مشہور بہ شامی** وغیرہ میں ہے، کہ بٹھانا قاریوں کا نزدیک قبور کے، قرآن پڑھنے کے لیے جائز بلا کرہت ہے۔ ایسی پر فتوٰی ہے اور **تکمیل الایمان** میں ہے کہ قاریوں کو بٹھانا نزدیک قبور کے بہت بہتر ہے ایسا ہی لکھا ہے۔ امام عینی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے **عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری** میں اور امام ابن الھام (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے **فتح القدیر** میں اور دیگر علماء حنفیہ نے اپنے کتب میں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے حنفی مذہب میں نزدیک قبور کے قرآن شریف پڑھنا واسطے ثواب رسانی کے جائز و مستحسن ہے، اور امام نووی شافعی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے **شرح مھذب** میں فرمایا۔ زائر قبور کے لیے مستحب ہے کہ جس قدر ہو سکے قرآن شریف پڑھے اور اس کے بعد مُردوں کے لیے دُعا کرے۔ ہمارے امام شافعی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے اس پر نص کی ہے، اور ان کے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے، اگر قرآن شریف قبر پر ختم کریں ہمارے مذہب میں افضل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مذہبِ شافعیہ میں بھی نزدیک قبور کے قرآن شریف پڑھنا جائز و افضل ہے۔ امام زرقابی مالکی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے **شرح موطاء** اور **شرح شفاء قاضی عیاض** میں لکھا ہے کہ ہمارے امام مالک (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کے نزدیک قبور کے پاس قرآن شریف بعضاً یا کُلا پڑھنا اور اُس کا ثواب پہونچانا جائز و افضل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ **مذہب امام مالک** میں بھی قرآن شریف پڑھنا نزدیک قبور کے جائز و افضل ہے

قبرستان جائے تو کیا پڑھنا چاہیے

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے **احیاء العلوم** میں، اور امام عبدالحق (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے **عاقبت** میں لکھا ہے، کہ امام احمد بن حنبل (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے فرمایا: جب تم قبرستان میں داخل ہو تو **سورۃ فاتحہ** اور **قل ھو**

الله احد اور معوذتین پڑھو، اوراس کا ثواب اہل مقابر کے لیے کرو، کیونکہ وہ ان کی طرف پہنچتا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ حنبلی مذہب میں قرآن شریف پڑھنا نزدیک قبور کے جائز و مستحسن ہے۔
فتاویٰ عالمگیری میں ہے اور زیارت کے افضل ایام، دوشنبہ، پنجشنبہ، جمعہ اور ہفتہ ہیں۔ لیکن جمعہ میں نماز جمعہ کے بعد اور ہفتہ میں طلوع آفتاب اور پنجشنبہ میں اوّل روز یا آخر روز اور اسی طرح متبرک راتوں میں جسکو شبھائے فاضلہ کہتے ہیں۔ چنانچہ شبِ برأت اور اسی طرح ازمنہ متبرکہ میں جس کو ایامِ فاضلہ کہتے ہیں۔ چنانچہ عشرہ ذوالحجہ اور عیدین اور عاشورا ابوبکر بن سعید (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) سے منقول ہے کہ زیارت کے وقت قل هو الله احد سات بار پڑھنا مستحب ہے، مجھ کو روایت پہنچی ہے کہ جو سات بار پڑھے اگر میت غیر مغفور ہے اُس کی مغفرت ہوجاتی ہے اور اگر مغفور ہے تو پڑھنے والے کی مغفرت ہوتی ہے اور میت کو ثواب ملتا ہے۔

قبروں پر پھولوں کا ڈالنا درست ہے

جو قبر پر بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ پڑھے تو عذاب اور تنگی اور تاریکی صاحب قبر سے چالیس سال تک دور ہوجاتی ہے اور پھولوں کا ڈالنا قبروں پر درست ہے هذا الكل فی العالمگیریه

قبروں پر جوتوں سے یا پابرہنہ چلنا یا اس پر بیٹھنا بول و براز کرنا حرام ہے

اور زیارت قبور کے وقت جوتا اُتارنا اور پیادہ جانا لازم ہے اور قبروں پر جوتوں سے چلنا یا پابرہنہ قبور پر چلنا یا اس پر بیٹھنا یا بول و براز کرنا شرعاً حرام ہے۔ ایسا ہی قبر کو توڑ کے اس پر کوئی عمارت یا مسجد بنانا یا حوض بنانا یا میت کے اعضاء توڑنا شرعاً جائز نہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری اور اشعتہ اللمعات ترجمتہ مشکوٰۃ وغیرہ کتب معتبرہ میں ہے بحر الرائق میں ہے قبرستان میں نماز پڑھنا اگر روبرو قبر ہو مکر

وہ اورنا جائز ہے لیکن اگر روبرو قبر نہ ہو یا دیوار اس کے روبرو حائل ہو نماز بلا کراہت جائز ہے۔

عورتوں کا زیارت قبور کے لئے جانا کیسا؟

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) اَفَادَالْحَدِيْثُ اَنَّ زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ مُنتَخَبُ لِلرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَاءِ لاَنَّ اَحَادِيْثَة الرُّخْصَةِ بِخِطَابِ الْمُذَكِّرِيْنَ فَقَطُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ الاَصُحُ اَنَّ الرُّخْصَةَ ثَابِتَةُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيْعًا وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلىٰ اَنَّ الرُّخْصَةَ لِلّرخْصَةَ لِلّرجَالِ دُوْنَ النِّسَاءِ وَمَنْ قَالَ بِالْرُخْصَةِ لِلنِّسَاءِ فَهُوَغَيْرُ صَحِيْحٍ بَعَدمِ وُرُوْدِ الْحَدِيْثُ بِخَطَابِ النِّسَاءِ فَيمْنَعُ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَى الْمَقَابِرِ قَالَ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ وَقَدْوَقَعَ فِي الْاَ خْبَارِ مِنْ بَيْتِهَاتَخُفُّهَا الشَّيَاطِيْنُ وَاِذَااَتَتِ الْقَبْرَ يَلْفَنْهَا رُوْحُ الْمَيِّتِ وَاهْلِ الْقُبُوْرِ فَكَانَتْ فِيْ لَعَةِ اللّٰهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ جَمِيْعًا حَتّٰى تَاتِيْ اِلَى الْبَيْتِ وَّاِنْ رَضِىَ بِذٰلِكَ زَوْجُهَا اَوْ اِبْنُهَا اَوْ اَبُوْهَا اَوْ اَخُوْهَا فَهُوَ شَرِيْكُهَا فِي الّلَعْنِ لاَّ نَّه' قَدْ اتَفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلىٰ اَنَّ الرَّضَا بِالْاِ ثْمِ اثُمُ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ قبر کی زیارت مردوں کے لیے مستحب ہے اور عورتوں کو مستحب نہیں اس لیے کہ رخصت کہ حدیثوں میں خطاب فقط مردوں ہی کو ہے بعض نے کہا اصح یہ ہے کہ رخصت مردوں عورتوں کے واسطے نہیں ہے اور جو رخصت عورتوں کے قائل ہیں ان کا قول صحیح نہیں ہے اس واسطے کہ حدیث میں عورتوں کو خطاب وارد نہیں ہے پس اُن کو قبرستان کے جانے سے روکا جائے۔ آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا ہے۔ لعنت کی اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَل) نے قبور کی زیارت کرنے والی عورتوں پر۔ اخبار صحیحہ میں وارد ہوا ہے کہ جب عورت نکلنے کی نیت کرتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے اور جبکہ وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیاطین اس کو گھیر لیتے ہیں اور جب وہ قبرستان

میں آتی ہے تو میت کی روح اور مردوں کی روح اُس کو لعنت کرتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ (عزوجل) اور فرشتوں کی لعنت اور آدمیوں کی لعنت میں ہوتی ہے یہاں تک کہ اپنے گھر کی طرف آئے اور اگر اس فعل سے اُس کا خاوند یا باپ بھائی راضی رہے تو وہ بھی لعنت میں اس کا شریک ہیں کیونکہ علماء اس پر متفق ہیں کہ رضا بگناہ، گناہ ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

گناہ کی نیت سے عورتوں کا قبرستان جانا جائز نہیں

یہ جو بعض نے کہا کہ رخصت مردوں کے لیے ہے نہ عورتوں کو محمول ہے اس پر کہ جو عورتیں اس وجہ سے جائیں کہ ہم قبرستان میں جا کر غیر محرم مردوں کے بے پردہ ہو کر دیکھیں یا بے پردہ ہو کر قبرستان کو جائیں یا نزدیک قبر کے بیٹھ کر روئیں اور بالوں کو نوچیں یا قبر کو سجدہ کریں یا اس حیلہ سے زنا کریں ایسی عورتوں کو زیارتِ قبور کی رخصت نہیں۔

زیارت قبور کے لیے عورتوں کا جانا منع نہیں ہے

اگر ایسا ہو فقط زیارت کے لیے عورتوں کا قبور پر جانا منع نہیں ہے بلا کراہت جائز ہے جیسا کہ درمختار جلد اول باب الجنازہ میں ہے۔ وَلاَ بَاسَ بِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَلَوْ لِلنِّسَآءِ لِحَدِيْثِ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اَلاَ فَزُوْرُوْهَا

اور کچھ مضائقہ نہیں قبروں کی زیارت کا اگرچہ عورتیں زیارت کریں بسبب اس حدیث کے میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے اب آگاہ ہو کہ ان کی زیارت کیا کرو۔ ایسا ہے ردالمحتار اور طحطاوی وغیرہ کتب میں پس درمختار سے معلوم ہوا کہ نَهَيْتُكُمْ میں كُمْ ضمیرِ جمع مذکر حاضر

ہے گو کہ ظاہر میں اس کا شمول فقط مردوں کو ہے نہ عورتوں کو مگر تغلیباً للمذکر عورتوں کو بھی شامل ہے نظیر اس کی یہ ہے کہ کہا اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَل) نے قرآن شریف میں اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ الایۃ قائم کرو نماز کو اور دو زکوٰۃ۔ اَقِیۡمُوۡا اور اٰتُوۡا مرجع مذکر حاضر ہے اس کا شمول فقط مردوں کو ظاہراً ہے یعنی نماز اور زکوٰۃ فقط مردوں کو فرض ہے نہ عورتوں کو مگر تغلیباً للمذکر عورتوں کو بھی شامل ہے۔ جتنے احکام شرعیہ جو قرآن میں مرد اور عورت کے لیے آئے ہیں وہ سب صیغہء مذکر سے ہیں جیسا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ الایۃ۔ اور یَاۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ان تمام مقام میں تغلیباً عورتیں بھی شامل ہیں اور کہا اللہ تعالیٰ نے سِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ الایۃ۔ سیر کرو زمین میں یہاں امر بیانِ جواز کے واسطے ہے یعنی سفر کرنا جائز ہے۔ سِیۡرُوۡا امر جمع مذکر حاضر ہے اس کا شمول ظاہراً فقط مردوں کو ہے نہ عورتوں کو یعنی سفر کرنا جائز ہے نہ عورتوں کو مگر تغلیباً للمذکر عورتوں بھی اس میں شامل ہیں یعنی سفر کرنا مرد عورت ہر دو کو جائز ہے اور وہ جو حدیث میں آیا ہے لعنت کرے اللہ قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں کو۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ واحمد نے۔ اس حدیث کے ذیل میں ترمذی نے اپنے سنن میں فرمایا بعض اہلِ علم اس پر گئے ہیں کہ تحقیق لعنت کرنا رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کا قبل رخصت تھا جب زیارت قبور کی رخصت دی گئی اس میں مرد عورت ہر دو شامل ہوئے اور بعض نے کہا کہ مکروہ جانا رسولِ خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے زیارت کرنا قبروں کا ان عورتوں کے لیے جو بے صبری کرتی ہیں اور بہت جزع وفزع کرتی اور مؤلف نے جو عورتوں کے منع زیارت پر عبارات مذکور لکھی ہیں اس سے مراد وہی عورتیں ہیں جو قبور کے پاس پیٹ کر روتی ہیں بال نوچتی ہیں بے پردہ ہو کر غیر محرم مردوں کو دیکھتی ہیں اور جو ایسی نہ ہوں ان کے حق میں زیارت قبور جائز و مستحسن ہے اس لیے کہ عورتوں کا زیارت قبور کرنا خیر القرون سے اب تک ثابت ہے دیکھو کہ صحابیہ عورتیں رضوان اللہ تعالیٰ عنھن جو پیشوایانِ اُمت ہیں بلا مزاحمت قبور کی زیارت کرتی تھیں اور خود آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ

وَالِهٖ وَسَلَّم) نے ان کو زیارت قبور کا طریقہ بتلایا ہے چنانچہ مشکوۃ میں مسلم شریف سے یہ حدیث باب زیارۃ القبور میں وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَعْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ قُوْلِيْ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُقَدَّمِيْنَ مِنَّا وَالْمُتَاخِّرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ.

اور روایت ہے بی بی عائشہ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) سے کہ پوچھا میں نے رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) سے کیا کہوں میں زیارت قبور میں فرمایا آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) نے کہہ تو اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَار - آخر تک۔ شیخ عبدالحق دہلوی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے اسعة اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ میں اس حدیث کی شرح میں فرمایا۔ این حدیث دلالت وارد بر جواز زیارت برنساء او آنکہ حدیث لعن پیش از رخصت بود - یہ حدیث عورتوں کے لیے زیارت قبور جائز ہونے پر اور حدیث لعنت کی اس کے آگے ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ ایسا ہی لکھا ہے علامہ طیبی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے شرح مشکوٰۃ میں اور ملا علی قاری (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اور دیگر علماء نے اپنی کتب میں۔

قبروں کی زیارت بے شک موت کی یاد دلاتی ہے

اور کہا مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ ۔ مسلم نے ابوہریرہ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا۔ زیارت کرو قبروں کی پس بے شک وہ یاد دلاتی ہیں موت کی۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) اَفَادَ الْحَدِيْثُ اَنَّ ذِكْرَ الْمَوْتِ مُسْتَحَبٌّ فَاِنَّهٗ يُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ

وَيُرَغِّبُ عَنِ الدُّنيَا

مؤلف(رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ موت کا ذکر کرنا بہتر ہے اس لیے کہ آخرت کی یاد دلائے گی اور دنیا سے بے رغبت کرے گی۔ سُئِلَ بَعْضُ فُقَهَاءِ الدِّيْنِ مَنِ الَّذِيْنَ امْتَثَلُوْا مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا قَالَ الَّذِيْنَ يُكْثِرُوْنَ الْمَوْتَ کسی نے بعض فقہاء دین سے پوچھا کہ وہ کون ہیں جنہوں نے مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا پر عمل کیا کہا وہ ہیں جو موت کو بہت یاد کرتے ہیں۔

جس نے درمیان رات اور دن کے پچیس بار موت کو یاد کیا تو اُس کا حشر شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

قَالَ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) مَنْ تَذَكَّرَ الْمَوْتَ بَيْنَ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ خَمْسَةً وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً فَاِنَّهٗ يُحْشَرُ مَعَ الشُّهَدَاءِ قَالَ بَعْضُ الْمَشَائِخِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ دَعَا بِهٰذَا الدُّعَاءِ بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَقَدْ ذَكَرَ الْمَوْتَ خَمْسَةً وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْنَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَارْحَمْنَا عِنْدَ الْمَوْتِ وَلَا تُعَذِّبْنَا بَعْدَ الْمَوْتِ يَا خَالِقَ الْحَيٰوةِ وَالْمَوْتِ رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا جس نے درمیان رات اور دن کے پچیس بار موت کو یاد کیا تو اس کا حشر شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ بعض مشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے بعد ہر نماز کے پانچ بار اس دعا کو پڑھا پس مقرر اس نے پچیس بار موت کو ذکر کیا۔ وہ دعاء معظم یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْنَا قَبْلَ الْمَوْتِ۔ آخر تک جس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے بارِ خدا (عَزَّوَجَل) ہماری توبہ موت کے آگے قبول کرا اور

سکرات موت کی ہم سے آسان کر نزدیک موت کے ہمارے حال پر رحم کر بعد موت کے ہم کو عذاب نہ دے اے پیدا کرنے والے موت وحیات کے وفات دے ہم کو اسلام پر اور حسن خاتمہ پر اے ارحم الراحمین بسبب اپنی رحمت کے ہم کو صالحین میں شامل کر۔

☆....☆....☆....☆

باب ۸

بَابُ سَكَرَاةِ الْمَوْتِ وَ شِدَّتِهٖ

سکرات موت اور اس کی شدت کے بیان میں

اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اُغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْتٍ بَعْدَ الَّذِیْ رَاَیْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ترمذی نے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا) سے روایت کیا ہے کہ میں رشک نہیں کرتی ہوں کسی پر آسانی موت کی بعد اس کے کہ دیکھی میں نے شدت موتِ رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی۔

﴿ فائدہ ﴾

مومن کو سختی موت کی رحمت ہے بُری نہیں

بخاری نے عائشہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا) سے روایت کیا ہے کہ اس وقت رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے آگے چمڑے کا چھوٹا برتن یا لکڑی کا پیالہ تھا اس میں پانی تھا۔ پس آپ نے اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈالے پھر اُن کو اپنے منہ سے ملتے اور فرماتے تھے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه۔ بے شک موت کے لیے سکرات ہیں سکرات جمع ہے سکرہ کی۔ سکرہ کہتے ہیں شدت کو۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّ شِدَّةَ الْمَوْتِ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِ فَلَا یُسَاءُ بِهٖ لَانَّهٗ كَفَّارَةٌ لَّهٗ۔ مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مومن کو سختی موت کی رحمت ہے بری نہیں اس لیے کہ اس سے کفارہ کیا جائے۔

موت کے وقت تین خصلتیں ظاہر ہونا رحمت ہے اللہ کی کے اس پر ظاہر ہوئی

قَالَ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اُرْقُبُوا الْمِیِّتَ عِنْدَ مَوْتِہٖ ثَلٰثاً اِذَا رَشَحَ جَبِیْنُہٗ، وَذَرَفَتْ عَیْنَاہُ، وَیَبِسَتْ شَفَتَاہُ فَاِنَّھَا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ نَزَلَتْ بِہٖ وَھٰذِہِ الثَّلٰثَۃُ مِنْ شِدَّۃِ الْمَوْتِ.

فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے نگاہ رکھو میت کو نزدیک اُس کی موت کے تین خصلتوں کو (۱) اگر اس کی پیشانی پسینہ والی ہوئی (۲) اور اس کی آنکھیں بہنے لگیں (۳) اور ہونٹ خشک ہونے لگیں تو یہ رحمت ہے۔ اللہ سے کہ اس پر نازل ہوئی۔ یہ تین خصلت شدتِ سکراتِ موت سے ہیں۔

﴿ فائدہ ﴾

موت کی شدت مومن کے لیے امان کی علامت ہے
کہ بسبب اس کے گناہ دور ہو جاتے ہیں

حکیم ترمذی ن (رحمتہ اللہ علیہ) ے نوادر الاصول میں سلمان فارسی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا ہے کہ میں نے سنا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فرماتے تھے حدیث مذکور کو۔ بعض نے کہا کہ موت بعرقِ جبین کنایہ ہے شدتِ سکرات موت سے کہ بسبب اس کے گناہ دور ہوتے ہیں درجے بلند ہوتے ہیں۔ اور بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ مومن پر کوئی شدت موت کی نہیں مگر عرقِ جبین۔

اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ کَعْبٍ اَنَّہٗ، قَالَ لَایَذْھَبُ عَنِ الْمَیِّتِ اَلَمُ الْمَوْتِ مَادَامَ فِیْ قَبْرِہٖ وَاِنَّہٗ، لَا شَدُّمَا یَمُرُّ عَلَی الْمُؤْمِنِ وَاَھْوَنُ مَا یُصِیْبُ الْکَافِرَ.

ابونعیم نے کعب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا کہا نہیں جاتا ہے میت سے الم موت جب تک کہ وہ اپنی

قبر میں ہے اور یہ الم سخت تر ہے اس چیز کا جو مومن پر گزرتی ہے اور سہل تر ہے اس چیز کا جو کافر کو پہنچتی ہے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) اَفَادَالْحَدِيْثُ اَنَّ شِدَّةَ الْمَوْتِ مِنْ عَلَامَةِ الْاِ يْمَانِ فَلَا يَكْرَهُ بِحَالِهٖ يَفْسُدُ لِذُنُوْبِهٖ.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ موت کی شدت مومن کے لیے ایمان کی علامت ہے کہ بسبب اُس کے گناہ دور ہو جاتے ہیں اور یہ بُرائی کا سبب نہیں ہے۔

شہید موت کی سختی نہیں پاتا

اَخْرَجَ الطِّبْرَانِیُ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) قَالَ الشَّهِيْدُ لَا يَجِدُ اَلَمَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُ كُمُ الْقَرْصَةَ.

طبرانی نے ابوقتادہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے شہید سختی قتل کی نہیں پاتا ہے جیسا کہ پاتا ہے کوئی تمہارا جان کنی کے وقت۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) اَفَادَالْحَدِيْثُ اَنَّ مَنْ يُّجَاهِدُ نَفْسَه، فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَجِدُ اَلَمَ الْمَوْتِ وَ يُخَفِّفُ عَنْهُ شِدَّتَه، فَالْجَدْوٰى اَنَّ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِلْمُوْمِنِ الْمُطِيْعِ كَفَّارَةُ لِذُنُوْبِهٖ فَلَا يَكْرَهُ وَاَنَّ خِفَّةَ الْمَوْتِ لَه، عَلَامَةُ مَغْفِرَتِهٖ وَرِيَاضَتِهٖ فَهُوَ اَيْضًا حَسَنٌ فِیْ حَقِّهٖ.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو راہِ خدا میں شہید ہوا اس نے موت کی سختی کو نہ پایا۔ پس مومن کامل کو سختی موت کی ہونا بہت بہتر ہے بری نہیں تا کہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے اگر سختی موت کی نہ ہو یہ بھی مغفرت کی علامت اور دنیا میں ریاضت کرنے پر دلیل ہے۔ یہ بھی اُس کے حق میں بہتر ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

مومن کامل کو سختی موت کی یقیناً باعث حسنات ہے

مومن کامل کو کبھی موت کی شدت ہوتی ہے کبھی نہیں ہر دو حال اس کے لیے بہتر ہیں۔ یہ احادیث اُن بعض لوگوں کے خیالات کو دفع کرتی ہے جو کہتے ہیں کہ نیک مرد کو موت کی سختی ہر گز نہیں ہوتی۔ پس مرد صالح کو شدت موت کی ہونا بُرائی کا سبب نہیں بلکہ رفع درجات کا باعث ہے۔ اس لیے یہ احادیث اُن خیالات فاسدہ کے سدِّ باب میں ہیں۔

وَاَمَّا شِدَّةُ الْمَوْتِ فِیْ الْمُوْمِنِ الْعاصِیْ بِاَنْ غَطَّ غَطِیْطَ الْمَخْنُوْقِ وَاَحَرَّ لَوْنَہ' وَارْ تَوَتْ شُفَتَاہُ فَھُوَ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی نَزَلَ بِہٖ وَاَمَّا جِفَّةُ الْمَوْتِ قَدْیَکُوْنُ عَلامَةُ خَتْمِ الْاِ سْتِدْرَاجِ فَلایَتَنَاوَلُ عَلَی الاِطْلاقِ

اگر مومن فاسق (یا کافر) موت کی سختی سے خرخرایا مثل خرخرانے مخنوق یعنی گلا دبا دیا گیا اور اس کا رنگ سرخ ہو گیا اور اس کی باچھیں راکھی رنگ ہو گئیں تو یہ عذاب ہے اللہ سے جو اُترا ہے اور آسانی موت کی ان کے حق میں یہی مغفرت کی علامت ہے اور کبھی استدراج کی مطلقاً نیک فالی یا بدفالی نہیں کہہ سکتے۔

﴿ فائدہ ﴾

استدراج وہ ہے کہ کوئی کام عادت کے خلاف کافر یا فاسق سے صادر ہو۔ حاصل یہ ہے کہ مومن کامل کو سختی موت کی یقیناً باعث حسنات ہے۔

موت کی سختی زائد ہے ہزار ضرب تلوار سے

خطیب نے تاریخ میں انس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ البتہ سختی موت کو زائد ہے ہزار

ضرب تلوار سے۔ابن ابی الدنیا نے علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے۔فرمایا قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ ہزار ضرب تلوار کی زیادہ تر سہل ہیں بچھونے پر مرنے سے۔

حکایت

امام احمد (رحمتہ اللہ علیہ) نے زھد میں ابن ابی ملیکہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا ہے کہ ابراہیم خلیل اللہ (عَلَیْہِ السَّلَامَ) جب کہ اللہ تعالیٰ سے ملے اُن سے کہا گیا تم نے موت کو کس طرح پایا پس فرمایا میں نے اپنے نفس کو پایا گویا وہ کھجور کے کانٹے سے کھینچا جاتا ہے۔کہا گیا کہ مگر ہم نے موت کو تم پر آسان کیا۔

حکایت

شرح الصدور میں مروی ہے جب کہ موسیٰ علیہ السلام کی روح اللہ تعالی کی طرف گئی تو اُن سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔اے موسیٰ تُو نے موت کو کس طرح پایا۔عرض کی مگر میں نے اپنے نفس کو پایا مثل زندہ چڑیا کے جس وقت کہ وہ تلی جاتی ہے توے پر نہ وہ مرتی ہے۔راحت پائے اور نہ نجات پاتی ہے کہ اُڑ جائے۔ابن ابی الدنیا نے اوزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہم کو یہ بات پہنچی ہے کہ میت پائے گا الم موت کا یہاں تک کہ اپنی قبر سے مبعوث ہو۔

حکایت

امام احمد (رحمتہ اللہ علیہ) نے عمر بن حبیب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا ہے کہ دو زاہد بنی اسرائیل میں سے قبرستان کو آئے ان کے لیے ایک مردہ اٹھایا گیا اُس نے اُن سے کہا میں اسّی برس سے مرا ہوں اور میں اب تک موت کا الم پاتا ہوں۔

حکایت

انتقال ہو کر سو سال ہونے پر بھی موت کی تلخی ساکن نہیں ہوتی

ابن ابی شیبہ (رحمتہ اللہ علیہ) نے اپنی مسند میں جابر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کی ہے کہ رسولِ خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا ایک گروہ بنی اسرائیل میں سے کسی قبرستان میں آیا اُن کے لیے ایک مردہ زندہ اٹھایا گیا اُس نے کہا میرے انتقال کو سو برس ہوئے ابھی تک موت کی تلخی سے ساکن نہیں ہوں۔

☆....☆....☆....☆

باب ۹

بَابُ مَایُقْرَءُ عِنْدَالْمُحْتَضَرِ وَقْتَ الْمَوْتِ

قریب موت کے نزدیک پڑھے جانے کے بیان میں

﴿ فائدہ ﴾

قریب الموت کی علامات

مُحْتَضَرْ بصیغہء اسمِ مفعول ہے معنیٰ اس کا جس پر موت حاضر ہو یا فرشتے موت کے آموجود ہوئے۔ ردالمحتار وغیرہ میں ہے قریب الموت کی علامات یہ ہیں کہ پاؤں اس کے ڈھیلے ہوجائیں اور ناک کا بانسا ٹیڑھا ہو اور کنپٹیاں اندر کو دھنس جائیں۔

قریب الموت کے لٹانے کی ترکیب

اس وقت داہنی کروٹ پر قبلہ کے جانب ہوں یہی صورت ہمارے زمانے میں رائج ہے لیکن اس کا سر تھوڑا سا ابھار دیا جائے تا کہ جانب قبلہ اس کا منہ ہوجائے اس وقت اس کو تلقین کرے۔

تلقین قریب الموت

تلقین مشتق ہے لقن سے۔ تلقین کی معنی فہماش کے ہیں۔ مراد تلقین سے اس جگہ کلمہء لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدُ رَسُوْلُ اللّٰـهِ یا کلمہ ء شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه، لَا شَرِیْکَ لَه، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه، وَرَسُوْلُه، یا اَشْهَدُاَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کا ذکر کرنا ہے بدون اس کے کہ اُس سے پڑھنے کو کہیں یعنی حاضرین پڑھیں اور اُس سے نہ کہیں کہ تُو پڑھ یا اس کو یوں کہا جائے کہ ان کلمات پر دھیان کر یہ تلقین بالاتفاق سنتِ ماثورہ ہے۔

فضائل کلمہ شہادت

ابو داؤد کی حدیث میں ہے جس کا آخری کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یعنی اس کلمہ کو زبان سے کہے یا دل سے ثواب پائے گا۔ زبان اور دل دونوں سے کہنا افضل ہے۔ یہ تلقین اس لیے ہوتی ہے کہ آخرِ کلام میت کا کلمہ شریف ہو اور اس کا خاتمہ سعادت پر ہو جائے ۔حدیثوں میں جو کہ امر تلقین کا وارد ہوا ہے مراد اس امر سے حاضرین پر کفائی ہے۔ امام قرطبی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے اس تلقین کے فائدوں سے ایک یہ فائدہ بیان کیا ہے کہ قریب الموت اُس چیز پر آگاہ ہو جائے جس سے شیطان دفع ہو کیونکہ وہ اس سے تعرض کرتا ہے اس کا عقیدہ بگاڑنا چاہتا ہے جب کہ تلقین کر دی گئی اُس نے ایک بار کلمہ کہہ لیا تو پھر شیطان اُس پر عود نہیں کرتا ہے۔

قریب الموت آدمی کے نزدیک سورہ یٰسین پڑھنا مستحب ہے

تلقین کبھی ذکر حدیث شریف سے ہوتی ہے اُس شخص کے نزدیک جو کہ عالم ہے جیسا کہ ابونعیم (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے ذکر کیا ہے اور مستحب ہے اس وقت پڑھنا سورہ یسین کا۔ یہی مروّج ہے ہمارے زمانے میں۔

قریب الموت آدمی کے نزدیک سورہ راعد پڑھنے سے سکرات کی سختی میں تخفیف اور جان نکلنے میں آسانی ہوتی ہے

کہا مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے۔ اَخْرَجَ الْمَرُوْزِیُ عَنْ جَابِرِبْنِ زَیْد قَالَ کَانَ یَسْتَحِبُّ اِذَا اُحْتُضِرَ الْمَيِّتُ اَنْ یَّقْرَءُ عِنْدَهُ سُوْرَةَ الرَّعْدِ فَاِنَّهٗ یُخَفِّفُ سَكْرَةَ الْمُوْتِ وَاَهْوَنُ بِقَبْضِهٖ

وَ ایَسَرُ لِشَانِہٖ.

مروزی نے جابر بن (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا ہے کہ مستحب ہے کہ آدمی جب قریب الموت ہو اس کے نزدیک سورہ رعد پڑھی جائے اس لیے کہ وہ سکرات کی سختی کو تخفیف کرتی ہے اور جان کے نکلنے کو آسان کرتا ہے۔ وَکَانَ یُقَالُ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتَ الْمَیِّتُ بِسَاعَۃٍ فِیْ حَیٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور کہا جاتا تھا گھڑی بھر پہلے میت کے انتقال کرنے سے حیات رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَبَرِّدْ عَلَیْہِ مَضْجِعَہٗ وَوَسِّعْ عَلَیْہِ فِیْ قَبْرِہٖ وَاَعْطِہِ الرَّحْمَۃَ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ وَتَوَلَّ نَفْسَہٗ وَصَعِّدْ فِیْ اَرْوَاحِ الصَّالِحِیْنَ وَاجْمَعْ بَیْنَنَا وَبَیْنَہٗ فِیْ دَارٍ بَتَقٰی فِیْھَا الصُّحْبَۃُ وَیَذْھَبُ عَنَّا فِیْھَا النُّصَبُ وَاللُّغُوْبُ اس دعا کا ترجمہ یہ ہے۔ اے خدا بخش اس شخص کو جو فلاں کا فرزند ہے اور اس کی قبر کو نعمت ہائے جنت سے سیرابی کر اس کی قبر کو کشادہ کر بعد موت کے رحمت کو نازل کر رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ہمراہ اس کو رکھ اس کا رتبہ بلند کر اس کی روح کو صالحون کی روحوں میں شامل کر ہم کو اور اس کو ایک مقام میں جمع کر ہم سے تکالیف بدنی و سختی سکرات کو دور کر۔

وَیُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) وَیُکَرِّرُ ذٰلِکَ حَتّٰی یَقْبِضَ رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر درود بھیجتا تھا اور اس کی تکرار کرتا تھا یہاں تک کہ اس کی روح قبض کی جائے۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّ قِرَاۃَ الْقُرْاٰنِ عِنْدَ الْمُحْتَضَرِ مُسْتَحَبٌ وَیُسْتَحِبُّ اَنْ یَّدْعیٰ لَہٗ بِالْخَیْرِ فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ.

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ قرأت قرآن نزدیک اس شخص کے جو قریب

الموت ہو مستحب ہے یونہی مستحب ہے ایسے وقت میں اس کے لیے دعاء خیر کرنا

اَخرَجَ الْمَرُوْزِیُ عَنِ الشُّعْبِیُ اَنَّه' قَالَ کَانَ الاَ نْصَارُ یُقْرَوْنَ عِنْدَ الْمَیَّتِ وَقْتَ الْمَوْتِ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃ

مروزی نے شعبی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا ہے کہا انصار میت کے نزدیک سورہ بقرہ پڑھا کرتے تھے۔

فضیلت سورہ یٰسین شریف

وَعَنْ اُبیِّ ابْنِ کَعْبِ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اَنَّہ' قَالَ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا مُسْلِمٍ قُرِءَ تْ عِنْدَہ' سُوْرَۃُ یسین حِیْنَ یَنْزِلُ بِہٖ مَلَکُ الْمَوْتِ نَزَلَتْ اِلَیْہِ بِکُلِّ حَرْفٍ عَشْرَۃُ اَمْلَاکٍ یَقُوْمُوْنَ بَیْنَ یَدَ یْہِ صَفُوْفًا یَسْتَغْفِرُوْنَ لَہ' وَیَشْھَدُوْنَہ' وَیُشَیِّعُوْنَہ' جَنَازَتَہ' وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ وَیَشْھَدُوْنَ دَفْنَہ' وَقِیْلَ لَمْ یَقْبِضْ رُوْحَہ' حَتّٰی یَلْمِیُہُ الرِّضْوَانُ بِشَرْبَۃٍ مِنْ شَرَابِ الْجَنَّۃِ فَیَشْرِبُھَا وَھُوَ عَلٰی فَرَاشِہٖ فَقُبِضَ رُوْحَہ' وَھُوَ رَیَّانٌ وَیَدْخُلُ قَبْرَہٗ وَھُوَرَیَّان وَ یَدْ خُلُ الْجَنَّۃَ وَھُوَرَیَّانٌ.

روایت ہے ابی بن کعب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جو مسلمان سورہ یسین کو قریب الموت شخص کے نزدیک پڑھے تو اللہ تعالیٰ (عزّوجل) ہر حرف یٰسین کے عوض میں دس فرشتوں کو نازل فرماتا ہے کہ وہ صفیں باندھ کے کھڑے ہوتے ہیں۔ قریب الموت شخص کے لیے دعاء مغفرت کرتے ہیں۔ حاضر رہ کر جنازے کے اٹھانے میں شرکت کرتے ہیں نماز جنازہ پڑھتے ہیں اور دفن تک حاضر رہتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ یٰسین کی برکت سے اس قریب الموت شخص کو ایک فرشتہ پانی کا پیالہ جنت کے پانی سے دیتا ہے پس وہ اس کو پیتا ہے حالانکہ وہ فرش پر ہو تب اس کی روح قبض ہوتی ہے اور وہ سیراب ہو کر داخل ہوتا ہے قبر اور جنت میں خوشی اور سیرابی ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

رَیّان کے معنیٰ

مراد پانی پلانے سے یہاں نزولِ رحمت ہے رَیّانَ کی معنی سیرابی کے ہیں اور جنت کے آٹھ دروازوں سے ایک دروازے سے کا نام بھی ہے جو روزہ دار کو اس دروازے سے جنت میں داخل کرتا ہے۔ یہاں جنت کا پانی پلاتے ہیں اس لیے کہ یہاں پیاسا تھا سیراب ہوکر جنت میں داخل ہو جائے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) **اَفَادَ الْحَدِيْثُ اَنَّ قِرْءَ ةَ بَعْضِ السُّوَرِ قَدْ صَحَّ فِیْ زَمَنِ النَّبِی** (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) **عِنْدَ الْمُحْتَضِرِ فَيَقْرَءُ هُوَ عَلَى الْخُصُوْصِ وَهُوَ اَوْلٰى وَلَوْخَتَمَ عِنْدَهُ جَمِيْعَ الْقُرْاٰنِ لكَانَ جَائِزًا.**

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے اس سے معلوم ہوا بے شک پڑھنا بعض مخصوص سورتوں کا سکرات کے وقت رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے زمانے میں ثابت ہے خصوصاً ان سورتوں کا پڑھنا بہت بہتر ہے اور کل قرآن شریف کی تلاوت کی جائے تو تب بھی جائز ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

حضرت ابوبکر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اور حضرت عمر فاروق (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کو بُرا کہنا موجب سوءِ خاتمہ ہے

حضرت ابوبکر صدیق (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اور حضرت عمر فاروق (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کو بُرا کہنا موجب سُوٴ خاتمہ ہے۔ **اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهُ**۔ ابن عساکر (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيه) نے عبدالرحمٰن محاربی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص حالت سکرات میں تھا اس کو کلمہ کی تلقین کی گئی۔ اُس نے کہا میں کلمہ نہیں کہہ سکتا اور نہ دھیان

اس کا دل میں لاسکتا ہوں اس لیے کہ میں اُن لوگوں کے ساتھ صحبت رکھتا تھا جو مجھ کو ابوبکر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) وعمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کو بُرا کہنے کو حکم کرتے تھے۔ یہ حدیث گروہ روافض کے سُوءِ خاتمہ پر دلالت کرتی ہے اس لیے در مختار کی **کتاب المرتدین** میں ہے۔ **مَنْ سَبَّ الشَّیْخَیْنِ فَهُوَ کَافِرٌ نعوذ بالله منه** جس نے حضرت ابوبکر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اور حضرت عمر رضی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کو معاذ اللہ گالی دی کافر ہے۔ ایسا ہی لکھا ہے **بحر الرائق** اور **اشباہ النظائر** اور **فتاویٰ عالمگیری** وغیرہ کتب میں اور فتویٰ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) اس میں بھی اس کی نظیر ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

حقوق والدین یعنی ماں باپ کو ایذا دینا موجب سوءِ خاتمہ ہے

بیہقی نے **شعب الایمان** میں عبداللہ بن ابی اوفیٰ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے حضور میں حاضر ہوا۔ عرض کیا یارسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) یہاں ایک نوجوان مسلم حالتِ سکرات میں ہے اُس سے کلمہ کی تلقین کرتے ہیں وہ اس کو نہیں پڑھ سکتا ہے۔ پس رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور ہم اُس جوان کے قریب آئے۔ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اے جوان کلمہ پڑھ۔ اُس نے کہا میں اس کو نہیں پڑھ سکتا۔ فرمایا کیوں؟ کہا بہ سبب نافرمانی میری والدہ کے فرمایا کیا وہ زندہ ہے کہا ہاں۔ فرمایا اُس کی ماں کو بلواؤ وہ آئی۔ آپ اُس کی ماں کو رضی کر کے کلمہ پڑھایا تب اُس نے کلمہ صاف پڑھا آپ نے خوش ہو کے فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حق تعالیٰ نے اس کو آتش جہنم سے خلاصی دی۔

حالت وضو میں روح قبض ہونے سے شہادت صغریٰ کا رتبہ حاصل ہوتا ہے

کہا مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے اَخرَجَ الطِّبرَانِیُّ عَنْ اَنَسٍ (رَضِیَ اللهُ عَنهُ) اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) قَالَ مَنْ اَتَاهُ مَلَکُ الْمَوْتِ وَهُوَ عَلٰی وُضُوْءٍ اُعْطِیَ الشَّهَادَةَ طبرانی نے انس (رَضِیَ اللهُ عَنهُ) سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) جب آئیں عزرائیل علیہ السلام قبض روح کو اور وہ باوضو ہو تو شہادتِ صغریٰ کا رتبہ دیا جاتا ہے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اِنَّ النَّوْمَ عَلٰی وُضُوْءٍ هُوَ الْاَ فُضَلُ فَانَّه' قَالَ (صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) لَا تَنَا مُوْاِلَّا عَلٰی وُضُوْءٍ فَاَنَّ الْاَ رْوَاحَ تُبْعَثُ عَلٰی مَاقُبِضَتْ عَلَیْهِ وَلِذَا قِیْلَ مَنْ نَامَ عَلٰی وُضُوْءٍ٥ فَهُوَ عَلَیْهِ حَتّٰی اسْتَیْقَظَ وَاِنْ نَقَضَ وُضُو ئُهُ فِی النَّوْمِ۔

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے اس سے معلوم ہوا سونا باوضو مستحب ہے اس لیے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے باوضو سوتم کیونکہ ایسی حالت میں رُوح قبض کی جائے تو وہ باوضو اُٹھے گا ایک روایت میں ہے جو شخص باوضو سو جائے گا ثواب وضو کا گو کہ وضو اُس کا سونے میں ٹوٹ گیا ہو۔ اس لیے کہ وہ حکم میں باوضو کے ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

شیطان قریب الموت شخص کے قریب آتا ہے اور کفر کی ترغیب دیتا ہے

حدیث میں آیا ہے کہ بے شک شیطان قریب الموت شخص کے قریب آتا ہے اور کفر کی ترغیب دیتا ہے۔ امام قرطبی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے فرمایا کہ شیطان حالت نزع میں کبھی باپ کی صورت میں آتا ہے اور کہتا ہے کہ

یہودیت حق ہے اور دوسرا شیطان ماں کی صورت میں آتا ہے اور نصرانیت کی دعوت دیتا ہے اگر ماں باپ اُن کے گروہ اولیاء میں نہ ہوں۔

حکایت

حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) سے وفات کے وقت لوگوں نے کلمہ کی تلقین کی۔ فرمایا میں اس کو بھولا نہیں ہوں کہ یاد کروں۔ حافظ شیراز (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے کیا خوب فرمایا ہے۔

مہرِ تو درود و عشقِ تو در سرم

باشیر اندر آمد وبا جان بدرر ود

حکایت

ایک صالح کو موت کے وقت تلقین کے لیے اُنہوں نے اپنی آنکھوں کو کھول دیا اور تبسم کر کے یہ بیت پڑھا

وَغَدَا يَدُ كُرُنِیْ عُهُودًا بِالْحِمیٰ

وَمَتٰی نَسِيْتُ الْعَهْدَ حَتّٰی اَذْكُرُ

یعنی کلمہ شریف ہمارے دلوں پر منقوش ہے اور اس کا دھیان ہم سے دور نہ ہوا کہ یاد کریں۔

☆....☆....☆....☆

باب ۱۰

بَابُ مَلَکِ الْمَوْتِ وَاَعْوَنَہٖ

عزرائیل علیہ السلام اور اُن کے همراهی فرشتوں کے بیان میں

ملک الموت طشت کے مانند روحوں کے لیتے ہیں جسکو چاہتے ہیں حکم الٰہی سے

اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) قَالَ جُعِلَتِ الْاَرْضُ یَھْلَکِ الْمَوْتِ مَثْلَ الطَّشْتِ یَتَنَاوَلُ الْاَرْوَاحَ مِنْ حَیْثُ شَاءَ وَجُعِلَ لَہٗ اَعْوَانُ یَتَوَفَّوْنَ الْاَنْفُسَ ثُمَّ یَقْبِضُھَا مِنْھُمْ.

نقل کی بخاری اور مسلم اورابونعیم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے مجاہد (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) سے گردانی گئی زمین واسطے ملک الموت یعنی عزرائیل (عَلَیْہِ السَّلَامَ) کے مانند طشت کے لیتے ہیں روحوں کو جس کو چاہتے ہیں (حکمِ الٰہی سے) اور مقرر کیے گئے ان کو مددگار فرشتے کہ وہ جان نکالتے ہیں انسان کی پھر لیتے ہیں ان سے روحوں کو عزرائیل (عَلَیْہِ السَّلَامَ)۔

عزرائیل (عَلَیْہِ السَّلَامَ) کبھی روحوں کو اپنے ہاتھ سے قبض کرتے ہیں کبھی ان کے ہمراہی فرشتے ان کے حکم سے قبض کرتے ہیں

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) اَفَا دَ الْحَدِیْثُ اَنَّ مَلَکَ الْمَوْتِ یَعْنِیْ عِزْرَائِیْلَ قَدْیَقْبِضُ الْاَرْوَاحَ

بِنَفْسِہٖ وَقَدْ یَقْبِضُ اَعْوَ اَعْوَانَہٗ بِاَمْرِہٖ.

مؤلف(رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے کہ اس حدیث مبارکہ سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ تحقیقی ملک الموت یعنی عزرائیل علیہ السلام کبھی روحوں کو اپنے ہاتھ سے قبض کرتے ہیں اور کبھی ان کے ہمراہی فرشتے روح قبض کرتے ہیں ان کے حکم سے۔

اَجرَجَ دِیْنُوْرِیُ عَنْ اَبِیْ قَیْسٍ الْاَزْدِیِّ قَالَ قِیْلَ لِمَلَکِ الْمَوْتِ کَیْفَ تَقْبِضُ الْاَ رْوَاحَ قَالَ اُدْعُوْھَا فَتُجِیْبُنِیْ

نقل کی دینوری نے ابی قیس ازدی (رحمۃ اللہ علیہ) سے کہ کہا کسی نے عزرائیل(عَلَیْہِ السَّلَامْ) سے پوچھا کیسے قبض کرتا ہے تُو روحوں کو۔ کہا ندا کرتا ہوں میں ان کو پس جواب دیتی ہے وہ روح یعنی جس کو موت قریب ہے۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّ لِمَلَکِ الْمَوْتِ مَوْتاً تُجِیْبُہُ الْاَرْوَاحُ بِلَا اِخْتِیَارٍ مِنْ عُبَّادٍ لِاَنَّہٗ لَا یَخْتَارُ الْمَوْتَ اَحَدٌ.

مؤلف(رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے کہ فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ ملک الموت کی آواز کا جواب دیتی ہیں ارواح بغیر اختیار بدنوں کے اس لیے کہ کوئی موت کو نہیں اختیار کرتا ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

ملک الموت (علیہ السلام) ہر مومن کے ساتھ نرمی اور شفقت کرتے ہیں

طبرانی اور ابن مندہ نے حارث بن الخزرج (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ایک انصار جو قریب الموت تھے ان کے ہاں تشریف لے گئے تو دیکھا ملک الموت (علیہ السلام) سرہانے انصار کے کھڑے ہیں۔ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا اے ملک الموت (علیہ السلام)

میرا صحابی ہے اس پر بہت نرمی اور شفقت کر۔ ملک الموت نے کہا اے رسولِ مقبول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) آپ خاطر کو مطمئن رکھیئے کہ میں ہر مومن کے ساتھ نرمی اور مہربانی کروں گا۔

عزرائیل (علیہ السلام) خود بندۂ مومن کو کلمہ شریف کی تلقین کرتے ہے

امام جعفر صادق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے فرمایا ہے کہ ملک الموت (علیہ السلام) اوقات نماز میں ہر مومن پر متوجہ ہوتے ہیں اور وقت انتقال اس شخص کو جو پنجوقتہ نمازی تھا پہچان کر اس کے نزدیک ہوتے ہیں اور شیاطین کو دور کر کے خود لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ کہہ کے تلقین کرتے ہیں۔ مترجم کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو کیسا شرف عطا فرمایا ہے کہ خود عزرائیل (عَلَیْہِ السَّلَامْ) کلمہء شریف کی تلقین کرتے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ اللہ تعالیٰ بطفیل رسول اکرم (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہر مسلمان کو کلمہء طیبہ سے با ایمان اٹھائے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر کرے۔ ایک بزرگ کیا عمدہ فرماتے ہیں۔

ایمان چون سلامت بلبِ گور بریم

اَحْسَنْتُ زہے خوبی و چالاکی

ملائکہ کو گالی دینے سے خدا تعالیٰ راضی نہیں ہوتا

كَمَارُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اَنَّ الْمَلَکَ كَانَ يَقْبِضُ الْاَرْوَاحَ بِغَيْرِ وَجْعٍ فَسَّهُ النَّاسُ وَلَعَنُوْهُ فَشَكٰى اِلٰى رَبِّهٖ فَوَضَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْاَوْجَاعَ وَنُسِیَ مَلَكَ الْمَوْتِ فَيُقَالُ مَاتَ فُلَانٌ بِوَجْعٍ كَذَا.

جیسا کہ مروی ہے جابر بن زید (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے تحقیق عزرائیل علیہ السلام روح قبض کرتے تھے بغیر درد کے پس گالی دیتے تھے ان کو لوگ اور ملامت کرتے تھے۔ مقرر کیا اللہ (عزّ وجل) نے دردوں کو

جس سے بھول گئے لوگ عزرائیل (علیہ السلام) کو۔ پس کہا جاتا ہے کہ مر گیا فلاں شخص فلاں بیماری سے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) اَفَادَ الْحَدِيْثُ اَنَّ سَبَّ الْمَلاَئِكَةِ لاَ يَرْضٰى بِهِ الرَّبُّ تَعَالٰى

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے کہ فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ ملائکہ کو گالی دینے سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔

اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيمٍ عَنِ الْاَعْمَش (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) قَالَ كَانَ مَلَكُ الْمَوْتِ يَظْهَرُ النَّاسَ فَيَاتِى الرَّجُلَ فَيَقُوْلُ اِقْضِ حَاجَتَكَ فَاِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَكَ فَشَكٰى عَنْهُ فَيَقُوْلُ اِقْضِ حَاجَتَكَ فَاِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَكَ فَشَكٰى عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى الدَّاءَ وَجَعَلَ الْمَوْتَ خُفْيَةً

ابونعیم (رحمۃ اللہ علیہ) نقل کرتے ہے اعمش (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) فرماتے ہیں کہ ملک الموت ظاہر ہوتے ہیں لوگوں پر پس آئے وہ ایک کے اور کہا پورا کر لے اپنے کام کو پس میں تیری روح کو قبض کرنے والا ہوں۔ پس شکوہ کیا اس نے اللہ (عزّ وجل) سے کہ بھیجا اللہ (عزّ وجل) نے بیماری کو اور گردانا موت کو پوشیدہ۔

حضرت عزرائیل (عَلَيهِ السَّلاَم) اور حضرت موسیٰ (عَلَيهِ السَّلاَم) کا قصہ عجیب

كَمَا رُوِىَ اَبُوْ هُرَيْرَة (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) قَالَ كَانَ مَلَكُ الْمَوْتِ يَاتِىْ النَّاسَ عِيَانًا فَاَتٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ اَجِئْتَ زَائِرًا اَمْ قَابِضًا قَالَقَابِضًا فَلَطَمَه، ففقاءَ عَيْنُه، فَاَتٰى مَلَكُ الْمَوْتِ رَبَّه، فَقَالَ يَارَبِّ عَبْدُكَ مُوْسٰى فَقَاعَيْنِىْ وَلَوْ لاَ كَرَامَةٌ عَلَيْكَ لَشَقَقْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذْهَبْ اِلٰى عَبْدِىْ فَقُلْ لَه، فَلْيَضَعْ يَدَه، عَلٰى جَلْدِ ثَوْرٍ فَلَه، بِكُلِّ شَعْرَةٍ وَارَتْ يَدَه، سَنَةً فَاَتَاهُ فَقَالَ مَابَعَدَ هٰذَا قَالَ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰ نَ

فَشَمَّهٗ شَمَّةً.

جیسا کہ روایت کیا گیا ہے ابو ہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کہ تھے ملک الموت یعنی عزرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) آتے لوگوں کے پاس ظاہر (یعنی انسان کی شکل میں) اور آئے نزدیک موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے (بصورت انسان) فرمایا۔ موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کیا آیا تُو ملاقات کو یا روح کی قبض کو۔ عزرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) نے کہا میں تمہاری روح قبض کرنے کے لیے آیا ہوں۔ پس طمانچہ مارا موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے یعنی ملک الموت (عَلَیْہِ السَّلَام) کی آنکھ پھوڑ ڈالی (یعنی حضرت موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) اس وقت غصہ کی حالت میں تھے اور ان کے خیال میں تھا کہ میری عمر اور دراز ہے شاہد عزرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کو بھول چوک ہوگئی ہو کیونکہ انہوں نے یہ نہ کہا کہ میں اللہ (عزّ وجل) کے حکم سے آیا ہوں۔ چونکہ حضرت موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کی پاک طبیعت میں کہ وہ مظہر جلال تھی نہایت تیزی وشدت تھی یہ کام کیا۔ چنانچہ اپنے بھائی ہارون (عَلَیْہِ السَّلَام) کی داڑھی اور بال پکڑ لیے تھے بسبب تقصیر کے کہ بیچ منع گوسالہ پرستی کے دیکھی) پس آئے عزرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور کہا اے اللہ (عزّ وجل) تحقیق پھوڑ ڈالی آنکھ میری تیرے بندے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے اور اگر نہ ہوتی تیری مہربانی اُن پر تو سختی میں ڈالتا میں اُن کو یعنی ورح قبض کرتا۔ پس پھیری اللہ تعالیٰ نے طرف اس کے آنکھ اس کی اور فرمایا کہ جا تو پھر میرے بندے کے پاس یعنی موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے نزدیک اور کہہ اس کو۔ پس رکھ ہاتھ اپنا یعنی ایک ہاتھ یا دونوں ایک بیل کی پیٹھ پر پس اس چیز کو کہ ڈھانکے مانند تیرا بالوں سے یعنی جتنے بال بھر تیرے ہاتھ کے نیچے ہیں تیری عمر بڑھا دی جائے گی بشمار اُن کے۔ اُتنی ہی برس بعد آئے عزرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) نزدیک موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے کہا موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے پھر بعد اس زندگان دراز کے کیا ہے۔ کہا عزرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) نے پھر موت ہے۔ کہا موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے پس اختیار کی میں نے موت ابھی اور اٹھائے گئے وہ اس

جائے سے مقام بزرگ میں اور قبض کی گئی ان کی روح۔

﴿ فائدہ ﴾

مستحب دفن کرنا مواضع متبرکہ میں اور قریب ہونا مدافن صالحین سے

یعنی قریب کیے گئے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَامَ) بیت المقدس سے جو بیت الرب اور مدفن انبیاء تھا۔ کیونکہ حضرت موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَامَ) دعا کرتے تھے کہ اے خداوند مجھ کو بیت المقدس سے قریب کر اور وہ اس وقت شاید تیہ میں تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے دفن کو مواضع متبرکہ میں اور قریب ہونا مدافن صالحین سے۔

نشانِ قبر حضرت موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَامَ)

بخاری اور مسلم میں ہے کہ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اگر ہوتا میں نزدیک بیت المقدس کے تو البتہ دکھا دیتا میں تم کو قبر موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَامَ) کی ایک جانب راہ کے تو وہ ریت سرخ کے وہاں ہے۔ اس لیے کہا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کہ موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَامَ) کی قبر اس جگہ معین مشہور ہے۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) اَفَادَالْحَدِیْثُ اَنَّ قُوَّۃُ الْاَنْبِیَاءِ فَوْقَ قُوَّۃِ الْمَلَائِکَۃ حَیْثُ فُقِئَتْ عَیْنُ عِزْرَائِیْلَ بِضَرْبَۃِ مُوْسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامَ وَاَنَّ قَصْرَ الْاَمَلِ اَوْلیٰ مِنْ طُوْلِہٖ فَاِنَّ الْغَایَۃَ الْمَوْتُ لَاَ بُدَّمِنْدُ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے کہا کہ فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ تحقیق قوت اور شوکت انبیاء کا بنی آدم سے بڑھ کر ہے قوت اور غلبہ سے ملائکہ کے کیونکہ پھوڑ ڈالی گئی آنکھ عزائیل علیہ السلام کی مار سے موسیٰ علیہ السلام کے اور تحقیق کمی اُمیدوں کی انسان کے لیے بہتر ہے اُمید ہائے کیثرہ سے۔

﴿ فائدہ ﴾

انبیاء(عَلَیھِمِ السَّلَام) افضل ہیں ہر بشر اور ملائکہ سے

کتب عقائد میں مصرح ہے کہ انبیاء(عَلَیھِمِ السَّلَام) بشر کے افضل ہیں انبیاء(عَلَیھِمِ السَّلَام) سے ملائکہ کے اور خواص بشر کے افضل ہیں خواص سے ملائکہ کے اور عوام بشر کے افضل ہیں عام ملائکہ سے۔اس لیے انبیاء بشر(عَلَیھِمِ السَّلَام) کے غالب ہیں انبیاء(عَلَیھِمِ السَّلَام) کے ملائکہ سے جیسا کہ مولف(رَحمَةُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے لکھا ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

حضرت عزرائیل(عَلَیہِ السَّلَام) اور حضرت ابراہیم(عَلَیہِ السَّلَام) قصہ عجیب

ابن ابی الدنیا نے عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) اور عبداللہ بن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سے روایت کیا ہے کہ جب حق تعالیٰ نے ابراہیم(عَلَیہِ السَّلَام) کو خلیل کا خطاب دیا تو ملک الموت(عَلَیہِ السَّلَام) نے بھی جناب الٰہی سے حکم چاہا کہ ابراہیم(عَلَیہِ السَّلَام) کو اس کی خوشخبری دوں۔حکم باری (عزّ وجل) ہوا۔ملک الموت (عَلَیہِ السَّلَام) نے نزدیک ابراہیم(عَلَیہِ السَّلَام) کے آکر خوشخبری دی ابراہیم(عَلَیہِ السَّلَام) سن کر حمد الٰہی بجالائے اس کے بعد فرمایا۔اے ملک الموت(عَلَیہِ السَّلَام) ارواح کو کفار کے کس طرح قبض کرتے ہو۔ملک الموت(عَلَیہِ السَّلَام) نے کہا اے ابراہیم(عَلَیہِ السَّلَام) یہ دیکھنے کی تم کو طاقت نہیں ہے۔ابراہیم (عَلَیہِ السَّلَام) نے کہا مجھ کو طاقت ہے ملک الموت(عَلَیہِ السَّلَام) نے کہا۔منہ میرے روبرو پھیر لیں اور دوسری طرف دیکھیں۔ویسے ہی ابراہیم(عَلَیہِ السَّلَام) نے منہ پھیر لیا۔پھر دیکھا کہ عزرائیل(عَلَیہِ السَّلَام) کالے مرد کی صورت میں ہیں اور اُن کا سر آسمان کو پہنچا ہے اور ان کے منہ سے آتش کے شعلہ نکلتے ہیں اور ان کے

بدن پر جتنے بال ہیں ہر ایک بال مرد کی شکل پر ہے جو اس کے منہ اور ہر مسام سے آتش کے شعلہ نکلتے ہیں۔ ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَامْ) اس کو دیکھ کر بے ہوش ہوئے۔ بعد افاقہ کے ملک الموت (عَلَیْہِ السَّلَامْ) کو اصلی صورت میں دیکھا اور کہا: اے ملک الموت (عَلَیْہِ السَّلَامْ) اگر کافر کو کوئی رنج اور بلا نہ ہو تیری صورت کا دیکھنا اس کی موت کے لیے کافی ہے۔ اس کے بعد ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَامْ) نے ان کو کہ۔ اے عزرائیل (عَلَیْہِ السَّلَامْ) تو مومنوں کی روحوں کو کیسے قبض کرتا ہے۔ عزرائیل (عَلَیْہِ السَّلَامْ) نے کہا۔ منہ پھیرو۔ ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَامْ) نے منہ پھیر کے دیکھا کہ عزرائیل (عَلَیْہِ السَّلَامْ) بہت خوبصورت اور شکیل اور حسین جوان ہیں۔ خوشبو ان سے مہکتی ہے اور ان کے جسم پر سفید پر کیزہ لباس ہے بعد دیکھنے کے ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَامْ) نے فرمایا۔ اے ملک الموت (عَلَیْہِ السَّلَامْ) مسلمان کو وقتِ انتقال تیرا مبارک چہرہ دیکھنا راحت اور خوشی حاصل کرنے کے لیے کافی ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۱۱

بَابُ قَطْعِ الْاٰجَالِ کُلِّ سَنَہٖ

اجلوں کے ہر سال منقطع ہونے کے بیان میں

شعبان سے اگلے شعبان تک اجلیں منقطع ہوتی ہے

اَخْرَجَ الدَّیْلَمِیُّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) قَالَ تُقْطَعُ الْاٰجَالُ مِنْ شَعْبَانَ اِلٰی شَعْبَانَ حَتّٰی الرَّجُلِ یَنْکِحُ وَیُوْلَدُ لَہٗ وَقَدْ خَرَجَ اِسْمُہٗ فِی الْمَوْتٰی

نقل کی دیلمی نے ابو ہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے شعبان سے اگلے شعبان تک اجلین منقطع ہوچکی ہیں یہاں تک کہ آدمی نکاح کرتا ہے اور اس کی اولاد ہوتی ہے اور اس کا نام مردوں میں نکل چکا ہوتا ہے۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) یَعْنِی قَطْعَ الْاٰجَالِ اِظْھَارُہٗ لِلْمَلَائِکَۃِ وَاِلَّا فَلَا تَغْیِیْرَ لِتَقْدِیْرٍ سَبَقٍ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے کہ منقطع ہونا اجلوں کا ظاہر ہونا اس کا ہے واسطے ملائکہ کے وگرنہ پس نہیں تغیر ہے تقدیر ماسبق میں۔

شب برأت کا بیان

لِاَنَّہٗ رُوِیَ اَنَّہٗ یَفْتَحُ اللَّوْحُ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یَنْظُرُ فِیْہِ اِسْرَافِیْلُ نَظْرَۃً فَیَنْسَخُ مِنْہُ

نُسخَۃً بِمَا یَکُوْنُ فِیْ تِلْکَ لسَّنَۃِ مِنْ اَوَّلِھَا اِلٰی اٰخِرِھَا فَیَدْفَعُ نُسْخَۃَ الْاَرْزَقِ اِلٰی مِیْکَائِیْلَ وَنُسْخَۃَ الْحُرُوْبِ وَالزَّلَازِلِ وَالْخَسْفِ وَالصَّوَاعِقِ اِلٰی جِبْرَائِیْلَ وَنُسْخَۃَ الْاَعْمَالِ اِلٰی اِسْمَائِیْلَ صَاحِبُ سَمَاءِ الدُّنْیَا وَھُوَمَلَکٌ عَظِیْمٌ وَنُسْخَۃَ الْمَصَائِبِ وَالْاٰجَالِ اِلٰی مَلَکَ الْمَوْتِ وَالْاِطْلَاعُ لَہ، بِمَا فِیْہِ اَزْیَدُ مِنْ ھٰذَا وَسُمِّیَّتْ ھٰذِہِ اللَّیْقَلَۃُ لَیْلَۃُ لَیْلَۃَ الْبَرَاءَ ۃِ لِاَنَّہ، یُعْطِیْ النَّاسُ بَرَاءَ ۃً فَیُعْطِیْ السُّعَدَاءُ بَرَاءَ ۃً مِنَ النَّارِ وَالْاَشْفِیَآءُ بَرَاءَ ۃً مِنَ الْجَنَّۃِ وَیُطِیْ الْکُلُّ بَرَاءَ ۃَ الْاَرْزَاقِ وَالْاٰجَالِ.

اس لیے کہ مروی ہے بتحقیق کھولا جاتا ہے لوحِ محفوظ پندرہویں شب کو جو برأت کی رات ہے پس دیکھتے ہیں اس کو اسرافیل (علیہ السلام) بغور تمام پس لکھ لیتے ہیں اس سے ایک دفتر نقل مطابق قبل کے جس میں احوال آئے ہیں اس سال کے ابتدا سے آخر تک پس دفتر رزقین کا دیتے ہیں میکائیل (علیہ السلام) کو اور دفتر جنگین اور زلزلین کا اور زمین کے دھنسنے کا اور آتش کے سلگنے کا دیتے ہیں جبرائیل (علیہ السلام) کو اور دفتر اعمال بندوں کا دیتے ہیں اسماعیل فرشتے کو جو مالک ہے پہلے آسمان کا اور اس دفتر میں زیادہ تفصیل ہے اور نام رکھا گیا اس رات کا شبِ برأت کیونکہ دیئے جاتے ہیں لوگوں کو برأت دو قسم کے پس دی جاتی ہے نیکوں کو برأت دوزخ سے اور بدوں کو برأت جنت سے یعنی نیکوں کو دور دوزخ سے کیا جاتا ہے اور بدلوگوں کو محرومی جنت سے اور لے جاتے ہیں اس شب ہر ایک رزقین اور احلیں۔

برأت دو قسم کے ہیں

اللہ تعالیٰ کا شب برأت کو ظاہر اور شب قدر کو پوشیدہ رکھنے کا بھید

قَالَ الشَّعْبِیُ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) اَنَّ اللہِ تَعَالٰی اَظْھَرَ لَیْلَۃَ الْبَرَاءَ ۃِ فَاخْفَی لَیْلَیۃَ الْقَدْرِ رِعَایَۃً بِمَا ھُوَ الْاَصْلَحُ لِلْعِبَادِ وَذٰلِکَ لِاَنَّ لَیْلَۃَ الْبَرَاءَ ۃِ فِیْھَا خَوْفٌ وَفَزْعٌ کَانَ کُلُّ اِنْسَانٍ یَّخَافُ اَنَّ

اِسْمُہٗ لَعَلَّ یَخْرُجُ مِنْ دِیْوَانِ الْاَحْیَاءِ وَیُکْتَبُ فِیْ دِیْوَانِ الْاَمْوَاتِ وَاِذَا کُتِبَ فِیْ دِیْوَانِ الْاَحْیَاءِ فَھُوَ یُخَافُ اَنَّہٗ یُکْتَبُ بِالسَّعَادَۃِ اَمْ بِالشَّقَاوَۃِ فَاَظْھَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ وَیَکُوْنُوْا عَلَی الْخُوْفِ مِنْہُ وَاَمَّا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ فَھِیَ لَیْلَۃَ الرَّحْمَۃِ وَالْمَغْفِرَۃِ فَلَوْ اَظْھَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَکَانَ النَّاسُ یَتَکَّلُوْنَ عَلَیْہِ یَعْنِیْ یَنَامُوْنَ فِیْ سَآیِرِ اللَّیَالِیْ وَیَعْبُدُوْنَ اللّٰہَ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَۃِ فَفَعَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِذٰلِکَ الْحِکْمَۃِ اِظْھَارُ لَیْلَۃِ الْبَرَاءَۃِ وَاَخْفَالَیْلَۃَ الْقَدْرِ

کہا شعبی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے ظاہر کر دیا برأت کی رات کو اور پوشیدہ رکھا ہے شب قدر کو واسطے رعایت بہتری بندوں کے کہ نہ رُکیں لوگ عبادت سے کیونکہ برأت کی رات خوف اور دہشت کی ہے کہ ایک انسان ڈرتا ہے کہ شاید اس کا نام زندوں کے دفتر سے نکل کے مُردوں کے دفتر میں لکھا جائے گا اگر لکھا جائے اس کا نام زندوں کے دفتر میں پھر خوف کرتا ہے کہ وہ نیک بخت لکھا جاتا ہے یا بد بخت پس ظاہر کر دیا اللہ تعالیٰ نے اس شب برأت کو کہ عبادت کریں اللہ کی اور ہوں خوف کرنے والے اس کے اور شب قدر کو اللہ تعالیٰ نے اس لیے مخفی رکھا کہ وہ رات رحمت اور مغفرت کی ہے پس اگر ظاہر کر دیتا اس کو اللہ تعالیٰ تو البتہ لوگ اعتماد کرتے اسی پر یعنی سے راتوں میں اور عبادت کرتے اللہ تعالیٰ کی مخصوص اس شب اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ سے ظاہر کر دیا شب برأت کو اور مخفی رکھا شب قدر کو۔

﴿ فائدہ ﴾

فضیلت شب قدر

قول شعبی کا موافق ہے قول حضرت عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے جو مسلم شریف میں ہے کہ انہوں نے فرمایا جو شخص کہ قیام کرے تمام سال یعنی عبادت کرے تمام سال تو پائے شب قدر کو۔ یعنی شب قدر تمام سال کے ایک دن میں غیر معین ہے دائر ہے یہ مذہب ہے بعض علماء دین کا مگر اکثر علماء

فرماتے ہیں کہ آیات قرآن اور اکثر حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر رمضان شریف میں ہے خصوصاً طاق راتوں عشرہ اخیر میں اور خصوصاً ستائیسوں شب میں اور اس شب قدر میں تجلی رحمت خاص باری تعالیٰ کی آسمان دنیا پر وقت غروب سے صبح تک ہوتی ہے اور اس میں اترتے ہیں ملائکہ کرام واسطے ملاقات صلحاء اور عابدین کے اور یہ شب خاص اس امت مرحومہ کے لئے مقرر ہوئی اس لیے کہ باوجود چھوٹی عمروں کے ثواب بہت سا پائیں جو ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے یعنی بنی اسرائیل میں ایک زاہد شمعون (رحمتہ اللہ علیہ) نامی تھا جس نے ہزار ماہ اللہ (عزّ وجل) کی عبادت اور جہاد فی سبیل اللہ میں گزارا تھا پس ہمارا ایک شب کا جاگنا عبادت میں اس کے ہزار ماہ کی عبادت سے بڑھ جاتا ہے گویا یہ امت مرحومہ پر احسان خاص ہے۔

اَخْرَجَ اَبُوْيَعْلٰى بِسَنَدٍ حَسَنَهِ الْمُنْذَرِىّ عَنْ عَائِشَة (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا) اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّه' اِلَّا يَوْمًا اَوْيَوْمَيْنِ فَسَالْتُه' قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَكْتُبُ فِيْهِ كُلَّ نَفْسٍ مَيِّتٍ تِلْكَ السَّنَةِ وَاَحْبَبْتُ اَنْ يَاتِىَ اَجَلِىْ وَاَنَا صَائِمٌ

نقل کی ابویعلی نے ساتھ سند حسن کے بی بی عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا) سے کہ کہا تحقیق رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) روزہ رکھتے شعبان میں تمام ماہ مگر ایک دن یا دو دن یعنی شعبان کا اکثر ماہ روزہ رکھتے تھے پس پوچھا۔ میں نے اس کا سبب پوچھا۔ فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ لکھتا ہے اس ماہ شعبان میں نام ان لوگوں کا جو اس سال انتقال کرتے ہیں۔ پس دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ آئے موت میری اور میں روزہ دار ہوں۔

شب برأت میں جاگنا اور دن کو روزہ رکھنا بہت افضل ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) مَعْنَاهُ اَنْ يَّكْتُبَ اَجَلِىْ وَاَنَا عَلٰى صَوْمٍ فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ اِحْيَاءَ لَيْلَةِ

الْبَـرَاءَـةِ اَحَبُّ لِاَنَّهُ يُكْتَبُ فِيهَا الْاٰجَالُ وَيُعْطِي الْاٰمَالُ لِاَنَّهُ رُوِيَ اَنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيُنَادِيْ مَلَكٌ طُوْبٰى لِمَنْ بَكٰى فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَيُنَادِيْ مَلَكٌ اٰخَرُ طُوْبٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْ هٰذِهِ الَّيْلَةِ وَيُنَادِيْ مَلَكٌ اٰخَرُ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهٗ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطٰى سُوَالُهٗ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيَغْفَرُ لِلّٰهُ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَائِيْلُ مَتٰى يَخْلُقُ هٰذِهِ الْاَلْوَابُ قَالَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہ) کہتا ہے کہ معنی اس حدیث کا یہ کہ آئے موت میری اور میں روزہ دار ہوں یہ ہے کہ شب برأت میں جاگنا اور دن کو روزہ رکھنا بہت بہتر ہے کیونکہ لکھے جاتے ہیں اس رات اجلیں اور دیئے جاتے ہیں رزقین اور امیدیں اس لیے کہ مروی ہے دروازے آسمان کے کھل جاتے ہیں اس شب پس ندا کرتا ہے ایک فرشتہ خوشخبری ہو اس کو جو نماز پڑھتا ہے اس رات اور ندا کرتا ہے دوسرا فرشتہ خوشخبری ہو اس کو دعا کرتا ہے اس رات اور ندا کرتا ہے اور ایک فرشتہ خوشخبری ہو اس کو جو زاری کرتا ہے اس رات اور ندا کرتا ہے ایک اور فرشتہ کہتا ہے اب دعا کرنے والا پس قبول کی جائے گی اس کی دعا کون ہے اب سوال کرنے والا۔ پس دیا جائے گا اس کا سوال کون ہے اب مغفرت چاہنے والا پس بخشا جائے گا وہ اور پوچھا رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے جبرائیل (عَلَيْهِ السَّلَام) سے پھر کب بند ہوتا ہے یہ دروازہ آسمان کا کہا وہ جس وقت صبح ہو۔

شب برأت میں نوافل پڑھنے کا طریقہ

وَلِذَا رُوِيَ مِنَ الْمَشَائِخِ اَنَّهٗ يُصَلِّيْ لَيْلَةَ الْبَرَاءَةِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً وَالْاِخْلَاصُ خَمْسَ عَشَرَ مَرَّةً وَقِيْلَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ الْاِخْلَاصُ اَلْفَ مَرَّةٍ فَيُكْتَبُ فِي السُّعَدَاءِ فَيُطِيْ بَرَاءَةَ السُّعَدَاءِ وَاِنْ كَانَ مِنَ الْاَشْقِيَاءِ وَقِيْلَ يُصَلِّيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ

مِائَةَ رَكْعَتَهٖ بِخَمْسِيْنَ تَسْلِمْمَةً فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ الْإِخْلَاصُ عَشْرُ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ يُغْفِرُ جَمِيْعَ ذُنُوْبِهٖ وَيُوَسِّعُ رِزْقَهُ وَيَبَارَكُ فِيْ عُمْرِهٖ وَيُعْطِهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْاٰخِرِ مَالَا رُوِيَ اَيْضًا يَقْرَءُ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ سُوْرَةَ يٰسٓ ثَلٰثَ مَرّٰاتٍ بِنِيَّةِ طُوْلِ عُمْرِهٖ وَمَرَّةً بِنِيَّةِ الْغِنٰى وَدَفْعُ الْفَقْرِ وَمَرَّةً بِنِيَّةِ الْاَمْنِ الْبَلَاءِ

اس لیے کہ مروی ہے بزگان دین (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) سے پڑھیں شب برأت میں دو کعت، ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے آیہ الکرسی ایک بااور قل ھو اللہ گیارہ بار اوردوسری ترکیب یہ ہے کہ پڑھے بعد سورہ فاتحہ کے قل ھو اللہ ہزار بار ہر رکعت میں اور کہا مشائخ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے کہ نماز پڑھیں اس شب کو سو رکعت پچاس سلام سے یعنی پچاس دوگانہ پڑھیں بعد سورہ فاتحہ کے قل ھو اللہ دس بار پڑھیں تحقیق بخشے جائیں گے تمام گناہ اس کے اور کشادہ کی جائے گی روزی اس کی اور برکت دیا جائے گا اس کے غم میں اور دے گا اللہ تعالیٰ اس کو اجر بے شمار اور مروی ہے کہ تحقیق پڑھے اس رات یٰسین کی سورہ کو تین بار پہلے بار درازی عمر کی نیت سے۔ دوسری بار ترقی روزی ودفع مفلسی کی نیت سے اور تیسرے بار دفع بلا کی نیت سے شب برأت میں مردوں کے نام فاتحہ دینا اوران کو حتی المقدور مالی وبدنی ثواب پہنچانا خیر القرون سے ثابت ہے۔

اوراس شب برأت میں مردوں کے نام فاتحہ دینا اوران کو حتی المقدور مالی اور بدنی ثواب پہنچانا خیر القرون سے ثابت ہے

اوراس شب برأت میں مردوں کے نام فاتحہ دے اور حتی المقدوران کو مالی اور بدنی سے ثواب پہنچائے اور یہ ثابت ہے خیر القرون سے چنانچہ خود آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) خصوصاً شب برأت

کو قبرستان تشریف لے جاتے اور دعاء مغفرت فرماتے جیسا وارد ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ کو آ کر کہا کہ یہ شب برأت ہے آپ قبرستان تشریف لے جا کے اہل قبور کے لیے فاتحہ و دعاء مغفرت کیجئے۔

اَخْرَجَ اَبُوْ الشَّيْخِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حِجَارَة (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) **قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى شَجْرَةً تَحْتَ الْاَرْضِ لَيْسَ مَخْلُوْقٌ اِلَّا لَه، فِيْهَا وَرَقَةٌ فَاِذَا سَقَطَتْ وَرَقَةُ عَبْدٍ خَرَجَتْ رُوْحُه، مِنْ جَسَدِهٖ فَذٰلِكَ قَوْلُه، تَعَالٰى وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا**

نقل کی ابوالشیخ محمد بن حجارہ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) سے پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ایک درخت کو نیچے زمین کے جب پیدا ہوتا ہے آدمی تو اس درخت میں ایک پتا پیدا ہوتا ہے جس وقت گرتا ہے وہ پتا تو انتقال پاتا ہے وہ شخص پس قول اللہ (عزّ وجل) کا اسی کے طرف مشیر ہے۔ نہیں گرتا ہے کوئی ایک پتے سے مگر جانتا ہے اس کو اللہ (عزّ وجل)۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) **دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّه، لَا يَمُوْتُ اَحَدٌ اِلَّا يَعْلَمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرُوِىَ اَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ يَنْظُرُ اِلٰى تِلْكَ الْاَوْرَاقِ وَمَا هُوَ اِلَّا قُرْبَ مَوْتِه، فَيَقِيْضُ الْاَرْوَاحَ بِسُقُوْطِ الْاَوْرَاقِ وَمَا هُوَ اِلَّا فِىْ نُسْخَةِ الْآجَالِ الَّتِىْ دَفَعَ اِلَيْهِ اِسْرَافِيْلُ**

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ نہیں انتقال پاتا ہے کوئی مگر جانتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اور مروی ہے کہ عزرائیل (عَلَيْهِ السَّلَام) ہمیشہ دیکھتے ہیں اور جس وقت وہ پتا پیلا ہوتا ہے تو جان لیتے ہیں کہ وہ قریب الموت ہے۔ پس قبض کرتے ہیں روحوں کو بہ سبب گرنے پتوں کے اور یہ نام مرقوم ہیں ان کے دفتر میں جو اسرافیل (عَلَيْهِ السَّلَام) نے عزرائیل (عَلَيْهِ السَّلَام) کو دیئے تھے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۱۲

بَابُ تَحْسِیْنِ الظَّنِ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَالْخَوْفِ مِنْہُ

اللہ تعالیٰ سے نیک گمان اور خوف رکھنے کے بیان میں

دوست رکھنے والا اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو

دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو

اَخْرَجَ اِبْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ اِذَا رَاَیْتُمْ بِالرَّجُلِ الْمَوْتَ فَبَشِّرُوْہُ لِیَلْقٰی رَبَّہٗ وَھُوَ یُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَاِذَا کَانَ حَیًّا فَخَوِّفُوْہُ لِیَتُوْبَ.

نقل کی ابن مبارک (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے ابن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ جس وقت دیکھو تم کسی کو قریب الموت پس خوشخبری دو اس کو کہ وہ ملاقات کرے گا اپنے رب سے اور وہ نیک گمان رکھے ساتھ اللہ کے اور جس وقت ہو تندرست پس خوف بتلاؤ اس کو اللہ عزّ وجل کا تا کہ توبہ کرے۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) اَفَادَالْحَدِیْثُ اَنَّ فِیْ حَالَتِہِ الْصِحَۃِ وَالْاِسْتِطَاعَۃِ الْخَوْفُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَفْضَلُ لِیَکُوْنَ مُعِیْنًا عَلَی الطَّاعَۃِ وَالْعِبَادَۃِ وَحَالَۃِ الْمَرْضِ وَالْعِجْزِ الرَّجَاءُ اَحْسَنُالظَّنِّ بِاللّٰہِ تَعَالٰی اَفْضَلُ لِیَکُوْنَ الرَّجُلُ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاَحَبَّ اللّٰہُ لَقَائَہٗ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے کہ فائدہ دیا حدیث نے حالت صحت اور قدرت میں کہ اللہ عزّ وجل سے خوف رکھنا۔ بہت بہتر ہے کہ ہو مددگار اوپر طاعت اور عبادت کے اور حالت مرض میں اور عاجزی کے اللہ

عزّ وجل سے بھلائی کی اُمید رکھنا بہتر ہے تا کہ ہو وہ دوست رکھنے والا اللہ عزّ وجل کی ملاقات۔ دوست رکھتا ہے اللہ عز وجل اُس کی ملاقات کو۔

انسان کی معرفت کے واسطے تین دراوزے گردانے گے ہیں

قَالَالشَّعبی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) اَنَّ اللّٰـہَ جَعَلَ اَمرِ فَتاءِ ثَلٰثَۃَ اَبوَابِ اَب الۡخَوۡفِ وَبَابُ الرَّجَاءِ وَبَابُ الۡمحَبَّۃِ اُعۡطِی مِنۡ کُلِّ بَابُ حَظُّہٗ یَکُوۡنُ دَلِیۡلاً اِلٰی بُلُوۡغِ الۡمَقۡصُوۡدِ فَمَنۡ فُتِحَ عَلَیۡہِ بَابُ الۡخَوۡفِ یَکُوۡنُ بَاکِیًا اٰنَاءَ الَّیۡلِ وَالنَّھَارِ فَیَطۡھَرُ بَدَنُہٗ بِالدُّم مُرۡعِ وَیُطۡفِی بِدُمُوۡعِہٖ حَرُّ النَّارِ لِاَنَّہٗ رُوِیَ عَنۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمُ قَالَ یَقُوۡلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَالاَ اَجۡمَعُ بَیۡنَ خَوۡفَیۡنَ وَاَمۡنَیۡنِ فَمَنۡ حَافَنِیۡ فِی الدُّنۡیَا اٰمَنۡتُہٗ فِی الۡاٰخِرَۃِ وَمَنۡ اٰمِنَنِیۡ فِی الدُّنۡیَا خَوَّفۡتُہٗ فِی الۡاٰخِرَۃِ

شعبی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے بنائے واسطے معرفت انسان کے تین دروازے (۱) **باب الخوف** (۲) **باب الامید** (۳) **باب المحبت**۔ جس شخص کو یہ تینوں دروازے میسر ہوں دلیل ہے حصولِ مقصد کی جس پر کہ کھلے گا دروازہ خوف کا تو وہ ہوگا زاری اور بُکا کرنے والا رات اور دن پھر۔ پس پاک ہوتا ہے اس کا بدن ساتھ قطرات چشم کے اور سرد ہو جاتی ہے بہ سبب اس کے حرارت دوزخ کی کیونکہ مروی ہے۔ رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے کہ فرمایا حق تعالیٰ نے نہیں جمع کرتا ہوں میں درمیان دو خوف اور دو امن کے۔ جس شخص نے خوف کیا مجھ سے دنیا میں امن دوں گا میں اُس کو آخرت میں اور جو شخص کہ نہ ڈرا مجھ سے دنیا میں خوف دلاؤں گا میں اس کو آخرت میں۔ یعنی عذاب دوں گا میں اس کو۔

رُوِیَ فِی الْاَ خْبَارِ عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہ' قَالَ مَامِنْ طَاعَۃٍ اِلَّا وَبَیْنَ ثَوَابِھَا اِلَا ثُوَابُ قَطْرَۃُ مِنْ دَمِعِ الْمُوْمِنِ تَسِیْلُ عَلٰی خَدَّیْہِ مِنْ خَوْفِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاِنَّہ' لَا یَعْرِفُ ثَوابَھَا اِلَّا اللّٰہُ وَذٰلِکَ یُطْفِیُ حَرَارَۃَ النَّارِ۔

مروی ہے حدیثوں میں کہ فرمایا آنحضرت ﷺ سے نہیں ہے کوئی ایک عبادت مگر اس کا ثواب حاصل ہوتا ہے جو قطرہ چشم کا مومن کے چہرے سے گرتا ہے بسبب خوفِ خدا کے اس کا ثواب اتنا بہت ہے کہ نہیں جانتا ہے اس کو مگر اللہ عزّ وجل اور وہ قطرہ چشم کا بجھا دیتا ہے دوزخ کی حرارت کو۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سات آدمیوں کو نظر رحمت سے دیکھے گا

وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اَنَّہُ قَالَ سَبْعَۃُ یَظِلُّھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ ظِلِّ عَرْشِہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلَّہ' رَجُلُ ذَکَرَ اللّٰہَ تَعَالٰی خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی حَتّٰی سَالَ الدَّمْعُ فَقَرَءَ فِی الْخِلْوَۃِ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاوٰیٰ

مروی ہے نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے کہ فرمایا سات آدمی ہیں کہ سایہ دے گا ان کو اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَل) عرش کے نیچے وہ دن کہ نہیں ہے سایہ کسی کا مگر اس کا یعنی قیامت کے دن نظرِ رحمت سے دیکھے گا اُن میں سے ایک وہ شخص ہے کہ یاد کیا اللہ (عَزَّوَجَل) کو پوشیدگی میں پھر لایا آنکھوں کو اللہ کے خوف سے یہاں تک کہ نکالا قطروں کو چشم سے اور پڑھا خلوت میں اس آیت کو جو شخص کہ خوف کیا اس نے اپنے رب کا اور باز رکھا اپنے نفس کو بُرائی سے پس تحقیق جنت اس کا ٹھکانا ہے۔

حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کا مردہ سے کلام کرنا

رُوِی اَنَّ رَجُلاً فِیْ زَمَنِ عُمَرَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کَانَ شَدِیْدَ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَرءَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ هَاتِفًا یَهْتِفُ مِنْ قَبْرِہٖ قَدْ اَعْطَیْتُهُمَا یَا عُمَرُ.

واسطے اُس شخص کے جو خوف کرتا ہے آگے کھڑے ہونے رب کے دو بہشتیں ہیں وہ دہرا کر اس آیت کو پڑھنے لگا یہاں تک کہ گرا بیہوش ہو کر اور انتقال پا تا۔ اس بات کی خبر حضرت عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کو ہوئی۔ تشریف لائے حضرت عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اور اُس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جب دفن کیا گیا وہ تو رکھا حضرت عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے اپنا چہرہ اس کی قبر پر اور پڑھا اس آیت کو خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ پس جانب قبر سے ہاتف غیبی نے آواز کہ تحقیق دیں ہم نے یہ دونوں بہشت اس کو اے عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)

بندہ مومن اللہ تعالیٰ سے امید خیر رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی امید بر لاتا ہے

اَجْرَ جَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ وَاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ لَا یُحْسِنُ اَحَدُ کُمُ الظَّنَّ بِاللّٰہِ تَعَالٰی اِلَّا اَعْطَاہٗ ظَنَّہٗ

نقل کی ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ نہیں معبود سوائے اللہ کے بندہ مومن اگر امید خیر رکھتا ہے اللہ سے تو اللہ تعالیٰ اس کی امید کو بر لاتا ہے۔

قَالَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) هٰکَذَا رُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اَنَّہٗ قَالَ مَامِنْ اَحَدٍ یُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰہِ تَعَالٰی اِلَّا صَدَقَ اللّٰہُ ظَنَّہٗ وَاَوْفَاہُ ذٰلِکَ

مؤلف (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کہتا ہے ایسا ہی مروی ہے انس بن مالک (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے نہیں ہے کوئی ایک کہ نیک اُمید رکھے اللہ تعالیٰ سے مگر سچا کرتا ہے اللہ اس کی اُمید کو

اور پورا کرتا ہے اس کی اُمید کو۔

وَرُوِیَ عَنْ اَحْمَدَ عَنْ وَ اثِلَتہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَاعِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ فَلْیَظُنَّ بِیْ مَاشَاءَ

نقل کی امام احمد نے واثلہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ کہا سنا میں نے رسولِ خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے کہ فرمایا کہتا ہے اللہ تعالیٰ میں نزدیک گمان اپنے بندے کے ہوں۔ پس چاہیے اچھی اُمید رکھے مجھ سے۔

قَالَ الشُّعْبِیُّ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) حُکِیَ اَنَّ الْحَسَنَ الْبَصْرِیَّ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) وَالْفَرْزُدْقُ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) خَرَجَا اِلٰی جَنَازَۃٍ وَکَانَ اَحَدُھُمَاعَلَی الْفَرْسِ وَلْاٰخَرُ عَلَی الْبُغْلِ الْفَرْزُوْقُ لِلْحَسَنِ اِنَّ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ قَدْ خَرَجَ اَشَرُ النَّاسِ مَعَ اَفْضَلِ النَّاسِ فَقَالَ الْحَسَنُ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) لَسْتَ اَنْتَ بِاَشَرِّا النَّاسِ فَاِنَّ الْکُفَّارَ اَشَرُّمِنْلک وَلٰکِنْ اَخْبِرْنِیْ یَا الْفَرْزُوْقُ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) مَاذَا اَعْدَدْتَ لِیَوْمِ الْقِیَامَۃِ فَقَالَ الْفَرْزُوْقُ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) تَوْحِیْدُ سَبْعِیْنَ سَنۃً وَالشَّیْبَۃُ فِی الْاِ سْلَامِ وَحُسْنُ الظَّنِّ بِاللّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ الْحَسَنُ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) ھٰذَا اَحْسَنُ یَعْنِیْ حُسْنُ الظَّنِّ بِاللّٰہِ تَعَالٰی اَحْسَنُ مِنْ تَوْحِیْدِ الْعُمْرِفِی الْاِسْلَامِ قَالَ فَلَمَّا مَاتَ الْفَرْزُوْقُ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) رَءِ یَ فِی الْمَنَامِ فَقِیْلَ لَہ' مَافَعَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکَ قَالَ اَقَامَنِی اللّٰہُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَقَالَ مَاقُلْتَ لِلْحَسَنِ قُلْتُ نَعَمْ یَارَبِّ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَکَ فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ بِحُسْنِ ظَنِّکَ فِیْ فَدَلَّتِ الْاَ حَادِیْثُ عَلٰی اَنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰہِ تَعَالٰی اَحْسَنُ لٰکِنْ اِذَا کَانَ فِیْ حَالِ النَّدَامَتِہٖ لَامِنْ حَیْثُ یَغْتَرُّ بِہٖ عَلَی الْمَعَاصِیْ

مروی ہے شعبی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ امام حسن بصری (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) اور فرزوق (رَحْمَۃُ اللّٰہِ

عَلَیہِ) شاعر دونوں ہمراہ تھے ایک جنازے میں۔ایک گھوڑے پر سوار تھے دوسرے خچر پر۔کہا فرزوق(رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) شاعر نے امام حسن بصری(رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) سے لوگ کہتے ہیں نکلا بدترین لوگوں کا ساتھ بہترین لوگوں کے یعنی فرزوق(رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) اپنے کو اشر الناس کہا اور امام حسن بصری(رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کو افضل الناس۔جواب دیا امام حسن بصری(رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے کہا اے فرزوق(رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) تو اَشَرُّ الناس نہیں ہے بلکہ کفار اشرالناس ہیں۔لیکن خبر دے مجھ کو اے فرزوق واسطے دن قیامت کے کیا جمع کیا تُو نے۔کہا فرزوق(رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے توحید ستر سال کی اور جوانی کرنا اسلام میں اور نیک گمان رہنا اللہ تعالیٰ سے۔کہا امام حسن بصری(رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے نیک گمان رہنا تیرا اللہ سے بہتر ہے ستر سال گزارنے سے اسلام میں ۔جب انتقال کیا فرزوق(رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے ایک بزرگ نے اس کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کیا کیا اللہ تعالیٰ نے تجھ کو۔کہا کھڑا کیا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو روبرو اپنے اور کہا کیا یاد ہے تجھ کو کیا کہا تھا تُو نے امام حسن بصری(رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کو۔کہا میں نے ہاں اے میرے رب عزّ وجل ایسا میں نے کہا تھا۔پس کہا اللہ تعالیٰ نے تحقیق بخشا میں نے تجھ کو اسی وقت بہ سبب نیک گمانی تیری مجھ سے پس دلالت کرتی ہیں احادیث شریفہ اس پر کہ تحقیق نیک گمانی کرنا اللہ تعالیٰ سے بہتر ہے جس جس وقت کہ ہوشرمندہ اپنے افعالِ بد سے اور نہ جرأت کرے پھر گناہ کرنے کی بعد توبہ کرنے کے۔

خدا تعالیٰ سے نیک گمان رہنے سے بہتری اور بدگمان رہنے سے خرابی ہے

اَخرَجَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ اَنَاعِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ فِی اِنْ ظَنَّ خَیْرًا فَلَه' وَاِنْ ظَنَّ شَرًّ افَلَه'

مروی ہے ابوہریرہ(رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ فرمایا رسول خدا(صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے کہا اللہ تعالیٰ نے میں نزدیک خواہش اپنے بندے کے ہوں اگر نیک گمانی رکھتا ہے وہ مجھ سے پس واسطے اس کے

بھلائی ہے اور اگر بدگمانی رکھتا ہے مجھ سے واسطے اس کے خرابی ہے۔

قَالَ(رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيثُ عَلٰى اَنَّهُ لَا يَنبَغِيُ لِلْمُوْمِنِ اَنْ بَظَنَّ سُوْءَ الْعَاقِبَةِ بَلْ يَحْسَنُ الظَّنَّ بِاللّٰهَ تَعَالٰى دَلَّ الْحَدِيثُ عَلٰى اَنَّهُ لَا يَنبَغِيُ لِلْمُوْمِنِ اَنْ بَظَنَّ سُوْءَ الْعَاقِبَةِ بَلْ يَحْسَنُ الظَّنَّ بِاللّٰهَ تَعَالٰى.

مؤلف(رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے کہا دلالت کرتی ہے حدیث اس پر نہیں سزاوار ہے مومن کو کہ گمان کرے اپنی عاقبت کی بُرائی کا بلکہ حُسن عاقبت کا خیال رکھے۔

رُوِیَ اَنَّه، كَانَ عَابِدًا فِیْ الزَّمَنِ السَّوَابِقِ يَعْبُدُو اللّٰهَ تَعَالٰى اَنَاءَ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَكَانَ يَهْضَمُ نَفسه، حَتّٰى مَاتَ عَلٰى ظَنِّ انَّه، تَعَالٰى قَاهِرُ جَبَّارُ يُحَرِّقُه، بِادْنٰى مَعْصِيَةٍ مِنهُ فَاُقِيْمَ بَيْنَ يَدَيهِ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَالَ اِنَّه، كَانَ يَظُنُّ بِیُ اِنِّیْ قَاهِرُ تُعَذِّبُه، بِمَعْصِيَةٍ فَصَدِّ قُوْا ظَنَّه، بِیُ فَاُلْقِیَ فِی النَّارِ وَ كَانَ عَبْدًا فَاسِقًا اَفْنٰى عُمْرَه، فِیُ فِسْقِهِ اِلَّا اَنَّه، لَمَّا اسْتِقِيظَ وَقْتَ السِّحْرِ وَاَفَاقَ عَنِ السُّكْرِ وَا الْغَفْلَةِ قَالَ يَارَبِّ اِنِی عَبْدُمُثنِيىء وَاَنْتَ رَبِیُّ غَفُوْرُ فَكَانَ يَحْسَنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى نَدَامَةً فَلَمَّا مَاتَ اُقِيْمَ بَيْنَ يَدَیِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اِنَّ عَبْدِیُ كَانَ يَحْسَنُ الظَّنَّ فِیُ فَصَدِّ قُوْا ظَنَّه،

مروی ہے کہ زمانہ سابق یعنی بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا جو رات اور دن اللہ کی عبادت کرتا تھا اور خوف کرتا تھا تحقیق اللہ تعالیٰ پکڑنے والا ہے بندے کو تھوڑے گناہ پر اور بالکل نہیں بخشنے والا یعنی اس پر خوف غالب تھا حالانکہ ایمان بین الخوف والرجا ہے۔ یعنی نہ خوف غالب رکھنا اور نہ اُمید بلکہ اللہ سے خوف بھی رکھنا اور اُمید بھلائی کی بھی رکھنا۔ الحاصل جب اس کا انتقال ہوا کھڑا کیا گیا وہ روبرو اللہ تعالیٰ کے۔ کہا اس کو اللہ تعالیٰ نے کہا تو مجھ سے بدگمان تھا کہ میں ہرگز بخشنے والا نہیں ہوں۔ پس تیرے ہی خیال پر

تو دوزخ کا قابل ہے اور وہ ڈالا گیا دوزخ میں۔ بنی اسرائیل میں اور ایک فاسق شخص تھا کہ تمام عمر فسق و فجور میں صرف کی تھی جب صبح کو اٹھتا اور سُکر اس سے دور ہوتا تو باز آتا بُرے کام سے اور کہتا اے رب عزّ و جل! میں تحقیق گناہگار بندہ ہوں اور تُو میرا بخشنے والا ہے پس وہ نیک گمان رکھتا تھا اللہ تعالیٰ سے بہ سبب شرمندگی کے۔ یعنی وہ اللہ سے خوف بھی رکھتا تھا اور اُمید بھی موافق اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرِّ جا کے۔ جب اس کا انتقال ہوا کھڑا کیا گیا وہ روبرو اللہ تعالیٰ کے کہا اللہ تعالیٰ نے تحقیق یہ بندہ میرا نیک گمان رکھتا تھا مجھ سے پس سچا کر واس کے گمان کو اور وہ داخل کیا گیا جنت میں۔

☆....☆....☆....☆

باب ۱۳

بَابُ رُسُلِ الْمَلَکَ الْمَوْتِ وَالنَّذِیْرِ لَه'

قاصدانِ ملک الموت اور اس سے ڈرانے کے بیان میں

حضرت عزرائیل (عَلَیْهِ السَّلَامُ) کے قاصد

اَخْرَجَ الْقُرْطُبِیُ اَنَّ بَعْضَ الْاَ نْبِیَآءِ قَالَ لِمَلِکِ الْمَوْتِ اَمَالَکَ رَسُوْلُ تَقْدُمَه' بَیْنَ یَدَیْکَ لِیَکُوْنَ النَّاسُ عَلٰی حَذْرٍ مِّنْکَ قَالَ نَعَمْ لِیْ وَاللّٰهِ رُسُلُ کَثِیْرَةُ مِنْ اَلْاَ عْلَالِ وَالْاَ مْرَاضِ وَالشَّیْبِ وَالْهَرَمِ وَتَغَیُّرُ السَّمِعُ وَالْبَصَرِ فَاِذَا لَمْ اُقْدَمُ اِلَیْکَ رَسُوْلًا بَعْدَ رَسُوْلٍ وَاَنَا النَّذِیْرُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدِیْ نَذِیْرُ.

نقل کی امام قرطبی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) نے کہ تحقیق ایک پیغمبر علیہ السلام حضرت عزرائیل (عَلَیْهِ السَّلَامُ) کو کہا کیا تمہارے قاصدین ہیں جو تجھ سے پہلے آتے ہیں اور ڈراتے ہیں لوگوں کو تجھ سے۔ کہا عزرائیل (عَلَیْهِ السَّلَامُ) نے ہاں قسم ہے اللہ کی میرے لیے بہت قاصد ہیں۔ علتوں، مرضوں، جوانی، پیری اور نابینائی وغیرہ سے۔ جس وقت وہ نہیں نصیحت قبول کرتا اُن سے اور نہیں توبہ کرتا گناہوں سے تو وقت روح قبض کرنے کے ندا کرتا ہوں میں کیا نہیں آئے تیرے پاس میرے قاصدان اور میں ہی تم کو ڈرانے والا ہوں نہیں ہے بعد میرے کوئی ڈرانے والا۔

جب بندہ بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کو توبہ کرنا لازم ہے شاید کہ یہ بیماری مرض الموت کی ہو

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيثُ عَلٰى اَنَّ الْمُؤمِنَ اِذَابْتُلِىَ بِعِلَلٍ مِّنَ الْاَمْرَاضِ فَعَلَيْهِ اَنْ يَّتُوْبَ لَعلَّ ذٰلِكَ يَكُوْنُ مَرَضَ الْمَوْتِ فَيَنْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا سِيَّمَا اِذَا اشْتَعَلَ الرَّاسُ شَيْبًا وَهُجِمَ الْهَرَمُ فَاِنَّهُ الْمَوْتِ وَنَذِيرُهٗ فَمِنَ الْوَاجِبِ اَنْ يَسْتَيْقِظَ مِنْ غَفْلَةِ الشَّبَابِ وَيَتُوْبَ اِلٰى رَبِّ الْاَرْبَابِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس بات پر کہ جب بندہ مبتلا ہو بیماری میں اس کو توبہ کرنا لازم ہے شاید کہ یہ بیماری مرض الموت کی ہو وگرنہ شرمندہ ہونا پڑے گا خصوصاً جب بندہ مومن کے بال سفید ہوں اور پیری آ جائے۔ اس وقت توبہ کرنا لازم ہے اس لیے کہ اس کی موت کے ایام قریب ہیں۔ پس ایامِ جوانی کی غفلت کو یاد کر کے ہمیشہ درگاہِ باری میں توبہ کرنے کو واجب جانیں۔

اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) مُجَاهِدٍ قَالَ مَامِنْ مَرَضٍ يَمْرُضُ الْعَبْدُ اِلَّا رَسُوْلُ مَلَكِ الْمُوْتِ عِنْدَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُ مَرَضٍ يَمْرُضُ الْعَبْدُ اَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اَتَاكَ رَسُوْلٌ بَعْدَ رَسُوْلٍ بَعْدَ رَسُوْلٍ وَنَذِيْرٌ بَعْدَ نَذِيْرٍ فَلَمْ تَعْبَابِهٖ وَقَدْ اَتَاكَ رَسُوْلٌ اَلَا نَ يَقْطَعُ فَاتْرُكْ مِنَ الدُّنْيَا

نقل کی ابونعیم (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے مجاہد (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ کہا جب آدمی بیمار ہوتا ہے آتے ہیں اس کے پاس قاصد ملک الموت علیہ السلام کے اور جب مرض الموت کی بیماری آئے، آتے ہیں اس کے پاس عزرائیل (عَلَیہِ السَّلَام) اور کہتے ہیں آئے تیرے پاس میرے قاصد اور ڈرانے والے تُو نے ان کا خیال

نہ کیا اور اب تیرے پاس خود فرشتہ موت کا آیا ہے پس اب دنیا تجھ سے چھوٹ جائے گی۔

بیماری انسان کو موت کی خبر دیتی ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) اَفَادَ الْحَدِيْثُ اَنَّ الْمَرَضَ يَخْبِرُ بِالْمَوْتِ وَ خَبْرُهُ صَادِقٌ وَاَنْ يَصِحَّ مِنْ ذٰلِکَ فَاِنَّ مَا اَخْبَرَبِهٖ وَاقِعٌ لَا مُحَالَةَ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) کہتا ہے فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ بیماری انسان کو خبر دیتی ہے موت کی اور اس کی خبر واقعی سچ ہے بسا اوقات انسان اس بیماری میں انتقال کر جاتا ہے بغیر اچھے ہونے کے۔

جب بندے کی عمر ساٹھ سال کی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا عذر پورا ہو جاتا ہے

اَخْرَجَ الْبُخَارِیُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذْرًا اللّٰهِ تَعَالٰى اِلٰی اِمْرَءِ اٰخَرَ اَجَلَه' حَتّٰی بَلَغَ سِتِّيْنَ سَنَةً اَعْذَرَنِیْ الْاٰخِرِ اَیْ بَالَغَ فِيْهِ لَمْ يَتْرُکْ لِصَاحِبِهٖ عُذْرًا

نقل کی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے کہ جب عمر بندے کی ساٹھ سال کی ہو اللہ تعالیٰ کا عذر پورا ہو جاتا ہے یعنی اس کو لازم ہے کہ توجہ امور حسنہ اور عبادت کی طرف کرے۔ اس عمر کو پہنچنا گویا اتمامِ عذر ہے حق تعالیٰ کا۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) اَفَادَ الْحَدِيْثُ اِنَّ اٰخِرَ الْاٰجَالِ وَالنَّذِيْرَ الْاَبْلَغِ مِنَ الْمَوْتِ اِذَا بَلَغَ الْمَرْءُ سِتِّيْنَ سَنَةً وَبَعْدَ هٰذَا اَلَا حُسْنُ مِنْهُ اِلَا نَابَةُ وَالَا قَبْحُ مِنْهُ اِلَا سَاءَ ةُ فَيُعَاقَبُ اِبْنُ السِّتِّيْنَ عَلَى الذَّنْبِ اَكْثَرُ مَا يُعَاقَبُ اِبْنُ الثَّلَاثِيْنَ عَلَيْهِ لِاَنَّ هٰذَا قَرِيْبٌ مِنَ الشَّبَابِ وَذٰلِکَ اُدْجِلَ فِی الشَّيْبِ

بندہ مومن کی آخری عمر ساٹھ سال کی ہے

مؤلف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتا ہے کہ فائدہ دیا حدیث نے اس پر تحقیق بندۂ مومن کی آخر عمر یہ ہے کہ پہنچے ساٹھ سال کو اگر بعد اس مدت کے اس نے عبادت کی اور متوجہ ہوا امورِ حسنہ کے جانب اس کے لیے بہتری ہے بخلاف اس کے اگر گناہوں میں مبتلا ہو اس کے لیے بدتری ہے اس لیے کہ ساٹھ سال عمر والے کا گناہ زیادہ لکھا جاتا ہے بہ نسبت جوان شخص کے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۱۴

بَابُ مَرَاتِبِ الْاَعْمَالِ

اعمال کے مراتب کے بیان میں

چالیس سال اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزارنے سے جذام، برص جنون، اور کابوس ہوتا ہے

اَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ اَنَسٍ (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) قَالَ مَنْ عَمَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِى الْاِسْلَامِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً صُرِّفَ عَنْهُ الْجِذَامُ وَالْبَرَصُ وَالْجُنُوْنُ وَخَنْقُ الشَّيْطَانِ وَمَنْ عَمَّرَهٗ خَمْسِيْنَ لَيَّنَ عَلَيْهِ الْحِسَابَ وَمَنْ عَمَّرَهٗ سِتِّيْنَ سَنَةً وَرَزَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى الْاِنَابَةَ بِمَا يُحِبُّهٗ وَمَنْ عَمَّرَهٗ سَبْعِيْنَ اَحَبَّهٗ اَهْلُ السَّمٰوٰاتِ الْحُوْرِ وَمَنْ عَمَّرَهٗ ثَمَانِيْنَ مُحِيَ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَمَنْ عَمَّرَهٗ تَسْعِيْنَ الَهٗ مَا تَقَدَّمَ ذَنْبَهٗ وَكَانَ اَيْسَرُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِىْ اَرْضِهٖ وَشَفَّعَ لِاَهْلِ بَيْتِهٖ

نقل کی حاکم نے انس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جس شخص نے چالیس سال اللہ (عَزَّوَجَل) کی عبادت میں گزارے تو دور کرتا ہے اللہ (عَزَّوَجَل) اس سے جزام اور برص اور جنون اور خنق الشیطان یعنی کابوس کو اور جو پچاس سال گزارے اللہ (عَزَّوَجَل) کی عبادت میں اس پر حساب کی آسانی کی جاتی ہے اور جس نے گزارے ساٹھ سال عبادت میں تو اللہ (عَزَّوَجَل) اس کو اور نیکی کرنے کی محبت دیتا ہے۔ اور جس نے گزارے ستر سال دوست رکھتے ہیں اس کو ساکنان آسمان کے اور حورانِ جنت کے اور جس نے گزارے اسّی سال عبادت میں جھڑ جاتے ہیں گناہ اس کے اور جس نے نوے

سال گزارے بخش دیئے جاتے ہیں گناہ اس کے آگے کے اور اللہ (عزّوجل) اس کو تمام ساکنان دنیا سے زیادہ دوست رکھے گا اور وہ اپنے اہل واولا واقربا کی شفاعت کرے گا۔

اَخْرَجَ الْبُخَارِیُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی اِلٰی اِمْرَءٍ اَخَرَ اَجَلَه' حَتّٰی بَلَغَ سِتِّیْنَ سَنَةً اَعْذَرَنِیْ الْاٰخِرِاَیْ بَلَغَ فِیْهِ لَمْ یَتْرُکْ لِصَاحِبِهٖ عُذْرًا

نقل کی امام بخاری نے ابوہریرہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے کہ جب عمر بندے کی ساٹھ سال کی ہو اللہ تعالیٰ کا عذر پورا ہو جاتا ہے یعنی اس کو لازم ہے کہ توجہ امور حسنہ اور عبادت کی طرف کرے۔اس عمر کو پہنچنا گویا اتمام عذر ہے حقیقتائی کا۔

قَالَ رحمته الله علیه اَفَادَ الْحَدِیْثُ اِنَّ اٰخِرَالْاٰ جَالِ وَالنَّذِیْرَ الْاَبْلَغِ مِنَ الْمَوْتِ، اِذَابَلَغَ الْمَوْتِ اِذَابَلَغَ الْمَرْءُ سِتِّیْنَ سَنَةً وَبَعْدَ هٰذَا اْلاَ حْسَنُ مِنْهُ اَلاِ نَابَةُ وَالْاَقْبَحُ مِنْهُ اْلاِ سَاءَ ةُ فَیُعَاقَبُ اِبْنُ السِّتِّیْنَ عَلَی الذَّنْبِ اَکْثَرُ مَا یُعَاقَبُ اِبْنُ الثَّلَاثِیْنَ عَلَیْهِ لِاَنَّ هٰذَاقَرِیْبُ مِنَ الشَّبَابِ وَذٰلِکَ اُدْجِلَ فِی الشَّیْبِ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے کہ فائدہ دیا حدیث نے اس پر تحقیق بندۂ مومن کی آخر عمر یہ ہے کہ پہنچے ساٹھ سال کو اگر بعد اس مدت کے اس نے عبادت کی اور متوجہ ہوا امورِ حسنہ کے جانب اس کے لیے بہتری ہے بخلاف اس کے اگر گناہوں میں مبتلا ہو اس کے لیے بدتری ہے اس لیے کہ ساٹھ سال عمر والے کا گناہ زیادہ لکھا جاتا ہے بہ نسبت جوان شخص کے۔

بندہ مومن بالغ ہو بعد دراز ہونا اس کی عمر کا بہت بہتر ہے جوانی میں انتقال کرنے سے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) اَفَادَالْحَدِيْثُ اَنَّ طُوْلَ الْعُمْرِفِی الْاِسْلَامِ بَعْدَالْبُلُوْغِ اَصْلَحُ فِیْ شَانِ الْمُوْمِنِ مِنْ مَوْتِهٖ شَابًّا

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ جب بندہ مومن بالغ ہو دراز ہونا اس کی عمر کا نہایت بہتر ہے جوانی میں انتقال کرنے سے۔

اَخْرَجَ ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنِ اِبْنِ عَبَّاسٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) قَالَ اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَابَيْنَ سِتِّيْنَ اِلٰی سَبْعِيْنَ اَیْ اَعْمَارُ اَکْثَرِ اِمَّتِیْ بَيْنَ ذٰلِکَ

نقل کی ابن المبارک (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) نے ابن عباس (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ تحقیق رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا میری امت کے عمریں ساٹھ سال سے مابین ستر سال کے ہیں۔

قَال رحمته الله عليه دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰی اَنَّ مِنْ مَاتَ بَعْدَ سِتِّيْنَ فَقَدْ اِسْتَوْنٰی عُمُهٗ وَّ مِنْ مَاتَ قَبْلَ سِتِّيْنَ فَقَدْ نَقَصَ مِنْ عَمِرة

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اس پر جس شخص نے ساٹھ سال کی عمر میں انتقال کیا تو کامل پایا اپنی عمر کو اور جس نے ساٹھ سال کے آگے انتقال کیا تو کم پایا عمر کو۔

اس اُمت مرحومہ کی عمریں درمیان ساٹھ وستر سال کے ہے

اَخْرَجَ ابْنُ اَبِی الدُّنْيَا عَنْ ثِقَاتٍ عَنِ الْحَسَنِ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّهٗ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) قَالَ مُعْتَرَکُ الْمَنَايَا مَابَيْنَ سِتِّيْنَ اِلٰی سَبْعِيْنَ

نقل کی ابن ابی الدنیا نے حسن (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سے ثقہ راویوں سے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا خواہشاتِ مجموعی میری امت کے یعنی عمریں ساٹھ سال سے ستر تک ہیں۔

مومن چالیس سال کا ہو تو ذخیرہ آخرت حاصل کرنا لازم ہے

قَالَ (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ اَکْثَرَ عُمْرِ اُمَّۃِ الرَّسُوْلِ بَعْدَ سِتِّیْنَ اِلٰی غَائِیَۃِ سَبْعِیْنَ وَمَنْ یَرْزُقُ اللّٰہُ الْحَیٰوۃُ فَوْقَ سَبْعِیْنَ فَھُوَ قَلِیْلٌ بِنِسْبَۃِ ذٰلِکَ فَعَلَی الْمُؤْمِنِ اَنْ یَسْتَعِدَّ الِلْمَوْتِ اِذَا بَلَغَ اَرْبَعِیْنَ

مؤلف (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ اکثر اس امت کی عمریں ساٹھ سے ستر سال تک ہیں اور بعض کی عمر ساٹھ سال سے بھی متجاوز ہوتی ہے پس مومن کو لازم ہے کہ جب چالیس سال کا ہو ذخیرۂ آخرت کا حاصل کرے۔

لِاَنَّہٗ رُوِیَ اَنَّہٗ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) قَالَ اِنَّ اللّٰہَ مَلَکًا یُنَادِیْ اَبْنَاءَ الْاَرْبَعِیْنَ لَا تَغْتَرُّوْمَعَ الْمُغْتَرِّیْنَ وَاحْذَرُوْامِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی حَقَّ الْحَذَرِ اَبْنَاءَ الْخَمْسِیْنَ زَرْعٍ قَدْ دَنٰی حِصَارُہٗ فَانْظُرُوْا مَازَرَعْتُمْ اَبْنَاءَ السِّتِّیْنَ ھَلُمُّوا اِلَی الْحِسَابِ فَقَدْ اِسْتَوْفِیْتُمْ مَایَتَذَکَّرُوْ اُوْلُوْ الْاَلْبَابِ اَبْنَاءَ السَّبْعِیْنَ لَا عُذْرَ لَکُمْ اَعْذَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْکُمْ اَبْنَاءَ الثَّمَانِیْنَ الرَّحِیْلُ الرَّحِیْلُ فَاِنَّ الرُّفَقَاءَ اِرْتَحَلُوْا

کیونکہ مروی ہے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے اے چالیس سال کی عمر والے! مت غروری کرو ساتھ غروری کرنے والوں کے اور ڈرو اللہ تعالیٰ سے حق ڈرنے کا۔ اے پچاس سال کی عمر والے! جلد حاصل کرو زراعت کو کہ قریب ہو گئے ایام کاٹنے زراعت کے اور غور کرو کتنی زراعت یعنی ذخیرۂ آخرت حاصل کیا۔ اے ساٹھ سال کی عمر والے!

تم گنتی کرو اعمالِ حسنہ کی آیا پورا کیا تم نے ذوی العقول کے اعمال کو۔اے ستر سال کی عمر والے! اب تمہارا کچھ عذر نزدیک اللہ تعالیٰ کے مقبول نہیں عذر خواہی کرو اللہ تعالیٰ کی اعمالِ حسنہ سے۔اے اسی سال کی عمر والے! قریب ہو گئے تمہارے ایام رحلت کے دیکھو کہ ہم عمر تمہارے وفات پا گئے اب عبرت کرو اور اعمالِ صالحہ کو اختیار کرو تا کہ تمہارا خاتمہ نیک ہو۔

☆....☆....☆....☆

باب ۱۵

بَابُ عَلامَتِ خَاتِمَةِ الْخَيرِ

نیک خاتمہ کی نشانی کے بیان میں

بندہ کا نیک عمل کرنا علامت ہے نیک بختی اور حُسن خاتمہ کی

اَخرَجَ التِرْمَذِیُّ عَنْ اَنَسٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ) اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) قَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِعَبْدٍ خَیْرًا اِسْتَعْمَلَهُ قِیلَ کَیْفَ یَسْتَعْمِلُه' قَالَ یُوَفِّقُهُ بِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ

نقل کی ترمذی نے انس (رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ) سے کہ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے جس وقت ارادہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ بندے کے نیکی کا تو عمل کراتا ہے اس سے پوچھا گیا آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) سے کیونکہ عمل کراتا ہے اللہ تعالیٰ فرمایا توفیق دیتا ہے اس کو نیک عملوں کی۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیهِ) اَفَادَ الْحَدِیثُ اَنَّ الْمُؤْمِنَ الَّذِی یَعْمَلُ صَالِحًا فَهُوَ عَلَامَةُ سَعَادَتِهٖ وَخَیْرُ عَاقِبَةٍ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیهِ) کہتا ہے کہ فائدہ دیا حدیث نے اس پر تحقیق بندہ مومن وہ ہے کہ نیک عمل کرتا ہے پس یہ علامت ہے اس کی نیک بختی اور حسن خاتمہ کی۔

راضی رکھنا ہمسایہ کا اعمال صالحہ سے ہے

اَخْرَجَ اَحَاکِمُ عَنْ عُمَرَ وبْنِ الْحُمِقَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَبْدًا عَمِلَه' قِیلَ وَمَا عَمِلَ قَالَ یُوَفِّقُ لَه' عَمَلاً صَالِحًا بَیْنَ یَدَیْ اَجَلِهٖ حَتّٰی یَرْضٰی عَنْهُ جِیْرَانَهٗ .

نقل کی حاکم نے عمر بن الحمق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جس وقت دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بندے کو عمل کراتا ہے اس سے پوچھا گیا کیا عمل کراتا ہے فرمایا توفیق دیتا ہے اس کو عمل صالح کی یہاں تک کہ راضی ہوتے ہیں اس سے ہمسایہ اس کے۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّ اِرضَاءَ الْجِرَانِ مِنَ الْاَ عْمَالِ الصَّالِحَۃِ یَرْضیٰ بِہٖ الرَّبُّ.

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے کہ فائدہ دیا حدیث نے اس بات پر کہ تحقیق راضی رکھنا ہمسایہ کا اعمالِ صالحہ سے ہے یہاں تک کہ راضی ہوتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ۔

ماں باپ برادران دینی سے احسان کرنا اعمالِ صالحہ سے ہے

اَخْرَجَ التِّرْمَذِیُّ عَنْ اَنَسٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) قَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِعَبْدٍ خَیْرًا وَفَّقَہٗ عَلٰی عَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ قِیْلَ وَمَا ذٰلِکَ قَالَ اِقَامَۃُ الصَّلٰوۃِ لِوَقْتِھَا وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَبِالْمُسْلِمِیْنَ رَاَنَۃً

نقل کی ترمذی نے انس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے تحقیق کہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا کہ جس وقت ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ بندے کی بھلائی کا توفیق دیتا ہے اس کو موت کے آگے نیک اعمال کی۔ پوچھا گیا حضرت محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے کن چیزوں سے توفیق دیا جائے گا فرمایا ادا کرنا نمازوں کا اس کے وقت پر اور اپنے ماں باپ سے احسان کرنا اور مسلمانوں سے نیک خُلقی کرنا۔

چار چیزیں ایسی ہیں جن سے سوء خاتمہ ہے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ التَّعْجِیْلَ بِالصَّلٰوۃِ وَاِرْضَاءَ الْوَالِدَیْنِ

وَالْمُسْلِمِیْنَ مِنَ الْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ یَرْضَیٰ بِهٖ الرَّبُّ تَعَالٰی وَلِذَا قَالَ بَعْضُ الْاَ سْبَابِ الْمُقْتَضِيَّةِ سُوْءَ الْخَاتِمَتِ اَرْبَعَةُ اَلتَّهَاوُنُ بِالصَّلٰوةِ وَشُرْبُ الْخَمْرِ وَعُقُوْقُ الْوَا الِدَّیْنِ وَاَذَیٰ الْمُسْلِمِیْنَ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے کہ فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ نمازیں اپنے وقت پر گزارنا اور ماں باپ اور دیگر برادران دینی سے احسان کرنا اعمالِ صالحہ سے ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ راضی رہتا ہے۔ اس وجہ سے ہی بزرگان دین رحمہم اللہ کہتے ہیں بعض ایسی چیزیں ہیں کہ جن سے سوء خاتمہ ہے وہ چار ہیں۔ سستی کرنا نمازوں میں۔ اور پینا شراب کا۔ اور ماں باپ کو ایذا دینا اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا۔

☆....☆....☆....☆

باب ۱٦

بَابُ كَيْفِيَّةِ الْمَوْتِ وَشِدَّتِهِ

کیفیت موت اور اس کی شدت کے بیان میں

تلخی موت کی سخت ہے ہزار بار تلوار کے مارے جانے اور ہزار بار آگ دیگ کے پک جانے سے ہے

اَخْرَجَ اِبْنِ اَبِیْ الدُّنْيَا بِسَنَدٍ جَالُه' ثِقَاتُ عَنِ الْحَسَنِ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) ذَكَرَ الْمَوْتَ وَصَعُوْ بَةَ' فَقَالَ لَهُوَ اَشَدُّمِنْ قَدْرِ ثَلٰثِمَاتَهِ ضَرْبَةَ بِالسَّيْفِ

نقل کی ابن ابی الدنیا نے ساتھ معتبر راویوں کے حسن (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے تحقیق رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے ذکر کیا موت کا اور اس کی سختی کا اور فرمایا موت زیادہ سخت ہے تین سو تلوار کی ضرب سے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) رُوِیَ اَنَّه' (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) قَالَ وَقْتُ الْمَوْتِ اَلْكَرْبُ شَدِيْدُ وَالْهَوْلُ عَظِيْمُ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اَنَّ مِرَارَتَه' اَشَدُّ مِنَ الْقَطْعِ بِالسَّيْفِ اَلْفَ مَرَّةٍ وَمِنَ الطَّبْخِ فِی الْقِدْرِ اَلْفَ مَرَّةٍ مَنْ لَحَدِيَمُوْتُ اِلَّا يُوْ جِعُ عَلٰی كُلِّ عِرَاقٍ مِنْهُ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے مروی ہے آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) سے کہ فرمایا موت کے وقت نہایت سخت تکلیف ہوتی ہے اور بڑی دہشت ہوتی ہے قسم ہے اس ذات کی کہ نفس محمد (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اس کے ید قدرت میں ہے تحقیق تلخی موت کی زیادہ سخت ہے ہزار بار تلوار کے مارے جانے سے اور ہزار بار آگ میں دیگ کے پک جانے سے اور ہر ایک شخص انتقال کے وقت ہر ایک رگ سے درد پاتا ہے۔

اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّہٗ اِذَا کَانَ الْمَوْتُ بِھٰذَاالْکَیْفِ فَاِذَا جَرٰی لِسَانَہٗ وَخَیْشَمَہٗ بِلاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَھُوَ عَلاَمَۃُ السَّعَادَۃِ وَ خَیْرُ خَاتِمَۃِ

فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ جس وقت موت اس طور پر ہو اور جاری ہو اس کی زبان و بنی سے کلمہ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پس وہ علامت ہے نیکی اور خاتمہ کے بہتری کی۔

موت کو تین سو ساٹھ کشش ہے

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا عَنِ الضُّحَاکِ بْنِ حَمْزَۃَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) عَنِ الْمَوْتِ فَقَالَ ضَرْبَۃُ الْمَوْتِ بِمنزِ لَۃِ مِائَۃِ ضَرْبَۃٍ بِالسَّیْفِ

نقل کی ابن ابی الدنیا نے ضحاک بن حمزہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا سوال کیے گئے رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) موت کے متعلق فرمایا سختی موت کی مانند سو ضرب تلوار کے ہے۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) اِنَّ لِلْمَوْتِ ثَلٰثَمَاۃٍ وَ سِتِّیْنَ ضَرْبَۃً یُوْجِعُ بِکُلِّ ضَرْبَۃٍ عِرْقٍ مِّنْہُ کَوَجْعِ الْقَطْعِ بِالسَّیْفِ مَرَّۃً فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْوَقْتَ شَدِیْدٌ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مُؤْمِنٌ فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ فَھُوَ سَعَادَۃٌ بِتَوْفِیْقِہٖ تَعَالٰی

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) کہتا ہے کہ تحقیق موت کو تین سو ساٹھ کشش ہیں درد کرتا ہے ہر کشش کے رگ سے مانند درد ہزار بار تلوار کے مارے جانے سے۔ دلالت کرتی ہے حدیث اس بات پر کہ یہ وقت سخت ہے پس اگر قرار پکڑے مومن اس وقت میں اس کی نیک بختی کی علامت ہے اللہ کی طرف سے۔

ہزار بار مارے جانا آسان ہے فرش (بستر) پر مرنے سے

اَخْرَجَ الْخَطِیْبُ عَنْ اَنَسٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اَنَّہٗ قَالَ لَمُعَالِجَۃُ مَلَکِ الْمَوْتِ اَشَدُّ مِنْ اَلْفِ ضَرْبَۃٍ

بِالسَّیفِ

نقل کی خطیب نے انس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) سے کہ فرمایا روح قبض کرنا ملک الموت علیہ السلام کا زیادہ سخت ہے ہزار بار تلوار کے مارے جانے سے۔

قَالَ (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) اِنَّ لِلۡمَوۡتِ ثَلۡثَمِاۃٍ وَ سِتِّیۡنَ ضَرۡبَۃً یُوۡجِعُ بِکُلِّ ضَرۡبَۃِ عِرۡقٍ مِّنۡہُ کَوَجۡعِ الۡقَطۡعِ بِالسَّیۡفِ مَرَّۃً فَدَلَّ الۡحَدِیۡثُ عَلٰی اَنَّ الۡوَقۡتَ شَدِیۡدٌ فَاِنِ اسۡتَقَرَّ مُؤۡمِنٌ فِیۡ ذٰلِکَ الۡوَقۡتِ فَھُوَ سَعَادَۃٌ بِتَوۡفِیۡقِہٖ تَعَالٰی رُوِیَ عَنۡ عَلِیِّ ابۡنِ اَبِیۡ طَالِبٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ)قَالَ قَالَ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) وَالَّذِیۡ نَفۡسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَاَلۡفُ ضَرۡبَۃٍ بِالسَّیۡفِ اَھۡوَنُ مِنۡ مَوۡتٍ عَلٰی فِرَاشٍ لَیِّنٍ مؤلف (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) کہتا ہے مروی ہے علی بن ابی طالب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) سے کہ فرمایا نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے قسم ہے اس ذات کی جو نفس محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) جس کے ہاتھ میں ہے البتہ ہزار بار تلوار سے مارا جانا آسان ہے بستر پر مرنے سے۔

﴿ فائدہ ﴾

نقل کی ابن ابی الدنیا نے علی بن ابی طالب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) سے کہ جیسا کہ شرح الصدور میں ہے۔ وَفِیۡ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ فَدَلَّ الۡحَدِیۡثُ عَلٰی اَنَّ لَیِّنَ الۡفِرَاشِ لَایُغۡنِیۡ عَنۡ شِدَّۃِ الۡمَوۡتِ وَحَلَاوَۃَ الشَّرَابِ لَایُغۡنِیۡ عَنۡ مَرَارَۃِ الۡمَوۡتِ فَعَلَی الۡمُؤۡمِنِ اَنۡ یَّسۡتَعِدَّ لِذٰلِکَ الۡوَقۡتِ وَیُلَازِمُ الدُّعَاءَ الدَّعَاءَ الَّذِیۡ ذُکِرَ اور ایک روایت میں ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ فرش پر انتقال پانا نہیں نکالتا ہے اس سے شدتِ موت کو اور پانی کی حلاوت نہیں نکالتی ہے موت کی تلخی کو۔ پس لازم ہے مومن کو یہ کہ خیال رکھے اس وقت کو اور التزام رکھے دعاء مذکور کے پڑھنے کو۔

☆....☆....☆....☆

باب ۱۷

بَابُ مَنْ یَّحْضُرُ الْمُحْتَضَرَ

سکرات کے وقت ملائکہ کے حاضر ہونے کے بیان میں

مومن کی روح میں خوشبوں ہوتی ہے۔اور مومن کی روح کا مقام علیین ہے اور کافر کی روح کا مقام دوزخ ہے

اَخْرَجَ مُسْلِمُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ فَصَعَدَا بِهَا فَذَكَرَ مِنْ طَیْبِهَا یَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رِیْحُ طَیِّبَةٌ جَاءَ تْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ وَعَلٰی جَسَدٍ كُنْتِ تُعْمِرِیْنَهُ فَیَظْلِقُوْنَ بِهَااِلٰی رَبِّهَا تَعَالٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اِنْطَلِقُوْابِهَا اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ وَاَنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُه، فَذَكَرَمِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنُهَا یَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ رِیْحُ خَبِیْثَتَه، جَاءَ تْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ فَیَنْطَلِقُوْنَ بِهَااِلٰی اٰخِرِ الْاَ جَلِ

نقل کی مسلم نے ابی ہریرہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ فرمایا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) جس وقت مومن کی روح نکلتی ہے دو فرشتے اس کو لیتے ہیں اور چڑھتے ہیں اس کو لے کر پس ذکر کرتے ہیں وہ اس کی خوشبو کا۔ کہتے ہیں فرشتے آپس میں یہ خوشبو ہے جو آئی ہے زمین کی جانب سے مغفرت کرے اللہ تعالیٰ اوپر تیرے اور اوپر جسد تیرے کہ تُو نے آباد کی تھی اس کو اور لے جاتے ہیں اس روح کو طرف اللہ تعالیٰ کے کہتا ہے اللہ تعالیٰ لے جاؤ اس کو اس کے مقام پر یعنی مقام علیین میں۔ اور تحقیق کافر جس وقت نکلتی ہے اس

کی روح پس ذکر کرتے ہیں وہ اس کی بدبو کا اور ذکر کرتے اس پر لعنت کا کہتے ہیں فرشتے آپس میں یہ بدبو ہے جو آئی ہے زمین کی جانب سے پس لے جاتے ہیں اس کو اس کے مقام پر یعنی دوزخ میں۔

اِیمان معطر ہے پھیلتی ہے اس کی خوشبو ملاءِ اعلیٰ میں

اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّ الْاِیْمَانَ طَیِّبٌ یَفُوْحُ طِیبُہ، فِی الْمَلاَ الْاَ عْلٰی مِنْ رُوْحِ الْمُوْمِنِ وَالْکُفْرَ کَرِیْہٌ، یَلْعَنُ بِہٖ، اَھْلُ السَّمَاءِ رُوْحُ الْکَافِرِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتا ہے کہ فائدہ دیا حدیث اس پر کہ تحقیق ایمان معطر ہے پھیلتی ہے اس کی خوشبو ملاءِ اعلیٰ میں مومن کے روح سے بخلاف روح کافر کے کہ پھیلتی ہے بدبو اس کی کہ جس سے لعنت کرتے ہیں فرشتے اس پر۔

کافر کی روح نکلنے سے شیطان خوش ہوتا ہے

رُوِیَ فِی الْاَخْبَارِ اَنَّ وَقْتَ الْمَوْتِ یَاتِیْ مَلَکُ الْمَوْتِ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) وَمَلَائِکَتُہ، الْعَذَابَ فَیَقِفُوْنَ عَنْ عَیْنِ الْمُحْتَضَرِ وَقِیْلَ مَلَکُ الْمَوْتِ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) وَاَعْوَانُہ، بَیْنَ یَدَیْہِ وَیَاتِی الشَّیْطَانُ وَ مَلَائِکَتُہ، الْعَذَابَ فَیَقِفُوْنَ عَنْ شِمَالِہٖ وَلَایَعْلَمُ اَحَدُ خَاتِمَتَہ، اُمِرُوا اِلٰی اَنْ یَخْرُجَ النَّفْسَ اَلَا خِیْرَ فَاِنْ یَخْرُجَ مُنَوَّرًا فَیَقُوْلُ لَھَا مَلَکُ الْمَوْتِ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) اُخْرُجِیْ اَیَّتُھَا الرُّوْحُ الطَّیِّبَۃُ مِنَ النَّفْسِ الطَّیِّبِ فَیَقُوْلُ لَہ، یَاوَلِیَّ اللہِ اَبْشِرْ بِرَحْمَۃِ اللہِ وَیُخَیِّبُ الشَّیْطَانِ وَیَرْجِعُ مَلَا ئِکَتُہ، الْعَذَابَ وَاِنْ اٰخِرِ النَّفْسَ مُظْلِمًا یَقُوْلُ لَھَا مَلَکُ الْمَوْتِ اَیُّھَا الرُّوْحُ الْخَبِیْثَۃِ اُخْرُجِیْ مِنَ الْجَسَدِ الْخَبِیْثَۃِ وَاَبْشِرْ بِسَخَطِ اللہِ فَیَفْرُحُ الشَّیْطَانُ وَاَنْ یَرْجِعَ مَلَائِکَۃُ الرَّحْمَۃِ

راوی کہتا ہے حدیثوں میں تحقیق موت کے وقت آتے ہیں عزرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) اور ملائکہ رحمت کے پس کھڑے ہوتے ہیں رُوبرو اس کے اور ایک روایت میں ہے کہ آتے ہیں ملک الموت (عَلَیْہِ السَّلَام) اور ان کے ہمراہی فرشتے اور آتا ہے شیطان اور ملائکہ عذاب کے پس کھڑے ہوتے ہیں وہ بائیں جانب اور نہیں جانتا ہے کوئی اس کے خاتمہ کو۔ بعد حکم کرتے ہیں ملائکہ روح کے نکلنے کو۔ نکلتی ہے روح دراں حالیکہ خوشبودار رہتی ہے کہتے ہیں اس روح کو ملک الموت (عَلَیْہِ السَّلَام) نکل تو اے پاک روح پاک جسم سے۔ اے دوست اللہ کے خوشبو ہے تجھ کو ساتھ رحمت اللہ کے۔ پس واویلا کرتا ہے شیطان اور پلٹ جاتے ہیں ملائکہ عذاب کے (یہ حال ہوا بندۂ مومن کا) اور جب نکلتی ہے روح کافر کی درآں حالیکہ تاریک ہے۔ کہتے ہیں اس کو ملک الموت (عَلَیْہِ السَّلَام) کی روح خبیث نکل تو جسدِ خبیث سے اطلاع ہو تجھ کو غضب سے خدا کے پس خوش ہوتا ہے شیطان اور پلٹ جاتے ہیں ملائکہ رحمت کے۔

پانچ سو فرشتے مومن کی روح کو آسمان کی طرف لے جاتے ہے

اَخْرَجَ اَبُوْ سَعِیْدِ بْنُ مَنْصُوْرٍ فِیْ سُنَنِہٖ وَابْنُ اَبِی الدُّنْیَا عَنِ الْحَسَنِ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ اِذَا اِحْتَضَرَ الْمُوْمِنُ حَضَرَہ، خِمْسُمَائَۃِ مَلَکٍ فَیَقْبِضُوْنَ رُوْحَہ، فَیَعْرِ جُوْنَ بَہٖ اِلَی السَّمَاءِ فَتَلَقَّاہُ اَرْوَاحُ الْمُوْمِنِیْنَ اَلْمَاضِیَۃِ فَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَسْتَجْبِرُوْہ، فَیَقُوْلُ لَھُمُ الْمَلائِکَتَہُ اِرْفَقُوْا بِہٖ فَاِنَّہ، خَرَضَ مِنْ کَرْبٍ عَظِیْمٍ ثُمَّ یَسْتَخْبِرُوْنَہ، ظَنَّ اَخِیْہِ وَعَنْ صَاحِبَتِہٖ فَیَقُوْلُوْنَ نَزَاہ، قَدْذَھَبَ اِلٰی اُمِّہِ الْھَاوِیَّتَہِ فَبِئْسَتِ الْاُمَّ وَبِئْسَتِ الْمَرِیْنَتُہٗ

نقل کی ابوسعید منصور نے اپنی سنن میں اور ابن ابی الدنیا نے حسن (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا جب مومن قریب الموت ہو حاضر ہوتے ہیں وہاں پانچ سو فرشتے۔ پس لیتے ہیں اس کی روح کی اور اس کو طرف آسمان کے لے جاتے ہیں۔ ملتے ہیں اس روح سے وہ ارواح مومنوں کے جو پیشتر انتقال کر گئے

تھے۔ارادہ کرتے ہیں وہ ارواح کہ اُس سے اوروں کے حالات دریافت کریں۔ کہتے ہیں ملائکہ ان کو نرمی کرو اس سے یعنی جلدی مت کرو دریافت کرتے ہیں یہ بڑی سختی سے نکل آیا ہے پھر دریافت کرتے ہیں حالات اپنے بھائیوں اور ہمرائیوں کے پس کہے گا وہ اُن سے جیسا کہ گزرا یہاں تک کہ ایک انسان کی کیفیت دریافت کریں گے جس کا پہلے انتقال ہوگیا۔ کہے گی یہ روح ہاں قسم ہے اللہ کی۔ کہیں گے بعض ان ارواح کے دیکھے ہم اس کو لے جاتے تھے اس کو طرف دوزخ کے پس بدؔ ہے دوزخ اوراس کی سکونت۔یعنی پناہ مانگیں گے دوزخ سے۔

روح خوش ہوتی ہے زندوں کے نیک عملوں سے اور غم کرتی ہے بداعمال سے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْاَرْوَاحَ یَتَکَلَّمُوْنَ بَیْنَھُمْ وَیَفْرَحُوْنَ بِحُسْنِ خَبَرِ الْاَ حْیَاءِ وَیَحْزَنُوْنَ بِمَکْرُوھِھِمْ فَلاَ یَبْعُدُ مِنْھُمُ الشَّفَاعَۃُ فِی الْاَحْیَاءِ اِنَ کَانَ لَھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ فُلاَ نً الدَّرْجَتہ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر تحقیق ارواح موتی کے آپس میں کلام کرتی ہیں اور خوشی کرتی ہیں زندوں کے نیک عملوں سے اور غم کرتی ہیں ان کے بداعمال سے اور یہ ارواح مقبول درگاہ باری ہو تو اللہ کے پاس شفاعت کرتی ہیں اوران کی دعا مقبول ہوتی ہے۔

مومن کی روح لباس حریر جنت ہے

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا عَنْ اِبْرَاھِیْمِ النَّخْعِی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) قَالَ بَلَغْتُ اَنَّ الْمُؤْمِنَ یَسْتَقْبِلُ عِنْدَ مَوْتِہٖ بِطَیِّبٍ مِنْ طِیْبِ الْجَنَّۃِ وَ رَیْحَانٍ مِنْ رَیْحَانِ الْجَنَّۃِ فَیَقْبِضُ رُوْحَہٗ فَیَجْعَلُ فِی

حَرِيرِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يَنْضَعُ بِذٰلِكَ الطِّيْبِ وَيَلُفُّ فِي الرَّيْحَانِ ثُمَّ يَرْتَقِي بِهٖ مَلَائِكَتُهُ الرَّحْمَةِ حَتّٰى يَجْعَلُ فِي عِلِّيِّيْنَ

نقل کی ابن ابی الدنیا نے ابرہیم نخعی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) سے کہ پہنچی مجھ کو یہ حدیث کہ تحقیق مومن کے انتقال کے وقت لائی جاتی ہے خوشبو جنت کی خوشبوؤں سے اور سبزہ جنت کے سبزوں سے۔ لیتے ہیں فرشتے اصلی روح کو اور رکھتے ہیں حریر جنت میں پھر تر بتر کرتے ہیں اس خوشبو سے اور لپیٹتے ہیں اس کو ریحان میں۔ لے جاتے ہیں اس روح کو ملائکہ رحمت کے یہاں تک کہ رکھتے ہیں اس کو مقام علیّین میں۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) مَعْنٰى قَوْلُهُ يَلُفُّ لَبِسَ فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ لِلْاَرْوَاحِ لِبَاسًا مِنْ حَرِيْرِ الْجَنَّةِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے معنی حدیث کا يَلُفُّ سے لَبِسَ ہے یعنی یلف فی الریحان پہناتے ہیں۔ حریر ریحان میں حدیث دلالت کرتی ہے کہ واسطے ارواح کے لباس ہے حریر جنت سے۔

لَمَارُوِيَ اَنَّ مَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فِيْ حَيَاتِهٖ بِثَوْبٍ يَلْبَسُ بَعْدَ الْمَوْتِ حَرِيْرِ الْجَنَّةِ وَ هٰكَذَا رُوِيَ اَنَّ لِلْمَيِّتِ اِنْ تَصَدَّقَ اِنْسَانُ لِلْجَارِ ثُوْبُ يَجْعَلَ اللهُ تَعَالٰى لِرُوْحِهٖ لِبَاسًا مِنْ حَرِيْرِ الْجَنَّةِ لَا يَرِثُ ذٰلِكَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عِوَضُ ذٰلِكَ

اور مروی ہے جو شخص خیرات دے کوئی کپڑا حالتِ حیات میں پہنائے اس کو اللہ تعالیٰ حریر جنت بعد موت کے عطا فرمائے گا اور مروی ہے تحقیق کوئی آدمی میت کی جانب سے کپڑا خیرات دے اپنے غریب ہمسایہ کو تو ثواب دیا جاتا ہے میت کو پہناتا ہے اللہ تعالیٰ اس روح کو حریر جنت کا کہ نہیں ملے گا اس کے سوا دوسرے کو قیامت کے دن تک یعنی اس کا لباس اس کو ملے گا۔

☆....☆....☆....☆

باب ۱۸

بَابُ مُلاقَاةُ الْاَرْوَاحِ لِلْمَیِّتِ

روحوں کے میت کے ساتھ ملاقات کرنے کے بیان میں

روحیں خوش ہوتی اپنے اہل واقارب سے جب وہ ان سے ملے

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِیْ الدُّنْیَاعَنْ ثَابِت، الْبُنَّانِی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ الْمَیِّتَ اِذَا مَاتَ اِخْوَتُہ، اَھْلُہ، وَاَقَارِبُہ، الَّذِیْنَ مُتَقَدِّمُوْہُ فِیْ الْمَوْتِ فَھُوَ اَفْرَحُوْا بِھِمْ وَھُمْ اَفْرَحُوْنَ بِہٖ کَمَا یَفْرَحُ مِنَ الْمُسَافِرِ اِذَا قَدِمَ اِلٰی اَھْلِہ

نقل کی ابن ابی الدنیا نے ثابت البنانی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ پہنچی ہم کو یہ بات تحقیق جس وقت آدمی انتقال پاتا ہے خوش ہوتے ہیں روحیں اہل واقارب کی جو پیشتر انتقال پاگئے پس وہ خوش ہوتے ہیں اس سے اور یہ خوش ہوتا ہے ان سے۔ جیسا خوش ہوتا ہے آدمی اس مسافر سے جو اپنے اہل واولاد میں آیا۔

ملاقات ارواح

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّ اَرْوَاحَ الْمَوْتٰی یَتَلاقُوْنَ وَیَفْرَحُوْنَ. بِمُلاقَاتِھِمْ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے کہ فائدہ دیا حدیث نے کہ تحقیق ارواح موتی کے آپس میں ملاقات کرتے ہیں اور ملنے سے خوش ہوتے ہیں۔

روحیں فخر کرتی ہے اپنی عمدہ کفنیں اور اعمال صالحہ سے

هَـكَـذَارُوِىَ اَنَّ الْاَ رْوَاحُ يَـفْـتَـخِـرُوْنَ بِـحُـسْـنِ الْاَ كْـفَانِ وَيَتَفَا خِرُوْنَ بِالْاَ عْمَالِ الصَّالِحَةِ كَمَا يَتَفَاخَرُ الْاَحْيَاءُ بِالْفَضَائِلِ فِى الدُنَيا

اور ایسا ہی مروی ہے کہ تحقیق روحیں آپس میں فخر کرتی ہیں ساتھ عمدہ کفنیں اور اعمالِ صالحہ اپنے کے جیسا دنیا میں زندہ لوگ فخر کرتے ہیں ساتھ اعمالِ صالحہ کے۔

انسان انتقال کرتے ہیں روحیں استقبال کرتی ہیں اور حال دریافت کرتی ہیں اپنے زندوں کا

اَخْـرَجَ اِبْـنُ اَبِـىْ الـدُّ نُـيَـا عَـنْ سَـعِـيْـدِبْنِ جُبَيْرٍ رضى الله عنه قَالَ اِذَامَاتَ الْمَيِّتُ اسْتَقْبَلَه، وَلَدُه، كَمَا يَسْتَقْبَلُ الْغَائِبَ

نقل کی ابن ابی الدنیا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا جس وقت انتقال کرتا ہے آدمی استقبال کرتی ہے روح اس کے فرزند کی جس کا پہلے انتقال ہوا تھا جیسا کہ استقبال کرتا ہے کوئی غائب کی۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) رُوِىَ اَنَّـه، اِذَامَاتَ اِنْسَانُ يَاتِيْهِ الْاَقَارِبُ سُرْعَةً بِالْاِ سْتِقْبَالِ الْاَ قْرَبُ فَالْاَ قْرَبُ فَالْاَقْرَبُ فَيَتَسَاءَ لُوْنَ وَيَفْرَ حُوْنَ بِمُلاَقَاتِهِمْ فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ اَرْوَاحَ الْاَ بْنَاءِ وَالْاٰبَاءِ يَتلاَ قُوْنَ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيَعْرِفُ كُلُّ وَاحِدٍ اَنَّه' اِبْنُه' وَاَبُوه'

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے مروی ہے تحقیق جس وقت انتقال پاتا ہے انسان آتے ہیں اس کے نزدیک اوراح اقربا کے اسی وقت ٹھہر ٹھہر کر اور روحیں آپس میں بات کرتی ہیں اور دریافت کرتی ہیں احوال زندوں کا اور خوش ہوتی ہیں ایک دوسرے کی ملاقات سے۔ پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ

روحیں اولاد اور آباء واجداد کی ملاقات کرتی ہیں بعد موت کے اور پہچانتا ہے ہر ایک کہ بیٹا ہے اور باپ ہے اُس کا۔

ارواح اپنے گھر کی بلی کی کیفیت بھی دریافت کرتی ہیں

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِیْ الدُّنْیَا عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَ اَمَاتَ الْمَیِّتُ تَلَقَّتُ الْاَرْوَاحُ یَسْتَخْبِرُوْنَہٗ کَمَا یَسْتَخْبِرُ الرَّاکِبُ مَافَعَلَ فُلَانُ وَ فُلَانُ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ حَتّٰی اَنَّھُمْ یَسْاَلُوْنَہٗ عَنْ ھُرَّۃِالْبَیْتِ

نقل کی ابن ابی الدنیا نے عبداللہ بن عمر (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) سے کہ کہا جس وقت انتقال پاتا ہے کوئی ملتے ہیں اس سے ارواح اور دریافت کرتی ہیں اس سے جیسا کہ دریافت کرتا ہے غائب مسافر کیا کیا فلاں اور فلاں نے اور مروی ہے ابو ہریرہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) سے یہاں تک کہ روحیں گھر کی بلّی کی کیفیت دریافت کرتی ہیں۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) رُوِیَ اَنَّہٗ لَوْاُخْبِرَبِھِمْ بِصَلَاحِ الْاَحْیَاءِ یَفْرَحُوْنَ بِہٖ وَاِنْ اُخْبِرَبِھِمْ بِفِسْقِھِمْ یَغُمُّوْنَ..

مؤلف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتا ہے مروی ہے تحقیق اگر خبر دی گئیں وہ ارواح زندوں کے اعمال صالحہ سے خوش ہوتی ہیں اس سے اور اگر خبر دی گئیں بداعمال سے ناخوش ہوتی ہیں۔

میت نہایت آرزدہ ہوتا ہے اپنی زوجہ سے دوسرے کو نکاح کر لینے سے

حَتّٰی اَنَّہٗ رُوِیَ اَنَّ الْمَیِّتَ یَسْاَلُ عَنْ وَلِدِہٖ وَعَنْ صَاحِبَتِہٖ فَاِنْ اُخْبِرَ اَنَّھَا تَزَوَّ جَتْ زَوْجًا اٰخَرَیَتَاَ لَّمُ بِہٖ کَمَا یَتَاَلَّمُ الْحَیُّ بِذٰلِکَ

مروی ہے کہ تحقیق روح میت پوچھتی ہے اپنے لڑکے اور عورت کے احوال سے۔ پس اگر خبر دی

گئی اس کو کہ اس کی زوجہ نے دوسرے سے نکاح کرلیا نہایت افسردہ ہوتی ہے وہ اس سے جیسا کہ افسردہ ہوتا ہے زندہ اس بات سے یعنی جب آدمی سفر میں ہو اور یہ کیفیت سنے کہ اس کی عورت دوسرے سے نکاح کرلیا تو افسردہ ہوتا ہے ایسا ہی بعد انتقال بھی اس کی زوجہ دوسرے کو نکاح کرنے سے وہ افسردہ ہوتا ہے

موتیٰ اپنے زندوں کے اعمال صالحہ سے خوش اور بداعمال سے ناخوش ہوتے ہیں

فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ لِلْاَرْوَاحِ حَيوٰةً وَهُمْ يَفْرَحُوْنَ وَيَتَاَلَّمُوْنَ وَذٰلِكَ مِنْ اَمَارَةِ الْحَيٰوةِ وَلِذَا رُوِىَ اَنَّ الْمَيِّتَ يَغُمُّ مَكْرُوْهَ الْحَيِّ عَنْ اَقْرُبَائِهٖ فَاِنْ كَانَ لَهٗ مَثَابَةٌ عِنْدَ اللّٰهِ يُشَفِّعُ لَهٗ وَعَلَيْهِ الْمَشَائِخُ

پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ تحقیق روحوں کو حیات اور شعور ہے اور ادراک ہوتے ہیں یہ موتیٰ کے علامات شعور حیات سے ہے۔ اس سبب سے مروی ہے کہ تحقیق میت افسردہ ہوتی ہے اپنے زندہ اقرباء کے اعمال بد سے۔ اگر اس روح کو اللہ کے پاس درجہ ہو شفاعت کرتا ہے اس زندہ کی۔ اس پر اتفاق ہے مشائخ کا۔

﴿ فائدہ ﴾

روحوں کو علم وشعور ہے حالت حیات کی مانند

اس بارے میں اکثر احادیث متصل الاسناد کے وارد ہیں اور بتحقیق ثابت ہوگیا کہ روحیں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں اور بات چیت کرتی ہیں اور زندوں کے احوال دریافت کرتی ہیں اور ان کو علم وشعور ہے حالتِ حیات کی مانند۔ چنانچہ مشکوٰۃ المصابیح میں نسائی اور احمد سے **کتاب الجنائز باب مایقال عند**

من حضر ہ الموت میں ابوہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) نے جس کا ترجمہ بعینہ یہ ہے۔ پس ارواح نہت خوش ہوتی ہیں بسبب آنے اُس روح کے ایک تمہارے سے ساتھ غائب اپنے کے کہ آتا ہے اس کے پاس یعنی جیسا کوئی سفر سے آتا ہے اور اس کے گھر کے لوگ اُس سے نہایت خوش ہوتے ہیں اسی طرح سے اس مومن کی روح جانے سے اور روحیں خوش ہوتی ہیں۔

ارواح ان اشیاء کا حال بھی پوچھتے ہیں جو دنیا میں چھوڑ کر مرتے تھے

پھر پوچھتی ہیں ارواح مومنوں کی اس روح سے کہ کیا کیا فلاں نے یعنی کیا حال ہے فلاں فلاں شخصوں کا یعنی نام لے کر پوچھتی ہیں احوال اُن اشیاؤں کا کہ دنیا میں اُن کو چھوڑ کر مرے تھے۔ پس کہتے ہیں ارواحیں آپس میں چھوڑ دو اس کو اس لیے کہ یہ تھے غم دنیا میں یعنی جب راحت پائے گی تب پوچھنا۔ پس کہتی ہے یہ روح بعد راحت پانے کے کہ تحقیق مر گیا یعنی فلاں کہ تم احوال پوچھتے ہو کیا نہیں آیا تمہارے پاس۔ پس کہتے ہیں وہ روحیں کہ تحقیق لے گئے اس کو طرف دوزخ کے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۱۹

بَابُ مَعْرِفَةِ الْمَيِّتِ بِمَنْ يَغْسِلُه، وَيُجَهِّزُه، وَ سِمَاعُه، مَايُقَالُ فِيْهِ

پہچاننے میت کے غسل دینے والے کو اور تجہیز وتکفین کرنے والے کو اور سننا

اس کا ان باتوں کو جو کہا جاتا ہے اس وقت کے بیان میں میت اپنی غاسل حامل کفن پہنانے والے اور قبر میں اتارنے والے کو پہچانتی ہے

اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالطِّبْرَانِىُّ وَبْنُ اَبِى الدُّنْيَا وَالْمَرْوَزِىُّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِى (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) قَالَ اَلْمَيِّتُ يَعْرِفُ مِنْ يَّغْسِلُه، وَمَنْ يَحْمِلُه، وَمَنْ يَكْفِنُه، وَمَنْ يَدْلِيَةِ فِىْ قَبْرِهٖ

نقل کی احمد اور طبرانی اور ابن ابی الدنیا اور مروزی نے ابوسعید خدری (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے تحقیق آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا میت پہچانتی ہے اپنے غاسل اور حامل اور کفن پہنانے والے کو اور قبر میں اتارنے والے کو۔

آدمی بعد انتقال کے ہر ایک چیز کو دیکھتا ہے حالت حیات کی مانند

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) رُوِىَ عَنْ مُجَاهِدٍ (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ اِذَا مَاتَ فَمَلَكٌ قَابِضُ نَفْسَه، وَمَامِنْشَىْءٍ اِلَّا وَهُوَ يَرَاهُ عِنْدَ غُسْلِهٖ وَعِنْدَ حَمْلِهٖ حَتّٰى يُوْصِلُوْه، اِلٰى قَبْرِهٖ فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ رُوْيَتَه الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ بِحَالِهٖ يُرٰى اَحْوَالَ الْاَحْيَاءِ وَمَا يَصْنَعُوْنَ كَمَا

كَانَ تُرَىٰ فِىْ حَالِ حَيَاتِهٖ

مؤلف(رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے روایت کیا گیا مجاہد(رَضِیَ اللهُ عَنهُ) سے کہ جس وقت انتقال پاتا ہے کوئی پس لیتا ہے اس کو فرشتہ میت ہر ایک کو دیکھتا ہے وقت نہلانے کے اور جنازہ اٹھانے کے وقت یہاں تک کہ پہنچاتے ہیں اس کو۔ پس دلالت کرتی ہے حدیث کہ آدمی بعد انتقال کے ہر ایک چیز کو دیکھتا ہے حالتِ حیات کی مانند اور دیکھتا ہے ان کے کاروبار کو زندہ کے مانند۔

بعد انتقال میت کی روح کو ایک فرشتہ لیتا ہے

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِىْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى (رَضِیَ اللهُ عَنهُ) قَالَ بَعْدَ الْمَوْتِ الرُّوْحُ بِيَدِ مَلَكٍ يُرَىٰ كُلَّ شَىْءٍ حَتّٰى يَمْشِىْ بِهٖ فَاِذَا اُدْخِلَ فِىْ قَبْرِهٖ جَعَلَ فِيْهِ

نقل کی ابن ابی شیبہ نے عبدالرحمان ابن ابی لیلیٰ (رَضِیَ اللهُ عَنهُ) سے کہ بعد انتقال کے ایک فرشتہ میت کی روح کو لیتا ہے۔ پس روح میت کی ہر ایک کو دیکھتی ہے اور وہ داخل کیا جاتا ہے قبر میں رہتا ہے اسی مقام میں۔

روح سوال کے وقت قبر میں داخل ہوتی ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) قَدِاخْتُلِفَ فِىْ اِدْخَالِ الرُّوْحِ فِىْ الْجَسَدِ فِى الْقَبْرِ وَالْاَكْثَرَ عَلٰى اَنَّهٗ يَدْخُلُ السُّوَالُ كَمَا دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلَيْهِ اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِى الدُّنْيَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ اِلَّا وَهُوَ يَعْلَمُ مَا يَكُوْنُ فِىْ اَهْلِهٖ وَاِنَّهُمْ لَيُغَسِّلُوْنَهٗ وَ يُكَفِّنُوْنَهٗ وَاَنَّهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ

مؤلف(رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے کہ تحقیق مختلف ہیں علماء روح بعد دفن کے کس وقت داخل ہوتی

ہیں قبر میں۔ اکثر اس بات پر ہیں کہ سوال کے وقت روح داخل ہوتی ہے قبر میں جیسا کہ دلالت کرتی ہے اس پر حدیث۔ نقل کی ابن ابی الدنیا نے عمر بن دینار سے کہ جو آدمی انتقال پاتا ہے جانتا ہے بعد انتقال کے بھی اپنے اہل واولاد کو اور دیکھتا ہے کون غسل دیتے ہیں اس کو اور کون کفن پہناتے ہیں اس کو۔

وَعَنْ اَبِیْ بَکَرِبْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَلْمُزَ نِی رحمته الله علیه رُوْحُه، فِیْ یَدِ مَلَکٍ وَهُوَیُرَ یٰ مَایَصْنَعُ بِهٖ اَهْلُه، فَلَوْ تَقْدِرُ عَلَی الْکَلَامِ فَنَبِئُهُمْ عَنِ الدِّنْنَةَ وَالْعَوِیْلِ

مروی ہے ابی بکر بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ روح میت کی فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور وہ یکھتا ہے اپنے لوگوں کو کہ کیا کرتے ہیں اگر قدرت رکھتا وہ لوگوں کی بات چیت پر البتہ منع کرتا وہ ان کو رونے اور پیٹنے سے۔

میت کی جھوٹی تعریف کرنے سے میت خود ملامت کرتی ہے قائل پر

وَعَنْ سُفْیَانَ رضی الله عنه اَنَّ اَلْمَیَّتَ لَیَعْرِفُ کُلَّ شَیْءٍ حَتّٰی اَنَّه، لَیَنَا شِدُ غَاسِلَه، بِاَنْ هُوَ عَلَیْکَ اَلاَّ خَفَّفْتَ غُسْلِیْ قَالَ وَیُقَالُ لَه، وَ هُوَ عَلٰی سَرِیْرٍ اَسْمَعُ ثَنَاءَ النَّاسِ عَلَیْکَ .

اورمروی ہے سفیان رضی اللہ عنہ سے کہ میت پہچانتی ہے ہر چیز کو یہاں تک کہ کہتا ہے غسل دینے والے کو مجھ کو اچھی طرح غسل دے اور مت کمی کر غسل دینے میں۔ کہا راوی نے کہ جب تک تختہ پر رکھ کے غسل دیتے ہیں اسی طرح کے وہ کلام کرتا ہے اور جو لوگ اس کی موت کی تعریف کرتے ہیں وہ تمام سنتا ہے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّ رُوْحَ الْمِیِّتَ یُرَیٰ مَایَفْعَلُ فِی حَقِّهٖ وَغَیْرَ ذٰلِکَ فَیَنْبَغِیْ اَنْ یَرْفَقَ وَیَحْنَبَ عَنِ الْمَنْهِی فِیْ الشَّرِعِ فَاِنَّه، یَحْزُنُه، وَلاَ یَمْدَحُ بِالْکِذَبِ فَاِنَّه، یَلاَمُ بِذٰلِکَ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے کہ فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ تحقیق روح میت کی دیکھتی ہے ہر ایک چیز کو جو کرتے ہیں اس کے حق میں اور غیروں کے سزاوار ہے کہ نرمی سے میت کی دیکھتی ہے ہر ایک چیز کو جو کرتے ہیں اس کے حق میں اور غیروں کے سزاوار ہے کہ نرمی سے میت کو نہلائیں اور نہ بلائیں جنازے کو لے جانے کے وقت جو منهی عنه ہے کیونکہ میت تحقیق غمگین ہوتی ہے اس سے۔ اور فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ جھوٹی تعریف میت کی نہ کرے کیونکہ میت خود ملامت کرتی ہے قائل (کہنے والے) پر۔

☆....☆....☆....☆

باب۲۰

بَابُ تَعْبِجِيْلِ التِّجهِيْزِ وَالْاِسرَاعِ بِالْجِنَازَةِ

جلدی کرنے تجہیز وتکفین میں اور میت کے لے جانے میں جنازے کی طرف کے بیان میں

جنازہ مومن کا کہتا ہے جلدی لے چلو منزل کی طرف

اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلُهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا يَاوَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانُ وَلَوْسَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ

روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے ابوسعید خدری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہا کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جس وقت کہ تیار کیا جاتا ہے جنازہ پس اٹھاتے ہیں اس کو لوگ اپنی گردنوں پر پس اگر ہوتا ہے نیک بخت کہتا ہے جلدی لے چلو مجھ کو یعنی میری منزل کی طرف اور اگر ہوتا ہے بد بخت کہتا ہے اپنے لوگوں کو اے مصیبت کہاں لے جاتے ہو اس کو یعنی مجھ کو سنتی ہے آواز اس کی ہر چیز سوائے آدمی کے اور اگر سُنے آدمی البتہ مرجائے یا بیہوش ہوجائے۔

اور کافر واویلا کرتا ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) اَفَادَ الْحَدِيْثُ اَنَّ الْمُؤْمِنَ الصَّالِحِ يَفْرَحُ بِالذَّهَابِ بِهٖ اِلَى الْقَبْرِ وَالْفَاسِقِ بِخِلَافِهٖ وَاَنَّ الْاَرْوَاحَ اَصْوَاحَ اَصْوَاتُ بَعْدَ الْمَوْتِ كَمَا كَانَتْ لَهُمْ فِیْ حَالَتِهِ الْحَيٰوةِ

مؤلف (رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ) کہتا ہے فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ مومن جلدی چلنے کو کہتا ہے اس لیے کہ نعمتیں جنت کی دیکھتا ہے اور فاسق بخلاف اس کے واویلا کرتا ہے کیونکہ وہ دوزخ کو دیکھتا ہے اور میت کلام حقیقتاً کرتا ہے جیسا کہ حالتِ حیات میں کرتا تھا۔

جنازہ کس طرح لے جانا چاہیے اور جلد لے جانے سے کیا مراد ہے

اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَنْ اَبِی ھُرَیرَۃ (رَضِیَ اللہُ عَنہُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ (صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اَسرِعُوا بِالجَنَازَۃِ فَاِنْ تَکُ صَالِحَۃً فَخَیرٌ تُقَدِّمُونَھَا اِلَیہِ وَاِنْ تَکُ سِوٰی ذٰلِکَ فَشُّ تَضَعُونَہٗ عَنْ رِقَابِکُم

روایت کی بخاری اور مسلم نے ابی ہریرہ (رَضِیَ اللہُ عَنہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جلدی کرو ساتھ جنازے کے پس اگر ہے وہ جنازہ یعنی میت نیک پس بھلائی ہے اس کے لیے پہنچاؤ اس کو طرف بھلائی کے اور اگر ہے غیر اس کے پس نیچے رکھو اس کو اپنی گردنوں سے۔

﴿ فائدہ ﴾

جلدی کرو ساتھ جنازے کے یعنی جنازہ دفن کے لیے لے جاؤ تو جلدی چلو اور جلدی سے دوڑنا مراد نہیں ہے درمیانی چال چلے کہ جلد جلد قدم اٹھائے اور پاس پاس قدم رکھے۔ حاصل یہ کہ چال معمولی سے زیادہ ہو اور دوڑنے سے کم بعد جلدی چلنے کے

﴿ فائدہ ﴾

بیان فرمایا کہ اگر وہ نیک ہے یعنی اگر ہے حال اس میت کا اچھا پس جلدی لے چلو اس کو تا کہ پہنچے ثواب آخرت کو جلدی اور اگر حال اس کا بُرا ہے تو بھی جلدی لے چلو تا کہ پھینک دو بُرے کو اپنی گردنوں سے۔

میت خوش ہوتی ہے قبروں کی طرف جلد جانے سے

وَعَنْ اَبِی بَکْرِنِ الْمُزَنِّیِ رحمته الله علیه اِنَّ الْمَیِّتَ تَسْتَبْشِرُ بِتَعْجِیْلِهٖ اِلَی الْمَقَابِرِ

مروی ہے ابی بکر المزنی رحمتہ اللہ علیہ سے تحقیق میت خوش ہوتی ہے جلدی لے جانے پر طرف مقبروں کے۔

میت کی تجہیز، تکفین وتدفین جلد کرنا گویا میت پر احسان کرنا ہے

وَعَنْ اَیُّوْبَ رحمته الله علیه قَالَ کَانَ یُقَالُ مِنْ کَرَامَةِ الْمَیِّتِ عَلٰی اَهْلِهٖ تَعْجِیْلُهٗ اِلٰی حُفْرَتِهٖ

اور مروی ہے ابوایوب سے کہ کہا میت کی تجہیز وتکفین وتدفین جلدی کرنے میں گویا میت پر احسان کرنا ہے۔

میت کی تجہیز، تکفین وتدفین میں جلدی کرنا مستحب شرعی ہے

قَال (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) رُوِیَ اَنَّ رُوْحَ الْمَیِّتِ فِیْ یَدِ مَلَکٍ فَیَتَضَرَّرُ بِتَاخِیْرِ التَّجْهِیْزِ کَمَا یَتَضَجَّرُ الْحَیُّ مِنْ اَعْوَانِ السُّلْطَانِ فِی الْحَبْسِ فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ تَعْجِیْلَ التَّجْهِیْزِ وَالْاِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ یَفْرَحُ بِهِ الْمَیِّتَ وَاِنَّهٗ یَسْتَحِبّ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے مروی ہے روح میت کی فرشتے کے ہاتھ میں رہتی ہے پس دل تنگ ہوتی ہے میت تجہیز وتکفین کی دیری سے جیسا کہ تنگ ہوتا ہے زندہ آدمی قید خانہ میں وہاں کے محافظین سے پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ جلدی کرنا تجہیز وتکفین وتدفین کا مستحب شرعی ہے۔

میت کا کلام جن وانس کے سوا سب سنتے ہیں

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) مَامِنْ مَیِّتٍ یُوْضَعُ عَلٰی سَرِیْرِهٖ فَیَخْطِیْ بِهٖ ثَلٰثَ خَطْوَاتٍ اِلَّا یَتَکَلَّمُ بِکَلَامٍ یَسْمَعُهٗ مَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَّا الثَّقْلَیْنِ الْاِنْسُ وَالْجِنّ

نقل کی ابن ابی الدنیا نے عمر بن الخطاب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے نہیں ہے کوئی ایک میت جو رکھی جائے جنازے پر لے جاتے ہیں اس کو تین قدمین یہاں تک کہ کلام کرتا ہے وہ ایسا کلام کہ سنتی ہیں اس کو سب چیزیں سوا انسان اور جن کے یعنی انسان و جن کے سوا ملائکہ اور جانور اور پرندے سب سنتے ہیں۔

کلام میت (میت دعا و فاتحہ کی محتاج ہے)

یَقُوْلُ یَا اِخْوَتَاہُ وَیَا حَمَلَہٗ الْغَشَاہُ لَا تَغُرَّنَّکُمُ الدُّنْیَا کَمَا غَرَّتْنِی وَلَا یَلْعَبَنَّ بِکُمُ الزَّمَانُ کَمَا لَعِبَ بِیْ خَلَقْتُ مَا جَمَعْتُ لِوَرْثَتِیْ وَالدَّیَّانُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُخَاصِمُنِیْ وَیُحَاسِبُنِیْ وَاَنْتُمْ تَشَیَّعُوْنِیْ وَالْاٰنَ تَدْعُوْنِیْ.

کہتا ہے میت اے میرے برادرو! اے میرے حاملو! نہ دھوکا دے تم کو دنیا جیسا کہ دھوکہ دیا ہے مجھ کو اور نہ لعب و بازی کرے ساتھ تمہارے دنیا جیسا کہ لعب و بازی کی ہے مجھ سے۔ افسوس کہ پیدا ہوا میں مال دنیا پیدا کرنے کو کہ واسطے وارثوں کے اللہ تعالیٰ مجھ کو قیامت کے دن عتاب کرے گا اس سے اور ذرہ ذرہ کا حساب لے گا اور تم اٹھائے ہو میرے جنازے کو دعا کرو میرے حق میں یعنی میں محتاج تمہاری دعا و فاتحہ کا ہوں۔

مردگان شرمندہ ہوتے ہیں ترک فرائض اور غفلت پرزندوں کے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْمَوْتٰی یَنْدِمُوْنَ عَلٰی تَرْکِ الْمَفْرُوْضِ وَغَفْلَۃِ الْاَحْیَاءِ عَنْ اَحْوَالِ الْاٰخِرَۃِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ تحقیق مردے شرمندہ ہوتے ہیں ترک کرنے پر فرضوں کے اور غفلت کرنے پر زندوں کے احوالِ آخرت سے۔

☆....☆....☆....☆

باب۲۱

بَابُ اِرْضَاعَ الصِّبْیَانِ بَعْدَ الْمَوْتِ

انتقال کے بعد بچوں کو دودھ پلانے کے بیان میں

بچہ مومن ایام رضاعت میں انتقال پائے تو دایان حور ان کو جنت میں دودھ پلاتی ہیں

اَخْرَجَ اَنَسٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) قَالَ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ ابْنِیْ وَاَنَّہٗ مَاتَ فِی الثَّدْیٰ وَاِنَّ لَہٗ نَطِثْرَیْنِ لِتَکْمُلانِ رَضَاعَۃً فِی الْجَنَّۃِ

روایت کی انسؓ نے کہ تحقیق رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا میرا بیٹا ابراہیم رضی اللّٰی عنہ انتقال کر گیا ایامِ رضاعت میں اس کے لیے دو دایانِ حور دودھ پلاتی ہیں جنت میں۔

قَالَ رحمتہ اللہ علیہ دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الصَّبِیَّ اِذٰا مَاتَ یُرَبّٰی بَعْدَ الْمَوْتِ فِی الْجَنَّۃِ بِالرَّضَاعِ

مؤلف کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ جو بچہ ایامِ رضاعت میں انتقال پاتا ہے تو جنت میں اس کو دودھ پلاتے ہیں۔

بچہ مومن ایام رضاعت میں انتقال پائے تو دودھ اور چوسنے کی چیزوں پر فاتحہ دیں کر اس کی روح کو ثواب پہنچانا جائز ہے

اَخْرَجَ اَنَسُ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) قَالَ اِنَّ وَلَدَ

اَلْمُؤْمِنِ اِذَامَاتَ يَرْضَعُ لَهٗ فِی الْجَنَّةِ فَاِذَا مَضٰى عَلَيْهِ مُدَّةُ الْفِصَالِ يَرْزُقُ لَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ

روایت کی انس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے تحقیق بچہ مومن کا جس وقت انتقال پاتا ہے دودھ پلاتے ہیں اس کو جنت میں اور جس وقت مدت رضاعت کامل ہوتی ہے موقوف کرتے ہیں دودھ پلانے کو اور کھانا دیتے ہیں جنت سے۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَيْہِ) دَلَ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ صَبِيَّ الْمُؤْمِنِ اِذَا مَاتَ فَا الْاَوْلٰى قَبْلَ مُضِيِّ زَمَانِ الْفِصَالِ اَنْ يَجْعَلَ لِرُوْحِهٖ لَبَنٌ وَمَا يَلْمَظُ بِهٖ وَبَعْدَ الْفِصَامِ لَوْجُعِلَ لَهٗ طَعَامُ لِيُوْصِلُ اِلَيْهِ ذٰلِكَ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَيْہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ بچہ مومن کا جب انتقال پائے اگر اس کے ایام رضاعت نہ ہوں یعنی اڑھائی سال نہ گزر گئے ہوں تو ثواب رسائی کے لیے بہتر یہ ہے کہ دودھ یا وہ چیزیں جو بچہ پسند کرتا ہے اس پر فاتحہ دے کے اس کا ثواب بچے کی روح کو پہنچائے۔ اگر ایامِ رضاعت گزر گئے ہوں تو بہتر ہے کہ اس کی ثواب رسانی کے لیے کھانا پکوا کر اس کے نام سے فاتحہ دیں اور اس کا ثواب اس کی روح کو پہنچادیں۔

﴿ فائدہ ﴾

بچوں کی فاتحہ میں دودھ رکھنا خیر القرون سے ثابت ہے

ایسا ہی تعامل ہے ہمارے بلاد میں کہ جب دودھ پینے والا بچہ انتقال کرتا ہے تو تیسرے روز خصوصاً دودھ پر فاتحہ دے کے اس کا ثواب بچے کی روح پر بخشتے ہیں۔ یہ فعل خیر القرون سے ثابت ہے جیسا کہ خود رسول خدا (صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اپنے فرزند ابراہیم رضی اللہ عنہ کے لیے کیا تھا۔ چنانچہ ملا علی قاری (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَيْہِ) فتاوی الاوز جندی میں فرماتے ہیں۔

وَ كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ مِنْ وَفَاتِ اِبْرَاهِيمَ ابْنِ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) جَاءَ اَبُوْذَرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ بِتَمْرَةٍ يَا بِسَةٍ وَلَبَنٍ فِيْهِ خِبْزٌ مِنْ شَعِيْرٍ فَوَضَعَتْهَا عِنْدَ النَّبِيِّ فَقَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اَلْفَاتِحَةَ وَسُوْرَةَ الْاِ خْلَاصِ ثَلٰثَ مَرَّاةٍ اِلٰى اَنْ قَالَ رَفَعَ يَدَيْهِ لِلدُّعَاءِ وَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) آبَاذَرٍ اَنْ يَقْسِمَهَا بَيْنَ النَّاسِ

سرورجہاں (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے فرزند ابراہیم رضی اللہ عنہ نام (جوام المومنین ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئے تھے) انتقال پا گئے ان کی وفات کے تیسرے روز ابوذر صحابی رضی اللہ عنہ کھجور سوکھے اور دودھ جس میں روٹی جو کی تھی یعنی دودھ میں ٹکڑے روٹی کے ڈالے تھے خدمت میں رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے لائے اور روبرو رکھے۔ سرورِ دو جہان (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے سورہ فاتحہ اور قل ھو اللہ تین بار پڑھ کر فاتحہ دی اور اپنے دونوں دستِ مبارک اٹھا کر منہ پر پھیرے (جیسا کہ طریقہ مروجہ فاتحہ کا ہے) پس حکم دیا رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے ابوذر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) صحابی کو کہ درمیان لوگوں کے اس کو تقسیم کردو۔

آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے صاجزادہ جلیل القدر حضرت ابراہیم (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کو ثواب بخشا

وَ اَيْضًا فِيْهِ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) وَهَبْتُ ثَوَابَ هٰذِهٖ لِابْنِیْ اِبْرَاهِيْمَ

اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے کہ بخشا میں نے اس کا ثواب اپنے فرزند ابراہیم رضی اللہ عنہ کو۔ اَخْرَجَ اَنَسُ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) قَالَ اِنَّ طِفْلَ الْمُؤْمِنِ اِذَا مَاتَ تَرْضَعُ لَهٗ ظِئْرٌ فِی الْجَنَّةِ۔ روایت کی انس رضی اللہ عنہ سے

کہ فرمایا رسول خدا(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) نے جب بچہ مومن کا انتقال کرتا ہے تو دودھ پلاتی ہے اس کو ایک دایہ حور جنت میں۔

بچہ مومن کا بعد انتقال پرورش پاتا ہے جنت کی نعمتوں سے

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) رُوِیَ اَنَّهٗ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) سُئِلَ اَفِي الْجَنَّةِ لِلنِّسَاءِ لَبَنٌ فَقَالَ نَعَمْ فَقَرَ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهُ الْاَ نْفُسُ نَفْسُ الصَّبِيِ تَشْتَهِيَ اللَّبَنَ فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰی اَنَّ الصَّبِيَّ بَعْدَ الْمَوْتِ لِيُرَبّٰی بِنَعِيْمِ الْجَنَانِ مِمَّايَرْزُقُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی.

مؤلف(رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے مروی ہے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) سے پوچھا گیا آیا جنت میں واسطے حوروں کے دودھ ہے۔ فرمایا ہاں پڑھا اس آیت کو حاصل ہوتا ہے جنتی کو جو چاہا جنتی نے ۔نفس بچے کا دودھ کو چاہتا ہے پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ لڑکا مومن کا بعد انتقال کے پرورش پاتا ہے جنت کے نعمتوں سے ان میں سے جو دیا اللہ تعالیٰ نے اُس کو۔

☆....☆....☆....☆

باب۲۲

بَابُ مَاتَمْشِي الْمَلَائِكَةُ فِي الْجَنَازَةِ وَمَايَقُوْلُوْنَ

چلنے ملائکہ کے ہمراہ جنازے کے اور اس وقت کیا کلام کرتے ہیں کے بیان میں

دنیا میں اموال کا چھوڑ جانا نفع نہیں دیتا ہے بعد موت کے مگر اعمال صالحہ

اَخْرَجَ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنِ بْنِ غَفْلَةٍ رضی الله عنه قَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لِتَمْشِيُ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَ يَقُوْلُوْنَ مَاقَدَمَ فَلَانُ وَ يَقُوْلُ النَّاسُ مَاتَرَكَ فُلَانُ

نقل کی سعید بن منصور نے ابن غفلہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا تحقیق ملائکہ البتہ چلتے ہیں آگے جنازے کے اور آپس میں کہتے ہیں کہ اس موتی نے کیا روانہ کیا توشہ آخرت کا اور حالانکہ لوگ سب آپس میں کہتے ہیں کہ اس نے کیا مال اور متاع چھوڑا۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) اَفَادَ الْحَدِيْثُ اَنَّهُ' لاَ يَنْفَعُهُ مَا تَرِفِي الدُّنْيَا بَعْدَ الْمَوْتِ مِنَ الْاَمْوَالِ وَاِنَّمَا يَنْفَعُه' مَاتَقَدَّمَ مِنَ الْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے فائدہ دیا حدیث نے اس پر نہیں نفع دیتا ہے انسان کو چھوڑنا اموال کو دنیا میں بعد موت کے اور نفع دیتے ہیں اس کو وہ اعمالِ صالحہ جو حالتِ حیات میں کیے تھے۔

خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے مومن کا جنازہ اٹھانے والے پر خدا تعالیٰ اپنی خاص رحمت نازل فرماتا ہے

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا عَنْ اِبْنِ الْخَالِدِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَرَاتُ مَسْئَلَۃَ دَاؤُدَعَلَیْہِ السَّلَامُ رَبَّہٗ اِلٰھِی مَاجَزَاءَ مَنْ یَشِیْعُ الْجَنَازَۃَ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ قَالَ جَزَاؤہٗ اَنْ یُشِیْعُہُ الْمَلَایِکَۃُ یَومَ یَمُوْتُ وَاُصَلِّی عَلٰی رُوْحِہٖ فِی الْاَرْوَاحِ .

نقل کی ابن ابی الدنیا نے ابی الخالد رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا پڑھا میں نے کتب ماضیہ میں کہ داؤد علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے پوچھا اے بارِ خدا جو شخص تیرے مومن کا جنازہ اٹھائے واسطے خوشنودی تیری کے اُس کے لیے کیا حسنات ہیں۔ جواب آیا کہ اس کو بہت نیکیاں ملیں گی۔ ان میں سے ایک نیکی یہ ہے کہ اس کا جنازہ ملائکہ کرام اٹھائیں گے یعنی اور مومنوں کے ہمراہ اور میں اس کے لیے مغفرت چاہوں گا۔

مومن کا جنازہ اٹھانے پر اللہ تعالیٰ خاص رحمت نازل کرتا ہے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّ تَشْیِیْعَ الْجَنَازَۃِ یُوْجِبُ الْاَ جْرَ الْجَزِیْلَ وَاَنَّہٗ تَعَالٰی یُصَلِّیْ عَلٰی رُوْحِ الْمَیِّتِ فِی الْاَ رْوَاحِ کَمَا یُصَلِّی النَّاسُ عَلٰی اَشْبَاحِ الْمُوْمِنِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتا ہے کہ فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ اٹھانا جنازوں کو مومنوں کے لیے بہت اجر کا سبب ہے اور خود اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت نازل کرتا ہے جیسا کہ لوگ مغفرت چاہتے ہیں مومن کی۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کوملائکہ کرام بندہ مومن کے انتقال کی اطلاع دیتے ہیں

وَکَذٰلِکَ مَارُوِیَ اَنَّہٗ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) قَالَ اِذَا مَاتَ مُؤمِنُ مِنْ اُمَّتِیْ تَتَعَبَّنِیْ بِہٖ مَلَائِکَۃَ فَاَقُوْلُ اَنْ تُخْبِرُوْا بِمَوْتِہٖ اَرْوَاحَ اَقْرُبَائِہٖ فَاَشِیْعُ اَنَا وَاَرْوَاحَ الْقُرْبٰی جَنَازَتَہٗ کَمَا یُصَلِّی النَّاسُ عَلَی الْجَنَازَۃِ اُصَلِّیْ اَنَاوَ اَرْوَاحَ ذَوِیْ اَرْحَامِہٖ عَلٰی رُوْحِہٖ وَ الْاَ رْوَاحُ یَرَوْنَکُمْ وَ اَنْتُمْ لَاتَرَوْنَھَا

اور ایسا ہی مروی ہے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے کہ فرمایا جب فوت ہوتا ہے بندہ مومن میری امت سے اطلاع کرتے ہیں اس کی مجھ کو ملائکہ کرام۔ پس کہتا ہوں میں خبر دو اس کے انتقال کی ان کے اقرباء کی روحوں کو۔ پس دی جاتی ہے یہ خبر۔ پس دعاء مغفرت کرتا ہوں میں اس کے لیے اور مغفرت کرتی ہیں وہ ارواح اس کے لیے۔ اور روحیں تم کو دیکھتی ہیں اور تم اُن کو نہیں دیکھ سکتے۔

ملائکہ کرام مومن کے ہمراہ نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں

اَخْرَجَ الدَّیْلِمِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ تَقُوْلُ الْمَلَایِکَۃُ مَاقَدَّمَ وَیَقُوْلُ النَّاسُ مَاخَلَفَ وَھُمْ یَمْشُوْنَ مَعَ الْجَنَازَۃِ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ فَلَوْلَمْ یَحْضِرُ الْجَنَازَۃَ مِنْکُمْ اِلَّا وَاحِدُ فَلْیَنْوِیْ الْاِ مَامَۃَ فَاِنَّھُمْ یُصَلُّوْنَ خَلْفَہٗ

نقل کی دیلمی نے ابی ہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جس وقت انتقال کرتا ہے کوئی کہتے ہیں ملائکہ آپس میں اس نے کیا اعمال صالحہ اپنے پیشرو کیے اور لوگ آپس میں کہتے ہیں کہ اس نے کیا مال چھوڑا اور ملائکہ لوگوں کے ہمراہ نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں اور چلتے ہیں

ہمراہ جنازے کے۔ پس اگر نہ حاضر ہو کوئی نمازِ جنازہ کے لیے پس چاہیے کہ تنہا ایک آدمی نمازِ جنازہ پڑھے اور نیت کرے امامت کی کیونکہ ملائکہ اس کے پیچھے نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں۔

نماز جنازہ دعا واستغفار ہے واسطے میت کے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) رُوِیَ اِنَّ الصَّلٰوةَ مِنَ الْمَلَائِکَةِ الْاِ سْتِغْفَارَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰـئِکَتَه، يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِيِّ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَصَلٰوةُ الْجَنَازَةِ اَلدُّعَاءُ وَالْاِ سْتِغْفَارُ لِلْمَيِّتِ فَثَبَتَ اَنَّ الْمَلَائِکَةَ يُصَلُّوْنَ عَلَی الْجَنَازَةِ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے کہ جو مروی ہے ملائکہ نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں یعنی استغفار کرتے ہیں۔ جیسا کہ کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تحقیق اللہ اور اس کے ملائکہ درود پڑھتے ہیں اوپر نبی (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے یعنی استغفار کرتے ہیں اور کہا اللہ تعالیٰ نے اور استغفار مانگتے ہیں واسطے مومنوں کے نمازِ جنازہ دعا اور استغفار ہے واسطے میت کے پس ثابت ہوا کہ ملائکہ کرام ہمراہ مومنوں کے نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔

﴿ فائدہ ﴾

جو کہتے ہیں جنازہ دعا ہے اور دعا نہ کرو

نمازِ جنازہ عا واستغفار ہونا موافق قیاس ہے اور موافق دلیل استحسانی کے من وجہ نماز ہے من وجہ دعا کیونکہ نماز جنازہ بغیر وضو اور تکبیر تحریمہ کے جائز نہیں جیسا کہ شرح وقایہ اور ھدایہ میں مصرح ہے۔ قاعدہ اصول ہے کہ جب وکیل استحسانی مقابل ہو قیاس کے۔ تو قیاس متروک ہے اور عمل دلیل استحسانی پر ہوگا اسی سبب سے اس کو صلوٰۃ جنازہ کہتے ہیں نہ دعاء جنازہ۔

☆....☆....☆....☆

باب ۲۳

بَابُ صَلوٰةِ الْجَنَازَةِ وَهِيَ فَرْضُ كِفَايَةٌ

نماز جنازہ کے فرض کفایہ ہونے کے بیان میں

﴿ فائدہ ﴾

فرض کفایہ کس کو کہتے ہیں

فرض کفایہ وہ ہے کہ بعض کے ادا کرنے سے دوسروں سے ساقط ہو جاتا ہے بخلاف فرض معین کے کہ بعض کے ادا کرنے سے دوسروں سے ساقط نہیں ہوتا جیسے نماز وروزہ۔

حضرت آدم (عَلَيْهِ السَّلَام) اور ان کے فرزند کی نماز جنازہ ملائکہ نے پڑھی اور امامت جبرائیل (عَلَيْهِ السَّلَام) نے کی

اَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رضى الله عنه اَنَّ الْمَلَائِكَةَ صَلَّتْ عَلٰى اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَلَدِهٖ وَاَمَّهُمْ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ سُنَّةُ مَوْتَاكُم

نقل کی حاکم نے ابی سعید رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق ملائکہ نے نمازِ جنازہ پڑھی آدم (عَلَيْهِ السَّلَام) اور ان کے فرزند پر اور امامت کی ان کی جبرائیل (عَلَيْهِ السَّلَام) نے۔ کہا جبرائیل (عَلَيْهِ السَّلَام) نے اولاد آدم کو یہی طریقہ اسلام ہے تمہارے اموات کا۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ) اَلْمُرَادُ مِنَ السُّنَةِ طَرِيْقُ الْاِسْلَامِ وَاِلَّا فَرْضُ كِفَايَةٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْمَلَائِكَةَ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِ

وَاَنَّ بِالصَّلٰوۃِ یغفِرُ الْمَیِّتُ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے مراد سنت سے یہاں طریقہء اسلام ہے نہ سنت حقیقی کیونکہ نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے۔کہا اللہ تعالیٰ نے نماز پڑھ تو اوپر اُن کے کہ تحقیق نماز تیری ان کے لیے مغفرت کا سبب ہے۔پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ ملائکہ نماز جنازہ پڑھتے ہیں مومن کی اور اُن کی نماز سے میت کی مغفرت ہوتی ہے۔

نماز جنازہ کافر اور مرتد پر جائز نہیں

اَخْرَجَ الْبَزَّارُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) **اَنَّ النَّبِیَّ** (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) **قَالَ صَلُّوْا عَلٰی کُلِّ بِرٍّ وَّ فَاجِرٍ فَاِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ سَکَنًا لَہٗ اَیْ مَغْفِرَۃً لِلْمَیِّتِ**

نقل کی بزاز ابی سعید (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ تحقیق فرمایا رسولِ خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے نماز پڑھو تم اوپر ہر ایک نیک و بد کے کیونکہ نماز پڑھنے میں مغفرت ہے میت کی۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) **اَلْمُرَادُ مِنَ الْفَاجِرِ الْمُؤْمِنُ الْعَاصِیُ فَاِنَّہٗ لَا یَجُوْزُ الصَّلٰوۃَ عَلَی الْکَافِرِ وَ الْمُرْتَدِ**

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے مراد فاجر سے مومن عاصی ہے۔کیونکہ نہیں جائز ہے نماز کافر اور مرتد پر۔

﴿ فائدہ ﴾

عقیدہ اہل سنت و جماعت

اہل سنت و جماعت کا یہ مذہب ہے کہ نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے اوپر مرد صالح کے اور فاسق کے اسی پر اتفاق ہے حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ اور حنبلیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا۔شرح عقائد نسفی میں ہے سرورِ دو

جہان (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم) کے زمانہ سے اب تک نیک وبد پر نماز جنازہ پڑھتے ہیں جیسے نمازی اور شرابی اور زانی پر بخلاف خارجیوں کے کہ فاسق کا نماز جنازہ نہیں ہے کیونکہ ان کے نزدیک مومن گناہ کرنے سے کافر ہو جاتا ہے۔

مستحب ہے نماز جنازہ کا ندا دینا لوگوں کو

فَاَفَادَ الْحَدِيْثُ اِنَّ الصَّلٰوةَ عَلَى الْمَيِّتِ سَبَبُ مَغْفِرَتِهٖ فَلَا يَهْلُوْنَ فِيْهِ بَلْ مُسْتَحَبٌّ اَنْ يُنَادِيَ النَّاسَ بِذٰلِكَ

پس فائدہ دیا حدیث نے کہ تحقیق نماز جنازہ میت پر مغفرت کا سبب ہے پس نہ سستی کریں اس میں بلکہ مستحب ہے کہ ندا دے لوگوں کو نماز جنازہ کی۔

﴿ فائدہ ﴾

مستحب ہے صلوٰۃ دینا درمیان اذان واقامت کے فرض نمازوں میں سوا نماز مغرب کے

اس کا طریقہ یہ ہے کہ اَلصَّلٰوةُ لِلْجَنَازَةِ لِلْمُسْلِمِيْنَ رَحِمَكُمُ اللّٰهِ کے صلوٰۃ دینا مستحب ہے مانند مستحب ہونے تثویب کے اور نمازوں میں۔یعنی صلوٰۃ درمیان اذان واقامت کے فرض نمازوں میں مستحب ہے سوا مغرب کے جیسا کہ شرح وقایہ اور در مختار ردالمحتار المشهور به شامی وغیرہ میں ہے۔

مسلمان جمع ہو کر میت پر جنازہ پڑھتے ہیں یہ اس کی مغفرت کا سبب ہے

اَخرَجَ الدِّینُورِیُ عَنْ هِلاَلِ بْنِ یَسَاقٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ مَامِنْ مَیِّتٍ اِجْتَمَعُ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَیْهِ اِلاَّ غُفِرَلَه'

نقل کی دینوری نے ہلال بن یساق (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ جس میت پر مسلمان لوگ جمع ہو کر نماز جنازہ پڑھتے ہیں یہ اس کی مغفرت کا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ شفاعت قبول کرتا ہے نماز جنازہ پڑھنے والے چالیس مسلمانوں کی

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیهِ) رُوِیَ عَنْه' (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) قَالَ مَامِنْ مُسْلِمَ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ عَلٰی جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رُجلاً لاَ یُشْرِ کُوْنَ بِاللّٰهِ اِلاَّ شَفَّعُهُمُ اللّٰه تَعَالٰی فِیْهِ.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیهِ) کہتا ہے مروی ہے رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) سے کہ فرمای جس میت کے جنازے کی چالیس مسلمان نماز پڑھتے ہیں قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت اس کے حق میں قبول کرتا۔

طریقہ صفوفِ نماز جنازہ

فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنْ یَجْتَهَدَ لِیَکُوْنَ الْمُصَلُّوْنَ جَمِیْعًا عَظِیْمًا وَ الاَّ فَیُصَلِّیْ عَلَیْهِ بِثَلٰثَةِ صُفُوْفٍ حَتّٰی لَوْ کَانَ الْقَوْمُ سَبْعَةُ یَتَقَدَّمُ وَاحِدُ وَثَلٰثَةُ بَعْدَه' وَاِثْنَانِ بَعْدَ هُمْ وَ وَاحِدُ بَعْدَهُمَا

پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ کوشش کریں اس پر لوگ بکثرت جمع ہوں اور صفیں زیادہ

ہوں۔ اگر لوگ زیادہ نہ ہوں تو پڑھی جائے نماز تین صف سے یہاں تک اگر سات مومن ہوں تو اُن میں ایک شخص امامت کرے اور پہلی صف میں تین شخص ہوں اور دوسری صف میں دو شخص اور تیسری صف میں ایک آدمی۔

مستحب ہے تین صف ہونا نماز جنازہ کے لیے اور جائز ہے کے ایک ہی آدمی کا نماز جنازہ پڑھنا اگر کوئی موجود نہ ہو

لِمَارُوِیَ اَنَّہ' (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مَنْ صَلَّی عَلَیْہِ ثَلٰثَۃُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ غُفِرَ لَہ' وَ ھٰذَا ھُوَ الْفَضِیْلَۃُ وَمِنْ حَیْثُ الْجَوَازِ لَوْ لَمْ یَحْضَرْ اِلَّا وَاحِدٌ یَقُوْمُ بِجَذَاءِ الصَّدْرِ وَ یُصَلِّی عَلَیْہِ لِمَاوَرَدَ فِی النَّصِّ وَ صَلِّ عَلَیْھِمْ اِنَّ صَلٰوٰتَکَ بِخِطَابِ الْوَاحِدِ

کیونکہ مروی ہے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے کہ جس میت کا جنازہ تین صف سے پڑھا جائے بخشی جائے گی وہ میت اور تین صف ہونا مستحب ہے۔ اور جائز ہے کہ اگر کوئی موجود نہ ہو اور ایک ہی آدمی ہو تو کھڑا رہے میت کے سینے کے مقابل اور نمازِ جنازہ پڑھے کیونکہ نص میں وارد ہے نماز پڑھ تو اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اوپر ان کے صَلِّ صیغہ ہے واحد کا دلالت کرتا ہے ایک شخص کے نمازِ جنازہ پڑھنے کے جواز پر۔

☆....☆....☆....☆

باب ۲۴

بَابُ كَيُفِيَّةِ صَلوٰةِ الْجَنَازَةِ وَالْاَ دُعِيَةِ فِيُهَا

نمازِ جنازہ پڑھنے کی کیفیت اور اس کی دُعاؤں کے بیان میں

نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ

قَالَ الْفُقَهَاءُ وَهِيَ اَرْبَعُ تَكْبِيرَاتٍ بِثَنَاءٍ بَعْدَ الْاُوْلٰى يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُ كَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ رَبِّ اغْفِرْهُ وَارْحَمْهُ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ

فرمایا فقہاء حنفیہ نے نماز جنازہ کے چار تکبیریں ہیں پہلی تکبیر کے بعد ثناء مشہور پڑھے۔

﴿ فائدہ ﴾

ثناء جو مشہور ہے اس میں جَلَّ ثَنَاءُ كَ اور رَبِّ اِغْفِرْهُ وَارْحَمْهُ، وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ نہیں ہے۔ اس لیے ان الفاظِ زائد کو پڑھے یا نہ پڑھے اور فقط ثناء مشہور پڑھے۔

وَصَلوٰةٍ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) بَعْدَ الثَّانِيَةِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ٥ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ ٥ اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ ٥ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى

اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ

اور دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھے۔

﴿ فائدہ ﴾

مؤلف نے جو اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ آخر تک لکھا ہے کتب مشہورہ میں نہیں آیا اس لیے اس کو پڑھے یا نہ پڑھے اور فقط مشہور درود شریف جو اوپر مذکور ہے پڑھے۔

وَدُعَاءٍ بَعْدَ الثَّالِثَةِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَه، مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَه، مِنَّا فَتَوَفَّه، عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِذَا الْمُتَوَفِّیْ خَاصَّةً وَلَقِّنْهُ الصَّوَابَ وَاَلْحِقْهُ بِنَبِيِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اور تیسری تکبیر کے بعد دعا پڑھے بالغ اور بالغہ کو۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ جو دعاء مذکور میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ آخر تک مرقوم ہے کتب معتبرہ مشہورہ میں نہیں ہے اس لیے اس کو پڑھے یا نہ پڑھے یا فقط دعاء مذکور پر اکتفا کرے۔

فَاِنْ لَمْ يَحْفَظْ هٰذَ الدُّعَاءَ يَقُوْلُ مَايَدْعُوْبِهٖ فِی التَّشَهُّدِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ حَافِظًا لَه، يُكَبِّرُ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَتَسْلِيْمَتَيْنِ بَعْدَ الرَّابِعَةِ وَلَا يَسْتَغْفِرُ وَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْه، لَنَا فَرَطًا وَّذُخْرًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْه، لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا بِرِعَايَةِ الْوَصْفِ

پس اگر یاد نہیں ہے دعا جنازہ کی تو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ کی دعا جو تشہد میں پڑھے اور چوتھی تکبیر کہہ کے سلام پھیرے۔

﴿ فائدہ ﴾

ردالمحتار حاشیہ در مختار اور چلپی حاشیہ شرح وقایہ اور عینی شرح کنز وغیرہ میں ہے کہ بعد چوتھی تکبیر کے رَبَّنَا اٰتِنَافِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَاعَذَابَ النَّارِ پڑھے۔اور بچوں کے لیے دعاء مذکور یعنی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ نہ پڑھے اور اس کے بدلے میں مرد بچوں کو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ آخر تک اور عورت بچوں کو اَللّٰھُمَّ جْعَلْھَا آخر تک پڑھے۔یعنی ضمیر مذکور مرد بچے کو اور ضمیر مونث عورت بچے لیے کہے۔

﴿ فائدہ ﴾

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے بعد نماز جنازہ کے فاتحہ پڑھنا ثابت ہے

بعد نماز جنازہ کے میت پر فاتحہ پڑھے۔اسی پر عمل ہے علماء سلف وخلف کا۔اور خود سرورِ دوجہاں (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے بھی ایسا ہی مروی ہے جیسا کہ شیخ عبدالحق دہلوی (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) اشعتہ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ کے جلد اول کتاب الجنائز باب الشتی بالجنازۃ والصلوٰۃ کے فصل ثانی میں فرماتے ہیں۔احتمال وارد کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) درجنازہ جاتحہ بعد ازنماز یاپیش ازان بقصد تبرک خواندہ باشند چنانکہ الان متعارف است۔رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بعد نماز جنازہ کے یا آگے نماز کے فاتحہ پڑھتے جیسا کہ اب رواج ہے پس ان دومعنوں میں سے ایک معنیٰ کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے بعد نماز جنازہ

کے فاتحہ پڑھنا ثابت ہوا۔اس پر عمل ہے علماء کا جیسا کہ الان متعارف است۔اس پر دال ہے اور بعد فاتحہ کے جنازے کے سرہانے الٓـم مُفلِحُون تک پڑھے اور پائیں جنازے کے اٰمَنَ الرَّسُوْلُ آخر سورہ تک پڑھے۔اسی پر عمل ہے علماء وفضلاء کا جیسا کہ محقق حنفیہ محدث فتح محمد برہانپوری(رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ)مفتاح الصلوٰۃ میں فرماتے ہیں۔

مسئلہ

چون ازنماز فارغ شوند مستحب است که امام یا صالح دیگر فاتحه بقره تا مُفلِحُونَ طرف سرِ جنازه خاتمیه بقره یعنی امن الرسول طرف پائین بخواند که در حدیث وارد است ودر بعضے احادیث بعد از دفن واقع شده که ہر دو وقت که میسر شو ومجوز است۔

جب نماز جنازہ سے فارغ ہوں مستحب ہے کہ امام یا اور کوئی صالح الٓـم مُفلِحُونَ تک سرہانے جنازہ کے اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ پائیں جنازے کے پڑھے جو حدیث میں وارد ہے اور بعض حدیثوں میں اس طور سے پڑھنا بعد دفن کے بھی آیا ہے دونوں وقت اس کو کرنا بہتر ہے اور بعد میت کے حق میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرے جیسا کہ نهر الفائق شرح کنز الدقائق جلد اول باب الجنائز میں ہے۔ویقول بعد صلوٰۃ الجنازہ اَللّٰھُمَّ لاَ تُحَرِّمَنَا اَجْرَہ، وَلاَ تَفْتِنَّا بَعْدَہ، وَاغْفِرْلَنَا وَلَہ، یعنی بعد نماز جنازہ کے دعا مذکور پڑھے۔اور بحر زخار میں ہے چون ازنماز جنازه فارغ شودابن دعا بخواند اَللّٰھُمَّ لاَ تُحَرِّمَنَا اَجْرَہ، وَلاَ تَفْتِنَّا بَعْدَہ، وَاغْفِرْلَنَا وَلَہ، یعنی جب نماز جنازہ سے فارغ ہوں میت کے لیے دعا مذکور پڑھے۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے بعد نماز جنازہ کے دعا مانگنا ثابت ہے

فقہاء کرام جو بعد نمازِ جنازہ کے دعا کرنے کے لیے فرماتے ہیں اس لیے کہ یہ فعل ثابت ہے سلف اور خلف سے اور زمانہ خیر القرون سے اب تک یہ فعل جاری ہے کیونکہ خود سرورِ عالم (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے بعد نماز جنازہ کے دعا مانگی ہے اور یہ حدیث سے ثابت ہے۔ جیسا کہ امام عینی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے ہدایہ شرح الھدایہ الجزء الثانی فی الجلد الاول باب الجنائز کے ابتداء میں بیھقی سے لکھا ہے کہ جب صحابی براء بن معزور (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) انتقال کر گئے سرورِ دو جہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تشریف لائے۔

وَصَلّٰی عَلَیْہِ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْہُ وَارْحَمْہُ وَاَدْخِلْہُ جَنَّتَکَ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ وَقَالَ الْحَاکِمُ ھٰذَا الْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

نماز جنازہ پڑھائی اوپر ان کے سرورِ عالم (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اور بعد نماز جنازہ کے یہ دعا فرمائی۔ اے بارِ خدا بخش اس کو اور رحم کر اس پر اور داخل کر اس کو اپنی جنت میں۔ روایت کیا اس کو بیھقی نے اور کہا حاکم نے یہ حدیث صحیح ہے۔ وہ جو قنیہ میں زاہدی سے منقول ہے اور اسی قول کو مرقات وغیرہ کتب میں لائے ہیں اس کا ترجمہ یہ ہے۔ نہیں جائز ہے دعا بعد نماز جنازہ کے کیونکہ نماز جنازہ دعا ہے دعا کے بعد دعا زائد ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ زاہدی اور صاحب قنیہ یہ دونوں معتزلی ہیں معتزلہ کے پاس ثواب رسانی موتی کو جائز نہیں ہے۔ ان کے مسائل اگر مخالف اہل سنت جماعت ہوں تو اس کا اعتبار نہیں۔ صاف دلائل بالا سے ظاہر ہے کہ فقہاء کرام اپنے کتب میں بعد نماز جنازہ کے دعا

کرنے کو لکھتے ہیں اور خود آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم) سے بھی ثابت ہے پھر دعا کرنے میں کیا شبہ ہے۔ جواب ثانی یہ ہے کہ یہ جو مرقوم ہے کہ نماز جنازہ دعا ہے دعا کے بعد دعا کی کیا ضرورت یہ تحریر خلاف ادب فقہاء ہے۔ نماز جنازہ من وجہ نماز ہے من وجہ دعا موافق دلیل استحسانی کے جیسا کہ ھدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ میں ہے کیونکہ اس میں وضو اور تکبیر تحریمہ ہے مانند اور نمازوں کے اسی سبب سے اس کو نماز جنازہ کہتے ہیں نہ دعاء جنازہ۔ پس مطلق اس کو دعا کہنا جائز نہیں ہے۔ پھر اس پر تفریع دوسرے مسئلہ کی کرنا کیسے جائز ہوگا۔ ان دلائل کو یاد کرنا چاہیے تا کہ شک و وہم ڈالنے والوں کے دام فریب میں نہ آجائیں۔

☆....☆....☆....☆

باب ۲۵

بَابُ بُكَاءِ النَّاسِ وَالْمَلائِكَةِ وَالسَّمَاءِ وَالْاَرْضِ عَلَى الْمُوْمِنِ

لوگ اور ملائکہ اور آسمان وزمین کے مومن کے انتقال پر رونے کے بیان میں

میت پر نوحہ کرنا مار پیٹ کرنا روبکائے شیطان سے ہے

اَخْرَجَ الْحَكِمُ عَنْ اَبِیْ سَعِيْد (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) لَمَّا مَاتَ اِبْنُهُ، اِبْرَهِيْمُ رَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَه، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَلَيْسَ قَدْ نَهْتَنَا عَنِ الْبُكَاءِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ رِنَّتِهِ الشَّطَانِ وَهٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فِىْ قُلُوْبِ الرَّحْمَاءِ ثُمَّ قَالَ اَلْقَلْبُ يَحْزَنُ وَالْعَيْنُ تَدْمَعُ وَلَا نَقُوْلُ مَا يَسْخُطُ الرَّبُّ

نقل کی حاکم نے ابوسعید خدری (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ فرمایا جب رسولِ خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے فرزند ابراہیم رضی اللہ عنہ انتقال کر گئے تو آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہتے یعنی روتے تھے۔ پوچھا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) سے کہ کیا آپ نے نہیں منع کیا رونے سے ہم کو اے رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم)۔ فرمایا منع کیا تھا میں نے تم کو بکاء شیطان سے یعنی رونا مار پیٹ کر اور بال نوچ کر اور یہ یعنی نفس رونا رحمت ہے کہ گردانا ہے اللہ عزّ وجل دلوں میں غمزدوں کے۔ پھر فرمایا میرا دل غم کرتا ہے اور آنکھیں روتی ہیں اور نہیں کہتے ہم کہ خدا ناراض ہو۔

میت پر بغیر نوحہ کے رونہ جائز ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْبُكَاءَ عَلٰى مَيِّتٍ بِلَانَوْحٍ جَائِزٌ وَاَنَّه، عَلامَتُه رَقَّتُه، الْقَلْبُ وَهِيَ مِنَ الْاِيْمَانِ وَلَا يَجُوْ زُالْفَنَاءُ وَخُمْشُ الْحُدُ وُدِوَتَسْوِيْدُ الْوُجُوْهِ وَشَقُّ الْجُيُوْبِ وَحَسْرُ الرُّوْسِ وَنَشْرُ الشُعُوْرِ وَضَرْبُ الْيَدَيْنِ عَلَى الْفَخِذَيْنِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ فَاِنَّهَا مِنْ رُسُوْمِ الْجَاهِلِيَّةِ الْمَنْهِيَّه فِي الْاِ سْلَامِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث کہ رونا میت پر بغیر نوحہ یعنی مار پیٹ کے جائز ہے اور وہ نشانی ہے دل کے رِقّت اور غم پر جو ایمان کی علامت ہے اور نہیں جائز ہے گرانا اپنے جسم کو بین پر یعنی پٹکیاں کھانا اپنے گالوں پر مارنا منہ کو کالا کرنا یا پیرہن کر پھاڑنا اور سر کو پیٹنا اور بالوں کو نوچنا اور ہاتھ سے زانوں پر مارنا اور مانند اس کے یہ عادات ایام جاہلیت کے ہیں جو اسلام میں ممنوع ہیں۔

بندہ مومن کے انتقال سے آسمان کے دو دروازے روتے ہیں

اَخْرَجَ اَبُوْنُعَيْمٍ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ اَبِي الدُّنْيَا عَنْ اَنَس (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) اَنَّ النَّبِيُّ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) قَالَ مَامِنْ اِنْسَانٍ اِلَّا لَه، بَابَانِ فِي السَّمَاءِ بَابُ يَصْعَدُ فِيْهِ عَمَلُه، وَسَلَّم قَالَ مَامِنْ اِنْسَانٍ اِلَّا لَه، بَابَانِ فِي السَّمَاءِ بَابُ يَصْعَدُ فِيْهِ عَمَلُه، وَبَابُ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُه، فَاِذَا مَاتَ الْعَبْدُ الْمُؤمِنُ بَكِيَا عَلَيْهِ

نقل کی ابونعیم اور ابویعلی اور ابن ابی الدنیا نے انس (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے نہیں ہے کوئی ایک انسان کہ اس کے لیے آسمان میں دو دروازے ہیں ایک دروازہ ہے کہ اس کے نیک اعمال اس مقام پر چڑھتے ہیں اور دوسرا دروازہ ہے کہ رزق اس کو اس مقام سے نازل ہوتا ہے۔ جب

بندۂ مومن انتقال کرتا ہے روتے ہیں اس پر وہ دونوں دروازے آسمان کے۔

آسمان کا رونا سرخ ہونا آسمان کے کناروں کا ہے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) اِنَّ بُکَاءَ السَّمَاءِ حُمرَۃُ اَطْرَافِھَا مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے کہ رونا آسمان کا سُرخ ہونا آسمان کے کناروں کا ہے۔

آسمان پر شفق کے ساتھ جو سرخی نظر آتی ہے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے سے پہلے نہیں تھی

وَقَالَ اِبْنُ سِیرِینَ اَخْبَرَنِی اَنَّ الْحُمْرَۃَ الَّتِی مَعَ الشَّفَقِ لَمْ تَکُنْ حَتّٰی قُتِلَ حُسَیْنُ ابْنُ عَلِیٍّ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کہا ابن سیرین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے خبر دیئے گئے ہم وہ سرخی جو آسمان پر شفق کے ساتھ نظر آتی ہے، امام حسین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے شہید ہونے سے پہلے نہیں تھی۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ قول درمیان لوگوں کے مشہور ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ سرخی آسمان کی جو شفق کے ساتھ ہے آگے شہید ہونے حضرت امام حسین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے بھی تھی مگر تطبیق یوں ہوسکتی ہے کہ شاید بعد شہید ہونے امام حسین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے وہ سرخی زائد ہوگئی ہو ان کے مصیبت کے غم میں۔

آسمان پر سرخی نمودار ہونے سے مراد یہ ہے آسمان مومن کے انتقال پر روتا ہے

وَرُوِیَ اَنَّھُمْ مُطِرُوْا مَا اَیَّامَ قَتْلِ الْحُسَیْنِ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْبُکَاءَ مِنَ

الْجَمَادِ بِهَا يَسْلِحُ بِحَالِهِ جَائِزٌ رُوِیَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِیْ وَعَطَا وَالْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ كَانَ يُقَالُ هٰذِهِ اَلْحَمْرَةُ الَّتِیْ تَكُوْنُ فِی السَّمَاءِ بُكَاءُ السَّمَاءِ عَلَى الْمُؤْمِنِ

اورمروی ہے کہ لہو برسا ایام شہادت امام حسین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) میں۔ پس دلالت کرتی ہے حدیث رونا جمادات کا اپنے طور پر جائز ہے۔ مروی ہے سفیان ثوری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اور عطا (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اور حسن بصری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے یہ سرخی جو آسمان پر نمودار ہوتی ہے وہ ہے کہ آسمان روتا ہے مومن کے انتقال پر۔

مومن کے انتقال سے زمین چالیس روز تک روتی ہے

اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ مَامِنْ مُؤْمِنٍ يَمُوْتُ اِلَّا وَتَبْكِیْ عَلَيْهِ لْاَرْضُ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا قَالَ رُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ الْمُؤْمِنَ اَمَاتَ بَكٰى عَلَيْهِ مُصَلَّاهُ مِنَ الْاَرْضِ وَمُصْعِدُ عَمَلِهِ مِنَ السَّمَاءِ

نقل کیا ابونعیم سے کہ فرمایا جب مومن انتقال کرتا ہے زمین اس پر روتی ہے چالیس روز تک کہتا ہے مروی ہے علی بن ابی طالب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا جب مومن انتقال کرتا ہے، روتا ہے اس پر مقام سجدہ اور دروازہ آسمان کا کہ جس جگہ سے اس کے اعمال صالحہ چڑھتے تھے،

فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْبُكَاءَ عَلَى الْمُؤْمِنِ بِمَا يَصْلَحُ بِحَالِهِ جَائِزٌ

پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ رونا زمین وآسمان کا مومن کے انتقال پر اس طور سے جائز ہے۔

مومن کے انتقال سے اس کا مقامِ سجدہ اور جائے نشست وبرخاست چالیس روز تک روتے ہیں

فَقَدْ رُوِیَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا مَاتَ يَبْكِیْ عَلَيْهِ مُصَلَّاهُ وَمَسْكَنُهٗ مِنْ بُكَاءِ الْاَرْضِ

اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا تحقیق مروی ہے مومن جب انتقال پاتا ہے روتا ہے اس پر مقام سجدہ اور جائے نشت و بر خاست چالیس روز تک۔

مومن مسافرت میں انتقال کرتا ہے
تو اللہ تعالیٰ عذاب نہیں دیتا اس کو

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا عَنِ الْحَسَنِ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ اِذَا یَوَفّٰی الْمُوْمِنَ بِبِلاَدِ غُرْبَتِہٖ لَمْ تُعَذِّبہ، وَرَحْمَہٗ لِغُرْبَتِہٖ وَاَمَرَ الْمَلاَئِکَتِہِ الْبُوَاکِیَہٖ اِنْ لَمْ یَکُنْ مِنْھُمْ نَیَاحُ مَنْھِیُ عَنْھِیُ عَنَھَا.

نقل کی ابن ابی الدنیا نے حسن (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا جب اللہ تعالیٰ بلادِ غربت میں مومن کو یعنی مسافرت میں موت دیتا ہے نہیں عذاب دیتا ہے اس کو اور اس کی غربت پر ترحم کرتا ہے اور ملائکہ کو حکم کرتا ہے کہ اس پر رونے کے لیے نہیں ہے ملائکہ میں ایسا رونا جو ممنوع ہو

فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْبُکَاءَ مِنَ الْمَلاَئِکَتِہ عَلَی الْمُوْمِنِ جَائِزٌ

دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ رونا ملائکہ کا مومن کے غم میں جائز ہے۔

مومن کے انتقال سے عرش ہلتا ہے

وَاَمَّا رُوِیَ اَنَّ الْمُوْمِنَ اِذَا مَاتَ اِھتَزَّلَہٗ الْعَرْشُ قِیْلَ الْمُرَادُ اِھتِزَازُ اللَّذِیْنَ یَحْمَلُوْنَ الْعَرْشَ مِنَ الْمَلاَئِکَتِہِ لِبُکَائِھِمْ عَلَی الْمُوْمِنِ وَھٰذَا الْکَرَامَتَہُ الْمُوْمِنِ عِنْدَاللّٰہِ تَعَالیٰ وَاذَا مَاتَ الْکَافِرُ لاَتَبْکِیْ عَلَیْہِ مَوْضِعُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ فَمَابَکَتْ عَلَیْھِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ یَعْنِیْ عَلٰی فِرْعُوْنَ وَ قَوْمِہٖ

وہ جو مروی ہے کہ مومن کے انتقال سے عرش ہلتا ہے، کہا بعض حضرات نے مراد اس سے حرکت کرنا ملائکہ کا ہے جو حامل عرش ہیں، اور یہ بزرگی مومن کی ہے اللہ کے نزدیک اور جس وقت مرتا ہے کافر نہیں، روتا اس پر کوئی ایک جگہ یعنی زمین و آسمان، کہا اللہ تعالیٰ نے نہیں روتا ہے ان پر آسمان اور زمین۔ مراد اس سے فرعون اور اس کی قوم ہے۔

فائدہ

بظاہر فرعون اور اس کی قوم مراد ہے اور در حقیقت کل کفار اس سے مراد ہیں۔

☆....☆....☆....☆

باب۲۶

بَابُ غُسُلِ المَیَتِ

میت کے غسل کے بیان میں

مومن جنگل میں تنہا انتقال پائے تو ملائکہ اس کو غسل دیتے ہیں

اَخرَجَ اَبُویَعلٰی اِذَا مَاتَ الْمُومِنُ فِیْ بَرِیَّةٍ وَلَمْ یَکُنْ مَنْ یُّوَلِّیه' یغْسِلُهُ الْمَلاَئِکَتهُ وَیَدُ فَنُوْنَه' وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْه

نقل کی ابویعلی نے جب انتقال پاتا ہے مومن کوئی ایک جنگل میں ایسا کہ نہ ہواس کا والی یعنی تنہا ہو غسل دیتے ہیں، اس کو ملائکہ اور نماز جنازہ پڑھتے ہیں اور دفن کرتے ہیں۔

نماز جنازہ جائز نہیں جب تک میت کو غسل نہ دے

قَالَ(رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) وَذٰلِکَ لِکَرَامَتِهِ الْمُومِنِ فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ غُسَلَ الْمَیِّتِ مِنْ سُنَنِ الْاِ سْلاَمِ وَلاَ یَجُوْزُ الصَّلوٰۃُ عَلٰی مَیِّتٍ لَمْ یَغْسَلُ

مؤلف(رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے کہ یہ بہ سبب بزرگی مومن کے ہے۔ دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ غسل میت عادات اسلام سے ہے۔نہیں جائز ہے نماز میت پر جب تک غسل نہ دیں۔

غسل دینا جبرائیل(عَلَيْهِ السَّلاَمَ) کا ملائکہ کے ساتھ حضرت آدم(عَلَيْهِ السَّلاَمَ) کو

اَخرَجَ اِبْنُ جُرَیْج عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلاَمُ لَمَّا قُبِضَ نَزَلَ جِبْرَائِیْلُ

بِالْمَلائِکَتِہ وَغَسَلُوہ وَقَالُوْا لِوَلَدِہٖ ھٰذِہٖ سُنَّۃ مَوْتَا کُم

نقل کی ابن جریج نے عطا سے کہ جب آدم (عَلَیْہِ السَّلاَم) کا انتقال ہوا نازل ہوئے، جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلاَم) ساتھ ملائکہ کے اور ان کو غسل دیا اور کیا ان کے فرزند یعنی شیث علیہ السلام کو یہی طریقہ ہے تمہارے اموات کا یعنی مُردوں کو غسل دینے۔

قَالَ رحمتہ اللہ علیہ دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ غُسْلَ الْمُؤمِنِ مِنَ الْمَلائِکَتِہ جائِزٌ وَانَّہ، شَرِیْعَۃُ مَاضِیَۃ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ غسل دینا ملائکہ کا مردمومن کو جائز ہے ایسا ہی تھا آگے کی شریعتوں میں۔

مومن کی میت کو جب نہ کوئی غسل دینے والا ہو تو ملائکہ غسل دیتے ہیں

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَاعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ الْمَلاَئِکَتَہ یَغْسِلُوْنَ مَنْ لَمْ یَحْضَرُ غَاسِلُہ، یَعْنِی اَلْمُوْمِنَ اِذَا مَاتَ فِیْ غُرْبَتِہٖ وَلَمْ یَکُنْ ثَمہ مَنْ یَغْسِلُہ، یَغْسِلُہ، الْمَلائِکَتُہٗ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ

نقل کی ابن ابی الدنیا نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا ملائکہ غسل دیتے ہیں اس مومن کی میت کو جب نہ کوئی غسل دینے والا ہو یعنی جب سفر میں انتقال کیا اور نہ ہو کوئی غاسل تو ملائکہ غسل دیتے ہیں اور نماز جنازہ پڑھتے ہیں

میت کو بغیر غسل نماز جنازہ جائز نہیں

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ غُسْلَ الْمَیِّتِ یَجْھِدُ فِیْہِ وَ یَحْتَاطُ لِئَلَّا یُبْقٰی لَمُعَتَہٗ لِاَنَّہٗ اَمْرٌ یَّقُوْمُ بِہٖ الْمَلَائِکَۃُ وَ ذٰلِکَ لِاَنَّ الصَّلٰوۃَ لَا یُجُوْزُ بِدُوْنِ الْغُسْلِ عَلَیْہِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ میت کے غسل دینے میں خوب کوشش کرے اور اچھا غسل دے، اس طور سے کہ نہ چھوٹے غسل سے کوئی عضو میت کا اسی واسطے وہ وقت نہ ہونے غاسل کے ملائکہ غسل دیتے ہیں اور نماز بدوں غسل کے نہیں جائز ہوتی ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۲۷

مسلمان میت کو گھر میں روکنا نہ چاہیے

سامان کفن ودفن میں کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ مسلمان کے مردہ کو اس کے گھر والوں میں روکنا نہ چاہیے۔وَوُضِعَ عَلٰی سَرِیْرٍ فَجُمِرَ وِتْرًا اور رکھا جائے تخت پر جس کو طاق مرتبہ بسایا ہو۔

﴿ فائدہ ﴾

درمختار میں ہے کہ بسایا جائے سات واقعہ تک کذافی الفتح یعنی اس سے زیادہ نہ بسائیں مثل اس کے کفن کے کہ وہ بھی طاق دفعہ بسایا جائے۔بسانے سے مراد یہ کہ کسی برتن میں آگ رکھ کر اُس پر خوشبو جلادیں اور اس کو مردہ یا کفن کے گرد پھرادیں تو یہ بسانا تین وقت چاہیے۔ایک جس وقت اس کی جان نکلی۔دوم غسل کے وقت۔سوم کفن پہنانے کے وقت۔وَجُرِّدَ ثِیَابَہٗ وَسُتِرَ عَوْرَتَہٗ الْغَلِیْظَتُہ وَقِیْلَ مِنَ السَّرَّۃِ اِلَی الرَّکْبَتِہ وَالْاَ وَّلُ اَصَحُّ لِئَلَّایَشُقُّ الْغُسْلُ اور ننگا کیا جائے کپڑوں سے پوشیدہ کی جائے مردہ کی صرف شرمگاہِ غلیظ اور قول مشہور یہ ہے ناف سے ٹخنوں تک پوشیدہ کی جائے اور پہلا صحیح ہے کہ نہ تکلیف ہو غسل میں۔

میت کی ران دیکھنا حرام ہے

طحطاوی حاشیۃ درمختار میں ہے کہ قول صحیح یہ ہے کہ نہلانے میں ناف سے لیکر گھٹنوں تک تہبند

ڈالیں اس لئے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا کہ زندہ اور مردے کی ران پر نظر مت ڈالو۔ اس سے معلوم ہوا کہ مردہ کی ران کو دیکھنا حرام ہے۔

وَوُضِیَّ بِلَامَضْمَضَۃٍ وَاسْتِنْشَاقٍ وَلَامَسْحِ الرَّاسِ اور وضو کرایا جائے بدون کلی اور ناک میں پانی دینے اور مسح سر کرنے کے۔

﴿ فائدہ ﴾

میت کو غسل دینے کا طریقہ

درمختار میں ہے اور ایک قول یہ ہے کہ کلی اور ناک میں پانی دینا کپڑے سے کرائی جائے یعنی نہلانے والا اپنی انگلی پر کپڑا لپیٹ کر دانتوں اور مسوڑھوں اور ناک کے نتھنوں میں پھیرے اور اسی پر عمل ہے ہمارے زمانہ میں اور اگر میت جنب یا حائض یا نفاس والی ہو تو کلی اور ناک میں پانی دیں اور شروع کیا جائے اس کے چہرہ سے یعنی کپڑے سے منہ اور نتھنوں کو پونچھ کر منہ دھویا جائے اور مسح کیا جائے۔ اس کے سر پر وضو میں۔ مؤلف نے جو کہا کہ مسح سر نہ کیا جائے صحیح نہیں، اسی سبب صاحب درمختار نے کہا کہ یُبْدَءُ بِوَجْھِہٖ وَیُمْسَحُ رَاسَہٗ، یعنی وضو میں شروع کیا جائے اس کے چہرہ سے اور مسح کیا جائے اس کے سر پر۔ شامی نے کہا اسی طرح بچہ کو بھی وضو کرایا جائے کیونکہ یہ وضو غسل میت کی سنت ہے۔ وَلَا وَضَعَ قُطْنُ فِیْ مَنْخَرِہٖ وَفِیْہِ اور وضو کیا جائے بغیر روئی رکھنے مردہ کے منہ اور ناک میں

﴿ فائدہ ﴾

اگر مردہ کے ناک یا منہ یا اور سوراخوں میں لہو جاری ہو اس وقت روئی رکھنا چاہیے نہ بے ضرورت۔

وَیَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ وَنَفْخِہٖ وَھَمْزِہٖ وَنَفْثِہٖ رَبِّ اغْفِرْ بُکَ مِنْ ھَمَزَاتِ

الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَحْضَرُوْنَ بِسْمِاللّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَاہُ عَلَی الْاِسْلَامِ وَاَمَاتَہ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ پناہ مانگتا ہوں میں شیطان اور اس کے وساوس سے شرِ مذمومہ سے اے اللہ بچا مجھ کو شیطان کے وسوسوں سے اور پناہ مانگتا ہوں یہ کہ نہ حاضر ہوں شیاطین میرے پاس۔ الٰہی مجھ کو ثابت رکھ اسلام پر اور وفات دے اسلام پر۔

اور وضو کرانے والا دعا مذکور پڑھے۔ وَحُبِّبَ یُوْمِیُ اِیْمَاءً مُسْتَلْقِیًا طُلُوْلاً عَلٰی قِفَاہُ وَرِجْلَاہُ نَحْوَ الْقِبْلَۃِ کَمَا یُوْ ضَعُ فِی الصَّلٰوۃِ بِالْاِیْمَاءِ وَعَلَیْہِ الْمَشَائِخُ وَاخْتَارَ الْبُعْضَ مِنْ اَصْحَابِنَا اَنْ یُّوْ ضَعَ مُسْتَلْفِیًا عَلٰی قِفَاہُ عَرْضًا رَاسَہُ نَحْوَالْقَلْبِ کَمَا یُوْضَعُ فِی الْقَبْرِ وَعَلَیْہِ الْمُتَاخِرُوْنَ بہتر ہے چت لٹانا مردہ کا وقت نہلانے کے اور پاؤں اس کے جانب قبلہ ہونا جیسا کہ اشارہ کرنے والا نماز پڑھتا ہے۔ یعنی جب مریض کو قوت ملنے کی نہیں اور نماز پڑھنا چاہے تو اس کے پاؤں قبلہ جانب کیے جائیں اور کہا ایک گروہ مشائخ نے لٹایا جائے مردہ اپنی بائیں کروٹ پر اسی پر متاخرین ہیں۔

میت کو غسل دینے کے پانی میں کون سی چیزیں ڈالنا چاہیے

وَصُبَّ عَلَیْہِ مَاءُ مُغْلِیُ بِسِدْرٍ اَوْ حُرْضٍ وَاِلَّا فَالْقُرَاحُ وَغُسِلَ رَاسُہ وَلِحْیَتُہٗ بِالْخِطْمِی اور اس پر وہ پانی ڈالا جائے جس میں بیری کے پتے جوش دیئے گئے ہوں یا اشنان پڑا ہوا اگر یہ چیزیں ملیں ورنہ پانی خالص جوش دیا ہوا ڈالا جائے۔

﴿ فائدہ ﴾

حرض بضم حاء مہملہ اور سکون راء مہملہ شنان ہے جو چھوٹی ہوئی جڑیں ہوتی ہیں اس سے کپڑے دھوتے ہیں جیسے صابن سے صاف کرتے ہیں اور دھویا جائے سر اس کا اور داڑھی اس کی گل خیرو سے اگر میسر وہ ورنہ صابن سے۔ خطمی ایک گھاس ہے ملک عراق میں اور ہندوستان میں گل خیرو کہلاتی ہے ثُمَّ اضْطَبَحَ عَلٰی

يُسَارِهِ فَيَغْسِلُ حَتّٰى يَصِلُ اِيْمَاءً اِلٰى مَايَلِىْ التَّخْتِ مِنْهُ كَذٰلِكَ ثُمَّ عَلٰى يَمِيْنِهِ ثُمَّ اَجْلَسَ مُسْنِدًا اِلَى الْغَاسِلِ وَمَسَحَ بَطْنَه' رَفِيْقًا وَمَا خَرَجَ مِنْهُ غُسِلَ وَلَمْ قَدْ غَسْلَهُ اور لٹایا جائے مردہ اپنی بائیں کروٹ پرتا کہ پانی اس کے داہنے جانب پر پڑے پھر نہلایا جائے یہاں تک کہ پانی بدن کے اس حصہ پر پہنچ جائے۔ پھر مردہ کو بٹھادے یعنی نہلانے والا اپنا سہارا دیکر اور ملے اس کے پیٹ کو نرمی سے اور جو کچھ مردہ سے خارج ہو، نہلانے والا پھر اس کو دھوڈالے اور نہ دہرائے غسل کو۔

﴿ فائدہ ﴾

درمختار میں ہے پھر بٹھانے کے بعد اس کو بائیں کروٹ پر لٹا کر غسل دے اور یہ تیسری بار کا غسل ہے تا کہ عدد مسنون حاصل ہوجائے یعنی تین بار نہلانا سنت ہے وہ اس مرتبہ ہوجائے گا اور ہر لٹانے کے وقت مردہ پر تین بار پانی ڈالا جائے اسی وجہ سے کہ گزرے یعنی مسنون تین بار دھونا ہے۔

مردے کی شرم گاہ کو بغیر تہبند اور کیسہ کے ہاتھ لگانا حرام ہے مگر بچوں کے لیے ضروری نہیں

اور دھوئے پر ہنگی کو تہبند کے نیچے بعد لپیٹنے ایک کپڑے مثل تہبند کے نیچے بعد لپیٹنے ایک کپڑے مثل تہبند کے اپنی ہاتھوں پر بسبب حرام ہونے ہاتھ لگانے کے مثل دیکھنے کے۔ شامی نے کہا کہ کیسہ کا مثل تہبند کے ہونا شرط نہیں بلکہ ایسا ہونا چاہیے جو چھونے کا مانع ہو کیونکہ بدون آڑ کے ہاتھ لگانا شرمگاہ کو حرام ہے جیسے دیکھنا حرام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بچوں کے لیے تہبند اور کیسہ ضروری نہیں۔

مردے کو غسل کے بعد خشک کرنے کے وقت پڑھنے کی دعا

وَنُشِفَ بِثَوْبٍ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْهُ مِنَ الدَّنَسِ وَالْاَقْذَارِ وَطَهِّرْهُ مِنَ الذُّنُوْبِ

الصِّغَارِوَالْکِبَارِ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْکَرِیْمُ الْغَفَّارُ وَجَعَلَ الْحُنُوْطَ عَلٰی الْحِیَتِ وَرَاسِهٖ وَالْکَافُوْرَ عَلٰی مَسَاجِدِهٖ وَلَا یُسَرِّحُ شِعْرَهٗ وَلِحِیَّه وَلَا یَقُصُّ طَفْرَه‘ وَشِعْرَه‘

اور نہلانے کے بعد خشک کیا جائے کسی پاک کپڑے سے اور خشک کرنے کے وقت یہ دعا پڑھے۔ الٰہی پاک کرتو اس کو میل اور نجاست سے اور پاک کرتو اس کو گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے تحقیق کہ تو احسان کرنے والا بخشنے والا ہے اور حنوط ملا جائے اس کے سر اور داڑھی پر اور کافور ملا جائے اس کے سجدہ کے جگھوں پر یعنی جو مقام سجدہ میں زمین پر ٹیکتے ہیں اور وہ ماتھا اور ناک اور ہتھیلیاں اور پاؤں ہیں ان پر کافور ملا جائے، حنوط بفتح حاو مہملہ و ضم نون عطر مرکب ہی خوشبودار چیزوں سے۔

مردہ کے بالوں میں کنگھی کرنا مکروہ تحریمی ہے

اور مردہ بالوں میں کنگھی نہ کی جائے یعنی کنگھی کرنا مکروہ تحریمی ہے اور نہ کترے جائیں ناخن اس کے اور نہ سر کے بال کترے جائیں۔

﴿ فائدہ ﴾

مردہ عورت کو اس کے شوہر کا ہاتھ لگانا جائز نہیں

درمختار میں ہے اور منع کیا جائے شوہر مردہ عورت کا عورت کے نہلانے اور ہاتھ لگانے سے نہ اس کے طرف نگاہ کرنے سے یعنی شوہر کا اپنی عورت کو ہاتھ لگانا جائز نہیں دیکھنا جائز ہے۔

مردہ کو بعدِ کفن پہنانے کے سرمہ لگانا مباح ہے

درمختار بخلاف اس کے عورت نہ منع کی جائے اپنے خاوند کو نہلانے اور دیکھنے سے اور مردہ کو بعد کفن پہنانے کے سرمہ لگانا مباح ہے اب اس کا رواج عموماً ہے۔

مردے کی پیشانی پر کلمہ اور تسمیہ لکھنے سے بہت ثواب ہے

اور عبیر سے مردہ کی پیشانی پر کلمہ اور تسمیہ لکھے اس میں بہت ثواب ہے جیسا کہ در مختار میں ہی

حکایت

کسی شخص نے وصیت کی کہ میری پیشانی اور سینہ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھ دینا سو لکھ دیئے گئے، بعد اس کے کسی نے اس کو خواب میں دیکھا اور اس کا حال پوچھا اس نے کہا کہ جب میں قبر میں رکھا گیا تو میرے پاس عذاب کے فرشتے آئے سو جب انہوں نے میری پیشانی پر بسم اللہ لکھی دیکھی تو کہا کہ تو اللہ کے عذاب سے مامون ہوا۔ فتاوی خانیہ میں ہے کہ مردہ عورت کے نہلانے کے لیے ضرورت کے وقت جب عورت نہیں ملتی اس کا محرم ہو تو وہ اس کو اپنے ہاتھ سے تیمّم کرادے اور اگر اجنبی ہو تو اپنے ہاتھ پر تھیلی چڑھا کر تیمّم کرادے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۲۸

بَابُ مَایفعَلُ قَبْلَ الدَّفْنِ

دفن سے پہلے کیے جانے والے کاموں کے بیان میں

میت کا نام لے کر فاتحہ دینا چاہیے

اَخْرَجَ اُبَیُّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) قَالَ الْمَوْتُ فَزَعٌ فَتَصَدَّقُوْا لَہٗ قَبْلَ الدَّفْنِ وَاقْرَاُوْمَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَاجْعَلُوْا لَہٗ

نقل کی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا موت مقام خوف ہے پس ثواب بخشی کرو اس کے لیے آگے دفن کے اور قرآن پڑھو اس کے لیے جتنا ہو سکے اور گردونواح اس کے لیے ثواب کو یعنی اس پر فاتحہ دے کے اس کا ثواب نام پر بخشو۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ حدیث معلق ہے پیشتر معلوم ہو گیا ہے کہ اگر محدث ثقہ ہو اس کی تعلیق معتبر ہے اور وہ واجب العمل ہے مانند حدیث متصل کے جیسا کہ شرح نخبۃ الفکر اور مقدمہ فتح الباری شرح صحیح بخاری وغیرہ میں ہے۔

میت کو دفن کرنے سے پہلے ختم قرآن کرنا جائز ہے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّ التَصَدَّقَ لِرُوْحِ الْمَیِّتِ قَبْلَ الدَّفْنِ سُنَّۃٌ وَلَوْ خَتَمَ لَہٗ

اَلْقُرْاٰنُ لَکَانَ جَائِزٌ اُیُرْجٰی فِیْهِ نَجَاۃُ الْمَیِّتِ وَکَانَ السَّلَفُ عَلٰی ذٰلِکَ
مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ تحقیق ثواب بخشی روح میت کو آگے دفن کے سنت ہے اور اس کے لیے ختم قرآن کیا جائے البتہ جائز و بہتر ہے اُمید ہے کہ میت کی مغفرت ہو اور ایسا ہی عادت سلف صالحین کی تھی۔

﴿ فائدہ ﴾

یعنی صحابہ اور تابعین وتبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین میت کو قبل دفن ثواب بخشی کرتے تھے اور قرآن شریف پڑھ کے بخشتے تھے۔ اِلَّا اَنَّـهُ لَا یَتْبَعُ الْجَنَازَۃَ بِالطَّعَامِ کَمَایَفْعَلَهُ الْیَهُوْدُ مگر نہ لے جائیں کھانا ہمراہ جنازہ کے جیسا کہ یہود کرتے ہیں۔

﴿ فائدہ ﴾

جنازے کے ساتھ قبرستان کھانا لے جانا جائز ہے

یہود کی عادت تھی کہ کھانا ہمراہ جنازے کے لے جا کے مقام مدفن میں ڈال دیا کرتے تھے چنانچہ اب ہنود کی بھی ایسی عادت ہے اس لئے مؤلف نے منع کیا اگر ایصال ثواب کی غرض سے لے جائیں اور وہ توشہ حاملین جنازہ اور حاضرین قبر یعنی جنازہ کے اٹھانے والے اور قبر کے کھودنے والوں کو دیں جیسا کہ اب اس کا رواج ہے۔ منع نہیں جیسا کہ فتاوی ملتقط میں ہے۔ اَهْلُ الْمُصِیْبَةِ لَوْ حَمَلُوْ الطَّعَامَ خَلْفَ الْجَنَازَۃِ عِنْدَ قَبْرِهٖ وَهُوَ حَقُ الْحَامِلِیْنَ وَالْحَافِرِیْنَ اہل میت یعنی میت والے اگر لے جائیں توشہ پیچھے جنازہ کے مقام مدفن تک تو وہ توشہ حق ہے حاملین جنازہ اور حاضرین قبر کا۔

ایصال ثواب قبل میت کو اٹھانے جنازے کے بخش کا زریعہ ہے اور نجات ہے قبر کی دہشت سے

اَخْرَجَ الْاَ عَزُ الْمُزَنِیُ رضی الله عنه اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) قَالَ لَصدَّقُوْا لِمَوْتَاکُمْ قَبْلَ الدَّفْنِ لَعَلَّ اللّٰهُ تَعَالٰی یُنْجِیَهٖ بِذٰلِکَ نقل کی اعز مزنی رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے ثواب بخشی کرو واسطے موتی تمہارے کے آگے دفن کے تو اللہ تعالیٰ بخشے گا اس میت کو۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ حدیث معلق ہے اور حدیث کے قاعدہ کے مطابق واجب العمل ہے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیه) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّ التَّصَّدَقَ لِرُوْحِ الْمَیِّتِ قَبْلَ رَفْعِ الجَنَازَةِ سَبَبُ نَجَاتِهٖ مِنْ اَهْوَالِ ذٰلِکَ الْوَقْتِ .

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے فائدہ یہ دیا حدیث نے اس پر کہ ثواب بخشی روح میت کو قبل اٹھانے جنازے کے سبب نجات کا ہی دہشت قبر وغیرہ سے نجات ہوگی۔

فدیہ اپنے مردوں کا اگر چہ ایک شاخ خرما کی

رُوِیَ اَنَّهُ عَلَیْهِ الصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ تُفْدُوْا مَوْاتَاکُمْ مِنْ مَلَائِکَةِ الْقَبْرِ وَلَوْ بِشقِّ تَمْرَةٍ وَتَصَدَّقُوْالِرُوْحِ الْمَیِّتِ قَبْلَ الدَّفْنِ لِیَکُوْنَ ذٰلِکَ فِدْیَةً لَه' مِنْ اَیْدِیْ مَلَائِکَةِ الْعَذَابِ مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے کہ فدیہ دو اپنے موتی کو ملائکہ سے قبر کے اگر چہ کہ شاخ خرما ہو اور ثواب بخشی کرو روح میت کو آگے دفن کے کہ ہو فدیہ ہاتھوں سے ملائکہ عذاب سے۔یعنی خیرات کرنا اور فاتحہ دینا قبل دفن کے تخفیف عذاب کا سبب ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ حدیث بھی معلق ہے اور بقاعدہ محدثین واجب العمل ہے۔

قریب وفات کے لیے ثواب بخش اور فاتحہ دو اور پڑھو قرآن شریف جتنا ہو سکے

اَخرَجَ اَنَسُ بْنَ مَالِكٍ (رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ) اَنَّ لنَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) قَالَ الْمَيِّتُ عَلَى شَرَفِ الْهَلاكِ فَتَصَدَّ قُوْ اَلَه' اِنْ تَيَسرَّ وَاقْرَؤ اَلُه' مَا تَيَسَّرَ قَبْلَ اِدْخَالِهٖ فِى الْقَبْرِ.

نقل کی انس بن مالک (رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ) نے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) جو شخص کے قریب وفات ہو خیرات کرو اس کے لیے اور ثواب بخشی کرو اور فاتحہ دو جتنا ہو سکے اور پڑھو قرآن شریف کو آگے دفن کے۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ حدیث بھی معلق ہے اور بقاعدہ محدثین واجب العمل ہے۔

ایصال ثواب سے میت کو مدد پہنچاؤ

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) اَفَادَالْحَدِيْثُ اَنَّ الْقَبْرَ مَنْزِلُ وَحْشَةٍ يَتَحَيَّنُ فِيْهِ الْفِطْنُ وَالْمَلاَئِكَةُ يَسَالُوْنَه' فَاِنْ اَصَابَ فِى الْجَوَابِ يَنْجىٰ وَالَّا فَقَدْ هَلَكَ فَاَعِيْنُوْا لَه' بِالصَّدْقَةِ وَقِرَاَةِ شَيْئٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْاَ دْعِيَّتِهٖ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے فائدہ وہی حدیث اس پر کہ قبر مقام دہشت ہے جو حیران ہے اس میں عقل دانا کی ملائکہ سوال کرتے ہیں میت سے قبر میں پس اگر برابر جواب دیا تو نجات پایا ورنہ مبتلائے

عذاب ہوگا۔ (تفصیل اس کی بعد آتی ہے) پس مد پہنچاؤ میت کو ساتھ ثواب بخشی اور فاتحہ رسانی کے اور قرآن شریف کے پڑھے سے اور دعاؤں کے کرنے سے یعنی میت کے حق میں جتنا ہو سکے قرآن شریف پڑھوا کے بخشاؤ اور مقدور بھر ثواب رسانی اور فاتحہ کرو۔

فضیلت سات بار سورہ اخلاص میت کو بخشنے کی

رُوِیَ اَنَّ النَّبِیّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) قَالَ مِنْ قَرَءَ الْاِ خُلاَصَ سَبْعًا لِمَیِّتِ غُفِرَلَہٗ وَاِنْ کَانَ الْمِیّتُ مَغْفُوْرًا غُفِرَ لِلْقَارِیّ

مروی ہے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا جس نے میت پر سات بار قل ھو اللہ پڑھ کے اس کا ثواب میت کو بخشا تو بخش جاتی ہے وہ میت یعنی میت کے لیے حسنات کثیرہ ہیں اور اگر میت مغفور ہو تو پڑھنے والے کو ثواب ہوگا۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ حدیث معلق ہے اور بقاعدہ محدثین واجب العمل ہے۔

فضیلت ایک ہزار بار کلمہ شریف میت کو بخشنے کی

وَجَاءَ فِی الْاَخْبَارِ اِنْ خَتَمَ لِلْمَیِّتِ اَلْکَلِمَتہ الطَّیِّبَۃَ اَلْفَ مَرَّۃٍ غُفِرَلَہٗ وَکَانَ السَّلَفُ یَفْعَلُوْنَ ذٰلِکَ

حدیثوں میں آیا ہے کہ اگر میت کے لیے ایک ہزار کلمہ ختم کر کے اس کا ثواب میت کو بخشیں تو اس میت کے لیے بخشیں ہے اور سلف صالحین کا اسی پر عمل تھا

﴿ فائدہ ﴾

یعنی سلف صالحین دفن کے آگے ہزار کلموں کا ختم پڑھوا کے میت کے نام پر بخشتے تھے اور ہمارے زمانے میں رواج ہے کہ قبل دفن کے سوالاکھ درود شریف پڑھوا کے میت کو بخشتے ہیں اور جنازہ کے ہمراہ آہستہ کلمہ شریف پڑھنا بھی بہت اجر کا سبب ہے میت کو مغفرت کا باعث ہے اور پڑھنے والے کو نیکیاں ملتی ہیں اور یہ فعل خیر القرون سے ثابت ہے۔

جنازے کے ہمراہ کلمہ شریف پڑھنے سے اس کا ثواب قاری اور میت کو ہر دو کو پہنچا تا ہے

جیسا کہ خود آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جنازے کے ہمراہ آہستہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھتے کلمہ طیبہ پڑھنے کا حکم کرتے ہیں چنانچہ **الجامع الصغیر من حدیث البشیر النذیر** کے **الجزء الاول حرف الھمزہ فصل الکاف** میں یہ حدیث شریف ہے **اَکْثِرُوْا فِی الْجَنَازَةِ قَوْلَ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فرعَنْ اَنَسٍ مسندديلمی** میں انس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کثرت سے پڑھو تم ہمراہ جنازہ کے **لا الہ الا اللہ** کو کہا امام مناوی نے **کتاب التیسیر بشرح الجامع الصغیر** میں **حدیث البشیر التنذیر** میں حدیث مذکور کی شرح میں **اَكْثَرُ وْفِی الْجَنَازَةِ قَوْلَ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فرعَنْ اَنسٍ اَىْ اَكْثَرُوْاَحَالَ لِلْمَيِّتِ مِنْ قَوْلِهَا سِرًّا فَاِنْ بَرَكَتَهَا تَقُوْدُ عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمْ اَمَّا الْجِهْرُ بِهَا التَنِئْذِ فَغَيْرُ مَطْلُوْبٍ** یعنی کلمہ طیبہ ہمراہ جنازہ کے آہستہ پڑھنے کے لیے رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فرماتے ہیں کیونکہ اس کا ثواب قاری و میت ہر دو کو پہنچتا ہے اور پکار کے کلمہ طیبہ نماز جنازہ کے پڑھنا

مطلوب نہیں، یعنی آہستہ پڑھنے سے جب ہر دو قاری میت کو ثواب پہنچتا تو حاجت پکار کر پڑھنے کی نہیں۔ لاَاِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ سے حدیث مذکور میں کلمہ طیبہ ہے جیسا کہ شارح حدیث خود امام مناوی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے اسی کتاب کے الجزو الاول حرف الثار المحلی بال میں دوسری حدیث کی تشریح میں فرمایا لاَ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰـہُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی مراد لااِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰہُ سے کلمہ طیبہ ہے اور وسیلہ النجات میں ہے۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا جنازے کے پیچھے کلمہ طیبہ پڑھنا اور لوگوں کو پڑھنے کے لیے حکم فرمانا

رَوَیٰ اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَۃُ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا لَمْ یَکُنْ یَسْمَعُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) وَھُوَیَمْشِیْ خَلْفَ الْجَنَازَۃِ اِلاَّ قَوْلَ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے عبداللہ ابن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ میں نے ہمیشہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے پیچھے جنازے کے ساتھ جو زبان مبارک سے کلمہ طیبہ پڑھتے تھے۔ احادیث بالا سے معلوم ہوا کہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰـہُ عَلَیـہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پیچھے جنازے کے کلمہ طیبہ پڑھتے تھے اور لوگوں کو بھی کلمہ طیبہ پڑھنے کے لیے حکم کیا تو لوگوں کو چاہیے کہ جنازے کے پیچھے آہستہ کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے قبرستان تک جائیں۔

جنازے کے پیچھے دنیاوی باتیں نہ کرے

اس وقت دنیاوی باتیں نہ کریں، جیسا کہ بیھقی کی حدیث میں آیا ہے اور کلمہ طیبہ ہمراہ جنازے کے جہراً یعنی پکار کر پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے مگر متاخرین کے نزدیک جائز بلا کراہت ہے، اس پر فتویٰ

ہے کہ حدیقۃ الندیہ وغیرہ میں ہے اور مؤلف کتاب ہذا جو ماسبق میں احادیث شریف لایا ہے کہ آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا کہ میت کو قبل دفن کے ثواب بخشی کرو اسی سبب سے میت کے لیے اسقاط دیتے ہیں اور یہ اسقاط دینا قبل دفن کے ہے خواہ نماز جنازہ کے آگے ہو یا بعد، یہ اسقاط دینا کتب معتبرہ فقیہہ سے ثابت ہے۔

اسقاط دینے کا پہلا طریقہ

اور اس کے طریقہ دو ہیں۔ پہلا طریقہ اسقاط کا بلادِ خراسان و کابل وقندھار میں رائج ہے۔ دوسرا طریقہ اسقاط کا ملک ہند میں رائج ہے۔ پہلے طریقہ کو درمختار جلد اول باب قضاء الفوائت میں یوں لکھا ہے وَلَوْمَاتَ وَعَلَيْهِ صَلٰوٰتٌ فَائِتَةٌ وَاَوْصٰى بِالْكَفَارَةِ يُعْطٰى لِكُلِّ صَلٰوةٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ كَالْفِطْرَةِ فَكَذَا حُكِمَ الْوِتْرِ وَالصَّوْمِ وَاَنَّمَا يُعْطِى مِنْ ثُلُثِ مَالِهٖ وَلَوْلَمْ يُتْرَكْ مَالاَيَسْتَقْرِضُ وَارِثُهٗ نِصْفُ صَاعٍ مَثْلاً وَيَدْفَعُهٗ لِفَقِيْرٍ ثُمَّ يَدْفُعُهٗ الْفَقِيْرُ لِلْوَارِثِ ثُمَّ وَثُمَّ يَتِمَّ اور اگر اس کے ذمہ نمازیں فوت شدہ ہیں اور وصیت کی کفارہ دینے کی دیا جائے ہر نماز کے لیے آدھا صاع گیہوں مانند صدقہ فطرہ کے اور ایسا ہی حکم ہے وتر اور روزہ کا یعنی ان میں سے ہر ایک عوض صدقہ فطر کے مانند دینا چاہیے اور یہ کفارہ میت کے مال کی تہائی سے دیا جائے اور اگر میت نے کچھ مال نہ چھوڑا ہو یا اتنا نہ ہو کہ سب نمازوں کے کفارہ کو کافی ہو تو میت کے وارث یہ تدبیر کریں کہ نصف صاع گیہوں مثلاً قرض لیں اور اس کو فقیر کے حوالہ کریں پھر فقیر وہ گیہوں وارث کو واپس کردے اور وارث ہبہ فقیر کو دے دیں۔ اسی طرح اتنی بار یہ عمل ہو کہ کفارہ تمام ہو جائے۔ یہ پہلا طریقہ اسقاط ہے

اسقاط دینے کا دوسرا طریقہ

دوسرا طریقہ جو یہاں مروج ہے یہ ہے طریقہ اسقاط مروجہ عمر بھر کے نماز و روزہ کا حساب کر کے نقد دام ٹھہرانا یا اناج معلوم کرنا۔ ایک وقت نماز فوت شدہ کو آدھا صاع اڑھائی سیر ہر ایک دن کے ساڑھے بارہ سیر ہوئے اور ایک ماہ کے تیس دن اور ایک سال کے بارہ ماہ حساب کر کے روزے فوت شدہ کا ویسا ہی حساب کرے اور کفارۂ قسم و کفارہ تلاوت کل ملائے تو سال کو دس ہزار تین سو گیہوں ہوتے ہیں۔ مرد کسی عمر سے بارہ سال بلوغ کے نکال دیں اور عورت کی عمر سے نو سال وضع کے دیں، پھر جس شخص کو اسقاط دیتے ہیں بٹھلا کے زبانی بیع مُسلّم کے جمیع شرائط سے دیا میں کر کے اپنے ذمہ قرض لینا یعنی مثلاً میں اتنی مدت میں اسی مقام میں فلانے گیہوں کھرے عمدہ پہنچاتا ہوں پھر وہاں سے ہٹ کے کہنا اس قرض کے عوض ایک قرآن مجید اور یہ مبلغ اور گیہوں نمک وغیرہ میں تم کو دیا اس کو اس نے قبول کیا۔ پھر قرآن شریف و دیگر اشیاء اس کے حوالے کر دیں اور یہ اسقاط وارث کے ذمہ واجب نہیں مشروع ہیں۔ اگر وصیت نہ کی ہو اور درصورت وصیت اسقاط دینا ثلث مال میں اس کے واجب ہے جیسا کہ حديقة الندیه وغیرہ میں ہیں۔

☆....☆....☆....☆

باب ۲۹

بَابُ الدَّفَن

میت کے دفن ہونے کے بیان میں

انسان کا جس مٹی سے خمیرہ رہتا ہے اسی مٹی میں دفن ہوگا

اَخرَجَ الْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ (رَضِیَ اللهُ عَنهُ) اَنَّ النَّبِیّ (صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) مَرَّ فِی الْمَدِيْنَةِ فَرَاٰی جَمَاعَةً يَحْفِرُوْنَ قَبْرًا فَسَالَ عَنْهُ فَقَالُوْا حَبْشِیٌّ مَاتَ فَقَالَ النَّبِیُّ (صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سَبَقَ مِنْ اَرْضِهٖ وَسَمَائِهٖ اِلَی التُّرْبَةِ الَّتِیْ خُلِقَ مِنْهَا.

نقل کی بزار اور حاکم نے ابی ہریرہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ) سے کہ تحقیق رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) مدینہ منورہ کی ایک جگہ تشریف لائے پس دیکھا چند لوگوں کو کہ ایک قبر کھودنے میں شاغل ہیں۔ پوچھا ان سے کہ یہ کس کی قبر ہے۔ کہا انہوں نے کہ ایک شخص حبش والا انتقال کیا اس کے لیے یہ قبر کھودتے ہیں، فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ یہ شخص نقل کیا اس زمین میں جس زمین سے کہ وہ پیدا کیا گیا ہے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) اَفَادَالْحَدِيْثُ اَنَّه' لَا يَدْفَنُ مَيِّتُ اِلَّا فِی بُقْعَةٍ خُلِقَ مِنْهَا فِی اِيْجَادِ التَّخْلِيْقِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ آدمی جس مقام میں دفن ہوتا ہے اس کی مٹی اس کی خمیر میں ہے۔

آدمی جس شہر میں انتقال کرتا ہے اُسی شہر میں اس کو دفن کرنا مستحب ہے

﴿ فائدہ ﴾

درمختار ردالمحتار ۔وغیرہ کتاب میں ہے کہ آدمی جس شہر میں انتقال کرے اسی شہر میں دفن کرنا مستحب ہے اگر دوسرے شہر میں دفن کرنے کی وصیت کرے ورثاء کو ضروری ہے کہ اس کی وصیت کی تعمیل کریں۔

اَخُرَجَ اَبُوُ نُعَیُمٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) عَنُ اَبِیُ ھُرَیُرَۃَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) قَالَ قَالَ رَسُوُلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مَامِنُ مَوُلُوُدٍ اِلَّا وَقَدُ ذَرَّ عَلَیۡہِ مِنُ تُرَابِ حَفُرَتِہ

نقل کی ابونعیم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) نے ابی ہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے نہیں کوئی پیدا ہوتا ہے مگر اس میں وہ مٹی خمیر ہے کہ جہاں اس کا مدفن ہوگا۔

قَال (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) اَفَادَ الۡحَدِیۡثُ اِنَّ کُلَّ اِنُسَانٍ مَخۡلُوۡقٌ مِنُ تُرَابٍ یَدۡفَنُہٗ فِیۡہِ فَنُ فِیۡہِ اِذَا مَاتَ وَاِنُ کَانَ یَطُوۡفُ الۡخَافِقَیۡنِ

مؤلف (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) کہتا ہے فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ ہر انسان جس مٹی سے خمیر پاتا ہے اسی میں دفن ہوگا اگرچہ کہ وہ سیر کرے مشرق اور مغرب تمام جہاں میں۔

رَوَی الدَّیۡنُوۡرِیُ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) عَنُ ھِلَالِ بُنِ یَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَامِنُ مَوۡلُوۡدٍ اِلَّا وَفِیۡ سُرَّتِہٖ مِنُ تُرَابِ الۡاَرۡضِ الَّتِیۡ یَمُوۡتُ فِیۡھَا قَبۡلَ اِبۡتِدَاءِ خِلۡقَۃِ الۡجَنِیۡنِ مِنَ السُّرَّۃِ وَلِذَا قَالَ فِیۡ سُرَّتِہٖ وَلَا یَبۡقٰی مِنَ الۡمَیِّتِ اِلَّا ذَنۡبُ الۡعِجۡزِ وَیَبۡدَءُ تَرۡکِیۡبَ الۡاَجۡزَاءِ الۡمُنۡتَشِرِ مِنۡہُ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ

نقل کی دینوری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) نے ہلال بن یسار رضی اللہ عنہ سے کہا نہیں ہے کوئی مولود مگر اس کے خمیر میں اس زمین کی مٹی ہوتی ہے جس میں وہ مرتا ہے قبل پیدا ہونے ترکیب جسم اس کے جو بسبب اس

کے وہ شخص وہیں انتقال کرتا ہے اور نہیں باقی رہے گا عام میتوں سے قبر میں مگر ہڈ اس کے سرین کا (یعنی اس کے جسم کے ہڈیاں باقی رہیں گے) کہ اسی سے قیامت کے دن ترکیب اجزا ہوگی۔

﴿ فائدہ ﴾

مومن بدکار اور کافر ومشرک کے جسم کو مٹی کھا جاتی ہے

پیشتر اس کے قرآن اور حدیث اور اقوالِ عرفاء وعلما سے معلوم ہو گیا ہے کہ انبیاء (عَلَیْہِ السَّلَام) اور اولیاء، شہداء اور صالحین اپنے قبروں میں زندہ ہیں حیات حقیقی سے اور ان کے جسم کو ہرگز مٹی نہیں کھاتی بخلاف ان کے جو انسان ہیں غیر صالح یعنی مومن بدکار اور کافر ومشرک ان کے جسم کو مٹی کھا جاتی ہے اور فقط ان کے جسم کے ہڈیاں باقی رہ جاتی ہیں۔

اَخْرَجَ الْحَاكِمُ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ الْمُتَوَكِّلُ بِالرَّحِمِ يَاخُذُ النُّطْفَةَ مِنَ الرَّحِمِ فَيَضَعُهَا عَلٰى كَفِّهِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ مُخَلَّقَةٌ اَوْغَيْرُ مُخَلَّقَةٍ فَاِنْ قَالَ مُخَلَّقَةٌ قَالَ يَارَبِّ مَالرِّزْقُ مَا الْاَثَرُ مَاالْاَجَلُ مَا الْعَمَلُ فَيَقُوْلُ اُنْظُرْفِى اُمِّ الْكِتَابِ فَيَنْظُرُفِى لِلَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ فَيَجِدُ فِيْهِ رِزْقَهُ وَاَثَرَهُ وَاَجَلَه' وَعَمَلَه' فَيَاخُذُ التُّرَابَ الَّذِیْ يُدْفَنُ فِى الْبُقْعَةِ وَاَيَجَزُبِهَا نُطْفَةُ فَذٰلِكَ قَوْلُه' تَعَالٰى مِنْهَا خَلَقْنَا كُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُ كُم

نقل کی حاکم (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے ابی سعید (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ فرمایا جو فرشتہ مقرر ہے عورت کے رحم پر لیتا ہے نطفہ کو رحم سے پس رکھتا ہے اس کو اپنے ہاتھ پر اور کہتا ہے اے رب کیا تو پیدا کرتا ہے اس کو یا نہیں۔ اگر کہے اللہ تعالیٰ میں اس کو پیدا کرنے والا ہوں تو فرشتہ کہتا ہے اے رب اس کا کیا رزق ہے کیا اس کی شان اور کاروائی ہے۔ کیا ہیں اس کے اعمال صالحہ اور کب ہے اس کا انتقال۔ کہتا ہے اللہ تعالیٰ دیکھ تو لوح محفوظ کو دیکھتا ہے فرشتہ اس کو پس پاتا ہے لوح محفوظ میں رزق اور نشان اور عمل اور اجل کو بعد لیتا ہے مٹی

اس کے مدفن کی اور خمیر کرتا ہے اس سے نطفہ کو۔ یہی ہے قول اللہ تعالیٰ کا اسی سے پیدا کرتے ہیں ہم اس کو اور اسی میں لوٹاتے ہیں ہم ان کو۔

قَالَ رحمته الله علیه فَادَ الْحَدِيْثُ اَنَّ الْمَيِّتِ يُدْفَنُ فِيْ بُقْعَةٍ خُلِقَ مِنْهَا فَاِنْ كَانَ تَخْلِيْقُهُ مِنْ تُرَابِ الْمَغْرِبِ وَمَوْلَدُه، فِيْ بِلَادِالْمَشْرِقِ يُدْفَنُ فِيْ الْمَغْرِبِ لَا مُحَالَةِ اَمَّا اَنْ يُسَافِرُ هُوَ اِلَيْهِ اَوْ يَنْقَلُهُ الْمَلَائِكَةُ بِامْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ مَدْفَنِهٖ فِى الْمَشْرِقِ اِلَى التُّرْبَةِ الَّتِىْ لَه، فِى الْمَغْرِبِ الْاَوَّلُ اَكْثَرُوَا الثَّانِىْ اَيْضًا مَرْوِيٌّ اِلَّا اَنَّه، قَلِيْلُ بِالنِّسْبَةِ اِلَى الْاَوَّلِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ تحقیق آدمی انتقال پاتا ہے اس مٹی میں کہ جس سے اس کی خمیر کی گئی ہے اگر خمیر اس کی ملک مغرب سے اور پیدائش اس کی ملک مشرق میں تو وہ ضرور دفن ہوگا مغرب کے بلاد میں یا سفر کرے گا اس کے طرف یا نقل کرتے ہیں ملائکہ اس کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے مشرق سے طرف مغرب کے۔ پہلی صورت یعنی سفر کرنا ہے کثیر الوقوع ہے اور دوسری صورت یعنی ملائکہ کا نقل کرنا درالوقوع ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب۳۰

بَابُ اِیْذَاءِ الْمَیِّتِ بِجَارِہِ السُّوْءِ وَشَفَاعَةِ الصَّالِحِ لِلْجَارِ السُّوْءِ

میت کے اپنے بُرے پڑوسی کی وجہ سے تکلیف پہنچنے اور نیک میت کا اپنے بُرے پڑوسی کی شفاعت کے بیان

ایک میت صالح کی شفاعت سے چالیس غیر صالح اہل قبور کی شفاعت ہونا

اَخْرَجَ اِبْنُ عَسَاکِرٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اِدْفَنُوْا مَوْتَاکُمْ وَسَطَ قَوْمٍ صَالِحِیْنَ فَاِنَّ لِلْمَیِّتَ یَتَاذّٰی بِجَارِہِ السُّوْءِ کَمَا یَتَاذَّیٰ الْحَیُّ بِجَارِہِ السُّوْہ

نقل کی ابن عساکر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے ابن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے دفن کروا اپنے اموات کو درمیان قبور صالحین کے یعنی جب وہ میت صالح ہو کیونکہ میت ایذاء پاتی ہے قبر فاسق سے جو اس کے متصل ہو جیسا کہ مرد صالح ایذا پاتا ہے فاسق کے صحبت سے۔

صالح میت کا ایذا پانا فاسق میت سے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیہِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّ الْمَیِّتَ الْفَاسِقَ اِذَا دُفِنَ بِجَنْبِ صَالِحٍ یَتَاذَّی الصَّالِحُ بِتَعْذِیْبِ الْفَاسِقِ کَمَا اِذَا یُعَذِّبُ رَجُلٌ فَیَصِیْحُ جَنْبَ دَارِ رَجُلٍ فَیَغُمَّ بِحَالِہٖ وَیَنْغَضَہُ الْعَیْشُ.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ تحقیق جب فاسق دفن کیا جائے پہلو

میں قبر صالح کے تو ایذا پاتا ہے صالح اس سے بہ سبب عذاب پانے اس کے جیسا کہ کوئی آدمی مبتلا عذاب ہوا وہ چیخیں مارتا ہو پس ہمسایہ اس کا اس تکلیف پاتا ہے اور خوشی اس کی زائل ہو جاتی ہے۔

صالح میت کا فاسقین کے لیے شفاعت کرنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

اَخرَجَ اِبنُ اَبِی الدُّنیا (رضی اللہ عنہ) عَن عَبدِ اللّٰہِ بنِ نَافِعِ المُزَنِّی (رضی اللہ عنہ) قَالَ مَاتَ رَجُل' بِالمَدِینَۃِ فَدُفِنَ فِیھَا فَرءَ ہُ رَجُل کَاَنَّہُ مِن اَھلِ النَّارِ فَیغَمَّ لِذٰلِکَ ثُمَّ اُرِیہِ بَعدَ سَابِعَۃٍ اَو ثَامِنَۃٍ کَانَّہ' مِن اَھلِ الجَنَّۃِ فَسالَہ' قَالَ دَفِنَ مَعَنَا رَجُل مِنَ الصَّالِحِینَ فَشَفَعَ فِی اَربَعِینَ مِن جِیرَانِہٖ وَکُنتُ فِیھِم

نقل کی ابن ابی الدنیا (رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن نافع مزنی (رضی اللہ عنہ) سے کہ فرمایا مدینہ میں ایک شخص مر گیا اس کو دفن کیا گیا مدینہ میں ہی پس اس شخص کو ایک آدمی نے دیکھا کہ وہ دوزخ میں جل رہا ہے جس سے دیکھنے والا بہت مغموم ہوا پھر اس کو اسی ہفتہ میں خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں خوشحال ہے اس کا تفتیش حال کیا تو کہا اس نے کہ ایک ہفتہ کے آگے ایک مرد صالح جو انتقال کیا تھا ہمارے قبور کے متصل دفن کیا گیا تو اس نے ہم تمام کو جو اس کی قبر کے متصل تھے اللہ تعالیٰ کے پاس شفاعت کی اس کی شفاعت اللہ کے پاس مقبول ہوئی۔ اس نے چالیس قبور کی شفاعت کی اور میں بھی ان چالیس سے ہوں۔

صالح کی قبر کے متصل دفن ہونا مستحب ہے

قَالَ (رحمۃ اللہ علیہ) دَلَّ الحَدِیثُ عَلٰی اَنَّ الصَّالِحَ یَشفَعُ غَیرَ الصَّالِحِ فَیُستَحَبُّ اَن یُدفَنَ جَنبَ صَالِحٍ وَاَنَّ لِلاَروَاحِ شَفَاعَۃً قَبلَ القِیَامَۃِ فَیُستَعَانُ بِالمَوتٰی وَعَلَیہِ الاَکثَرُ

مؤلف (رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ مرد صالح شفاعت کرتا ہے غیر

صالح کی۔پس مستحب ہے مدفون ہونا متصل قبر صالح کے اور ثابت ہوا کہ ارواح نیکوں کے شفاعت کرتی میں غیروں کے آگے قیامت کے بھی پس قبور سے صالحین کے مدد مانگی جائے اسی پر اتفاق جمہور علماء وعرفاء۔

﴿ فائدہ ﴾

وسیلہ مانگنا انبیاء (عَلَيهِمِ السَّلَام)، اولیاء، شہداء اور صالحین رحمہم اللہ سے جائز ہے

وسیلہ مانگنا انبیاء (عَلَيهِمِ السَّلَام)، اولیاء، شہداء اور صالحین رحمہم اللہ سے جائز ہے اور یہ ثابت ہے قرآن اور حدیث اور اجماع اور اقوال علماء عرفاء سے جیسا کہ اس کے دلائل بیشتر باب فضل لموتی میں گزر گئے ہیں۔

استمداد کے تین طریقے ہیں

استمداد کے تین طریقہ یہ ہے کہ توسل والا کہے یا خدا وسیلہ سے اس نبی علیہ السلام کے یا ولی رحمتہ اللہ علیہ کے میری فلاں حاجت کو دینی یا دنیوی کو پوری کر دے دوسرا طریقہ یہ ہے یا نبی علیہ السلام اور یا ولی رحمتہ اللہ علیہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے میری حاجت کو پوری کرو۔ تیسرا طریقہ یہ کہ یا نبی علیہ السلام یا ولی رحمتہ اللہ علیہ تم ہی میری حاجت روائی کرو اور دل میں ارادہ کرنا کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے میری حاجت کو پوری کردو۔ اور یہ تینوں طریقے استمداد کے شرعاً وطریقۃً جائز ہیں جیسا کہ شیخ عبدالحق دہلوی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) نے **لمعات شرح مشکوٰۃ** میں اور ملا علی قاری (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) نے **مرقات شرح مشکوٰۃ** میں اور دیگر علماء اپنی کتب میں لکھتے ہیں اور ان تینوں قسم کے جواز کی سند حدیث شریف سے ثابت ہے، جو **حِصن حصِین** میں نسائی اور ابن ماجہ اور ترمذی اور حاکم سے مروی ہے۔

صلوٰۃ الحاجات کا طریقہ

مَنْ کَانَتْ لَهُ ضَرُوْرَةُ اِلَیْکَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذَا لِتُقْضٰی اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیْ حَاجَتِیْ لِتُقْضٰی لِیْ

فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے جس کو ضرورت ہو کسی کام کی چاہیے وہ وضو کرے پس عمدہ وضو کر کے اور دو رکعت یعنی صلوٰۃ حاجت ادا کرے پھر دعا کرے اے الٰہی عزّ وجل! میں تجھ سے چاہتا ہوں اور متوجہ ہوں طرف تیرے بواسطہ تیرے نبی (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے جو محمد (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) ہیں اور نبی الرحمت ہیں۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق میں متوجہ ہوں طرف تمہارے اور مانگتا ہوں تمہارے اللہ سے کہ یہ حاجت میری برآئے۔ یا الٰہی عزّ وجل! پس شفاعت قبول کر اس کی میری حاجت میں اور پورا کر میرے مقصد کو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یہ پہلی قسم استقامت کی ہی کہ پہلے خدا تعالیٰ کو خطاب کر کے کہنا کہ یا خدا عزّ وجل بواسطہ اس نبی علیہ السلام یا ولی رحمۃ اللہ علیہ کے میرا کام کر اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِکَ تحقیق میں متوجہ ہوں طرف تمہارے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ دوسری قسم استعانت کی ہے یوں کہنا یا نبی علیہ السلام اور یا ولی رحمۃ اللہ علیہ تم اللہ تعالیٰ سے شفاعت کر کے میری مدد کرو۔ یا محمد، اے محمد (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) میرے طرف دیکھوں اور میری مدد کرو یہ تیسری قسم استعانت کی ہے یوں کہنا یا نبی علیہ السلام اور یا ولی رحمۃ اللہ علیہ میری فریاد کو پہنچو اور دل میں یہ نیت کرنا کہ تم اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ہیں تمہارے وسیلے سے میرا کام ہونا تمہارے ہی سے میرا مقصود ہے، یہ تینوں قسم کی استعانت شرعاً جائز ہیں گروہِ مشکک تیسری قسم کے جواز میں خصوصاً منکر ہے یہ ان کی جہالت ہے۔ اس قسم کی استعانت درجہ تواتر کو پہنچی ہے۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے عبداللہ بن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کا استعانت مانگنا

شفاء شریف میں قاضی عیاض اور مدارج النبوۃ میں ہے کہ جب عبداللہ بن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے پاؤں میں درد تھا چلنے سے رو گئے تھے کوئی صحابی رضی اللہ عنہ ان کو کہے کس لئے تم بہترین عالم کو ایسے وقت میں یاد نہیں کرتے۔ پس خطاب کیا عبداللہ بن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے یا محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کر کے۔ یا محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میری فریاد رسی کو پہنچو۔ بمجرد کہنے کے پاؤں اچھا ہو گیا۔ یہ استعانت کرنا ابن عمر کا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے وفات کے بعد ہے اور حدیثوں میں وارد ہے کہ اصحاب کرام علیہم رضوان روم وشام کے جنگوں میں یَا مُحَمَّدَاہُ کر کے پکارتے تھے جس سے ان کو فتح ونصرت حاصل ہوتی تھی۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے حسان بن ثابت (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے استعانت مانگی جو قسم سوم سے ہے

بیہقی وغیرہ کتب احادیث میں ہے کہ حسان بن ثابت صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) جو شاعر بلیغ تھے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے وسیلہ مانگا جو تیسری قسم سے ہے۔

فَجَاهُکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ۔۔۔ جَاه رَفِیْعُ مَالِرَ فعُتِهِ اِنْتِهَاءُ

رَجَوْتُکَ یَاابْنَ اٰمِنَةَ لِاَ نِّیْ ۔۔۔ مُحِبُ وَالْمُحِبُّ لَه' الرَّضَاءِ

یارسولِ خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تمہارا ایسا بلند مرتبہ اللہ کے نزدیک ہے جو کسی بشر کا نہیں ہے تمہارے اس بلند مرتبہ کے وسیلہ سے امید رکھتا ہوں میں میرے حل مشکلات کی کیونکہ میں آپ کا عاشق زار ہوں اور

آپ میرے مطلوب ہیں۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے بی بی صفیہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا) کا توسل مانگنا

تواریخ معتبرہ ہیں ہے کہ ام المؤمنین بی بی صفیہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے ایک غزل فرمائی جس میں آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے تیسرے قسم کی توسّل مانگی ہے اس کا مطلع یہ ہے۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کُنتَ رَجَاءَ نَا　　　وَ کُنْتَ بِنَابِرًّا وَلَمْ تَکُ جَافِیًا

یارسولِ خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! آپ ہی ہمارے امید بستہ ہیں اور آپ ہی ہمارے محسن اور وسیلہ ہیں اور نہیں میں خشک کرنے والے محروم کرنے والے ہم کو۔

امام زین لعابدین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کا توسل مانگنا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے

معتبرہ میں ہے کہ امام زین العابدین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے اسی قسم کی توسل کی کہ جب ظالمان نے بعد شہادت امام حسین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کے آپ کو کوفے میں اسیر کیا تھا۔

یا رحمۃً لِلْعَالَمِیْن اِدْرِک لِزَیْنِ الْعَابِدِیْن

مَجْبُوْس اَیْدِیْ الظَّالِمِیْنَ فِیْ الْمؤکَبِ وَللمزدَھَمْ

اے رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) دیکھو میرے طرف یعنی استعانت کرو زین العابدین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کی کہ میں ہاتھ میں ظالموں کے محبوس ہوں۔ بیر وغیرہ میں ہے کہ جب قاتلان امام حسین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) آپ کی شہادت کے بعد پس ماندگان نبوت کو دمشق کی طرف اسیر کر کے لے چلے تو بی بی زینب بنت فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے جو بہن امام حسین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے ان ابیات میں حضور نبوی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم) میں استغاثہ کیا جس میں یہ بیت ہے۔

یاجَدُّ مَنْ نکَلِّیُ وَطُوْلَ مُصِیتِی

لِمَا اُعَائِنُہ' اَقُوَمُ وَاقِعُدُ

اے دادا! ایسی ہماری بے کسی کے وقت کون ہے دادرس سوائے تمہارے جو اعانت کرے ہماری۔

استغاثہ کرنا حضرت امام اعظم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کا

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے

قدوۃ المجتہدین سراج الامت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے اپنے قصیدۃ النعمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کا استغاثہ کیا ہے اس کے صرف دو بیت لکھے جاتے ہیں۔

یا اَکْرَمَ الثَّقْلَیْنِ یَا کَنْزَ الْوَرَیٰ جُدْلِی بِجُوْدِکَ وَاَرْضِی بِرَضَاکَ

انا طَامِعُ بِالْجُوْدِ مِنکَ وَلَمْ یَکُن لِاَبِی حَنِیْفَۃَ فِیْ الْاَنَام سِوَاکَ

موجودات یا خزانہ نعمت ہائے الٰہی جو کچھ آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو اللہ تعالیٰ نے بخشا ہے مجھے بھی بخشئے اور جیسا اللہ تعالیٰ نے راضی کیا ہے مجھے بھی راضی کیجئے میں دل سے آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے فیض وشفاعت خاصہ کا امیدوار ہوں مجھ بیچارے ابوحنیفہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کا جہان میں کوئی وسیلہ نہیں ہے۔

توسل کرنا حضرت غوث اعظم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کا

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے

قطب الاقطب محبوب سبحانی سید محی الدین عبدالقادر حسنی الحسینی الجعفری الجیلانی (رَضِیَ اللّٰہُ

عَنْهُ) نے بھی آپ سے اسی قسم کا توسل کیا ہے جیسا کہ فتح المبین تریاق المجمعین وغیرہ کتب میں ہے۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اسْمَعْ قَالَنَا   یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا

اِنَّنِیْ فِی بَحْرِهَمٍّ مُغْرَقٌ   خُذْیَدِیْ سَهِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا

یارسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سنو احوال کو ہمارے۔ اے حبیب خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے دیکھوں حال کو ہمارے۔ تحقیق میں دریائی غم میں ڈوبا ہوں پکڑو میرا ہاتھ اور آسان کردو میرے مشکلات کو۔

ومنه ایضاً

یَا حَبِیْبَ اٰلِ اِلٰہٖ خُذْبِیَدِیْ   مَالِعَجْزِیْ سِوَاکَ مُسْتَنَدِیْ

غَیْرُ عُزْوَاکَ لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ   لِعَلِیْلِ الذَّلِیْلِ مُعْتَمَدِیْ

اِعْتِصَامِیْ سِوَا جَنَاً بِکَ لِیْ   لَیْسَ یَاسَیِّدِیْ اِلَی الاَحِدِیْ

اے دوست خدا کے (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پکڑو میرے ہاتھ کو تمہارے سوا میرا کوئی پناہ گیر نہیں میں تمہارے ہی پس سائل ہوں دونوں جہاں میں تمہارے سوا کوئی میرا معتمد نہیں تمہاری ذات کے سوا۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے استمداد مانگنا

امام شرف الدین بوصیری (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کا

اور امام شرف الدین بصیری نے قصیدہ بردہ متبرکہ میں فرمایا۔

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِی مَنْ اَلُوْذُبِہٖ   سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعِمَمُ

اے بہترین خلق کونسی ہے وہ بیماری کہ جس سے میں ایذاء پاتا ہوں آپ کے سوا ایسے وقت میں حلال

مشکلات کون ہے۔ یہ مشتے نمونہ از خروارے اسی پر اکتفا کیا گیا۔ الحاصل ہزار ہا علماء وعرفاء ہیں جو اس قسم کی آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم) سے استعانت کرتے ہیں۔ ایسا ہی صحابہ کرام اور تابعین عظام وتبع تابعین کرام واولیا فخام سے اسی قسم کا توسل واستمداد کرنا بتواتر ثابت ہے پس بزرگان دین جو حضرت محبوب سبحانی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے اس قسم کا استغاثہ کرتے ہیں بطور مختصر لکھا جاتا ہے۔

امام یافعی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کا استمداد چاہنا حضرت محبوب سبحانی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے

امام عفیف الدین یافعی قدس سرہ قطب مکہ نے اپنی کتاب تاریخ الاولیاء میں حضرت محبوب کے پاک اوصاف کو نقل کر کے ایک غزل لکھی ہے ان میں یہ دو بیت ہیں۔

مَلِيْکُ لَهُ التُّصْرِيْفُ فِی الْكُوْنِ نَافِذ ‌ ‌ ‌ ‌ بِشُرِقٍ وَ غَرَبِ الْاَرْضِ فِی الْمَفْرِ دَا السَّهْلِ
لَجُذ وَاکَ يَا يِجَرَ النَّدَیٰ عَبْدَقَادِرُ ‌ ‌ ‌ ‌ اَنَا يَافِعِی ذو فَتِمَّا رٍ وَ ذُو مُحْلِ

یا محبوب رضی اللہ عنہ تمہارا ہی تصرف سے تمام جہان مشرق ومغرب میں اور تمام کام تمہارے ہی حکم سے دنیا میں جاری ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ مجمع دریا، جود وکرم ہیں، یہ یافعی جو محتاج اور شکستہ ہے تمہاری ہی دستگیری کا طالب ہے۔

اور رسالہ قلائد الجواهر فی مناقب الشیخ عبدالقادر کے آخر میں قطب الوقت حضرت ابوبکر المصری قدس سرہ کی ایک مطول غزل ہے جس میں حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ میں شریف ہے اس میں ان سے استغاثہ کیا ہے وہ یہ ہے۔

غَوْثُ الْاَنَامِ وَغَیْثُھُمْ دَمُجِیْرُھُمْ ارْجُوْتُ مِنْ نَفْحَاتِ قُرْبِکَ نَفْحَۃً
بِدُعَائِہٖ مِنْ کُلِّ خَطْبٍ جَائِرٖ یَحْیٰی بِھَانِیْ الْعُمُرِ مَیْتَ فِیْ خَاطِرِیْ

محبوب سبحانی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) تم تمام مخلوق کے فریادرس اور باران رحمت ہو اور دستگیر و پناہ گیر ہو تمہاری استمداد سے ہر ایک کام حاصل ہوتا ہے۔ امید رکھتا ہوں کہ ایک نظر توجہ مجھ پر پڑ جائے تمام خواہشات دل کے حاصل ہوں۔

حضرت محبوب سبحانی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے استغاثہ کرنا غوث الوقت حضرت سید داؤد قدس سرہٗ کا

سالہ الفتح المبین فیما یتعلق بتریاق المحبین کے آخر میں ہے کہ غوث الوقت سید داؤد قدس سرہ نے حضرت محبوب سبحانی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی تعریف میں غزل لکھ کے اخیر میں استغاثہ کیا ہے۔ وہ ابیات معظم یہ ہیں۔

یَاابْنَ النَّبِیِّ وَاَنْتَ قُرَّۃَ عَیْنَیْہِ یَاعَبْدَ مَوْلَا نَا الْعَزِیْزِ الْقَادِرِ
وَاسْلُلْ لِدَاءٍ فِیْہِ وَاَثْبِتْ وَدَّہٗ وَامْنُنْ عَلَیْہِ بِالْجَمِیْلِ السَّاتِرِ

اے فرزندِ نبی یا قرۃ العینین علی تیرا نام شریف عبد القادر رضی اللہ عنہ ہے میرے امراض وعلتوں کو اپنے کیمیاء جیسا اثر سے دور کرو اور محبّ نبی بناؤ اور آپ کے نوازشات سے مجھ کو نوازو۔

توسل کرنا حضرت قدوۃ الالیاء بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت غوث اعظم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے

اور قدوۃ الاولیاء حضرت بہاؤالدین نقشبندی (رحمتہ اللہ علیہ) نے آپ سے بدین طور توسل کیا جیسا کہ

فتح المبین ردتریاق المحبین وغیرہ میں ہے۔

پیر دستگیر تو دست مرا گیر

رستم چنان بگیر که گویند دستگیر

استغاثہ چاہنا حضرت غوث اعظم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) سے قدوۃ الاولیا

خواجہ قطب الدین بختیار کا کی قدس سرہٗ کا

حضرت قدوۃ الاولیا خواجہ قطب الدین بختیار کا کی قدس سرہ جو خلیفہ حضرت زبدۃ الاصفیا مولانا معین الدین چشتی ہند الولی قدس سرہ کے اور مرشد حضرت نظام الدین اولیا بدایونی ثم الدہلوی قدس سرہ

کے ہیں ایک مناجات منظومہ استغاثیہ شان میں حضرت محبوب سبحانی معشوق ربانی سید عبدالقادر حسنی الحسینی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) کے لکھے ہیں جو مولوی محمد غوث صاحب مدراسی انہار المفاخر فی مناقب شیخ عبدالقادر میں تحریر کیے ہیں۔

غزل مناجاتیه

قبله اہل صفا حضرت غوث الثقلین — دستگیر ہمه جا حضرتِ غوث الثقلین

یك نظر از توبود در دوجہاں بس مارا — نظرے جانب ما حضرت غوث الثقلین

کار ہائے من سرگشته بسے بسته شده — رحم کن باز کشاحضرتِ غوث الثقلین

خاكِ پائے تو بود روشنی اہل نظر — دیده رانجش ضیاحضرتِ غوث الثقلین

بجنابت که تولائے سکالت دارد — بنما راهِ خدا حضرتِ غوث الثقلین

درد مندم ہمه اسباب شفا مفتود است — کرم تست دوا حضرتِ غوث الثقلین

عالمِ تیره بغر بال نظر سچیته ام نیست درد ہر وفا حضرتِ غوث الثقلین

بینوا خسته دلم نیست کسے آنکه دہد خسته راجز تو دوا حضرتِ غوث الثقلین

درگہت کعبه حاجات ہمه خلقان است حاجتم سازروا حضرت غوث الثقلین

مرده دل گشتم ونام تومحی الدین است مرده رازنده نما حضرت غوث الثقلین

قطب مسکین بغلامی درت منسوب است داغ فخرش فرما حضرت غوث الثقلین

استغاثہ کرنا حضرت بندہ نواز گیسودراز قدس سرہٗ کا محبوب سبحانی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سے

اور زبدۃ الاولیا حضرت سید بندہ نواز گیسودراز قدس سرہ نے حضرت محبوب سبحانی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سے استغاثہ کیے ہیں جس کا مطلع یہ ہے۔

غریبم نا مرادم یا محی الدین جیلانی

زپاافستاده ام دستم بگیرای غوث صمدانی

حضرت مولانا جامی قدس سرہ نے بھی حضرت محبوب سبحانی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سے استغاثہ کیا ہے جو تیسری قسم سے ہے

اور خاتم الصوفیہ حضرت مولانا نورالدین جامی قدس اللہ سرہ السامی نے حضرت محبوب سبحانی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سے استغاثہ کیا جو تیسری قسم سے ہے وہ بہت معظم یہ ہے۔

غوث اعظم مددے یا شه جیلان مددے

شاهِ شاہان مددے مرشد پاکان مددے

حضرت سید محمد جلال جدِّ امجد مترجم کتاب ھٰذا بھی

حضرت محبوب سبحانی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سے استغاثہ کیا ہے جو تیسری قسم ہے

اور جدی حضرت سید محمد جلال شاہ قادری قدس سرہ المتخلص بہ وفا نے حضرت محبوب سبحانی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سے جو ان کے خاص جد معظم ہیں استغاثہ کیا یہی جو تیسری قسم سے ہے۔ ایک غزل کامل لکھی ہے اس کے اخیر کی یہ بیت ہے۔

اے وفا صبح و مسااین وردکن

الغیاث ای شاہ جیلانی الغیاث

رُوِیَ اَنَّہ' عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ قَالَ اِذَا تَحَیَّرْ تُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا بِاَھْلِ الْقُبُوْرِ مروی ہے کہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا جس وقت کوئی ایک حیران و پریشان ہو مدد مانگو اور استعانت کرو اہل قبور سے۔

﴿ فائدہ ﴾

یعنی قبور سے انبیاء، اولیاء وصحابہ وصلحا کے خواہ زندہ ہوں یا نقل مکان کیے ہوں نقل کیا اس حدیث کو ملا علی قاری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے شرح عین العلم میں اس کا پورا بیان باب فضل الموتی' میں گزر گیا ہے وُجُوْہُ منھَا اِذَا تَحَیَّرْ تُمْ فِیْ عَاقِبَۃِ مَوْتَا کُمْ فَادْ فُنُوْ ھُمْ فِی الصَّالِحِیْنَ فَاِنَّ لَھُمُ الشَّفَاعَۃُ عِنْدَاللّٰہِ تَعَالٰی اس حدیث کا دوسرا معنی یہ ہے جب حیران ہو تم کو تمہارے اموات کے عاقبت پر، پس دفن کرو ان کو متصل قبور صالحین کے کیونکہ ان کو مرتبہ شفاعت کا ہے نزدیک اللہ کے اس لئے کہ وہ غیر صالح کی شفاعت کرتا ہے اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا عَنْ اِبْنِ عَبَّاس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اِدْفِنُوا موتا كُمْ فِيْ بُقْعَةِ الصَّالِحِيْنَ وَالَّا فَفِيْ وَسْطِ قُبُوْرِ اَقْرُبَائِهِمْ لِيَكُوْنَ مَعَهُمْ نقل کی ابن ابی الدنیا نے ابن عباس (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہا کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) دفن کرو تمہارے اموات کو قبور میں صالحین کے۔

میت کو اس کے دوستوں کی قبور کے پاس دفن کرنا مستحب ہے گو کہ وہ صالح نہ ہوں

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ دَفْنَ الْمَيِّتِ جَنْبُ صَلِح اَوْلٰى مِنْ دَ فْنِهٖ فِي اَقْرَ بائِهٖ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مَشْهُوْدُ الصَّلَاحِ فِي ذٰلِكَ الْمَقْبِرَةِ فَدَفْنِهٖ فِيْ قَرِيْبِهٖ اَوْلٰى مِنْ دَفْنِهٖ فِي الْاَ جَانِبُ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے فائدہ دی حدیث پر دفن کرنا میت کا متصل قبر صالح کے مستحب ہے اگر ایسا نہ ہو سکے تو اس کے دوستوں کے قریب ترین دفن کرنا مستحب ہے گو کہ صالح نہ ہوں، کیونکہ اجنبی قبور کے متصل دفن کرنے سے ان کے اقربا کے قبور میں دفن کرنا بہتر ہے۔ف۔اس معلوم ہوا کہ میت کو اپنے ہڈاواڑ میں دفن کرنا مستحب ہے۔رُوِیَ اَنَّ الصَّالِحَ اِنْ كَانَ لَهٗ مَقَامُ الشَّفَاعَةِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى يُشْفَعُ دُفِنَ عِنْدَهٗ مِنَ الْعُصَاةِ وَاِلَّا فَيَتَاذَّى الصَّالِحُ بِتَعْذِيْبِ مِنْ قَبْرٍ عِنْدَهٗ مِنْ اَهْلَ الْفِسْقِ حدیثوں میں آیا ہے کہ تحقیق صالح اگر اس کا رتبہ شفاعت کرنے کا ہو تو شفاعت کرتا ہے ان قبور غیر صالح کی جو اس کے متصل ہیں کیونکہ ایذا پاتا ہے صالح عذاب پانے سے فاسق کے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۳۱

مصیبت میں نہ رونا اور رنج قلبی نہ ہونا نشانی دل کی سختی کی ہے جو مومن کے لائق نہیں

اَن الاوّلُ فھُوَ عَلامَۃُ قسَاوَۃِ القَلْبِ وَلَوْ لَمْ یَکُنُ الثَّانِیّ لِما یکُونَ الْمَعَاشِ لِاَحَدٍ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے کہ مراد حدیث مذکور سے واقعی پرسات کا گرنا اہل مصیبت پرنہیں ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ مصیبت میں پھر تسکین پانا کل اللہ عزّ وجل کے تقدیر سے ہے۔اسی میں مومن کی بھلائی ہے اس لئے مصیبت میں رونا یا رنج قلبی نہ ہو تو نشانی دل کی سختی کی ہے جو مومن کے لائق نہیں اگر مومن کو شرع کے بعد تسکین قلبی نہ ہو تو پھر معاشی دنیا کے طرف ہرگز متوجہ نہ ہوتا۔

اَخْرَجَ اَبُو اَمَامَۃَ الْبَاھِلِی رضی اللہ عنہ اَنَّہ، قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ خَلَقَ فِیْ قَلْبِ الْاِنْسَانِ وَ حَرَارَۃٌ فَاِذَا مَاتَ مَیّتُ فَحَظُّہ، سَاعَۃُ رَحْمَتُ وَحَرَارَۃٌ وَّسَاعَتُہ وَقَسَاوَۃُ وَخَمُوْدَۃُ

نقل کی ابوامامتہ الباہلی رضی اللہ عنہ کہ تحقیق رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے انسان کے دل میں رحمت وحرارت اور قساوت وتسکینیت کو جب کوئی انتقال ہو کے اقربا کو کبھی رحمت اور حرارت ہوتی ہے اور کبھی قساوت وتسکینیت ہوتی ہے۔

بغیر آواز مصیبت پر رونا اور آنسو بہانا خدا تعالیٰ کی رحمت ہے

قَالَ اَفَادَ (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیہِ) وَالْحَدِیْثُ اَنَّ الْاِنْسَانَ اِذَامَاتَ مَیّتٍ فَیَبْکِیْ وَیَدْمَعُ عَیْنَاہُ بِلاَ صَوْتِ اَحْمَقَ لوِمِنْ رَحْمَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاَنْ یَبْکِی وَیَحْزَعَ فَیَدْفَعُ صَوْتَ الْاَحْمَقِ وَیَفْعَلُ مَایَفْعَلُ وَمِنْ حَرَارَةِ الْقَلْبِ یَسْخَطُ بِہِ الرَّبُّ الرَّحِیْمُ وَیَفْرَحُ بِہِ الشَّیْطَانُ الرَّجِیْمِ وَاِنْ یَدْمَعُ عَیْنَاہُ فَھُوَ مِنْ قَسَاوَةِ الْقَلْبِ وَلَیْسَ مِنْ عَلاَمَةِ الْمُوْمِنِ ثُمَّ یَفْعَلُ عَنْ لاَ بُدّکُلُّ اَحَدٍوَ ذٰلِکَ مِنَ الْخُمُوْدِ لَیْسَ مَنْ قَصْرِ الْاَمَلِ الْمَحْمُوْدِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے کہ وہی حدیث اس پر کہ جب کوئی انتقال کرے تو اس پر مصیبت سے رونا اور آنسو بہانا بغیر بے آواز کے رونے کے مضائقہ نہیں کیونکہ یہ رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی۔ بے عقلی کا رونا یہ ہے کہ آدمی بن پر پٹکیاں کھاوے اور دیوار سے مارلے اور بالوں کو نوچے۔

بے عقلی کے رونے سے خدا تعالیٰ غصہ ہوتا ہے اور شیطان خوش ہوتا ہے

اگر اس نے بے عقلی کا رونا رویا قلبی سے ہی تو غصہ ہوتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور خوش ہوتا ہے اس سے شیطان اگر بالکل یا رقت قلبی نہ کیا تو یہ قساوت قلبی سے ہی اور نہیں ہے علامت مومن کامل کی۔

اہل مصیبت کا خلاف شرعی رونا پیٹنا شرعاً جائز نہیں

ایسا شخص چاہے ممنوعات شرعیہ کو اختیار کرسکتا ہے۔ یعنی خلافِ شرع رُوے سے اور بال نوچنے اور خلاف شرع باتیں کرنے کو اس کو خوبھی کہتے ہیں جو شرعاً بہتر نہیں ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب۳۲

بَابُ التَّکْفِیْنِ وَھُوَ سُنَّۃٌ

کفن دینا اور کفن کے سنت (فرض کفایہ) ہونے کے بیان میں

آدم علیہ السلام کا غسل کفن اور دفن کس نے کیا

اَخْرَجَ اَبُوْ بُرْ دَۃَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اَنَّ آدَمَ عَلَیْہِ السَّلاَمِ (عَلَیْہِ السَّلاَم) لَمَّا تُوُفِّیَ نَزَلَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلاَمُ فَغَسَّلَہ، وَ کَفَّنَہ، وَدَفَنَہ، وَقَالَ لِوَلِدِہٖ ھٰذِہٖ سُنَّتَہُ مَوْتَا کُمْ

روایت کی ابو بردہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہ آدم (عَلَیْہِ السَّلاَم) کو جب انتقال ہوا جبرائیل علیہ السلام۔ پس غسل دیا ان کو اور کفن پہنا پائے ان کو اور دفن کیا ان کو۔ کہا جبرئیل علیہ السلام نے شیث (عَلَیْہِ السَّلاَم) کو یہی طریقہ ہے تمہارے اموات کے غسل و دفن کا۔

قَالَ رحمتہ اللہ علیہ دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّہ، یَجُوْزُ اَنَّ یُکَفِّنَ الْاِنْسَانَ مَلاَ ئِکَتُہ، الرَّحْمٰنِ کَمَا کُفِّنَ اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلاَمُ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ جائز ہے ملائکہ کا انسان کو کفن پہنانا جیسا کہ کفن پہنایا آدم علیہ السلام کو۔

شہید کو کوئی کفن پہنانے والا نہ ملے تو ان کو ملائکہ کفن پہناتے ہیں جنت کے کپڑوں سے

رُوِیَ اَنَّہ، قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِذَا مَاتَ فِی الغَزْوِ اَوْفِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَمْ یَکُنْ لَہ، مَنْ یَکْفِنَہ، یَکْفِنُہُ الْمَلَائِکَتُہ فِی ثِیَابِ الْجَنَّۃِ

مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) نے جب کوئی شہید ہو جنگ میں یا نکلا تھا جنگ کے لیے اور نہ ہو کوئی کفن پہنانے والا تو ملائکہ اس کو کفن پہناتے ہیں کپڑوں سے جنت کے۔

میت فخر کرتی ہے بسبب عمدہ کفن پہننے کے ملائکہ اور حوروں میں جیسا کہ آدمی حالت حیات میں فخر کرتا ہے عمدہ لباس پہننے

اَخْرَجَ اَبُوْ بَشِیْرُ الْاَ نْصَارِیّ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَفِّنُوْا مَوْتَاکُمْ وَحَسِّنُوْا اَکْفَانِھِمْ

نقل کی ابوبشیر الانصاری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) نے کفن دو اپنے مردوں کو اور عمدہ دو ان کے کفنوں کو کیونکہ وہ فخر کریں گے ان کپڑوں سے۔

میت قرضدار ہو تو کفن کفایت دینا چاہیے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) رُوِیَ اَنَّ الْمَیِّتَ یَفْتَخِرُ بِحُسْنِ الْکَفْنِ فِی الْمَلَائِکَتِہٖ وَالْاَرْوَاحِ کَمَا یَفْتَخِرُ اَحُکُمْ بِحُسْنِ الثِّیَابِ وَلِذَا قِیْلَ یُکْفِنُ الْمَیِّتُ بِثِیَابِ جِیَادٍ ذَاتَقِیْمَتِۃٍ اِنْ لَمْ یَکُنْ عَلَیْہِ دَیْنَ فَا فَا دَالْحَدِیْثُ اَنَّ حُسْنَ الْکَفْنِ اِنْ وُجِدَ وَاِلَّا فَمَایُوْجَدُ

مؤلف (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے مروی ہے کہ میت فخر کرے گا بہ سبب عمدہ کفن پہننے کے ملائکہ میں اور حوروں میں جیسا کہ آدمی حالتِ حیات میں فخر کرتا ہے عمدہ لباس پہننے سے اسی سبب سے مروی ہے ایک روایت میں کہ اگر میت قرض دار نہ ہوں تو اس کو بہت بھاری قیمت کا کفن دیں۔ فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ عمدہ دینا کفن کا بہت بہتر ہے جب میسر ہو اور قدرت ہو ورنہ کفن کفایت دیں۔

اَخرَجَ اَبُوْ نَصرَۃَ الْغَفَّارِیُ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ قَالَ کَفِّنُوا مَوْتَاکُمْ وَخَیْرُ الثِّیَابِ بَیَاضٌ

نقل کی ابونصرۃ الغفاری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفن دو اپنے لوگوں کو اور عمدہ کفن سفید ہے۔

سفید کفن دینا مرد اور عورت کو مستحب ہے

قَالَ (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنْ یُکَفِّنَ الرَّجُلَ بِالْمَرئَۃُ فِیْ ثِیَابٍ اَبْیَضَ وَاَنَّہٗ مَنْدُوْبٌ

مؤلف (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ سفید کفن دینا مستحب ہے مرد اور عورت کو رُوِیَ اَنَّہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کُفِّنَ فِیْ ثَلٰثَۃِ اَثْوَابِ اَبْیَضَ سُحُوْلِیَّۃ مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیئے گئے تین کپڑوں میں یمنی کے۔

مُردوں کو سبز، زرد و سیاہ کفن دینا عورتوں کو سرخ یا کسم یا رشیم یا زعفرانی رنگ کا کفن دینا شرعاً جائز ہے

اَمَّامِنْ حَیْثُ الْجَوَازِ لَابَاسَ بِاَنَّ یُکَفَّنَ الرَّجُلُ فِیْ ثِیَابِ خِضْرٍ اَوْسَوَادِ لِاَنَّہٗ یُبَاحُ لَہٗ فِیْ

اَلْحَیٰوۃِ وَالنِّسَاءُ فِی الْمُعَصْفَرِ وَالْحَرِیْرِ لِاَنَّہ' لِبَاسُ حَیَوَاتِھَا وَالسُّنَّۃُ اَنْ یُکَفَّنَ فِیْ مَایَلْبِسُہُ فِیْ حَالِ حَیَوَاتِھَا

جائز ہے مردوں کو کفن سفید کے سوا ہرے اور پیلے اور کالے کپڑوں سے دیں اس لئے کہ مردوں کو حالتِ حیات میں اس کا پہننا جائز تھا اور ایسا ہی عورتوں کو جائز ہے لاکفن یا کسم یا ریشم کا کیونکہ وہ حیات میں ان کپڑوں کو پہنتے تھے۔ اور ہمارے زمانے میں عادت ہے کہ مردوں کو ایسا کفن دیتے ہیں جوان کو حالت حیات میں پہننے کو رواج تھا۔

﴿ فائدہ ﴾

ہمارے زمانے میں یوں ہی عادت ہے کہ مُردوں کو سفید کفن دیتے ہیں اور عورتوں کو جن کے مرد موجود ہوں لال کفن دیتے ہیں ایسا دینا شرعاً جائز ہے جیسا کہ مؤلف کتاب نے لکھا ہے اور در مختار جلد اول باب صلوٰۃ الجنازہ میں ہے۔

سب سے بہتر کفن سفید ہے

اَلَّذِیْ وَلَا بَاسَ فِی الْکُفْنِ بِبُرُدٍ وَکَتَانٍ وَفِی النِّسَاءِ بِحَرِیْرٍ وَمُزَعْفَرٍ وَمُعَصْفَرٍ بِجَوَازَۃِ بِکُلِّ مَایَجُوْزُ لَبْسُہُ حَالَ الْحَیٰوۃِ وَاَحَبَّہُ الْبَیَاضُ

اور مضائقہ نہیں کفن میں یمنی چادروں اور کتان کے کپڑے کا اور عورتوں کے کفن میں ریشمی کپڑے اور زعفران اور کسم کے رنگے ہوئے کا بسبب درست ہونے اس کپڑے سے جس کا پہننا حالت حیات میں جائز ہے۔ اور سب سے بہتر کفن سفید ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب۳۴

بَابُ ثِیَابِ الْاَ کْفَانِ

کفن میت کو دینے کے بیان میں

مردکوتین کپڑوں کا کفن دینا مسنون ہے

كَفَنُ الرَّجُلِ سُنَّةٌ اِزَارُ مِنَ الْفَرْقِ اِلَى الْقَدَمِ وَقَمِيصُ مِنَ الْعُنُقِ اِلَى الْقَدَمِ بِلاَجَيْب وَلاَدِخْرَاصٍ وَلِفَافَةٌ مِنَ الْفَرْقِ اِلَى الْقَدَمِ وَلاَفَرْقَ فِى الثِّيَابِ الثَّلٰثَةِ اِلاَّ فِى التَّسْمِيَّةِ

اور مسنون ہے کفن میں مرد کے واسطے تین کپڑے۔ایک ازار یعنی چادرسر سے لیکر پاؤں تک اور ایک قمیص یعنی کفن گردن سے لیکر پاؤں تک بدون آستین کے اور ایک پوٹ کی چادرسر سے لیکر پاؤں تک اور نہیں فرق ہے ان کپڑوں میں مگر نام کا۔

﴿ فائدہ ﴾

اصل کفن دینا فرض کفایہ ہے اور تین کپڑوں کا کفن مسنون ہے۔

میت علماء وسادات کے سر پر خصوصاً عمامہ باندھنا مستحب ہے

وَاسْتَحْسَنَ الْمُتَاخِرُوْنَ الْعَمَامَةَ

اور مستحسن قرار دیا ہے متاخرین نے عمامہ پہنانا۔سادات کے واسطے جیسا کہ درمختار میں ہے۔

وَاسْتَحْسَنَ الْمُتَاخِرُوْنَ الْعَمَامَةَ لِلْعُلَمَاء وَالْاَ شْرَافِ وَلاَ بَاسَ بِالزِّيَادَةِ عَلَى الثَّلٰثَةِ

مستحب جانا ہے علماء متاخرین نے میت کے سر پر عمامہ باندھنے کو خصوصاً علماء اور سادات کے

واسطے اور کچھ مضائقہ نہیں تین کپڑوں سے زیادہ کرنے کا وَ کِفَایَتہ' لَہ' اِزَارُ وَلِفَافَۃُ اور کفن کفایہ مرد کے واسطے دو چادریں ہیں۔

﴿ فائدہ ﴾

میت کا کل بدن چُھپانا چاہیے

درمختار میں ہے کفن ضرورت کی کمتر مقدار یہ ہے کہ سارے بدن پر آجائے طحطاوی حاشیہ درمختار میں ہے میت کا کل بدن چھپانے کی دلیل مصعب بن عمیر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کا حال ہے کہ جب وہ صحابی جنگ احد کی لڑائی میں شہید ہوئے تو اُن کے پاس بجز ایک چادر کے اور کچھ نہ تھا اور وہ اتنی تھی کہ اگر اس سے ان کا سر ڈھانکتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور پاؤں ڈھانکتے تھے تو سر کھل جاتا تھا تو آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اُن کے سر ڈھانکنے کا حکم فرمایا اور پاؤں کو گھاس سے چھپوادیا۔

مرد کو کفن دینے کا طریقہ

فَیَبْسُطُ اللِّفَافَتِہ ثُمَّ عَلَیہَا الْاِزَارُ فَیُقَمَّصُ الْمَیّتُ وَیُوْ ضَعُ عَلَی الْاِزَارِ وَلَفُ مِنْ یَسَارِہٖ ثُمَّ مِنْ یَمِبْنِہٖ کَمَا یَفْعَلُ فِیْ حَالِ حَیَواتِہٖ

کفن دینے کی صورت یہ ہے کہ بچھائی جائے اول پوٹ کی چادر پھر اس پر دوسری چادر اور مردہ کو قمیص پہنا کر دوسری چادر پر رکھا جائے اور اس کا بایاں پلہ لپیٹ کر داہنی پلہ لپیٹیں پھر پوٹ کی چادر اسی طرح کہ اول بائیں طرف پھر داہنا طرف مردہ پر لپیٹیں تا کہ داہنی جانب بائیں کے اوپر رہے جیسا کہ کیا جاتا تھا حالت حیات میں وَعُقْدَانِ خَیفَ اِنْتِشَارُ اور کفن باندھ دیا جائے اگر خوف ہو اس کے کھل جانے کا وَضَرُوْرَ ۃُ مَایُو جَدُ اور کفن ضرورت مرد اور عورت کے لیے وہ ہے جو میسر ہو۔

﴿ فائدہ ﴾

اس کی کمتر مقدار یہ ہے کہ سارے بدن پر آجائے اس کی دلیل اوپر گزری ہے

عورت کے لیے پانچ کپڑوں کا کفن دینا سنت ہے

وَكَفَنُ الْمَرْءَةِ سُنَّةُ دَرْعٌ وَاِزَارُ وَخِمَارُ مِنَ الرَّاسِ اِلَى الْوَسطِ وَلِفَافَتهُ وَخِرْقَتهُ يَرْبَطُ بِهَاثَدْ يَاهَا وَكِفَايَتهُ اِزَارُ وَلِفَافَة وَخِمَار وَتَلْبِسُ الدَّرْعَ اَوَّلاثُمَّ يَجْعَلُ شَعْرَ هَاضَفِيْرَ تَيْنِ عَلَى صَدْرِهَافَوْقَ الدَّرْعِ ثُمَّ الْخِمَارِ فَوْقَ تَحْتَ الْاِزَارِ وَاللِّفَافَتِه

اورعورت کے واسطے کفن میں مسنون پانچ کپڑے ہیں۔ایک درع یعنی قمیص اور ایک ازار اور ایک اوڑھنی اور ایک پوٹ کی چادر اور ایک سینہ بند جس سے عورت کے پستان اور پیٹ باندھا جائے۔

﴿ فائدہ ﴾

ردالمحتار حاشیہ درمختار میں ہے کہ درع اور قمیص میں یہ فرق ہے کہ درع یعنی عورت کی کفنی کا گریبان چھاتی کی طرف ہوتا ہے اور مرد کی کفنی کا گریباں مونڈھوں کی طرف اور اوڑھنی کی مقدار تین ذراع ہے اور سینہ بند چھاتی سے رانوں تک ہے کذافی القهستانی.

عورت کیلئے کفن کفایہ

اور کفن کفایہ عورت کے واسطے دو کپڑے اور ایک اوڑھنی ہے اس قدر سے کمتر کفن دینا باوجود قدرت کے مکروہ ہی کذافی الدر المختار.

عورت کو کفن دینے کا طریقہ

اور عورت کو کفنی پہنا کر اس کے بال دو حصے کر کے سینہ پر کفنی کی اوپر رکھ دیئے جائیں اور بالوں کے اوپر اور چادروں کے نیچے اوڑھنی کی جائے یعنی ہر ایک چادر جدا جدا اُس پر لپٹی جائے اس طرح کہ بائیں جانب نیچی ہو اور داہنی اوپر اور سینہ بند پوٹ کی چادر کے اوپر چاہیے تا کہ کفن کھلنے نہ پائے اور طحطاوی میں ہے کہ اوّل ازار لپیٹیں اس کے اوپر سینہ بند باندھیں اس کے اوپر پوٹ کی چادریں لپیٹیں اور یہی ظاہر ہے۔

مردہ کی پیشانی یا عمامہ یا کفن پر عہد نامہ لکھنا باعث ثواب ہے

کفن پہنائیں کہ آگے کفنی عہد نامہ لکھے اس کا طریق حسب رواج یہ ہے کہ خاک شفاء اور آب زم زم یا پاک پانی سے عہد نامہ لکھتے ہیں اور ثواب کا باعث ہے جیسا کہ در مختار ہے۔

كُتِبَ عَلٰى جَبْهَتِهِ الْمَيِّتِ اَوْ عِمَامَتِهِ اَوْ كَفْنِهِ عَهَدُ نَامَه يُرْجٰى اَنْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلْمَيِّتِ

مردہ کی پیشانی یا عمامہ یا کفن پر عہد نامہ لکھا گیا تو میت کے لیے باعث ثواب ہے۔عہد نامہ کئی طرق سے مروی ہے۔ حصن حصین میں دو تین طرق مختلفہ سے مروی ہے لیکن عہد نامہ مشہور یہ ہے۔

عہد نامہ مشہور یہ ہے

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْض، عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْم.
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعْهَدُ اِلَیْکَ فِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّکَ اِنْ تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبُنِیْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدُنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَاِنِّیْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ وَاجْعَلْ لِیْ عَهْدًا عِنْدَکَ تُوَفِّیْتُه' یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادِ

شامی میں اتنا ہی عہد نامہ مذکور ہے اور بعض روایتوں میں آخر میں درود شریف ہے بدین طور وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ (ترجمہ عہد نامہ کا یہ ہے) (اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمینوں کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے بہت رحم کرنے والے رحیم۔ میں اقرار کرتا ہوں تیرے سامنے اس دنیا کی زندگی میں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو معبود ہے کوئی معبود نہیں، سوا تیرے۔ تو اکیلا ہے کوئی تیرا شریک نہیں اور محمد (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) تیرے بندے اور رسول ہیں۔ پس تو مجھ کو میرے نفس کے سپرد مت کر کیونکہ اگر مجھ کو میرے نفس کے حوالہ کرے گا تو مجھ کو بدی سے نزدیک اور نیکی سے دور کرے گا اور میں نہیں اعتماد رکھتا ہوں مگر تیری رحمت پر۔ پس کر دے میرے لئے اپنے پاس ایک عہد کہ پورا کرے تو اس کو مجھ سے قیامت کے دن بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

کفن خوشبو سے طاق مرتبہ بسایا جائے

وَتَجَمَّرُ الْاَكْفَانِ اَوَّلاً وِتْرًا اور کفن خوشبو سے بسایا جائے طاق مرتبہ

﴿ فائدہ ﴾

جب میت کو کفن پہنائیں تو اس کی پیشانی اور سینے پر عبیر سے کلمہ لکھیں اور مباح ہے کہ مردہ کو سرمہ لگانا۔

جنازہ مونڈوں پر اُٹھانا بہت ثواب کا باعث ہے

جب جنازہ اٹھایا جائے تو مونڈھوں پر اٹھانا بہت ثواب کا باعث ہے۔ ادنیٰ درجہ چالیس قدم اٹھانا سنت ہے جس سے چالیس گناہ دور ہوتے ہیں جس کی فضیلت حدیث میں وارد ہے۔ بہت افسوس ہے کہ بعض بلادِ میں فقط حمال جن کو مزدوری مقرر ہے اٹھاتے ہیں گو کہ جنازہ اہل تمول کا ہو اور کوئی جنازے کو ہاتھ نہیں لگاتے یہ بد رواج ہے اور ثواب سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ترکیب کاندھا دینے کی جو مستحب ہے یوں ہی جو

درمختار میں مرقوم ہے۔

جنازہ چالیس قدم اٹھانا سنت ہے جس سے چالیس گناہ دور ہوتے ہیں

وَاِذَا حَمَلَ الْجَنَازَۃَ وَضَعَ نُدُبًا مَقدَمُهَا عَلٰی یَمِیْنِهٖ عَشْرِ خُطْوَاتٍ لِحَدِیْثِ مَنْ حَمَلَ جَنَازَۃٍ اَرْبَعِیْنَ خُطْوَۃً کُفِّرَتْ عَنْهُ اَرْبَعِیْنَ کَبِیْرَۃً ثُمَّ وَضَعَ مُؤَخِّرُهَا عَلٰی یَمِیْنِهٖ کَذٰلِکَ ثُمَّ مَقْدَمُهَا عَلٰی یَسَارِهٖ ثُمَّ مُؤَخِّرُهَا کَذٰلِکَ.

اور جب کوئی شخص اٹھائے تو طریقہ مستحب اٹھانے کا یہ ہے کہ جنازے کے اگلے جانب یعنی سرہانا اول اپنے داہنے مونڈھے پر دس قدم رکھے پھر پچھلے جانب دس قدم داہنے مونڈھے پر رکھے پھر اگلی جانب بائیں مونڈھے پر دس قدم رکھے پھر پچھلی جانب بائیں مونڈھے پر اس طرح رکھے تو پچھلی جانب پر چالیس قدم سے فراغت ہوجائے گی کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ کوئی جنازہ کو چالیس قدم اٹھائے تو اس کا اٹھانا ہی چالیس گناہ کو دور کرتا ہے اور یہ بھی درمختار میں ہے۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے جنازہ اُٹھایا سعد بن معاذ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کا

وَصَحَّ اَنَّهٗ عَلَیْهِ الصَّلوٰۃُ السَّلَامَ حَمَلَ جَنَازَۃُ سَعْدِبْنِ مَعَاذٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اور ثابت ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ سعد بن معاذ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کا اٹھایا ہے اور جنازے کے پیچھے چلے اور اس وقت دنیاوی باتیں نہ کریں بلکہ کلمہ شریف کا ورد کرتے رہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے جو پیشتر بَابُ مَایُفْعَلُ قَبْلَ الدَّفْنِ میں مذکور ہوگئی۔

جنازہ لے کر چلنے کا طریقہ

اور جلد لے چلیں جنازے کو متوسط چال سے بدون ہلانے کے قبرستان تک۔

قبر کو بغلی بنانا سنت ہے

اور سنت ہے قبر کو بغلی بنانا جب زمین سخت ہو ورنہ شق بنائی جائے جیسا کہ درمختار میں ملخصاً ہے قبر کھودنے کا طریقہ سردہ کو قبلہ کی جانب سے قبر میں۔

قبر کھودنے کا طریقہ

اور مردے کی بقدر نصف قد آدم عمق کے اور لحد بنائی جائے یعنی جانب قبلہ قبر کے گڑھا کھودا جائے پٹے ہوئے مکان کی صورت اور شق نہ کی جائے یعنی قبر کے بیچ میں گڑھا نہ کیا جائے زمین نرم میں اس لئے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے شق کو منع کیا اور فرمایا لحد ہمارے لئے ہے شق غیروں کیلئے۔ پس بدون ضرورتِ شق بنانا نہ چاہیے۔

مردہ کو قبر میں قبلہ رُخ لٹانا مستحب ہے

اور مستحب ہے کہ مردہ قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا جائے کہ وہ سمتِ معظم ہے اور مستحب ہے کہ لحد میں اتارنے والے مردے کو کہیں بِسْمِ اللّٰہَ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اور قبلہ رخ کرنا مردہ کا سنت ہے یعنی مردہ کو کروٹ پر لٹایا جائے اور قبلہ رُخ کرے۔

میت کے سرہانے قل کے ڈھیلے رکھنا جائز ہے

اور سرہانے میت کے قل ھو اللہ کے ڈھیلے رکھیں۔ یعنی قل ھو اللہ الخ پڑھ کر دم کیے ہوئے ڈھیلے سرہانے رکھیں جیسا کہ حدیث شریف میں اس کی فضیلت وارد ہے اور یہ حدیث اسی کتاب کے بَابُ مَایَدْفَعُ بِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ میں آئندہ آئے گی۔

قبر میں شجرہ رکھنا جائز ہے اور رکھنے کا طریقہ

جن لوگوں کو مردہ کا شجرہ قبر میں رکھنے کی عادت ہو یا وصیت کی ہو رکھنے کے لیے قبر میں رکھنا جائز ہے کچھ ممنوع نہیں۔اس کا طریقہ یوں ہے کہ سرہانے میت کے ایک چھوٹا محراب کے اس میں رکھ دیں، جیسا شاہ عبدالعزیز دہلوی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کا فتویٰ اس میں بے نظیر ہے۔ یہ مجموعہ خمسہ شاہ عبدالعزیز دہلوی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) المشهور به رساله فیض عام جو مجموعه فتاوی عزیزی مطبوعه مجتبائی دهلی صفحه ۱۸۳ میں بعینہ یوں مرقوم ہے۔ سوال شجره درقبرنهاده خواهد شد ہو اگر نهاده خواهد شد ترکیب ترکیب آن عنایت شود. جواب شجره در قبرنهادن معمولِ بزرگان است. لیکن این رادوطریق است. اول اینکه برسینه مرده درونِ کفن یا بالاکفن گذارند این طریق رافقها منع میکنند ومیگوند که ازبدن مرده خون وریم سیلان میکند وموجب سوء ادب باسمائے بزرگان میشود. وطریق دوم انیست که جانب سرمرده اندرونِ قبر طاقچه بگذارند ودران کا غذشجره رانهند ۔ مختصر ترجمہ یہ کہ شجرہ قبر میں رکھنا عادت بزرگوں کی ہے۔اس کے طریق دو ہیں۔ بہتر یوں ہے کہ سرہانے میت کے قبر کے اندر ایک محراب بنا کے اس میں شجرہ کو رکھ دیں اور قبر میں مردہ کی کفن کی گرہ کھول دی جائے اور لحد ہو تو اس پر کچی اینٹیں رکھنا مستحب ہے۔یعنی کچی اینٹیں اول لحد کے منہ پر کھڑی کی جائیں اور انکی درزوں پر گل یا ڈھیلے رکھ دی جائیں۔

آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) کی لحد شریف میں کچی اینٹوں کا شمار نو عدد تھا

طحطاوی نے کہا شمار کچی اینٹوں آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) کے لحد شریف کا نو عدد تھا۔ کچی

اینٹوں کے ساتھ نرگل کی مٹی تھی۔لحد کو پکی اینٹ اور تختوں سے باندھنا مکروہ ہے اور بوقت ضرورت مکروہ نہیں، اگر قبر شق ہو تو پتھر رکھیں۔

حاجت کے وقت تابوت پکی اینٹ، اور تختہ باندھنا جائز ورنہ مکروہ ہے

درمختار میں ہے کچھ مضائقہ نہیں حاجت کے وقت مردے کے لیے تابوت بنانے کا اگرچہ پتھر ہو یا لوہے کا۔مثلاً زمین کی نرمی کی جہت سے اور مسنون ہے کہ صندوق یا لحد میں مٹی بچھا دی جائے۔شامی نے کہا کہ اگر حاجت کے سبب صندوق بنانا جائے تو چاہیے کہ اس کے نیچے مٹی بچھا دیں اور داہنے اور بائیں ہلکی کچھی اینٹیں رکھیں اور ڈھیلے کے اندر کے جانب پر مٹی لیپ دیں تا کہ لحد کی صورت بن جائے اور بدون حاجت صندوق بنانا مکروہ ہے اور جائز ہے پکی اینٹ اور تختہ گرد میت کے نرم زمین میں جیسے صندوق درست ہے اور ڈھانپی جائے قبر عورت کی قبر میں اتارنے کے وقت یہاں تک کہ لحد کا منہ بند کیا جائے مگر کسی عذر سے مثلاً بارش کی جہت سے اور بعد لحد بند کرنے کے اس پر مٹی ڈالی جائے۔

مٹی ڈالنے کا سنت طریقہ

مستحب ہے مٹی دینا اس کے سر کی جانب سے تین بار یعنی دو ہاتھوں سے تین دفعہ مٹی دے۔اول دفعہ میں کہے مِنْهَا خَلَقْنَا كُمْ اور دوسرے میں کہے وَفِيهَا نُعِيْدُ كُمْ اور تیسرے میں کہے وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرىٰ۔

بعد دفن قبر پر ہری ڈالی لگانا مستحب ہے

اور مستحب ہے بعد دفن مردہ کے قبر پر دو ڈالی ہری لگوانا۔بخاری اور مسلم میں ہے کہ رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے ایک ہری ڈالی لے کر اس کو چیرا اور دو کر کے ہر ایک قبر پر ایک لگوائے۔بخاری

شریف میں ہے کہ صحابی بریدہ رضی اللہ عنہ کے میری قبر پر دوہری ڈالی لگواؤ اور ایسا ہی کیا گیا اور شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور میں ہے کہ ابو برزہ صحابی رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ میری قبر پر دوہری ڈال لگوانا۔ان کا انتقال ایک پٹیر میدان میں ہوا وہاں کوئی جھاڑ نہ تھے اتنے میں وہاں مسافرین گزرے کے ہمراہ دوشاخیں تروتازہ تھیں پس ان سے لیکران کی قبر پرلگوائے كَذَا اَخْرَجَه' اِبْنِ عَسَاكِر مِنْ طَرِيْقِ حَمَّادِبْنِ سَلَمَتَه عَنْ قَتَادَه جیسا کہ نقل کی ابن عساکر نے حماد بن سلمہ سے اور وہ قتادہ رضی اللہ عنہ سے۔یہ شاخیں لگانا آنحضرت ﷺ کا خصیصہ نہ تھا اس پر دلیل یہ کہ اصحاب اپنے قبور پر لگانے کے وصیت کیے اسی سبب سے فقہاء کرام اپنے کتب میں لکھتے ہیں کہ قبر پر ہری بیل لگانا اور پھول ڈالنا مستحب ہے جس میں موتی کوثواب حاصل ہوتا ہے جیسا کہ ردا لمحتار اور حاشیہ وغیرہ میں ہے۔

قبر پر پانی چھڑکنا مستحب ہے اور قبر کو مہر کرنے کا طریقہ

قبر پر پانی چھڑکوایا تھا اور بلال (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے بھی آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی قبر پر پانی چھڑکا تھا۔ یہاں کی اصطلاح میں قبر کو مہر کرنا کہتے ہیں۔حاشیہ کو بحر الرائق میں ہے کہ مہر کرنے والا۔قبر کو مہر کرنے کا طریقہ

يَاۤ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اُرجِعِي اِلٰى رَبِّكَ راضية مرضية. فَادْ خُلِىْ فِىْ عِبَادِىْ وَادْخُلِى جَنَّتِىْ پڑھتے ہوئے قبر کے سرہانے سے پاؤں تین بار پانی ڈالے اور پھولوں کی چادر جو جنازے پر اڑہائے تھے قبر پر ڈالے کیونکہ قبر پر پھول ڈالنے کی فضیلت حدیث شریف میں وارد ہے چنانچہ

قبر پر پھول رکھنا اور جنازے پر پھول کی چادر اُڑھانا سنت ہے

مؤلف کتاب آئندہ خود اس کو ذکر کرے گا اور مولانا شاہ احمد سعید صاحب مہاجر جو بیک واسطہ

شاگرد ہیں شاہ عبدالعزیز دہلوی (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کے اسحٰق صاحب کے مسائل اربعین کا رد کیئے ہیں المسمی بتحقیق الحق المتین فی اجوبته مسائل اربعین مطبوع مطبع انوار احمدی اله آباد کے صفحہ ۳۹ میں فرماتے ہیں۔گویم نهادن بر قبراز جمله مسنونات است چنانچه صاحب طوامع الا نوار مینویسد پس انداختن چادرِگل جنازه ہمیں حکم وارد ۔یعنی پھول رکھنا قبر پر سنت ہے جیسا کہ طوالع الانوار میں ہے ایسا ہی اور پھول کی جنازے پر ڈالنا سنت ہے۔ مطلب یہ کہ جنازے پر چادر پھول کی ڈالنے سے سنت ادا ہوتے ہیں ایک یہ کہ جنازے پر ڈالنا دوسرا وہی چادر قبر پر ڈالیں تو دوسری قبر درست ادا ہوتی ہے اور سرہانے قبر میت کے الم مفلحون تک اور پائین قبر میت کے امن الرسول آخر تک پڑھے جیسا کہ بعد نماز جنازہ کے پڑھا تھا پھر فاتحہ دیوے اور سورۂ فاتحہ۔ وسه قل هو الله پڑھے اس کا ثواب موتی کو بخشے۔

قرأت اور دعا اور ایصال ثواب کے بعد ایک ساتھ توقف کرنا مستحب ہے

اور مستحب ہے بعد دفن مردہ کے ایک ساعت توقف کرنا دعا اور قرأت کے لیے اس قدر کہ قربانی اونٹ کی ہو کہ اس کا گوشت بٹ جائے۔ جیسا کہ اس کی حدیث ذیل میں خود مؤلف لائے گا اور سورہ تبارک کا پڑھے اور پڑھے قرآن کو جیسا کہ شرح الصدور میں ہے۔

قبر کے نزدیک قرآن شریف پکار کر پڑھنا اور آہستہ پڑھنا ہر دو طرح جائز ہے

اَخْرَجَ الْخَلَّالُ فِی الْجَامِعِ عَنِ الشُّعْبِیِّ قَالَ کَانَتِ الْاَنْصَارُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اِذَامَاتَ لَهُمُ الْمَیِّتُ اِخْتَلَفُوْا اِلٰی قَبْرِهٖ یَقْرَؤُوْنَ لَهٗ الْقُرْآن

نقل کی خلال نے جامع میں شعبی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) سے کہ کہا جب انصارر (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) جاتے وہ طرف قبر اپنے گروہ کے اور پڑھتے تھے نزدیک قبر کے قرآن شریف کو۔ قرآن شریف نزدیک قبور کے پڑھنا پکار کر یا آہستہ ہر دو جائز ہے

قبر کے نزدیک قاریوں کو بٹھانا مستحب شرعی ہے اور فعل نیک ہے

جیسا کہ امام عبدالغنی النابلسی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے **حديقته الندیه شرح طريقه محمد یه** میں فرمایا ہے اور قاریوں کو نزدیک قبر کے بٹھلانا مستحب شرعی اور فعل نیک ہے۔ اسی پر فتوی ہے جیسا کہ **تکمیل الایمان** اور **ردالمحتار** وغیرہ کتب میں ہے۔ ابو داؤد میں مروی ہے کہ آنحضرت (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم) جب مردہ دفن ہو چکتا تو اس کی قبر پر کھڑے ہوتے اور فرماتے کہ اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی درخواست کرو اور ثابت رہنے کی دعا اس کے لیے کرو اور محدث ابومحمد سمرقندی رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ آنحضرت (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم) نے فرمایا کہ نزدیک قبر کے گیارہ بار قل پڑھیں۔

قبر کا ایک بالشت اونچا کرنا واجب ہے

اور قبر اونچی کی جائے مثل اونٹ کے کوہان کے اور ظہیریہ میں ہے کہ اونچا کرنا قبر کا واجب ہے۔ بقدر ایک بالشت کے اور اس سے زائد کرنا جائز ہے اور قبر کو مربع یعنی چورس نہ بنائیں شیخ عبدالحق (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) دہلوی نے **اشعته اللمعات ترجمه مشکوٰۃ** میں فرمایا کہ میں نے بخارا میں ایسے قبور دیکھے جو پتھر سے مربع باندھے ہیں اور سنت کی رعایت سے اس پر تسنیم صغیر کیے ہیں یہ ہی داخل تسنیم ہیں۔ اب یہاں کا رواج یوں ہی ہے۔

علماء متاخرین کے پاس قبر پر گچ کرنا اور علماء وصلحاء کے قبہ (گنبد) بنانا جائز ہے

علماء عرب کا رسالہ جو مصباح الا نام فی ردثبه البدعی النجدی الذی صل بهاالعوام ہے۔ مرقوم ہے کہ علماء متاخرین کے پاس قبر پر گچ کرنا جائز بلا کراہت ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی رائج ہے بلاد اسلامیہ میں۔ ایسا ہی قبر پر علماء وصلحا کے قبہ بنانا علماء ومتاخرین کے پاس جائز بلا کراہت ہے۔ اسی پر فتوی ہے۔ علامہ محمد طاہر حنفی القادری الفتنی نے مجمع بحارر انوار کے المجلد الثانی شرف کی تشریح میں فرمایا کہ وَالْبِنَاءُ عَلَيْهِ بِالْحِجَارَةِ وَمَا يَجْرِىْ مَجْرَاهَا اَوْ يَضْرِبُ عَلَيْهِ مجراء وضووكُلُّه، مَنْهِىٌّ عَنْه لِعَدْمِ الْفَائِدَةِ وَقَدْ اَبَاحَ السَّلْفُ اَنْ يَبْنٰى عَلٰى قُبُوْرِ الْمَشَائِخِ وَالْعُلَمَاءِ الْمَشَاهِيْرِ لِيُزُوْ رُهُمُ النَّاسُ وَيَسْتِرُحُوْنَ بِالْجُلُوْسِ فِيْهِ

یعنی قبر کو پتھر سے بنانا یا گچ سے بنانا جو قائم مقام پتھر کے ہے یا قبر کے اطراف ڈیرا مارنا یا عمارت وقبہ بنانا جو منع ہے جب بے فائدہ ہو اگر اس سے دوسرے فوائد منظور ہوں ممنوع نہیں۔ اسی سبب سے سلف صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جائز اور مباح رکھا ہے قبہ بنانے کو اوپر قبور اولیاء اور علماء وصلحاء کے تا کہ لوگ ان قبور کی زیارت کریں اور وہاں بیٹھ کر راحت پائیں۔ اور ملا علی قاری (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) نے مرقات شرح مشکوٰۃ میں تحت حدیث

نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَنْ يَحِصَّصَ الْقَبْرواِنْ يَبْنِىَ عَلَيْهِ الْحَدِيْثُ وَقَدَ اَبَاحَ لسَّلَفُ اَلْبِنَاءُ عَلٰى قَبْرِ الْمَشَائِخِ وَالْعُلَمَاءِ اَلْمَشْهُوْرِيْنِ لِيَزُوْرَهُمُ النَّاسُ وَيَسْتِرحُوْا بِالْجُلُوْسِ فِيْهِ اس کا ترجمہ اوپر گزرا۔ مفاتیح شرح المصابیح میں تحت حدیث مذکور فرمایا۔ اما

المتا خرون فقد استحسنوا تحصیص القبور یعنی علماء متاخرین بہتر جانتے ہیں قبر کو گچ سے بنانے اوربستان المحدثین میں مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی (رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) نے حال میں امام کرمانی شارح صحیح بخاری کے فرمایا ملخصاً ترجمہ یہ ہے کہ نام ان کا شمس الدین محمد کرمانی رحمتہ اللہ علیہ ہے انہوں نے کو اکب درازی شرح صحیح بخاری لکھی۔ سات سوسترہ ہجری میں ان کو تولد ہے۔ آخری عمر میں حج سے فراغت کر کے بغداد شریف کو مسکن ان کا تھا مراجعت کی۔ اثناء راہ مقام روض مہنا میں سات سوانہتر ہجری سولہ محرم کو وفات پائی ان کی نعش کو بغداد میں نقل کئے۔ ایام حیات میں اپنی قبر اور لنگر خانہ متصل قبر ابواسحاق شیرازی رحمتہ اللہ علیہ کے تیار کیا تھا اور اوپر قبر کے بڑے گنبد تیار کیئے تھے اُسی میں ان کو دفن کیا۔ شیخ عبدالحق دہلوی (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) شرح سفر السعادت میں فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے۔ قبور پر گچ کرنا اور گنبد بنانا اور چراغیں روشن کرنا ابتداء زمانے میں ممنوع تھا۔ مگر بعد از مصلحت تعمیر اور ترویج مقابر اولیاء وعلماء میں دیکھ کر بہت چیزیں زیادہ کیئے گئے تا اس سے دبدبہ اور شوکت اہل اسلام وارباب صلاح کی ظاہر ہو۔ خصوصاً یہ دیار ہندوستان میں جو اعداءِ دین ہنود اور کفار سے بہت ہیں ان مقامات متبرکہ کو ترویج دینا باعث رعب اور انقیاد انہوں کا ہے۔

سلف صالحین کے زمانے میں جو اعمال وافعال واوضاع مکروہات سے تھے آخر زمانے میں مستحسنات سے شمار کئے گئے ہیں

اس لئے کہ بہت اعمال اور افعال و اوضاع زمانے میں سلف صالحین کے مکروہات سے تھے آخر زمانے میں مستحسنات سے شمار کیے گئے ہیں۔ دیکھو کہ مدینہ منورہ میں جتنے قبور متبرکہ اما مان اہل بیت ودیگر بزرگان دین کے ہیں سب کے اوپر گنبد بنوائے ہیں پھر اس کے جواز میں کیا شبہ ہے۔

قبر کے متصل ایک پتھر کھڑا کر کے اس پر تاریخ وفات نام متوفی لکھنا جائز ہے مگر قرآنی آیات نہ لکھے

خود فعل حرمین شریفین مستحب شرعی ہے جیسا کہ **ھدایہ** میں ہے۔ **در مختار** میں ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں لکھنے کا قبر پر اگر اس کی ضرورت ہو اس غرض سے کہ اُس قبر کا نشان نہ جاتا رہے اور پامال نہ ہو۔ حدیث میں وارد ہے کہ جب عثمان بن مظعون صحابی رضی اللہ عنہ انتقال ہوا بعد مدفن ان کے سرہانے خود آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے ایک پتھر اپنے دست مبارک سے کھڑا کیا اور قبر پر متصل ایک پتھر کھڑا کر کے اس میں تاریخ وفات معہ نام متوفی لکھنا جائز ہے۔ چاہیے کہ اس پر آیات قرآن نہ لکھے تاکہ پامال نہ ہوں۔

قبرستان تک جانا واجب علی الکفایہ ہے

شرعاً قبرستان تک جانا واجب علی الکفایہ ہے۔ پھر قبرستان سے گھر تک لوٹ آنا اور دعائے خیر کرنا اور میت کے اقرباء کو صبر و تسلی دینا مباح اور رائج الوقت ہے جیسا کہ **فتاوی عالمگیری** کے **کتاب الحضر والا باحت** میں ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب۳۴

بَابُ الْاَ دْعِيَّةِ عِنْدَ الْمَدْفِنَ

دفن کے بعد دُعائیں کرنا

اتمام دفن تک حاضرین کا بٹھانا سنت ہے

اَخْـرَجَ الْبَزَّارُ عَنْ عَلِی ابْنِ اَبِیْ طَالِب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَـالَ اِذَا بَلَغَتِ الْجَنَازَۃُ الْقَبْرِ مَـجْلَسَ النَّاسُ فَلَا تَجْلِسْ وَلٰکِنْ قُمْ عَلٰی شَغِیْرِ الْقَبْرِ فَاِذَا اَوْلِیْ قَبْرِہٖ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَللّٰھُمَّ عَبْدِکَ نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرَ مَنْزُوْلُ بِہٖ خَلَفَ الدُّنْیَا خَلَفَ ظَھْرِہٖ فَاجْعَلْ مَاقَدَّمَ عَلَیْہِ خَیْرًا مِّمَّا خُلِفَ فَاِنَّکَ قُلْتَ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِّلْاَ بْرَارِ

نقل کی بزاز نے علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا جب جنازہ نزدیک قبر کے پہنچے مت بیٹھے تو جنازہ رکھنے کے آگے حالانکہ لوگ بیٹھ جائیں

﴿ فائدہ ﴾

اسی سبب سے مکروہ ہے جنازہ کے ہمراہین کو بیٹھنا قبل جنازہ رکھنے کے جیسا کہ درمختار میں ہے کُرِہَ لِمُتبِعَھَا جُلُوسُ قَبْلَ وَضْعِھَاوَقِیَامُ بَعْدَہ، مکروہ ہے پیچھے چلنے والے کو بیٹھنا پہلے جنازے کے رکھنے کے یعنی بعد جنازہ رکھنے کے تمام حاضرین کا تمام دفن تک بیٹھنا سنت ہے اور بغیر ضرورت کے نہ کھڑے رہیں۔ طحطاوی میں ہے عبادہ بن صامت (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے مروی ہے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا کہ وقت دفن کے بیٹھے رہو۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) اَفَادَ الْحَدِيْثُ اَنَّ دُعَاء الْحَيِّ يَنْفَعُ الْمَيّتَ رُوِیَ فِی الْاَ خْبَارِ مَنْ قَرَءَ هٰذَا الدُّعَاءَ عِنْدَ وَضْعَ الْمَيّتِ فِی الْقَبْرِ يَسْهَلُ اللّٰهُ تَعَالٰی جَوَابِ مَلائِكَتِه الْقَبْرِ وَخُفِّفَ عَلَيْهِ ضُغْطَتهٌ وَنُوِّرَلَه، ظُلْمَةٌ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) نے فرمایا لیکن فرمایا علی کرم اللہ وجہہ نے کھڑے رہ تو کنارے قبر کے جس وقت قریب کی جائے جنازہ نزدیک قبر کے یعنی جب اتارے تو میت کو قبر میں کہہ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ آخر دعا تک۔

دعا زندوں کی نفع دیتی ہے میت کو

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ دعا زندوں کی نفع دیتی ہے میت کو۔ مروی ہے حدیثوں میں جو کہ پڑھا اس دعا کو وقت میں اتارنے میت کے قبر میں توفیق دیتا ہے اللہ تعالٰی ملائکہ کے جواب کو اور تخفیف کرتا ہے قبر کے دبانے کو اور نور دار کرتا ہے تاریکی قبر کو۔

میت کے سر اور پاؤں کی طرف پڑھی جانے والی دعائیں

اَخْرَجَ الطِّبْرَانِیُّ عَنْ ابْنِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَامَاتَ اَحَدُكُمْ فَلَا تَجْبِسُوْ وَاَسْرِعُوْا بِه اِلٰی قَبْرِه وَالْيُقْرَءَ عِنْدَ رَاسِهِ فَاتِحَةَ الْبَقْرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَتِه

نقل کی طبرانی نے عبداللہ بن عمر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو فرماتے تھے جس وقت مرے ایک تمہارا پس نہ بند رکھو اس کو اور جلدی پہنچاؤ اس کو طرف

قبراس کے اور چاہئے کہ پڑھی جائے سرہانے قبر کے ابتداء سورۂ بقرہ یعنی الم مفلحون تک اور نزدیک پاؤں اس کے خاتمہ سورہ البقر کا یعنی امن الرسول آخر تک۔

﴿ فائدہ ﴾

ایسا ہے بعد نماز جنازہ کے پڑھنا حدیث شریف میں آیا ہے یعنی سرہانے جنازے کے الم مفلحون تک اور پائیں جنازہ کے امن الرسول آخر تک پڑھے۔

میت کے دفن کرنے میں بلا عذر تاخیر کرنا مکروہ ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيثُ عَلٰى اَنَّ الْاِمْسَاکَ لِلْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ مَكْرُوْهٌ فَيَسْتَحِبُ سُرْعَتُ التَّجْهِيزِ لَه، وَيُنْدَبُ الْاِعَانَة لَه، بِالَا دُعِيَّتِه

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ میت کے دفن کرنے میں تاخیر کرنا بلا عذر مکروہ ہے اور طریق سنت یہ ہے کہ جلدی کرے تجہیز میت میں۔

میت کے لیے دعائیں مستحب ہے

اور مستحب ہے میت کے لیے دعائیں کرنا۔ رُوِیَ اَنَّه، صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَءُ عَلٰى رَاسِ الْجَنَازَةِ عِنْدَ الْاِدْخَال مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میت کو قبر میں اتارنے کے وقت دعا ذیل پڑھتے تھے۔

میت کو قبر میں دفن کرنے کے بعد پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْهُ وَارْحَمْه، وَتَجَاوَزْ عَنْه، وَعَافِهِ فَاعْفُ عَنْه، اَكْرِمْ نُزُلَه، وَوَسِّعْ مَدْخَلَه، وَاٰنِسْ وَحْشَتَه، وَارْحَمْ غُرْبَتَه، وَلَقِّنْ حُجَّت وَبَرِّدْ مَضْجِعُه، وَنَوِّرِ مَهْبَت، وَالْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَدْ خِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَاارْحَمَ الرَّاحِمِیْن

﴿ فائدہ ﴾

اور جب میت کو قبر میں قبلہ رخ کر دیں اس وقت چند دعائیں پڑھنا حدیثوں میں وارد ہے جیسا کہ شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور میں امام جلال الدین سیوطی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) لکھتے ہیں۔ نقل کی سعید بن منصور (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے کہ انس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) جب میت کو قبر میں لٹاتے یہ دعا فرماتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ جَانِی الْاَرْضِ عَنْ جَنْبَیْہِ وَصَعِّدْرُوْحَہ' وَتَقَبَّلَہ' وَتَلَقَّاہ' مِنْکَ بِرُوْحٍ اور ابن ماجہ اور بیہقی میں ابن المسیب (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) سے روایت ہے کہ حاضر ہوئے حضرت عبداللہ بن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) ایک جنازے پر جب میت کو بغلی میں رکھتے تو یہ دعا فرماتے اَللّٰھُمَّ اَجِرْھَامِنَ الشَّیْطَانِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اور نقل کی ابن ابی شیبہ نے مجاہد (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ وہ اس وقت یہ دعا پڑھتے بِسْمِ اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ افْسَحْ لَہ' فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہ' فِیْہِ وَاَلْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ اور نقل کی حکیم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے عمرو بن مکرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ مستحب جانتے تھے لوگ اس وقت یہ دعا کہنے کو اَللّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور نقل کی ابن ابی شیبہ نے قتادہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ جب حضرت انس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے فرزند کو دفن کیا گیا تو انس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) یہ دعا فرماتے۔

تلقین کا طریقہ

اَللّٰھُمَّ جَافِی الْاَرْضَ عَنْ جَنْبِہٖ وَافْتَحْ اَبْوَابَ السَّمَاءِ لِرُوْحِہٖ وَاَبْدِلْہ' دَارًا خَیْرًا مِنْ دَارِہٖ ھٰذَا کُلُّہ' مِنْ شَرْحِ الصُّدُوْرِ لِلسُّیُوْطِی. اَخْرَجَ الطِّبْرَانِیْ عَنْ اِمَامَۃَ الْبَاھِلِی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ اَحَدٌمِنْ اِخْوَانِکُمْ فَسَوَّیْتُمْ عَلَیْہِ التُّرَابَ نَلْیَقَمْ اَحَدُ کُمْ عَلٰی رَاسِ الْقَبْرِ ثُمَّ لَیَقُلْ یَا فُلَانَ بْنِ فُلَانَۃَ فَاِنَّاہ' یَسْمَعُ وَلَا یَجِیْبُ

ثُمَّ یَقُوْلُ یَافَلانَ بْنِ فُلانَتَ فَاِنَّہ، یَسْتَوِیْ قَاعِدًا وَلا یَجِیْبُ ثُمَّ یَافُلانَ بْنِ فُلانَتِ فَاِنَّہ، یَقُوْلُ اَرْشَدَ نَا رَحِمَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلٰکِنْ لَّاتَشْعُرُوْنَ فَلْیَقُلْ اُذْکُرْ مَاخَرَجْتَ مِنِ الدُّنْیَا شَهَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہ، وَرَسُوْلُہ، وَاَنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰہِ رَبًّاو بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَبِالْقُرْآنِ اِمَامًافَاِنْ مُنْکِرُوَا نَکِیْرًا یَاْخُذُکُلُ اَحَدِمِنْهَا بِیَدِ صَاحِبِه وَیَقُوْلُ انْطَلِقْ نَا مَانَقْعُدُ عِنْدَ مِنْ لَقَّنَ حُجَّتَہ، فَیَکُوْنُ بِنَا دُوْنَهُمَا قَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنْ لَمْ یَعْرِفْ اُمَّہ، قَالَ یَنْبُبُہٗ اِلٰی حَوَّا فُلانَ ابْنِ حَوَّاءِ

نقل کی طبرانی یعنی کبیر میں (اورابن مندہ نے) ابوامامہ الباہلی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انتقال کرے ایک تمہارے بھائیوں سے اور قبر کی مٹی ڈال چکو تو لینے بعد دفن کے ایک شخص کھڑا ہو سرہانے قبر کے اور کہے اے فلاں بیٹی فلاں عورت کے تحقیق وہ میت سنتا ہے اس کو لیکن نہیں جواب دیتا۔ پھر کہے اے فلاں بیٹے فلاں کے تحقیق وہ میت اٹھ بیٹھتا ہے قبر میں لیکن جواب نہیں دیتا، پھر کہے وہ اے فلاں بیٹے ان عورت کے اس بار کہتا ہے میت ارشاد کہ مجھ کو رحمت کرے خدائے تعالیٰ تجھ پر لیکن تم نہیں سنتے اس کو پھر کہے یاد کر اے فلاں نے اس کلمہ کو کہ نکلا تو اس پر دنیا سے کہ وہ کلمہ شہادت ہے یعنی شهادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمد عبدہ ورسولہ راضی ہوا تو کہ خدا تعالیٰ پر وردگار تیرا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر تیرے ہیں اور اسلام دین تیرا ہے اور قرآن پیشوا تیرا۔ جب یہ کہتا ہے تو پکڑ لیتا ہے ایک منکر ونکیر میں سے ہاتھ دوسرے کا اور کہتا ہے باہر نکل اس بندہ کے آگے سے تم کیا کام رکھتے ہیں اس سے کہ حق تعالیٰ نے تلقین کی یعنی سکھائی اس کو دلیل اس کی۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ اگر نام میت کی۔ ان کا نہ جانیں ہم تو کیا کہیں اور کس کے طرف نسبت کریں فرمایا نسبت کر حوا کی طرف کہ ماں سبھوں کی ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ حدیث ثبوت تلقین پر ہے بعد دفن کے اور معمول بہ ہے شافعیہ کا خصوصاً کیونکہ یہ ان کے نزدیک سنت ہے اور ہمارے نزدیک یہی جائز ہے۔ چنانچہ مؤلف کہتا ہے۔

تلقین پڑھنا سکرات کے وقت سنت اور بعد دفن کے مستحب ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) اَلتَّـلْـقِيْنُ لِلْمُحْتَضَرَ سُنَّتُ بِالْاِ تِّفَاقِ بَعْدَ الدَّفْنِ اَكْثَرُ الْمَشَائِخِ عَلٰى اَنَّه' مُسْتَحَبٌّ كَمَا دَلَّ عَلَيْهِ الْحَدِيْثُ وَعَلَيْهِ الْاِعْتَمَادُ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) کہتا ہے تلقین کہنا وقت میں سکرات کے سنت ہے بالا تفاق نزدیک حنفیہ وشافعیہ کے اور بعد دفن کے تلقین کہنا وقت میں سکرات کے سنت ہے بالا تفاق نزدیک حنفیہ وشافعیہ کے اور بعد دفن کے تلقین پڑھنا نزدیک اکثر علماء متاخرین احناف کے مستحب ہے جیسا کہ دلالت کرتی تھی اس پر حدیث اور اسی پر فتوی ہے۔

تلقین میت

رُوِیَ عَنِ السَّـلَفِ اَنَّه' اِذَا سُوِّیَ عَلَيْهِ التُّرَابُ يَقِفُ عَلٰى قَبْرِهٖ قَلِيْلاً اَوْيَرْجِعُ عَنْه' اَقْدَامًا ثُمَّ يَعُوْدُ اِلَيْهِ فَيَجْلِسُ مُسْتَقْبِلاً وَجْهَه' ثُمَّ يَدْ عُوْلَه' بِهٰذَا الدُّعَاءِ

مروی ہے سلف سے کہ جب قبر پر مٹی ڈالا جائے اور تیار ہو جائے قبر کھڑے رہے ایک شخص اوپر قبر کے تھوڑا وقت یا ان میں سے ایک شخص پلٹ کر آئے اور بیٹھے متصل قبر کے اپنا منہ قبر کے طرف کر کے پھر دعا کرے ساتھ اس دعا کے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرْلاَ اِلَهَ وَاللّٰهُ اَكْبَرَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمد

يَافُلانَ بْنِ فُلانَتَ فَيَسْكُتُ

پہلے تکبیر پڑھ کے تھوڑا وقت ٹھہرے پھر کہے:

يَاعَبْدَ اللّٰهِ وَابْنَ اَمَتِهِ اللّٰهُ اُذْكُرْمَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنْ رَوْحِ الدُّنْيَا اِلٰى مُضِيْقِ الآ خِرَةِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ وَابْنَ اَمَتِهِ اللّٰهِ قَدْ جَاءَ كَ السَّائِلاَ نِ مِنَ اللّٰهِ الْمَلَكَانِ الْكَرِيْمَانِ الْمَامُوْرَانِ لاَ يَنْفَعَناكَ وَلاَ يَنْصَرَ اِنكَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ فَلاَ تَخَفْ وَلاَ تَحْزَنْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ وَابْنَ اَمَتِهِ اللّٰهِ يَسْئَلاَنِ مَنْ رَبُّكَ فَقَدْ رَبِّى اللّٰهَ اَحَدُ اَللّٰهُ الصَّمَدُ فَيَقُوْلاَنِ مَنْ نَبِيُّكَ فَقُلْ نَبِى مُحَمَّدَ رَّسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِىْ هَدَانِى بِالْحَقِّ وَيَسْئَلاَنِ مَادِيْنُكَ فَقُلْ دِيْنِىَ الْاِسْلاَمَ وَالْاِ نْقِيَادُ لِاَ رَ اللّٰهِ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِ سْلاَمِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نبيًا بِفِطْرَةِ الْاِسَامِ يَقِيْنًا وَبِالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ اِمَامًا وَبِالْكَعْبَتِهِ الْمَسْجِدِ الْحَرامِ قِبْلَتَهٗ وَبِالْمُوْمِنِيْنَ الصَّالِحِيْنَ اِخْوَانًا اَشْهَدُاَنْ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْجَنَّتَهِ وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعةَ اٰتِيَتَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ اٰتِيَتَهٗ مَنْ فِىْ الْقُبُوْرِ. يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ وَالْاٰ خِرَةِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِحِيِّنَا وَمَيِّتِنَا بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. الفاظ تلقین کے کامل ہوئے.

بعد دفن کے میت کے لیے دعا مستحب ہے

رُوِىَ فِى الْاَخْبَارِ اَنَّهٗ يُسْتَحَبُّ الدُّعَاءِ بَعْدَ الدَّفْنِ بَالشَّفَاعَةِ وَكَانَ لسَّلْفُ يَدْعُوْنَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اِذَاسُوِّىَ الْقَبْرِ حدیثوں میں آیا ہے کہ مستحب ہے دعا کرنا میت کے یہ بعد دفن کے اور سلف صالحین کی عادت تھی کہ جب میت کو قبر میں کہیں اور مٹی ڈالا ہمارے یعنی بعد دفن کے متصل قبر کے دُعا ذیل پڑھتے تھے وہ دُعا معظم یہ ہے۔

دفن کے بعد پڑھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الْعَبْدُ عَبْدِکَ وَابْنُ عَبْدِکَ خرَجَ مِنْ رُوْحِ الدُّنْیا وَبیْعَتِھَا اْلآن لَدَیْکَ فِیْ ظُلْمَتِ الْقَبْرِ وَحْدَۃِ اللَّحدِ اِضْطَجِعْ فِیْہِ بِالسَّاءٍ فَقِیْرًا وَحِیْدًا بِمَا ھُوَلاَ قِیْہِ وَاَجبَّاوُہ فِیْ رَاحَتِہ الدُّنْیا نَامِیَۃَ اَللّٰھُمَّ نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْک بِہٖ وَحَامِیَۃُ اِمْتسنِی مُسْکِتنًا مُرْتھِبًا بِعِلْمِہٖ الفَاتِحَۃَفَارْھَم غُرْبَتَہ' وَاغْفِرْ حُوْبَتَہ' وَاکْشِفْ قُرْبَتِہٖ وَا ٰنِسْ وَحْشَتَہ' اَنْتَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ فَضْلاً عَنْ تَعْذِیْبِہٖ قَلاتُسَلَّطَ عَلَیْہِ مَنْ لا یَرْحَمُ حَالَہ' فِی تَخْزِیْلَہ' اَللّٰھُمَّ قَدْ جِئْنَا بِھَذَا الْعَبْدِ رَاغِبِیْنَ بِفَضْلِکَ شَفَعَاءَ لَہ' رَاجِیْنَ وَرَاضِیْنَ بِتَقْدِیْرِکَ سَائِلِیْنَ الْقَضَاءَ لَہ' اَللّٰھُمَّ اَنْتَ بَدَیْتَ اَفْعَالَکَ عَلٰی التَّفَضّلِ وَالتَّجَاوُزِ وَتَلَقَّیْتُ مِنَ عَصَاکَ بِالْحُلْمِ فَضْلاً عَلٰی حَالِہٖ بِالتَّجَاوُزِ نَتجَاوَزُ عَنْہ' بِعَفْوِکَ اِنَّکَ لَعَفُوٌّ غَفُوْر. اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الْعَبْدُرِ اقْدِفِیْ کَفْنِکَ لَحِیْدًا اَسْلَمْتَہ' ثِقَتَہ وَرِفْضَتُہ حَبِیْبَتَہ فعظمت فَجْئیتہ' وَاِنَّکَ لَرَؤُفٌ رَّحِیْم. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَہ' وَاسْتُرْعُیُوْبَہ' فَاَوْجبِ لَہ' رِضْوَانَکَ وَاسْکُنْہُ فِی جَنَابِکَ یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ یَاجَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَن فِتْنَۃَ الْقَبْرِ وَضُغْطَۃ وَافْسَحْ لَہ' فِی قَبْرِہ وَجَافِ الْاَرْضِ عَنْ جَنْبِہٖ اَدْخِلْہ' فِی زُمْرَۃِ الصَّالِحِیْنِ. وَاَلْحِقْہ' بِنَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنِ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ. وَرُوِیَ فِی اْلآ ثَارِ یُسْتَحَبُّ اَنْ یَشْھَدَ لِلْمَیِّتَ بِاْلاِسْلاَمِ وَیُدْعٰی لَہ' بِالشَّھَادَۃِ کَمَا رُوِیَ عَنِ الْمَشَائِخِ بَعْدَ الدَّفْنِ عَلٰی قَبْرِہ ثُمَّ یَسْتَوْ دَعَہ' اللّٰہُ تَعَالٰی فَیَقُوْلُ.

میت کو مسلمان ہونے اور کلمہ شہادت پڑھنے کی گواہی دینا مستحب ہے

روایتوں میں آیا ہے کہ میت کو مسلمان ہونے کی اور کلمہ شہادت پڑھنے کی گواہی دینا مستحب ہے جیسا کہ مروی ہے علماء زمانہ سے جو بعد دفن کے نزدیک قبر کے کہتے ہیں اللہ برکت دیوے اس کو یہ سچا مسلمان تھا اور اقرار کلمہ شہادت پر انتقال کیا پھر سونپتے ہیں اس کو اور کہتے ہیں اس دعا کو

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ وَنَحْنُ نَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا الْعَبْدِ كَانَ مُسْلِمًا مُوْمِنًا عَلٰى دِيْنُ نَبِيِّنَا مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وَمِلَّتِهٖ اَبِيْسنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا كَانَ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَمَاتَ عَلٰى هَذِه الشَّهَادَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اِرْحَمْ بِهٖ وَنَحْنُ نَسْتَوْدَعَكَ هٰذَا الْعَبْدَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَتِه وَاَنْتَ مَامُوْرٌ فِىْ حِفْظِهٖ وَعِرْضِهٖ وَجَسُدِهٖ غَيْرَ خَيَانَتِه اَللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدَ ى فُلَانَ بْنِ فُلَانَتِه اَوْدَعُنَا رَبَّكَ وَهُوَ حَسْبُكَ اِنَّهٗ بَرٌّ رَئُوْفٌ رَّحِيْم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ اَجْمَعِيْن. ثُمَّ يَقْرَاءُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ جَهْرًا وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰى.

پھر پڑھتے تھے بعد دعا کے قبر پر سورہ تبارک کا پکار کر اور اسی پر فتویٰ ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

فضیلت سورہ تبارک

یعنی قرآن شریف پکار کر پڑھنا نزدیک قبر کے جائز ہے اسی پر فتویٰ ہے۔ خواہ آیاتِ عذاب ہوں یا آیات رحمت کے اور اس سورہ تبارک کو سورہ منجیہ بھی کہتے ہیں یعنی نجات دینے والا عذاب دوزخ سے جیسا کہ صاحب مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن کے فصل ثانی میں ترمذی سے لایا ہے۔ مروی ہے ابن عباس (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ بعض اصحاب کرام ایک مقام پر خیمہ لگائے اور ان کو یہ بات معلوم نہ تھی کہ یہاں ایک صحابی کی قبر ہے جو پیشتر انتقال کیے تھے۔ جب زمین کو کھودے تو وہ قبر ظاہر

ہوئی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ صحابی زندہ قبر میں حیات حقیقی سے ہیں اور تلاوت کرتے ہیں **سورہ تبارک الذی بیدہ الملک** کو جب ختم کیے انہوں نے سورہ کو توڑ ھانک دیا قبر کو اور اس کی خبر دیئے خود رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو فرمایا آپ نے یہ **سورہ تبارک کا مانعہ اور منجیہ** ہے۔ نجات دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے۔

میت کو ثواب بخشی کے لیے تبارک پڑھوانا اور تبارک کے چالیس روٹ تیار کرنے کا طریقہ

چونکہ اس سورۂ مبارک کی خاص فضیلت ہے۔ اس لئے موتی کی ثواب بخشی کے لیے تبارک پڑھواتے ہیں اور اس کا ثواب روح موتی پر بخشتے ہیں۔ اس کا طریقہ مروجہ یوں ہے کہ موتی کے انتقال کے دن سے چہلم تک ایک تبارک یا اڈہائی تبارک یا اس سے زیادہ حسب طاقت پڑھاتے ہیں۔ ایک تبارک کو ایک ہزار چھے سو سورے ہوتے ہیں اور اڈھائی تبارک کو چار ہزار سورے ہوتے ہیں۔ اس طور سے کہ ایک تبارک کو چالیس سورے پڑھ کر ایک گرہ ڈالنا ایسے چالیس گرہ ڈالنے سے ایک ہزار چھ سو سورے ہوتے ہیں یہ ایک تبارک ہوا۔ غرض چالیسویں دن چالیس روٹ تیار کر کے چالیس گھڑوں میں دو دو اور پانی بھر کے ایک سورہ تبارک کا پڑھ کر روٹ اور پانی پر دم کرتے ہیں۔ ایسا ہی چالیس سورے پڑھ کے چالیس روٹ اور پانی پر دم کر کے **صدق اللہ** پڑھ کے فاتحہ دیتے ہیں۔ پھر جو تبارک کہ پڑھا گیا ہے ساتھ اور قرآنوں کے پڑھے ہیں بخشتے ہیں۔ الحاصل بعد دفن کے جیسا کہ سورۂ تبارک آیا ہے ایسا ہے اور دعائیں پڑھنا ہے وارد ہی جیسا کہ **ابن ماجہ** اور **بیہقی** میں ابن المسیب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے مروی ہے کہ حاضر ہوا میں ساتھ عبداللہ بن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے ایک جنازہ پر جب اس کا دفن ہوا تو ابن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سرہانے قبر کے یہ دعا فرماتے

اَللّٰھُمَّ جَافِی الْاَرْضِ عَنْ جَنْبِیْھَا وَصعِدَرُوْحَھَا وَلَقِّھَا مِنْکَ رِضْوَانًا

اورامام جلال الدین سیوطی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہ) کے **شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور** کے **باب الدفن** میں ہے کہ بعد دفن کے فاتحہ اور سہ قل ہواللہ پڑھنا مستحب ہے اور تھوڑا وقت ٹھہر کے میت کے لیے دعا واستغفار مانگنا مستحب ہے اور یہ دعا کہے۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَبْدُکَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا وَلَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا وَقَدْ اَجْلَسْتُہ، لِتَسْاَلَہ، اَللّٰھُمَّ فَثَبِّتْہ، بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْاٰخِرَۃِ کَمَاثَبِّتہ فِی الدُّنْیَا اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہ، وَاَلْحِقْہ، بِنَبِیِّۃَ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہ، وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہ،

اورنقل کی عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے محدث سعید بن منصور نے کہا کہ وہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہتے اوپر قبر کے بعد دفن کے اور دعا کرتے ان الفاظ سے

اللّٰھُمَّ نَزَلَ بِکَ صَاحِبُنَا وَخَلَفَ الدُّنْیَا خَلْفَ ظَھْرِہٖ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ عِنْدَ الْمَسْئَلَتِہ منطق وَلَا تَبْتَلَہ، فِیْ قَبْرِھب بِمَا طَاقَتَ بِہٖ

دفن سے فارغ ہوکر قبرستان کے دروازے پر فاتحہ دینا کل اموات کو بڑے اجر کا موجب ہے

اور جب دفن سے فراغت حاصل کریں تو واپس ہونے کے وقت قبرستان کے دروازے پر پھر فاتحہ دیویں اور اس کا ثواب کل مردوں کے نام پر بخشیں اس میں بڑا اجر ہے۔ اس پر تعارف ہے علماوفضلا کا گوکہ مقام قبر سے چالیس قدم ہوں یا زیادہ مہر بطور دروازے پر فاتحہ کُل اموات پر دینا چاہیے۔

☆....☆....☆....☆

باب۳۵

بَابُ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَهِيَ سُوَالُ الْمَلَكَيْنِ

بیچ امتحان قبر کے اور وہ سوال کرنا دو فرشتوں کا ھے

قبر میں سوال اور جواب

اَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَدِيه عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اِذَا وَضَعَ الْمُوْمِنُ فِيْ قَبْرِه اَتَاه، مَلَكَانِ فَانْهَضَاه، فَقَام يَهْبُ كَمَا يَهِبُ النَّائِم فَيَقُوْلَانِ لَه، مَنْ رَبُّكَ فَيقُوْلُ رَبِّي اللّٰه اَحَدٌ وَيَقُوْلَانِ مَادِيْنُكَ فَيَقُوْلُ الْاِسْلَامُ دِيْنِيْ وَيَقُوْلَانِ مِنْ نَبِيُّكَ فَيُقُوْلُ مُحَمَّدٌ نَبِيٌّ فَيُنَادِيْ صَدَقَ فَافَرَ شُوْه، مِنَ الْجَنَّةِ وَالْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَيَقُوْلَ دَعُوْنِي اَخْبِرُ اَهْلِي فَيُقَالُ اسْكُنْ قَالَ دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ السَّوَالَ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَاَنْ لَبِسَ الثِّيَابَ مِنَ الْجَنَّتِه لِلْاَرْوَاحِ وَقِيْلَ لِلْاَشْبَاهِ بَعْدَ الْمَوْتِ صَادِقٌ وَاَنَّ الرَّجْعَتَ لِلْمُوْتٰى بَاطِلٌ لِاَنَّ الْاَمْرَ بِالسَّكُوْنِ مَنْعٌ عَنِ الْعَوْدِ بِالرِّفْقِ وَعَلَيْهِ اَهْلُ لسُّنَّة

روایت کی ابن مردویہ نے جابر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے تحقیق بندہ مومن جس وقت رکھا جاتا ہے بیچ قبر اپنی کے آتے ہیں اس کے پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہیں اس کو چاہیگا وہ کھڑے رہنے کو خوشی سے جیسا کہ خواہش کرتا ہے

منکر نکیر کے قبر میں سوال کرنے کا بیان اور عالم برزخ کا حال

اَرْجِعُ اِلٰی اَھْلِی فَاَخْبِرُھُمْ فَیَقُلَانِ نَمْ کَنَوْمَتِہ الْعُرُوْسِ الَّذِیْ لَا یُوْقِظُہٗ اِلَّا اَحَبُّ اَھْلِہٖ اِلَیْہِ حَتّٰی یَبْعَثَہ اللّٰہُ مِنْ مَضْجِعِہ ذٰلِکَ وَاِنْ کَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ قَوْلاً فَقُلْتُ مِثْلَہٗ لَا اَدْرِی فَیَقُوْلَانِ قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اِنَّکَ تَقُوْلُ ذٰلِکَ فَیُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِی عَلَیْہِ فَتَلْتَئِمُ عَلَیْہِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُہٗ فَلَا یَزَالُ فِیْھَا مُعَذَّبًا حَتّٰی یَبْعَثَہ اللّٰہُ مِنْ مَضْجِعِہٖ

نقل کی (ترمذی) نے براء بن عازب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اور ابی ہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جبکہ قبر میں داخل کیا جاتا ہے مردہ آتے ہیں اس کے پاس دو فرشتہ کالی کیری آنکھوں والے کہا جاتا ہے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر پس کہتے ہیں۔ وہ دونوں کیا تھا تو کہتا بیچ حق اس شخص کے یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اگر ہوتا ہے وہ شخص مومن پس کہتا ہے وہ بندے ہیں اللہ کے اور بھیجے ہوئے اس کے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق ہم جانتے تھے کہ یقیناً تو کہے گا پھر کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اس کے بیچ قبر اس کے ستر گز بیچ ستر عرض اور طول کے پھر روشنی کی جاتی ہے واسطے اس کے بیچ اس کے پھر کہا جاتا ہے واسطے اس کے صورت۔ پس وہ کہتا ہے پھر جاؤں میں طرف اپنے اہل کے۔ پس خبر دوں ان کو، پس کہتے ہیں صورت مانند سونے دولہا کے وہ کہ نہیں جگاتا اس کو مگر بہت پیارا لوگوں اس کے کا طرف اس کے یعنی جگانا ہر کسے کا خوش نہیں لگتا موجب وحشت کا ہوتا ہے مگر محبوب کا یہاں تلک کہ اٹھادے اس کو اللہ جگہ ہونے اس کے سے کہ یہ ہے اور اگر ہوتا ہے منافق یا کافر کہتا ہے سنا تھا میں نے لوگوں سے کہتے تھے کہنا پس کہا میں نے مانند اس کے نہیں جانتا میں یعنی سوائے اس کے پس کہتے ہیں فرشتے تحقیق تھے ہم جانتے یہ کہ کہے گا تو یہ بس حکم کیا جاتا ہے واسطے زمین کے مل جا اس پر پس دباتی ہے اس پر یعنی پہنچتی ہے اس کو پس پیستے ہیں پسلیاں اس کے یعنی دائیں بیچ بائیں کے اور بائیں بیچ داہنے

کی۔پس ہمیشہ رہتا ہے بیچ اس کے عذاب کیا گیا یہاں تک کہ اٹھا دے اس کو اللہ جگہ قبر اس کے سے

﴿ فائدہ ﴾

یہ جو فرشتے کہتے ہیں کہ کیا کہتا ہے تو بیچ حق اس شخص کے یعنی محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے تو کیا۔

آنخضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے دیدار کے لیے آرزو موت کی کرنا خوب ہے

شیخ عبدالحق دہلوی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے **اشعت اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ** میں یہ اشارہ بہ سبب شہرت آنخضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ہی دلوں میں مومنوں کے یا خود آنخضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) روبرو آتے ہیں تو ملائکہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں یہ کون ہیں۔پس اس صورت میں آرزو موت کی کرنی واسطے حاصل ہونے اس نعمت عظمیٰ کے خوب ہے اور اس میں بشارت ہی مشتاقوں کے لیے

شب عشقان بیدل چه قدر دراز باشند
تو بیا کزادل شب در صبح باز باشد

تم کلام الشیخ (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ)

آنخضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) حیات النبی ہیں اور دو فرشتوں کے ہمراہ تشریف لاتے ہیں

الحاصل آنخضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جو حیات النبی ہیں یہ دو فرشتوں کے ہمراہ قبر میں تشریف لاتے ہیں مومن دیکھتے ہی پہچان لیتا ہے کہ یہ سرور عالم (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہیں۔سرور دو جہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو قبر میں دیکھنا قوی معنی ہے کیونکہ **هذا الرجل لمحمد صلی الله علیه**

وسلم جو فرشتوں کا مقولہ ہے اس میں ھذا اسم اشارہ ہے اور آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مشار الیہ۔ بقاعدہ نحو اگر مشار الیہ موجود نہ ہو تو اشارہ مشار الیہ کے طرف لغو ہے۔ پس تاویل کرنا طرف ثبوت کے حاجت نہیں یہی معنی مشہور ہے سلف سے خلف تک۔ خود اصحاب کرام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ) جو مقتدایان امت ہیں یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ ہم سرور دو جہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو قبر میں دیکھیں گے۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے دیداد کے لیے حضرت بلال (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) موت کے وقت خوشی سے نعرے مارتے تھے

جیسا کہ مدارج النبوۃ میں ہے کہ بلال (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) جو عاشق زار رسول اکرم (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تھے موت کے وقت خوشی سے نعرہ مارتے تھے اور زبان سے فرماتے تھے کہ مجھ کو میرے حبیب (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے قبر میں پہلے ملاقات ہوگی۔ یوں ہی اور صحابہ و تابعین و تبع تابعین وعلماء دین سے ایسے اقوال منقول ہیں۔ اب رہی یہ بات کہ ایک آن میں سرور دو جہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا تشریف لانا ہزار ہا مقام میں کیوں ممکن ہے۔ اس کا جواب یہ کہ عزرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) ایک ہی ہیں جو تمام دنیا میں خواہ مشرق ہو یا مغرب شمال ہو یا جنوب ایک آن میں ہزار ہا کی جان قبض کرتے ہیں جیسا کہ ابن ابی الدنیا نے کعب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے اور ابن ابی حاتم نے زبیر بن محمد (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا ہے کہ رسول مقبول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اصحاب کرام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ) پوچھے اے رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ملک الموت علیہ السلام ایک ہی تمام مشرق و مغرب و شمال و جنوب کے شہروں میں ایک ہی وقت کیوں قبض ارواح کرتا ہے۔ فرمایا تمام دنیا ملک الموت (عَلَیْہِ السَّلَام) کو مانند ایک طشت کے ہی جو روبرو ہو۔ جب عزرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کو یہ قدرت ہو کہ یک وقت میں ہزار ہا نفسوں کی روح قبض کریں اور

ساری دنیا مثل ایک طشت کے حکم رکھے تو کیا عجب ہے کہ سرور دو جہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جو ملک الموت (عَلَیْہِ السَّلَام) سے رتبہ میں بڑھ کر ہیں اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے وجود بابرکت کے باعث تمام فرشتے وانسان وجن وغیرہ ہژدہ ہزار عالم پیدا ہوئے ہیں حاضر ہونے میں کیا شبہ ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ منکر نکیر دو فرشتے ہیں جو آنِ واحد میں ہزار ہا قبور میں بعد دفن آ گے میت سے آتے ہیں تو پھر سرور دو جہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جو حیات النبی (عَلَیْہِ السَّلَام) ہیں اور باعث کائنات ہیں ان کے ساتھ حاضر میں کیا شبہ ہے۔

منکر نکیر فرشتوں کی جماعت کا نام نہیں

اگر کوئی کہے کہ منکر نکیر ایک فرشتوں کی جماعت کا نام ہے خاص دو فرشتے جو آن واحد میں ہزار ہا قبور میں آ کر میت سے سوال کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ ان کو ایسی طاقت دی ہے جیسا کہ تمهید ابو شکور سلمی اورشرح فقه اکبر ملاعلی قاری اور عقائد نسفی اور شرح عقائد بدنسفی لـلتـفتازانی اور جاشیه سیالکوٹی اور تکمیل الایمان وغیرہ کتب عقائد میں ہے۔ پس قفل کا مخالف جمہور معتبر نہیں۔

آنخضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی جہاں مدح ہوتی ہے وہاں آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بانفس نفیس تشریف لاتے ہیں

علاوہ بریں جہان آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی مدح شریف ہوتی ہے تو بالذات نفس نفیس اس مقام میں سرور دو جہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تشریف لاتے ہیں تو کیا تعجب ہی کہ قبر میں تشریف کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی صفت خاصہ حاضر ہونے کی آنخضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو عطا فرمائی ہے۔ جیسا کہ شیخ

عبدالحق (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کی مدارج النبوہ کے جلد دوم میں فرماتے ہیں اس کا ترجمہ یہ ہے۔ آگاہ ہو کہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) تیرا کلام سنتے ہیں کیونکہ آپ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اللہ تعالیٰ کے صفات سے متصف ہیں اور یہ صفات سے ہے اَنَا جَلِیْسٌ مَنْ ذَکَرَنِیْ سے میں اس کا جلیس ہوں جو میرا ذکر کرے اور پھر رسول خدا محمد مصطفیٰ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو اس صفت میں نصیب وافر ہے کیونکہ آپ کا طریق یکتا ہونا ایک مشہور آپ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کا وصف ہے۔ سرور دو جہان (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو عالم ظاہری میں ان آنکھوں سے دیکھنا ثابت ہے۔

ام المومنین بی بی ام سلمہ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) کو جب آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے دیدار مبارک کا شوق دامن گیر ہوتا تو ان آنکھوں سے آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو دیکھتی تھی

چنانچہ مدارج النبوۃ میں ہے کہ اُم المومنین ام سلمہ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) سے یہ کرامت منقول ہے کہ جب آپ کو سرور دو جہان (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کا دیدار مبارک کا شوق دامنگیر ہوتا یا آپ کے حاضرین میں سے دیکھنے کا شوق ہوتا تو آئینہ روبرو رکھ کے دیکھتے خود سرور دو جہان (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) بنفس نفیس حیاتِ لمس سے نظر آتے ہیں۔

امام اعظم (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو ان آنکھوں سے دیکھتے تھے اور کسی مسئلے کے دریافت کرنے کی ضرورت ہوتی تو آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی خاص محفل میں بازیابی کا شرف حاصل کرتے تھے

فوايد المنيفه میں ہے کہ حضرت امام اعظم سراج الامت ابوحنیفہ کوفی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) اولیاء میں مرتبہ اویسی کا رکھتے تھے۔ جب کوئی مسئلے کی ضرورت ہوتی سرور دو جہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی اس محفل میں باریابی کا شرف حاصل کرتے اور ان آنکھوں سے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھتے اور مسائل دریافت کرتے۔ ایک بار ایسا اتفاق ہوا کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے خود امام اعظم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سے سوال کیا کہ تم کہتے ہیں قعدہ اول میں جو مجھ پر درود شریف پڑھے اس پر سجدہ سہو ہے۔ امام نے جواب دیا۔ ہاں کہ اس نے بھولے سے آپ پر درود شریف پڑھا اس لئے میں نے سجدہ سہو کا حکم کیا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کو یہ جواب آپ کا پسند آیا اور امام کو اپنے گلے سے لگایا اور آپ کے حق میں دعا بلیغ کی۔

امام مالک (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) جب حدیث بیان کرتے اس وقت اس آنکھوں سے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھتے تھے

اور امام مالک (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کے احوال میں ہے کہ جب آپ حدیث بیان کرتے آپ کا چہرہ متغیر ہوتا اور آواز پست ہوتی اور سر نیچے جھکاتے یہاں تک کہ حاضرین کو آپ کا دیکھنا دشوار ہوتا۔ سوال کرتے کہ کیوں آپ کی ایسی حالت ہوتی ہے۔ فرماتے کہ میں وہ دیکھتا ہوں، جو تم نہیں دیکھتے۔ یعنی امام مالک اس وقت ان آنکھوں سے سرور دوجہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھتے تھے۔

حضرت محبوب سبحانی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) ان آنکھوں سے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھتے تھے

اور قطب الاقطاب جناب محبوب سبحانی معشوق ربانی حضرت سید عبدالقادر حسنی الحسینی الجیلانی

(رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) ان آنکھوں سے سرورِ جہاں کو دیکھتے تھے کذافی بھجتہ الا سرار۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اپنی قبر شریف میں زندہ اور قبر میں آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی دید ہوتی ہے

تو کیا تعجب ہے کہ سرورِ دوجہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) منکر نکیر کے ہمراہ قبر میں آئیں۔ علامہ قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کی تحت میں جو ھذا الرجل لمحمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہے یہ توجیہ فرمائی کہ قبر میں آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تک رفع حجاب ہوجاتا ہے اور آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جو حیات النبی ہیں حیات حقیقی سے اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اُس بندہ کے نزدیک نظر آتے ہیں۔ اصل تمام عرفاء کرام کا اتفاق ہے اس پر کہ قبر میں آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا دیدار ہوتا ہے جیسا کہ شیخ اکبر محی الدین عربی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) فتوحات مکیہ میں اور عارف جامی قدس سرہ نفحات الانس میں اور بحر العلوم مولانا عبدالعلی حنفی القادری لکھنوی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) شرح مثنوی شریف میں اور دیگر اپنے کتب میں لکھے ہیں۔

منکر نکیر کافر اور منافق کے پاس کبوٗ چشم ڈراوٗنی شکل اور مومن صالح کے پاس عمدہ شکل مثل ایک دوست کے آتے ہیں

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْمُنْکَرَ وَالنَّکِیْرِ یَاتِیَانَ عَلٰی کُلِّ اِنْسَانٍ مُوْمِنًا کَانَ اَوْمُنَافِقًا قَالَ بَعْضُھُمْ اَنَّہٗ یَاتِی الْمَلَکَانِ فَاِنْ کَانَ عَاصِیًا منافقًا عَلٰی ھَیْئَۃِ مُھِیْبَۃٍ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ وَاِنْ کَانَ مُوْمِنًا صَالِحًا فَعَلٰی ھَیْئَۃِ حَبِیْبِ الْاَنِیس فَلَعَلَّ الْمُرَادَ مِنَ الْحَدِیْثِ الْمُوْمِنِ الْعَاصِی وَقَدْیُجِیْبُ ھُوَ صَحَابًا اَیْضًا وَاَنَّ السُّوَالَ حَقٌّ لِلْمُوْمِنِ وَالْکَافِرِ

وَانَّه، يَفسَحُ الْقَبْرُ الْمُؤمِنِ وَيَلْتَيِم لِلْكَافِرِ وَالْمُؤمِنِ الْعَاصِي وَانَّه، يُنَوِّرُ الْقَبْرُ لِلْمُؤمِنِ وَيَظْلُمُ لِلْكَافِرِ وَالْمُؤمِنِ الْعَاصِي وَاَنَّ لسَّائِلِيْنَ فِي الْقَبْرِ هُمَا الْمَلَكَانَ اللَّذ جانِ مَعَ كُلّ وَاحِدٍ مِنَ الْاِنْسَانِ مِنَ الْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ بِدَلِيْل قَوْلِهِمَا قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ لِاَنَّ عَلِمَ اَحْوَالِهِ لَا يَكُوْنُ غَالِبًا اِلَّا لَهُمَا اِنْ ضَغْطَتَ الْقَبْرِ حَقٌّ اِلَّا اَنَّه، يُخَفِّفُ عَلَى الْمُطِيْعِ وَيُشَقُّ عَلَى الْعَاصِي بِحَيْثُ يَلْتَهِم الْعُلَمَاءِ وَاَنَّه، لَارُجْعَتَه، بَعْدَ الْمَوْتِ اِلَى الدُّنْيَا

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ آتے ہیں منکر نکیر نزدیک مومن یا کافر کے شکل مذکور پر (یعنی کبود چشم اور ڈراؤنی شکل سے) پس کافر یا منافق کو دیکھتے ہی ہول اور وحشت ہوگا اور جواب میں متحیر ہوگا بخلاف مومنوں کے کہ ان کو دیکھنے سے ہول اور وحشت نہ ہوگی گویا ان کے لیے آزمائش ہے۔ پس ثابت اور برقرار رکھتا ہے اللہ تعالیٰ مومنوں کو اور وہ نڈر ہوتے ہیں اس لئے کہ دنیا میں ڈرتے تھے اللہ تعالی سے جزا اس کی یہ ہوگی کہ وہاں نڈر ہونگے۔ کہا مؤلف کہ کہا بعض علما نے کہ آتے ہیں منکر نکیر نزدیک کافر کے کبرو چشم اور ڈراؤنی شکل سے واسطے ہول اور وحشت اس کے تا خوف بہت ہو اور جواب میں متحیر ہو بخلاف مومن صالح کے کہ اس کے پاس عمدہ شکل سے مثل ایک قدکووست کے آتے ہیں اور ہرگز کبو(چشم اور ڈراؤنی شکل سے نہیں) آتے اور مفید ہی حدیث اس پر کہ شاید مومن فاسق فرشتوں کا جواب دیتا ہے

﴿ فائدہ ﴾

کیونکہ شارح (عَلَيهِ السَّلَام) فقط مومن صالح اور کافر کے جواب کا بیان کیے اور مومن فاسق کے تذکرہ سے ساکت رہے اس لئے مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) نے کہا ہے شاید مومن فاسق جواب فرشتوں کا دے گا گو کہ اس کو عذاب ہوگا قیامت کے دن تک پھر آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا۔

مومن کی قبر نوردار اور کافر کی قبر میں تاریخی ہوگی

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) نے فرمایا مفید ہے حدیث اس پر کہ سوال قبر کا مومن اور کافر کے لیے حق ہے اور قبر مومن کی نوردار ہوگی اور قبر میں کافر کے تاریکی ہوگی اور سائل یہی دو فرشتے منکر نکیر ہی ہیں یہ جو منکر اور نکیر کا مقولہ ہے کہ تجھے ہم پہچانتے یعنی بسبب ہمراہ رہنے ہمارے کراماً کاتبین کے یا بسبب ارشاد پروردگار کے یا تیرے پیشانی پر نشان سعادت کی اور نور ایمان کا ظاہر تھا اور مفید ی۔

دابنا قبر کا حق ہے

حدیث اس پر کہ دابنا قبر کا حق ہے اور یہ مومن کو کم ہے اور کافر کو سخت ہے ایسا کہ پسلیاں بایک دیگر جاتے ہیں اور مفید ہے حدیث اس پر کہ رجعت طرف دنیا کے بعد موت کے ہرگز نہیں ہے اس کا بیان اوپر گزرا

اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَمْرَوبْنِ الْعَاصِ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّه، قَالَ فِیْ مَرَضِ مَوْتِهٖ اِذَا دَفَنْتُمُوْنِی فَسَوَّدَا عَلَی التَّرَابِ مُسَمًّا ثُمَّ اَقِیْمُوْا عِنْدَ قَبْرِیْ قَدْرُمَا یَنْحَرُ جَزُوْرٌ وَیَقْسِمُ لَحْمًا حَتّٰی اٰ نَسُ بِکُمْ وَانْظُرُرُسُلُ مَاذَا اُرَاجِعَ بِهٖ رُسُلُ رَبِّیْ

نقل کی مسلم نے عمرو بن العاص (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) صحابی سے کہ کہے اس حالت میں کہ وہ نزع میں تھی جس وقت انتقال کروں میں پس دفن کر چکو تم مجھ کو اور مٹی ڈال دیں میری لحد میں تو میری قبر کو تسنیم کیجیئو یعنی بلند مانند کوہان شتر کے بناؤ پھر کھڑے رہو نزدیک یا گرد میرے کے یعنی واسطے فاتحہ و دعا و قرآن پڑھنے کے لیے بقدر اس چیز کے کہ ذبح کیا جائے اونٹ اور تقسیم کیا جائے گوشت اس کا یہاں تک کہ آرام پکڑوں میں بہ سبب تمہارے اور جانوں میں یعنی بلا وحشت کہ کیا جواب دیتا ہوں فرشتوں پروردگار اپنی کو

﴿ فائدہ ﴾

مشکوٰۃ شریف میں یہ حدیث مسلم شریف سے یوں منقول ہے کہ کہا عمرو بن العاص (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) صحابی نے اِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تَصۡحَبۡنِیۡ نَائِحَۃٌ وَلَا نَارٌ فَاِذَا اَدۡفَنۡتُمُوۡنِیۡ فَشُنُّوۡا عَلَیَّ التُّرَابَ شَنًّا اَلۡحَدِیۡثُ جس وقت انتقال پاؤں میں پس میرے جنازہ کے ساتھ نہ ہو کوئی نوحہ کرنے والی اور نہ آگ، جب میرے دفن کا ارادہ کرڈالو مجھ پر مٹی ڈالنا بسہولت یعنی تھوڑی تھوڑی مٹی۔

جنازہ کے ہمراہ آگ لیجانا عادت اہل جاہلیت کی ہے

کہا شیخ عبدالحق دہلوی (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) نے اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ میں ولا نار کے ماتحت میں۔ونہ آتش عادت اہل جاہلیت بود کہ آتش ہمراہ میت میضر ستا دندتا برائے نجور وجزان کا رآید۔ میرے جنازہ کے ساتھ آگ مت لاو اہل جاہلیت کی عادت تھی کہ میت کے ہمراہ آتش روانہ کرتے تھے تا نجور وغیرہ کے کام آوے۔

قبر کے پاس فاتحہ کیلئے بخور یا عود بتی سگانا جائز ہے

ایسا ہی لکھا ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں اور ملا علی قاری (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) نے مرقات شرح مشکوٰۃ میں۔ مطلب اس کا یہ ہوا کہ نجور جلانے کے واسطے آتش ہمراہ جنازے کے رکھنا منع ہے اس لئے کہ تشبہ ایام جاہلیت کی ہے بلکہ ہنود اب بھی میت کے ہمراہ نجور جلانے کے لیے آگ لے جاتے ہیں۔ اگر واسطے فاتحہ زیارت یا دہم یا بستم یا چہلم یا برسی کے قبر کے پاس بخور یا عود بتی سلگا دیں ہرگز منع نہیں اس میں تشبہ مشرکین کے ساتھ نہیں ہے فقط میت کے ہمراہ آگ لے جانا بخور

جلانے کے لیے تشبہ ہے۔ دیکھو کہ اولیا وصلحا کے قبور کے پاس ایام اعراس وغیرہ میں بخور جلاتے ہیں۔ یہ جائز ہے ہرگز ممنوع شرعی نہیں۔

قبور اولیاء وصلحاء علماء کے نزدیک عود جلانا اور چراغ روشن کرنا جائز و مستحب شرعی ہے

جیسا کہ علامہ میاں حامد سرمدی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے سراج المومنین میں فرمایا ہے۔ یہ کتاب درمیان خاص وعام کے بہت معتبر ہے خصوصاً علماء سند کے پاس مقبول ومستند ہے اصلی ان کی عبارت یوں ہے:

وَاَحْرَاقُ الْعُوْدِ عَلٰی قُبُوْرِ الْمَشَائِخِ بِنِیَّةِ اَنَّهُمْ مُعَظَّمُوْنَ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰی بِاٰثْیَانِ اَوَا مِرِه رَجَاءً وَمُبْعَدُوْنَ اَنْفُسَهُمْ عَمَّا نَهَی اللّٰهُ خَوْفًا فَاِنَّا مَامُوْرٌ بِالْمَحَبَّتِه وَالتَّعْظِيْم لَهُمْ لِاَنَّ لتَعْظِيْمِهِمْ فِيْ نَفْسِ الْاَمْرِ تَعْظِيْمُ اللّٰهُ تَعَالٰی لِهٰذَا جَائِزٌ مُسْتَحْسَنٌ بِلَا كَرَاهَتِه بَلْ يُرْجِيْمِنُهُ الْاَجُرُوَهٰكَذَا اِسْرَاجُ السِّرَاجِ عَلٰی قُبُوْرِهِمْ

عود جلانا نزدیک قبور اولیا وصلحا وعلما کے جائز اور مستحسن شرعی ہے ہرگز مکروہ نہیں بلکہ حسنات کثیرہ کا سبب ہے اس نیت سے جلانا کہ یہ بزرگان اللہ کے پیارے اور مقبول بندے ہیں ان کو محبت اور تعظیم ہم پر فرض ہے ان کی تعظیم اللہ کی تعظیم ہے۔ یوں ہی چراغیں روشن کرنی کے قبور کے پاس جائز اور مستحسن شرعی بلکہ اجر کا باعث ہی نیت مذکور سے۔ وہ جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ قبروں کے پاس چراغ روشن کرنا منع ہے جب بے فائدہ ہو کیونکہ یہ اسراف اور ضائع کرنا مال کا ہے ہاں اگر دوسرے فوائد کے لیے چراغ رکھیں ممنوع شرعی نہیں۔ یعنی چراغ کی روشنی میں زیارت اور تبرک ڈھونڈے جائز ہے دیکھو کہ مشکوٰۃ باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ کے فصل ثانی میں حدیث آئی ہے اس کے بیچ کا فقرہ ملخصاً یہ ہے

وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا السُّرَجُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُ

اورروایت ہے ابن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہ جوروشن کریں چراغ قبور پر۔ محدث شیخ محمد طاہر حنفی القادری الفتنی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے **مجمع بحار الا نوار** کے **المجلد الثالث** میں قبر کی تشریح میں حدیث مذکور کے تحت میں فرمایا

قبور کے نزدیک تلاوت قرآن مجید یا فاتحہ خوانی کے لیے چراغ روشن کرنا جائز ہے

وَالسَّرَجُ جَمْعُ سِرَاجٌ وَنَھٰی عَنِ الْاَسْرَاجِ لِاَنَّہٗ تَضِیْعُ مَالٍ بِلاَ نَفْعٍ وَاِنْ کَانَ ثُمَّ مُسْجِدًا اَوْ غَیْرَہٗ یَنْتَفِعُ فِیْہِ لِلتَّلاوَۃَ وَالذِّکْرِ فَلاَبَاسَ بِالسِّرَاجِ فِیْہِ

یعنی آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جوقبروں پر چراغ روشن کرنا منع فرمایاواسطے اسراف اور بے فائدہ ہونے کے اگر فائدہ کی غرض سے ہوممنوع نہیں یعنی وہاں مسجد ہو یا گیا اس خیال سے کہ نزدیک قبر کے بیٹھ کرقرآن یا ذکر پڑھوں روشن کرنا چراغ کا نزدیک قبر کے مضائقہ نہیں اور شیخ عبدالحق دہلوی رحمتہ اللہ علیہ **الشعة اللمعات ترجمه مشکوٰة** میں تحتِ حدیث مذکور فرمایا۔ اگر آنجار هگذر مردم باشند یا در سایه چراغ کارے میکر وه باشند جائز است۔ اگر موضع قبور میں لوگ آتے جاتے ہوں یا کچھ کام کرتے ہوں مثلاً تلاوت قرآن یافاتحہ رسانی تو چراغ روشن کرنا منع فرمایاواسطے اسراف اور بے فائدہ ہونے کے اگر فائدہ کی عرض سے ہوممنوع نہیں یعنی وہاں مسجد ہو یا گیا اس خیال سے کہ نزدیک قبر کے بیٹھ کرقرآن یا ذکر پڑھوں روشن کرنا چراغ کا نزدیک قبر کے مضائقہ نہیں اور شیخ عبدالحق

دہلوی اشعة اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ میں تحت حدیث مذکور فرمایا۔ اگر آنجار ھگذر مرحوم باشد یادر سایہ چراغ کارے میکر وہ یا شند جائز است۔

اگر موضع قبور میں لوگ آتے جاتے ہوں یا کچھ کام کرتے ہوں مثلاً تلاوت قرآن یا فاتحہ رسانی تو چراغ روشن کرنا نزدیک قبور کے جائز ہے۔ الحاصل چراغ قبر کے نزدیک جلانا اگر بے فائدہ و بے غرض ہو اسراف اور تضیع مال ہے۔ یہی ہے علت منع ہونے کی ورنہ اس خیال سے جلانا کہ یہاں لوگ آ کے فاتحہ ودعا کریں اسراف اور ممنوع نہیں۔ یہی ہے مطلب فقہاء کرام کا کہ کہتے ہیں آگ نزدیک قبر کے لے جانا مکروہ ہے۔ جب بے فائدہ ہو اگر فائدے کے لیے لے جاویں مکروہ وممنوع نہیں جیسا کہ امام عبدالغنی النابلسی قدس سرہ نے حدیقة الندیه به شرطریقیه محمدیه مطبوع مصر میں فرمایا

قبرستان یا قبور اولیاء صلحاء چراغیں لیجانا یا روشن کرنا جائز ہے بدعت نہیں

اِخْرَاجُ الشُّمُوْعِ اِلٰی رَاسِ الْقُبُوْرِ بِدْعَةٌ وَاِتْلَافُ مَالٍ کَذَافِی الْبَزَّازِیَّهِ اِنْتَهٰی وَهٰذَا کُلُّهٗ اِذَا خَلَا عَنِ الْفَائِدَةِ وَاَمَّا اِذَا کَانَ فِیْ مَوْضِعِ الْقُبُوْرِ مَسْجِدٌ اِذَا کَانَ الْقُبُوْرِ عَلَی الطَّرِیْقِ اَوْ کَانَ هُنَاکَ اَحَدٌ جَالِسٌ اَوْکَانَ قَبْرُ وَلِیٍّ مِنَ الْاَ وْلِیَاءِ اَوْ عَالِمٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْمُحَقِّقِیْنَ تَعْظِیْمًا لِرُوْحِه الْمُشْرِقَتِه عَلٰی تُرَابِ جَسَدِهٖ کَاشْرَاقِ الشَّمْسِ عَلَی الْاَرْضِ اِعلَامًا لِلنَّاسِ اِنَّهٗ وَلِیٌّ لِیَتَبَرَّکُوْا بِهٖ وَیَدْعُوْ اللّٰهُ تَعَالٰی عِنْدَهٗ فَیُسْتَجَابُ لَهُمْ فَهُوَا اَمْرٌ جَائِزٌ لَا یَمْنَعُ مِنْهُ وَالْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ

یعنی قبر کے نزدیک چراغیں جلانا یا لے جانا بدعت ہے اور اسراف کرنا مال کا ہے۔ جیسا کہ بزازیہ میں ہے یہ اس صورت میں ہے کہ جب بیفائدہ ہو لیکن جب موضع قبور میں مسجد ہو یا راستے میں قبور ہیں یا اس مقام میں کوئی بیٹھا ہو یا قبر ہو کوئی ولی کی اولیا سے یا عالم کی علماء دین سے تب چراغ جلانا یا لے جانا

بدعت اور اسراف مال اور ممنوع شرعی نہیں۔ خصوصاً صاحب بزرگ کی قبر شریف ہو تب وہاں روشنی کرنے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اس واسطے آگاہی اس بات کے کہ یہ مقام متبرک اور استجابت دعا ہے اس نیت سے نزدیک قبر کے چراغ جلانا ممنوع نہیں کیونکہ مدار نیت پر ہے۔ تفسیر روح البیان میں تحت آیت

قبور پر کثرت سے چراغ اور قندیلون کا روشن کرنا اسراف میں داخل نہیں

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَ كَذَا اَيْقَادَ الْقَنَا دِيْلُ وَالشَّمَعَ عِنْدَ قُبُورِ الْاَوْلِيَاءُ وَالصُّلَحَاءُ مِنْ بَابِ التَعْظِيْمِ وَالْاِ جْلَالِ اَيْضًا لِلْاَوْلِيَاءِ فَالْمَقْصَدُ فِيْهَا مَقْصَدٌ حَسَنٌ وَنَذْرًا الزَّيْتِ وَالشَّمَعَ لِلْاَ وْلِيَاءِ يُوْقِدَ عِنْدَ قُبُوْرِ هُمِ تَعْظِيْمًا لَهُمْ وُحُجَّةُ فِيْهِمْ جَائِزَ اَيْضًا لَا يَنْبَغِيُ اَلنَّهٰى عَنْهُ

یعنی اس طرح مزارات اولیا اور صلحا کے نزدیک چراغوں اور فانوسوں کا جلانا ان اولیا کی تعظیم واکرام کے واسطے ہے تو مقصود اس میں حسن اور بہتر ہے اور نذر روعن وشمع کی اولیا کے لیے جو ان کی قبروں کے پاس جلایا جاتا ہے یہ ہے ان کی تعظیم ومحبت کے لیے ہے یہ جائز ہے اس سے منع کرنا نہ چاہیے۔ جاننا چاہیے کہ قبور پر روشنی کرنا اور کثرت سے چراغوں اور قندیلوں کا جلانا اسراف میں داخل نہیں اس لئے اس میں زینت مساجد اور عظمت ختم قرآن اور رفعت شان اولیا اور شوکت اسلام اور زائرین کے واسطے موجب آرام اور تعظیم شعائر اللہ تعالیٰ وغیرہا کے فوائد کثیرہ ہیں اور اس کے ادلہ بھی بہت ہیں۔ تفسیر البیان میں تحت آیت

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ کے ہی بِمَصَابِيْحَ وَهُوَ السِرَاجُ وَاِذَا جَعَلَ اللّٰهُ الْكَوَا كِبُ زِيْنَةَ السَّمَآءِ الَّتِىْ هِىَ سُقِفُ الدُّنْيَا فَلْيَجْعَلُ الْعِبَادُ الْمَصَابِيْحُ الْعَنَادِيْلُ زِيْنَةَ سُقُوْفِ الْمَسَاجِدَ وَالْجَوَامِعَ وَلَا سُرَافِ فِى الْخَيْرِ

یعنی بمصابیح ساتھ چراغوں کے جمع ہے مصباح کی اور وہ چراغ ہے جب اللہ تعالیٰ نے تاروں سے آسمان کی زینت دی ہے کہ آسمان دنیا کی چھت ہے تو بندوں کو چاہیے کہ مسجدوں اور جامع مسجد کی چھتوں کو چراغوں اور قندیلوں اور فانوسوں سے زنیت دیدیں یہ کارخیر ہے اور کارخیر میں اسراف اور فضول خرچی نہیں۔ پس اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جس قدر زیادہ چراغ روشن ہونگے مزارات اولیا اور مساجد پر اُسی قدر زیادہ زینت اور شعائر اللہ کی زیادہ عظمت ہوگی اور جب نیت بخیری تو خیر میں اسراف نہیں ہے، وہ جو فتــــــاوی عالمگیری المجلد الخامس کے سولھویں باب میں ہے

بے فائدہ قبور پر چراغ روشن کرنا ممنوع ہے

وَاِخْرَاجُ الشُّمُوْعِ اِلٰی رَاسِ الْقُبُوْرِ فِی اللَّیَالِی الْاَوَّلِ بِدْعَۃٌ کَذَافِی السِرَاجِیَّۃُ

اور روشن چراغیں جلانا قبور پر پہلی راتوں میں بدعت ہی جیسا کہ فتــاوی سـراجیــہ میں ہے۔ یہ عبادت مانند عبارت بـزازیـہ کے ہے اس کی تطبیق حـدیـقة الـنـدیـہ سے ذکر کی گئی ہے۔ مختصراً یہ کہ معاہدہ قبور پر چراغیں جلانا ممنوع ہے۔ جب فائدہ کی نیت سے جلادیں اُن اغراض سے جو اوپر بیان ہوئے ممنوع نہیں۔

بعد دفن کے قبر پر ایک ساعت یا دو ساعت توقف کرنا مستحب ہے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) دَلَّ الْـحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْوُقُوْفَ وَالْقِیَامَ عَلَی الْقَبْرِی بَعْدَ الدَّفْنِ سَاعَۃً اَوْسَاعَتَیْنِ مُسْتَحَبٌّ وَاَنَّ الْمَیِّتَ یَسْتَانُس بِالْاَحْیَاءِ الَّذِیْنَ عَلٰی قَبْرِہٖ فَلَعَلَّ یَحْضُرُ وْہُ الْصَّـوَابٌ وَاَنَّ اَهْـلَ الْـقُبُوْرِ یُفْتَنُ فَیَثْبُتُ اَقْدَامُ الْبَعْضِ وَتَزَوْلُ لِلْبَعْضِ فَالْاَوَّلُ یَنْجُوْ وَالْاٰ خَرُیُھْـلِکُ رُوِیَ عَنْہُ عَلَیْہِ السَّلَامَ قَالَ یُفْتَنُ اَھْلُ الْقُبُوْرِ وَفِیْہِ نَزَلَتْ ھٰذِہٖ الْآیَتُہ یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِت فِی الْحَیَواۃِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کتاب کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث مذکور یعنی عمر ابن العاص (رَضِیَ اللهُ عَنهُ) کی اس پر کہ توقف کرنا بعد دفن کے ایک ساعت یا دو ساعت تک واسطے دعا و فاتحہ و قرآن خوانی کو مستحب ہے۔ اس لئے کہ میت کو زندوں سے انسیت ہوتی ہے اس وقت اہل قبور آزمائے جاتے ہیں جن کے اعمال صالحہ ہوں ان کو ثابت قدمی اور نجات ہے۔ جن کے اعمال اچھے نہ ہوں ان کو ثبوت قدمی اور نجات نہیں۔ در بارہ قبر یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ ثابت رکھتا ہے اللہ لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں ساتھ قول محکم کی بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۳۶

بَابُ ضَمَّةِ الْقَبْرِ

بیچ سختی قبر کے

ضغطۂ قبر ہر ایک ہوتا ہے

اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنپ عَائِشَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْقَبْرِ ضَغْطَةً لَوْ كَانَ اَحَدُنَا جِيًا مِنْهَا لَنَجَا سَعْدُبْنُ مَعَاذٍ

نقل کی احمد (اور بیہقی) نے بی بی عائشہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے تحقیق واسطے قبر کے دابنا ہے اگر اس سے ہر ایک نجات پاتا تو البتہ نجات پاتا سعد بن معاذ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ)

﴿ فائدہ ﴾

حضرت سعد بن معاذ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) مشاہیر صحابہ سے ہے۔

فضیلت حضرت سعد بن معاذ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ)

نسائی میں ابن عمر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) وہ شخص ہے کہ بلا واسطے اس کے عرش یعنی خوشی کی اہل عرش نے بسبب چڑھنے روح پاک اس کے کہ اور کھولے گئے واسطے اس کے دروازے آسمان کے اور حاضر ہوئے اس کے جنازے پر ستر ہزار فرشتے باوجود اس کے تنگ ہوئی ان پر قبر ان کی پھر کشادہ کیے گئی اور دور ہوئی یہ سختی ان سے یعنی بہ سبب برکت نبی (صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) کے۔

حضرت سعد بن معاذ (رضی اللہ عنہ) کو بسبب پاکی قصوری پیشاب ضغطۂ قبر کا ہوا

بیھقی میں ہے کہ آنحضرت (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) سے سبب اس کا پوچھا گیا۔ فرمایا آپ نے سعد بن معاذ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کو پیشاب میں پاکی کے قصوری تھی۔

مومن کو قبر ایسا دباتی ہے جیسا مہربان ماں اپنے بچے کا سر دباتی ہے

رُوِیَ عَنْهَا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّکَ مُذْ حَدَّثْتَنِیْ بِصَوْتِ مُنْكِرٍ وَنَكِيْرٍ وَضُغْطَةِ الْقَبْرِ لَا يَنْهَافِیْ طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا عَائِشَةُ اَنَّ صَوْتَ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ فِیْ اَسْمَاعِ الْمُؤْمِنِ كَالْاَثْمَدِ فِی الْعَيْنِ اَوْ كَصَوْتِ الْحَبِيْبِ الَّذِیْ يَاسُرُبِهٖ فِی الدُّنْيَا وَاِنَّ ضَغِيطَةَ الْقَبْرِ عَلَى الْمُؤْمِنِ كَغَمْزِ الْاُمِّ الشَّفِيْقَتِ يَشْكُوْا اِلَيْهَا وَلَدُهَا الصَّدَاعِ فَتَقُوْمُ اِلَيْهِ لِتَغْمَزَ رَاسَهٗ غَمْزًا رَقِيْقًا

مروی ہے بی بی عائشہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا) سے (جو **بیھقی** اور **منده دیلمی وابن النجار** نے نقل کی) کہی میں نے اے رسول خدا (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) جب سے کہ آپ نے مجھ کو سوال سن منکر نکیر اور تنگی قبر سے آگاہی دیئے میرے سے کھانا پینا مطلق چھوٹا نہیں حالانکہ اس کے خوف سے چھوٹ جانا تھا۔ فرمایا اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا) تحقیق آواز منکر اور نکیر کا مومن کے کان میں مانند سرمہ کے ہے آنکھ میں یا اس دوست کے آواز کے ہے جو دنیا میں انسیت رکھتا تھا اور تنگی قبر کی مومن کے ایسی ہے مثل اور مہربان کے کہ وہ اپنے بچہ کا سر آہستہ دباتی ہی وقت میں درد سر کے۔

تنگی قبر ہر ایک کو ہے مگر اللہ تعالیٰ آسان کر دیتا ہے مومن کے لیے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ ضَغْطَتہ الْقَبْرِ لِکُلِّ وَاحِدٍ اِلَّا اَنَّا، یَسْھَلُ عَلَی الْمُوْمِنِ اَنَّ الْمُنْکَرُ وَالنَّکِیْرِ لَا یُحَوِّفَانَّ الْمُوْمِنَ وَاَنَّمَا التَسْتَمِیْتِہ بِہٖ اِعْتِبَاَ الْحَالِھِمَا مَعَ مَعَاصِی اَمَّا الْمُوْمِنُ الصَّالِحُ فَلَہٗ مُبَشِّرٌ وَّبَشِیْرٌ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ تنگی قبر کی ہر ایک کو ہے مگر آسان کر دیتا ہے اللہ مومن کے لیے اس لئے کہ منکر نکیر نہیں ہیں مرد مومن کو واسطے کافر کے منکر نکیر کے نام سے نامزد ہیں اور بہ نسبت مومن صالح کے ان کو مبشر اور بشیر کہتے ہیں

﴿ فائدہ ﴾

مؤلف کے نزدیک تسمیہ کا فرق ہے وہی منکر نکیر مومن کے پاس آئیں مبشر اور بشیر کہتے ہیں مگر مشہور اور صحیح یہی ہے کہ ان کو منکر اور نکیر کہتے ہیں خواہ مومن کے پاس آئیں یا کافر کے پاس۔

بچوں کو بھی قبر دباتی ہے

اَخْرَجَ الْبِیھْقِیُّ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اَنَّ صَبِیًّا دُفِنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لَوَ اَفْلَتُ اَحَدٌ مِنْ ضَمَّۃِ الْقَبْ لَا فَلَتُ ھٰذَا یُصَبِّی قَالؒ دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ ضَغْطَتہ الْقَبْرِ یَکُوْنُ لِلصِّبْیَانِ اَیْضًا ذٰلِکَ لِرَفْعِ الدَّرُجَتِہِ

نقل کی بیہقی نے ابوایوب انصاری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) صحابی سے کہ ایک بچہ دفن کیا گیا پس فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اگر ہر ایک نجات پاتا تنگی قبر سے تو نجات پاتا یہ بھی تنگی

سے۔ مؤلف (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ تنگی قبر کی بطور مختصر بچوں کو ہے جس سے ان کی ترقی درجہ ہے۔

رُوِیَ اَنَّ صَبِیًّا طَالَ عَلَیْہِ سَکَرَاتِ الْمَوْتِ فَقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مَافَعَلَ ھٰذَا الصَّبِیُّ اُبْتَلِیَ بِھٰذِہ الشَّدۃِ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامَ اِنَّ جَنَّۃَ لَیْسَ مَجَانًا اِلَّا لِمَنْ فَضُلَ عَلَیْہِ رَبِّیْ شَیْخًا کَانَ اَوْصَبِیًّا

مروی ہے کہ لڑکے پر سکرات دراز ہوئی لوگ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے پوچھے کیا کیا اس بچے نے جو آزمایا گیا اس سختی سے فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے تحقیق جنت کا ملنا مفت نہیں ہے مگر کہ جس کو اللہ تعالیٰ کا فضل ہو بوڑھا ہو یا لڑکا۔

انبیاء (عَلَیْہِ السَّلَامَ) اولیاء (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِم) کو ضغطہ قبر بالکل نہیں ہوتا

رُوِیَ عَنْ اَبِی الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ قَالَ لَا یَنْجُوْمِنْ ضَغْطَۃِ الْقَبْرِ صَالِحٌ وَلَا طَالِحٌ غَیْرَ اَنَّ الْفَرْقَ بَیْنَ الْمُسْلِمَ وَالْکَافِرَ دَوَامُ الضَّغْطَتِہ وَالشِّدّۃِ لِلْکَافِرِ وَالْعَاصِی مَادَامَ اَرَادَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَحُصُوْلُ ھٰذِہِ الْحَالَتِہٖ لِلْمُوْمِنِ فِیْ اَوَّلِ نُزُوْلِہِ الْقَبْرِ قَلِیْلاً خَفِیْفًا ثُمَّ یَعُوْدُ اِلَی الْاَفْسَاحِ لَہٗ فِیْہِ

مروی ہے ابوالقاسم (رحمۃ اللہ علیہ) سے کہ فرمایا نہیں، نجات پاتا ہے تنگی قبر سے کوئی صالح ہو یا کافر و فاسق ہو مگر فرق اتنا ہے کہ کافر کے لیے قبر ہمیشہ دباتی ہے اور فاسق کو قیامت کے دن تک تاوقتِ شفاعت آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور مومن کامل کو پہلا مرتبہ بالکل خفت سے پھر کشادہ گی ہوگی اس قبر کی

﴿ فائدہ ﴾

مومن کامل کو قدرے تنگی ہوگی دردسر کے مانند، جلال الدین سیوطی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے **شرح الصدور بشرح حال الموتی فی القبور** میں فرمایا کہ انبیاء کرام واولیاء عظام کو بالکل ضغطہ قبر ہوتا نہیں وہ اس حکم سے مخصوص ہیں۔ کہا علامہ نسفی رحمتہ اللہ علیہ نے **بحر الکلام** میں کہ مومن مطیع کو ہر گز عذاب قبر نہیں ہے۔ مگر اول مرتبہ کچھ تنگی ہے ادنی درجہ اس کا یہ ہے کہ بعد دفن کے اس کو دہشت اور خوف جسم پر طاری ہوگا یہ اس کے حق میں تنگی قبر کے قائم مقام ہے۔ تَمَّ کَلَامُهٗ

☆....☆....☆....☆

باب ۳۷

بَابُ عَذَابُ الْقَبْرِ

بیچ عذاب قبر کے

سات گروہ عذاب دوزخ پائے گے

وَهُوَ عَلٰی اَنْوَاعٍ مِنهَا مَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامَ سَبْعَتُه نَفْرِيَحُوْلُ وُجُوْهَهُمْ عَنْ الْقِبْلَةِ وَذٰلِکَ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ تِعَالٰی فَقِيْلَ مِنْهُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَارِبُ الْخَمْرِ وَبَائِعُ الْبَشْرِ وَشَاهِدُ الزُّوْرِ وَاٰكِلُ الرِّبٰوا وَالنَّائِحَتُه والْمُحْتَكِر وَتَارِكُ الْجَمَاعَةِ مِنهَامَافَتَحَ اَبْوَابَ النَّارِ لَه‘ فَيُحْرَقُ

اُس کے چند اقسام ہیں۔فرمایا آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے سات گروہ ایسے ہیں کہ جن کے چہرے قبلہ سے منحرف ہوں گے بہ سبب عذاب خدا کے۔کہا گیا وہ کون فریق ہیں اے رسول خدا کے۔فرمایا(۱) شراب کے پینے والے اور (۲) مرد یعنی حر کو ظلماً بیچنے والے اور (۳) جھوٹی گواہی دینے والے اور (۴) بیاج کھانے والے اور (۵) وہ عورت جو اپنے بالوں کو نوچ کر روتی پیٹتی اور بے صبری کرتی ہیں اور (۶) اناج جمع کرنے والے اس نیت سے کہ جب قحط سالی ہو اس کہ ان قیمت سے بیچیں گے اور (۷) جماعت کو ترک کرنے والے یعنی پنجوقتہ نمازوں کو جماعت سے گزارنے والے یا گروہ اہل سنت و جماعت کو چھوڑ کر دوسرا راستہ جانے والے۔یہ سات گروہ ہیں جلتے ہیں۔

معاذ بن جبل (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) پرستر دراوزے دوزخ کے کھلے تھے بسبب بد خلقی کرنی اپنی عورت سے

رُوِیَ اَنَّہ، مُعَاذَبنِ جَبَلٍ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) لَمَّامَاتَ نَزَلَ عَلٰی جَنَازِتِہ الْمَلائِکَتُہ حَتّٰی تَوارَتْ شُعَاءُ الشَمْسِ دُفِنَ جَلَسَ عَلٰی قَبْرِہِ النَّبِیَّ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سَاعَۃً وَاصْفَرَا اللّٰہ وَجُھَہ، فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلامَ رَأَیْتَ اَنَّہ، فُتِحَ لَہ، سَبْعُوْنَ بَابًامِنَ النَّارِ فَلَمَّااَغْتَمَّ وَاصْفَرَّلَونُ وَجْھِیْ جَاءَ اَمْرُ رَبِّیْ وَھَبْتُہ لَکَ لاَ اُرِیْدُ اِصْفَرَارُ وَجْھِکَ یَامُحَمَّدُ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فَقِیْلَ یَارَسُوْلُ اللّٰہِ مَاسَبَبُ تَعْذِیْبِہِ قَالَ کَانَ سُوْءُ خُلِقِ اَھْلِہٖ

مروی ہے کہ جب معاذ بن جبل (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کا انتقال ہوا تو ملائکہ آسمان سے ان کے جنازے پر آئے تھے قریب غروب شمس کے ان کا دفن ہوا آنحضرت (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بعد دفن ایک ساعت متصل قبر ان کے ٹھہرے اور چہرہ آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا متغیر تھا۔ سبب اس حال کا دریافت کیے فرمایا حضرت (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے دیکھا میں ان کے لیے ستر دروازے دوزخ کے کھلے تھے تب میرے دل کو درد ہوا اور چہرہ بڑا متغیر ہوا اللہ کے طرف سے ندا آئی اے محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مجھ کو تمہارا رنگ متغیر ہونا منظور نہیں اس لئے اس کام کو تمہارے سپرد کیا۔ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے سبب اس کا کہ وہ اپنی عورت سے بد خلقی کرتے تھے۔

حکایت عجیب

رُوِیَ اَنَّہ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّبِبَقِیْہٖ فَرَایَ قَبْرا وَقَالَ لَبَّیْکَ بَعْدَ اِلَیْہِ فَلَمَّا دَنٰی مِنْہ، سَجَدَ اللّٰہَ وَبَکٰی ثُمَّ رَفَعَ رَاسَہُ وَفَرِحِ فَسُئِلَ عَنْ ذَلِکَ فَقَالَ اِنَّہ، کَانَ یُعَذِّبُ

فَلَمَّا رَاٰنِیْ نَادَانِیْ یَامُحَمَّدَا شَفِیْعَ الْاُ مَّتِہ فَقُلْتُ لَہٗ لَبَّیْکَ قَالَ فَوْقِی نَارُ وَتَحْتِیْ نَارُ وَیَمِیْنِیْ نَارُ وَشِمَالِی نَارُ اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہُ فَقَبِلَ اللّٰہ شَفَاعَتِی لَہٗ فَفِرَحْتُ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا قَوْلُ ذٰلِکَ الْعَبْدِ قَالَ کَانَ فَحَّاشًا

مروی ہے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جنت البقیع میں زیارت کے لیے تشریف لائے ایک قبر کی جانب دیکھ کر لبیک کہا جب متصل قبر کے پہنچے سجدہ کیے زمین پر قبلے کی جانب اور روئے پھر اٹھائے سر کو خوشی سے اس کا سبب پوچھا گیا فرمایا آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کہ یہ صاحب قبر عذاب میں مبتلا تھا جب مجھ کو دیکھا پکارا اس طور سے اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) شافع امت۔ کہا میں اس کے جواب میں لبیک۔ کہا وہ اوپر اور نیچے اور سیدھے اور بائیں میرے آگ بھڑکتی ہے مدد کرو میری اے رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے۔ پس قبول کیا اللہ تعالیٰ نے میری شفاعت کو جس سے خوش ہو میں، پوچھا گیا کس سبب سے وہ عذاب میں مبتلا تھا فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے یہ بیہودہ گو تھا اور لوگوں کو زبان سے تکلیف دیتا تھا۔

فاسق کی قبر دوزخ کے گڑھوں سے ایک گڑھا ہے جو بچھوؤں کا گھر ہے دوزخ کا ایک بچھوا گر کوہ ابوقبیس کو کاٹے گا تو وہ پہاڑ راکھ ہو جائے گا

مِنْهَا الدِّیْدَانِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم القبر نبیت الدِّیْدَانِ فحفرة من فحُفرَةُ النِیْرَانِ وَقَالَ لَولَدَغ دُوْدَةُ مِنْ دِیْدَانِ الْقَبْر عَلٰی جَبَلِ مِثْلِ اَبِیْ قُبَیْسٍ لَصَارَ رَمَادًا

بعض کو عذاب دوزخ یوں ہے کہ اس کو سانپ اور بچھو دوزخ کے کاٹتے ہیں۔ فرمایا نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے قبر فاسق بچھوؤں کا گھر ہے اور ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھے سے۔ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کہ اگر ایک بچھو یا سانپ ان میں سے کاٹے گا ابوقبیس کے پہاڑ کو ہوئے گا وہ پہاڑ راکھ، پس خرابی ہو اس کو کہ بچھو اور سانپ مسلط ہو۔

حکایت عبرت انگیز

رُوِیَ اِنَّ اِمْرَاۃً مِنْ بِنَاتِ الْاَغْنِیَاءِ مَاتَتْ بِبِغْدَا دَفَرَفَع الْحِجَابِ لِغَسْلِھَا فَاِذَا مَعَھَا حَیَّۃُ مِقْدَارُ جَسَدِھَا وَطُوْلِھَا نَائِمَۃُ مَعَھَا وَاضِعَتہُ فَمِھَا عَلٰی فَمِھَا فَتَحَیَّرُوْا فِی ذٰلِکَ فَقَالَ اَبُواہُ اَیَّتُھَا الْحَیَّۃُ اِنَّا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَتَیْتَ بِاَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلٰکِنْ لَا بُدَّلَنَا مِنْ اَقَامَتِ السَّنّتِ فَتُنْجِی مِنْھَا سَاعَۃً حَتّٰی نَغْسَلُھَا ثُمَّ اَفْعَلِیْ مَا اُمِرْتُ فَخَرَجَتِ الْحَیَّتُ اِلٰی زَاوِیَتِہ الْبَیْتِ اِنْتَظَرَتِ اِلَیْھَا فَلَمَّا فَرَغُوْا جَائَتْ وَنَامَتْ مَعَھَا فِیْ کَفْنِھَا فَدُضَنَتْ فَقَالَتِ الْغَاسِلَتہ لِاَبِی الْمَیّتِ مَافَعَلْتِ اِبْنَتُکَ حَیْثُ اَبْتُلِیَتْ بِھٰذِہِ الْبَلِیَّۃِ فِیْ الْقَبْرِ قَالَ مَا اَدْرِی اِلَّا اَنَّھَا کَانَتْ تُؤخِّرُ الصَّلوٰۃِ وَقْتِھَا

مروی ہے کہ ایک عورت مالداروں سے انتقال کی جب غسل دینے کو چادر اٹھائے تو دیکھے کہ ایک سانپ مرد کے برابر دراز ہے اس کے جسم کو لپیٹ کر چاٹتا ہے یعنی اپنے منہ سے اس کے منہ کو۔ پس اس کو دیکھ کر متحیر ہوئے کہا باپ اس کا اے سانپ ہم جانتے ہیں کہ تحقیق آیا تو نے حکم خدا سے لیکن ضروری ہم کو جاری کرنا سنت کا پس نجات دے تو ایک ساعت یہاں تک کہ ہم غسل دین اس کو پھر کر تو جس پر مامور ہی نکل گیا وہ سانپ ایک گوشہ میں گھر کے اور دیکھتا تھا طرف اس کے۔ جب غسل سے فارغ ہوئے وہ سانپ پھر آیا اور چڑھ گیا اس کے جسم پر اس کے کفن کے ساتھ۔ پس دفن کیے اس عورت کو ہمراہ سانپ کے بعد غاسلہ میت کے باپ سے اس کا سبب دریافت کی اور کہی کیا کی تیری بیٹی جو عذاب پائی دنیا ہے میں اس طور سے۔ کیا وہ نہیں معلوم مجھ کو مگر اتنا کہ وہ دیری سے نماز پڑھتی تھی۔

امام سے پہلے رکوع اور سجود میں سر اٹھانے والے کا منہ مسخ ہوگا مانند خنزیر کے

مِنهَا انَّه، يُحوَّلُ وَجهَه، كَالخِنزِيرِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَن رَفَعَ رَاسَهُ فِی الرُّكُوعِ وَالسُّجُود قَبلَ الِا مَامِ يُحَوِلُ وَجهَه، كَالخِنزِيرِ

بعضوں کوایسا عذاب ہوگا جو منہ ان کے مانند خنزیر کے مسخ ہوں گے۔ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم) نے جس نے امام کے آگے رکوع اور سجدے میں سر اٹھایا مسخ ہوگا منہ اس کا مانند خنزیر کے۔

مشہور عبرت انگیر حکایت نباش یعنی کفن چور کی

مِنهَامَا حُكِیَ اَنَّ شَابًا جَاءَ اِلٰی عَبدِالمَلِکِ مَروَانِ مُغتَمًا فَسَالَه، عَن ذٰلِکَ فَقَالَ مِنَ الذَّنبِ فَقَالَ عَبدُالمَلِکِ اَذَنبُکَ اَعظَمُ السَّمٰوٰاتِ وَالاَرضِ قَالَ بَل ذَنبِی فَقَالَ اَذَنبُکَ اَعظَمُ اَم رَحمَتهُ اللّٰهِ تَعَالٰی تَسکَتَ الرَّجُلُ ثُمَّ قَالَ عَبدُالمَلِکِ مَاذَنبُکَ فَقَالَ الرَّجُلُ كُنتُ نَبشتُ فَحَمَلَنِی عَلَی التَّوبَتِ مَمسَتُه، مِنَ القُبُورِ. اَلاَوَّلُ نَبشتُ قَبرًا فَرَأَیتُ فِيهَا رَجُلاقَد حُوِّلَ وَجهُه، عَنِ القِبلَةِ وَيُعَذَّبُ فَخِفتُ وَرَفَعتُ فَهتَفَ لِی هَاتِفُ اَلَم تَسَالَ بِمَاذَا اُبتُلِیَ قُلتُ لَم اَقدِرُ اَن اَسَالَکَ عَنه، قَالَ اِنَّه، كَانَ مُستَخِفًا بِالصَّلٰوةِ فَسلِبَ الاِيمَانُ الثَّانِی نَبشتُ قَبرًا فَرَاءيتُ المَيِّتَ قَد صَارَ خِنزِيرًا وَقَد شُدَّ بِالسَّلَاسِلِ وَالاَ غلَالِ فَخِفتُ وَرَجَعتُ فَهَتَفِ لِی هَاتِفُ لِمَ لَاتَسئَلُ بِمَاذَا اُبتُلِیَ فَقُلتُ لَم اَقدِرُ اَن اَسَالَ عَنه، قَالَ اِنَه، شَارِبُ الخَمرِلَم يُحَرِّمُ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی. الثَّالِثُ نَبشتُ قَبرًا فَرَأَیتُ المَيِّتَ قَدشَدَّ بِالاَ وُتَادِ مِنَ النَّارِ وَخَرَجَ لِسَانُه، مِن قَفَاه، فَسَلَکَ سِلسِلَتَاه، وَيُعَذِّبُ فَخِفتُ

وَرَجَعْتُ فَهَتَفَ لِیْ هَاتِفًا لِمَ لَا تَسَالُ عَنْ حَالِ الْمَیِّتِ فَقُلْتُ لَمْ اَقْدِرُ اَنْ اَسَالَ عَنْه، قَالَ اِنَّه، كَانَ سَارِ قًایَسْعِی بِاَمْوَالِ النَّاسِ. اَلرَّابِعُ نَبَشْتُ قَبْرًا فَرَأَیْتُ الْمَیِّتَ قَدِ اشْتُعِلَ فِیْهِ النَّارِ وَهُوَیَحْتَرِقُ وَالْمَلَایِکَتُه، یَضْرِبُوْ نَه، وَهُوَیُصِیْحُ فَخِفْتُ وَرَجَعْتُ فَهَتَفَ لِیْ هَاتِفًا لِمَّ لَا تَسْاَلَ عَنْ حَالِ الْمَیِّتِ قُلْتُ لَمْ اَقْدِر اَنْ اَسْاَلَ عَنْه، قَالَ اِنَّه، كَانَ كَاذِبًا یَحْلَفُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی بِالْكِذْبِ اَلْخَامِسُ نَبَشْتُ قَبْرًا اَفَرایْتُ الْمَیِّتَ یَضْرِبُوْنَهُ الْمَلَایِکَتَه بِعُمُوْدِ النَّارِ وَهُوَیَصِیْحُ بِاَعْلٰی صَوْتٍ فَخِفْتُ وَرَجَعْتُ فَهَتَفَ لِیْ هَاتِفُ لِمَ لَاتُسَالُ عَنْ حَالِ الْمَیِّتَ بِمَاذَا اُبْتِلٰی قُلْتَ لَمْ اَقْدِر اَنْ تَسْاَلُ عَنْه، قَالَ اِنَّه، كَانَ لَا عِیًا بِالّنِنر دَوَلَمْ یَنْتَهِ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یہ حکایت مروی ومشہور ہے کہ ایک جوان کا منہ مسخ ہوگیا تھا اس نے غمگین ہوکر نزدیک عبدالملک بن مروان کے آیا۔عبدالملک نے اس بد حالی کا سبب پوچھا کہا وہ میرے شامت اعمال سے۔کہا عبدالملک نے گناہ تیرا بڑا ہوگا یا آسمان وزمین بڑے ہیں۔کہا اس نے بلکہ میرے گناہ بڑے ہیں۔ عبدالملک نے کہا تیرے گناہ بڑے ہیں یا اللہ کی رحمت بڑی ہے پس ساکت ہوا وہ شخص۔عبدالملک نے کہا تیرے گناہوں کی تفصیل مجھ سے بیان کرتا کہ عبرت ہو۔اس نے کہا میں نباش یعنی کفن چور ہوں۔اتفاقاً مجھ کو پانچ ایسے قبور لے جس سے میں توبہ کا خواستگار ہوں۔پہلے کا یہ حال ہے کہ میں نے قبر کو کھودا پس دیکھا میں مردے کو کہ اس کا منہ قبلے کی طرف سے پھرا ہوا تھا اور عذاب دیا جاتا تھا۔خوف کیا میں اور واپس ہوا میں۔آواز دیا مجھ کو ہاتف غیبی نے اس شخص کیوں اس سے حال دریافت نہیں کیا میں نے کہا نہیں قادر ہوا میں اس پر کہ سوال کروں،اس سے کہا ہاتف کے وہ نماز کی حقارت اور توہین کرتا تھا اس لئے ایمان اس سے مسلوب ہوا۔دوسرے قبر کو میں نے کھودا،دیکھا میں میت کو کہ چہرہ اس کا مسخ ہوگیا ہے خنزیر کے مانند اور وہ

زنجیروں سے باندھا ہوا ہے۔خوف کیا میں اور واپس ہوا میں آواز دیا مجھ کو ہاتف غیبی نے اس شخص اسی سے کیوں حال دریافت کیا۔کہا میں مجھ کو قدرت اس کے پوچھنے کی نہ رہی۔کہا ہاتف غیبی نے وہ پینے والا شراب کا تھا اور نہیں حرام جانا اللہ کے حرام کردہ کو۔تیسرے قبر کو کھودا میں دیکھا میں مردے کو کہ انگارکے میخوں سے بستہ ہے اور معذب ہے زبان اس کی نکالی گئی ہے گدی کے طرف اور دو زنجیروں سے وہ بندھا ہوا ہے۔ذرا میں اس حالت کو دیکھ کر اور واپس ہوا میں، پس ندا کیا مجھ کو ہاتف غیبی نے اسے شخص کیوں اسی سے حال دریافت نہ کیا۔کہا میں نہیں قدرت تھی مجھ کو پوچھنے کی۔کہا ہاتف نے ہو چور تھا لوگوں کے مال کو ناحق چوری کرتا تھا۔چوتھی قبر کو کھودا میں۔میت کو دیکھا کہ نارِدوزخ میں جل رہی ہے ملائکہ اس کو مارتے ہیں اور وہ چیخیں مارتا ہے۔خوف کیا میں اور واپس ہوا۔پس آواز دیا مجھ کو ہاتف غیبی نے اس شخص کیوں اسی سے حال دریافت نہ کیا۔کہا میں نہیں قدرت تھی مجھ کو پوچھنے کی۔کہا ہاتف نے وہ جھوٹا اور کذاب تھا خدا کے نام پر جھوٹی قسمیں کھاتا تھا۔پانچویں قبر کو کھودا میں دیکھا میں کہ ملائکہ اس کو گرز سے مارتے ہیں اور وہ بے تحاشا چیخیں مارتا ہے۔خوف کیا میں اور واپس ہوا میں۔پس ندا دی مجھ کو ہاتف غیبی نے اس شخص کیوں اسی سے حال دریافت نہ کیا۔کہا نہیں قدرت رکھا میں پوچھنے کی۔کہا ہاتف نے وہ شطرنج کھیلنے والا اور جوا باز تھا نہیں باز رہا اس برے کام سے جو منع کیے تھے سرور عالم (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے۔

﴿ فائدہ ﴾

عذاب قبر حق ہے سنتے ہیں اس کو انبیاء (عَلَیْھِمِ السَّلَام) اولیاء (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْھِم) بزرگان دین اس دنیا میں اپنے کانوں سے

علامہ جلال الدین سیوطی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے شرح الصدور بشرح حال الموتی فی

القبور کے باب عذاب القبر میں فرمایا عذاب قبر حق ہے سنتے ہیں اس کو انبیا اور ولیا و بزگان دین اپنے کانوں سے اس دنیا میں جو وہ حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خد (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے کہ نہیں سنتے ہیں عذاب قبر کو ثقلین یعنی انسان اور جن مگر بہائم سنتے ہیں رواہ لشیخان روایت کی اس کو بخاری اور مسلم نے۔ اس کے مقابل دوسری حدیث

آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) عذاب قبر سنتے ہیں

مسلم اور ابن ابی شیبہ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) میں آئی ہے کہ فرمایا آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے اگر ان مشرکوں کو دفن نہ کرتے تو دعا کرتا میں اللہ سے یہ کہ سنا دے عذاب قبر تم کو۔ یہ حدیث صاف دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) عذابِ قبر کو سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور مومن فاسق کی ایسی حالت میں شفاعت کیے ہیں آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے سوائے جو عذاب قبر سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں اس کے دلائل یہ ہیں۔

یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ عذاب قبر سنتے تھے

نقل کی بیہقی نے دلائل النبوۃ میں یعلیٰ بن مرہ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہا گزرا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قبرستان میں سنا میں عذاب قبر کو بیچ ایک قبر کے۔ پس کہا میں اس رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے سنا میں عذاب قبر کو اب۔ کہا حضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے کیا سنا تو نے کہا میں نے ہاں یارسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم)۔ فرمایا آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے کہ یہ صاحب قبر چغل خور تھا اور پا کی برابر نہیں کرتا تھا

ابن عامر صحابی رضی اللہ عنہ اپنی آنکھ سے اس دنیا میں دیکھتے ہیں جو ابو جہل قبر میں عذاب پاتا تھا

اور نقل کی طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں اور لالکائی کتاب السنته میں اور ابن مندہ نے اپنی سنن میں۔ ابن عامر صحابی رضی اللہ عنہ سے کہ ایک وقت میں سیر کرنے کو مقام بدر میں گیا جہاں جنگِ بدر ہوا تھا۔ یکا یک ایک گڑھے سے ایک شخص کو نکلتے ہوئے دیکھا کہ اس کے گلے میں زنجیر تھی۔ پس پکارا مجھ کو اے بندے خدا کے مجھ کو پانی پلا۔ یکا یک اسی گڑھے سے ایک شخص مہیب شکل کا نکلا اس کے ہاتھ میں آگ کا کوڑا تھا اس نے مجھ کو پکارا کر کہا اے بندے خدا کے اس کو پانی مت پلا کیونکہ یہ کافر ہے پھر مارنے لگا اس کو کوڑوں سے یہاں تک کہ اس کو کھینچ کر گڑھے میں لے گیا۔ پس آیا میں نزدیک رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اور اس کی خبر دیا میں۔ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کیا دیکھا تو نے۔ کہا میں نے ہاں اس رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے۔ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے وہ ابو جہل اللہ کا دشمن تھا جو مارے گیا جنگ بدر میں ہی اس کا عذاب ہی قیامت تک ھذا کلہ فی شرح الصدور للسیوطی اس مقام میں علامہ سیوطی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے بہت حکایت صحابہ اور تابعین و تبع تابعین و اولیاء کرام کا ذکر کیے ہیں جو عذاب قبر کو کانوں سے سنے تھے اور آنکھوں سے دیکھے تھے۔ بخوف طوالت اس کو ذکر نہ کیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ عذاب قبر کو بزرگان دین (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم) سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔

☆....☆....☆....☆

باب ۳۸

بَابُ مَایُدْفَعُ بِہٖ فِتْنَۃُ الْقَبْرِ

بیچ ان چیزوں کے کہ جس سے عذاب قبر کا دفع ہوتا ہے

سورہ اخلاص کی فضیلت

اَخْرَجَ اَبُوْنُعَیْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الشِّخِیْرِ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد فِی مَرَّضِہِ الَّذِیْ یَمُوْتُ فِیْہِ لَمْ یُفْتَنْ فِی قَبْرِہٖ وَاَمَنَ مِنْ ضَغْطَتِ الْقَبْرِ وَحَمَلَتُہٗ الْمَلاَئِکَتُہ یَوْمِ الْقِیٰمَتِہ

نقل کی ابونعیم نے عبداللہ بن شخیر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جس نے پڑھا سورہ قل ھو اللہ احد کا اپنی مرض الموت میں نہیں عذاب دیا جائے گا۔ وہ اپنی قبر میں اور امن پائے گا وہ تنگی قبر سے اور اٹھادیں گے ملائکہ اس کو تعظیم سے قیامت کے دن۔

بیماری کے وقت باکثرت سورہ اخلاص کا پڑنا کے شاید یہ مرض الموت ہو

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّہٗ یَنْبَغِی لِلْمُؤْمِنِ اِذَا مَرِضَ یَقْرَءُ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدَ کَثِیْرًا لَعَلَّ ذٰلِکَ اٰخِرُ الْاَمْرَاضِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے یہ حدیث اس پر کہ مومن کو لائق ہے ہر بیماری کے وقت بکثرت سورہ قل ھو اللہ کا پڑھنا شاید یہ مرض الموت ہو۔

رُوِیَ اَنَّہٗ مَنْ قَرَءَ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدَ فِی الْمَرْضِ فِی الْاَوْقَاتِ الْخَمْسَۃِ یَبْرَءُ مِنْہُ سَرِیْعًا وَاِنْ

قَدَّرَلَہ، الْمَوْتُ یَامَنُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَیَحْشُر فِی زُمْرَةِ الْمَادِبَیْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَ ذٰلِکَ هُوَالْفَوْزُ الْعَظِیْم

مروی ہے کہ جس نے پڑھا سورہ قل ھو اللہ کا عین بیماری میں پانچ اوقات میں بھی اللہ اس بیماری سے اس کو تندرستی دے گا اور اگر اسی بیماری میں انتقال کرے تو امن دیتا ہے اللہ تعالیٰ عذاب قبر سے اور داخل کرے گا اللہ تعالیٰ زمرے میں سخیوں کے یہ بڑی فتح مندی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہدیہ اس امت مرحومہ کو نماز شب جمعہ کا جس کے پڑھنے سے عذاب قبر نہ ہوگا

اَخْرَجَ عَلِّیُ بْنِ اَبِی طَالِبْ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَہ، اَنَّہ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِیْلَ یَارُوْحَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ شَیًا اِذَا عَلَّمْتُہ، اُمَّتِی لاَ یَکُوْنُ لَهُمْ عَذَابُ الْقَبْرَ فَقَالَ جِبْرَیْلُ بَعَثَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِاُمَّتِکَ هَدْیَةً فَقَالَ مَاهِیَ قَالَ رَکْعَتَانِ فِیْ لَیْلَتِہِ الْجُمْعَتِ یَقْرَءُ فِی کُلِّ رَکْعَتِہِ الْکِتَابِ وَاٰیَتُہ الْکُرْسِیِّ وَاِذَا زُلْزِلَتَ الْاَرْضُ ثَلٰثَ مَرَّاةٍ لاَ یَکُوْنَ لَهُمْ عَذَابُ الْقَبْرِ

نقل کی علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلاَم) کو اے روح اللہ علیہ السلام سکھلا و مجھ کو ایسی چیز جس وقت سیکھے اس کو میری امت نہ ہو وے ان کو عذاب قبر کا۔ کہا جبرائیل علیہ السلام نے بھیجا اللہ تعالیٰ نے امت کو تمہارے ایک ہدیہ۔ کہا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے وہ کیا ہے۔ کہا جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلاَم) نے شب جمعہ دو رکعت پڑھنا اس طور سے کہ ہر رکعت میں سورئہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی ایک بار اور اذازلزلت الارض تین

بار۔ نہ ہوگا انہوں کو عذاب قبر کا۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) اَفَادَ الْحَدِيْثُ اَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌ وَالْاَعْمَال الصَّالِحَتِهِ تُنْجِي الْمُوْمِنَ مِنْ اَهْوَالِ الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوة مَا مُوْرَةُ بِهَا مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰـهِ عَلَيهِ) کہتا ہے فائدہ وہی حدیث اس پر کہ عذاب قبر کا حق ہے اور نیک اعمال مومن کو نجات دیتے ہیں مصیبتوں سے آخرت کے اور یہ نماز اللہ کی جانب سے ہم کو ہدیہ ہے

قل کے ڈھیلے دینے کی حدیث مبارکہ

اَخْرَجَ الْحَاكِمُ مِنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّه، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ سَبْعَتَ حِصَاتٍ اَوْمَدْدٍ يَقْرَاءُ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدَثلثًا ثُمَّ يَضَعُهَا جَانِبِ رَاسِ الْمَيِّتِ يُنْجِهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

نقل کی حاکم نے انس بن مالک صحابی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے کہا کہ وہ فرمایا رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) نے جو شخص کہ لیوے سات کنکر یا سات ڈھیلے اور پڑھے ہر ایک پر تین بار سورہ قل ھو اللہ کا پھر رکھے ان کو سرہانے میت کے نجات دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس میت کو عذابِ قبر سے

فائدہ

یہ حدیث صحیح ہے اوپر شرط حاکم (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) نے بستان المحدثین میں فرمایا کہ حاکم کو صحیح حاکم اور مستدرک حاکم بھی کہنا مشہور ہے۔ نام آپ کا محمد اور کنیت آپ کی عبداللہ اور وطن نیشاپور ہے۔ تین سو اکیس ہجری میں پیدا ہو کر اطراف و اکناف سیاحت کر کے علم حاصل کی۔ دو ہزار شیخ سے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا باپ ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) صاحب صحیح کو دیکھا تھا۔ حاکم اپنے باپ سے بھی روایت کرتا

ہے اس کے تصانیف ایک ہزار پانسو کتب سے زیادہ ہیں اور یہ محدث کبیر اوور روایت حدیث میں ثقہ ہیں۔ یہ سارے کتب میں کتاب صحیح حاکم جس کو مستدرک حاکم بھی کہتے ہیں مشہور ومتداول ہے۔اس کے دیباچہ میں خود محدث حاکم یوں لکھتا ہے

اَسۡتَعِیۡنُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی اِخۡرَجِ اَحَادِیۡثِ رُوَاتِهَا ثِقَاتُ قَدِا جُتَجَّ بِمِثۡلِهَا الشَّیۡخَان

میں اللہ سے مدد مانگتا ہوں اس بات پر کہ جمع کروں میں اس رسالے میں احادیث شریفہ کو کہ جس کے روایان ثقہ ہوں ایسے روایان کی بخاری اور مسلم نے انہیں سے دلیل پکڑی ہو۔اسی سبب سے کہتے ہیں یہ حدیث حاکم کی صحیح ہے بخاری کے شرط پر یا مسلم کے شرط پر۔تمام ہوی عبارت بستان المحدثین کی۔

قبر میت کے سرہانے قل کے ڈھیلے رکھنا سنت ہے

اور موجب نجات میت ہے

پس معلوم ہوا کہ قل کے ڈھیلے سرہانے میت کے دینا قولِ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے ثابت ہے۔قاعدہ اصول ہے حدیث قول حدیث فعلی سے اقوی ہے۔اسلئے کہ حدیث قولی میں احتمال خصوصیت بالکل نہیں بخلاف حدیث فعلی کے کہ کسی احتمال خصوصیت بھی ہوتی ہے۔ہمارے دیار میں طریقہ اہلسنت وجماعت کا اس حدیث شریف کے موافق ہے کہ جب میت کو قبر میں لٹاتے ہیں تو قل کے ڈھیلے یعنی جن ڈھیلوں پر قل پڑھتے ہیں سرہانے میت کے رکھتے ہیں فعل سنت ہے اور سبب نجات میت ہے جیسا خود مؤلف (رَحۡمَةُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) کہتا ہے

قل کے ڈھیلوں کی تعداد

قَالَ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) اَلْحَدِیْثِ الْعَدَدُ الْمَطْلُوْبُ وَھُوَ سُنَّۃٌ فِی الْمَدْرِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے کہ اس حدیث شریف میں جو سات قل کے ڈھیلے میت کے سرہانے دینا کر کے آیا ہے سنت ہے

﴿ فائدہ ﴾

مطلب مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کا یہ ہے کہ حدو دِ مذکور سنت ہی اگر بجائے سات ڈھیلوں کے چودہ یا اکیس یا اٹھائیس یا پینتیس یا بیالیس یا انچاس ڈھیلے دیوں مستحب ہے۔ جیسا کہ ہمارے بلاد کی عادت ہے نظیر اس کی یہ ہے کہا محدث عبدالعزیز (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) نے جامع خلال میں انس (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی داخل ہووے مقابرین میں پس پڑے سورہ یٰسین کا ایک بار تخفیف کرتا ہے اللہ ان سے اور ہوتے ہیں واسطے اس کے نیکیاں بقدر گنتی مُردوں کے کہاس میں ہیں کذا جآء فی شرح الصدور للسیوطی اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ ایک بار یسین پڑھنا قبرستان پر جائز ہے دوبارہ پڑھنا جائز نہیں بلکہ جتنے بار سورہ یسین کا پڑھے گا اتنا زیادہ ثواب ملے گا اہل قبور کو اور پڑھنے والے کو بھی ایسے مثالیں بکثیر ہیں یوں ہی یہاں سمجھنا چاہیے سات ڈھیلوں سے بھی زیادہ ڈھیلے دینا مستحب اور موجب ثواب میت ہے۔ یہ نہیں کہ حصہ سات ڈھیلے موافق حدیث دینا اور اس سے زیادہ نہ دینا اور زیادہ دینے کو زیادتی حدیث سے کہنا جیسا کہ مشکوکوں کا خیال ہے۔ قاعدہ کلیہ فضائل اعمال میں یہ ہے کہ جتنے عددِ مخصوصہ ثواب کے لیے وارد ہوئے ہیں انہیں تعداد پر اختصاص نہیں رہتا ہے۔

کَمَا لَا یَخْفَی عَلَی الْفَقِیْہِ لِمَارُوِیَ اَنَّہٗ مَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَاِنَّ یَاتِیْہِ الْعَذَابُ مِنْ فَاِنَّ فَوَاحِدَۃٌ مِنْھَا کَفَتْہُ وَاِنَّ مِنْ تَحْتِہٖ فَوَاحِدَۃٌ وَاِنَّ مِنْ یَمِیْنِہٖ فَوَاحِدَۃٌ وَاِنَّ مِنْ شِمَالِہٖ فَوَاحِدَۃٌ

وَاِنَّ مِنْ رَاسِهٖ فَوَاحِدَةُ وَاِنَّ مِنْ رِجْلَيْهِ فَوَاحَدَةٌ فَالْجِهَاتُ سِتٌّ وَالسِّتِّةُ مِنَ الْمَدْرِ جَاهِلَته مِنَ الْعَذَابِ مِنْ كُلِ جِهَةٍ اِلَّااَنَّه، تَعَالٰى دِيں يُجِبُ اِلْوِتْرُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلامُ سَبْعَتَ مَدْرٍ وَاَنَّه، يَسْتَلْزِمُ وِتْرُ الْمَقْدُو عَلَيْهِ فِى الْعَدَدِ

کیونکہ مروی ہے کہ جو شخص کے کیا ایسے یعنی قل کے ڈھیلے سرہانے میت کے رکھا اگر آدے عذاب اس پر اوپر کے تو ایک ڈھیلا اس کو دافع ہے اوپر کے عذاب سے اور اگر نیچے آئے تو دوسرا دافع ہی اگر سیدھی جانب سے آوے تیسرا اس کو دافع ہے اور بائیں جانب سے ہو چوتھا اس کو دافع ہی اگر سر کے جانب سے آئے تو پانچوں اس کو روکتا ہے اور پاؤں کے جانب سے آئے تو چھٹواں اس کو دافع ہے یہ جہالت نہ ہوئے۔ یہ چھ ڈھیلے چھ جانب کے عذاب کو دافع ہیں۔ ساتواں ڈھیلا ایک وتر ہے اور اللہ ہی وتر ہے، یہ مطلب کہ دافع اس عذاب کا خود اللہ ہے اسی سبب سے آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا کہ سات ڈھیلے لَوْرُوِیَ عَنِ السَّلْفِ اَنَّهُمْ كَانُوا يَاخُذُوْنَ قَبْضَةً مِنَ التُّرَابِ اَوْاَمْثَلَ وَيَقْرَؤُنَ قَلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدَ ثَلٰتَ مَرَّاةٍ وَيَنْشِرُوْنَ عَلَيْهِ مروی ہے سلف صالحین سے کہ قل کے ڈھیلے دینے کہ سوا انہوں نے ایک مُٹھی مٹی یا بلوا لیتے تھے اور اس پر تین بار قل ھو اللہ پڑھتے تھے اور پھونکتے تھے اس کو میت کے جانب یا جہات ستہ میں۔

☆....☆....☆....☆

باب۳۹

بَابُ مُخَاطَبَتِه الْقَبْرِ لِلْمَيِّتِ

بیچ کلام کرنے قبر کے میت سے

قبر پکاری یادرکھ میری تنہائی اور تنگی کو

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ عَنْ یَزِیْدِ شَجَرَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ)قَالَ یَقُوْلُ الْقَبْرُ لِلرَّجُلِ الْفَاجِرِ اَمَاذَ کَرُتَ ظُلْمَتِیْ اَمَاذَ کَرُتَ وَحْشَتِیْ اَمَاذَ کَرُتَ وَحْدِتِیْ اَمَاذَ کَرُتَ ضَیْقَتِیْ اَمَاذَ کَرُتَ غَمِیْ

نقل کی ابن ابی شیبہ (مصنف) میں یزید بن شجرہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ کہا وہ جب مرد فاسق یا کافر کو دفن کرتے ہیں تو قبر اس کو کہتی ہے اے شخص تو یاد نہیں رکھا میری ظلمت اور وحشت اور تنہائی اور تنگی کو۔

کافر و فاسق کو قبر ڈانٹتی ہے

قَالَ(رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) اَنَّ الْفَاسِقَ بِعْدَ الْمَوْتِ لَوَّامًا مِنْهَاالْقَبْرِ کَمَادَلَّ عَلَیْهِ الْحَدِیْثُ فَاِنَّه، یَلُوْمَه، بِلَسَانِ الْجِمَادِ بِحَیْثُ یَفْهَمُ ذٰلِکَ الْمَیِّتَ اَوْبِلِسَانِ الْحَال

مؤلف(رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے کہ فاسق اور کافر کو بعد انتقال کے ہر ایک چیز ملامت کرتی ہے اور پہلے قبر ہی اس کو جھڑکتی ہے اپنی زبان جماد سے یا لسانِ حال سے اس طور سے کہ میت اس کو سمجھے گی کامل طور سے۔

میں سانپ اور بچھوؤں کا گھر ہوں

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَۃِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرُ رضی اللہ عنہ وَقَالَ اِنَّ الْقَبْرَ یَقُوْلُ یَاابْنُ آدَمَ مَا اَعْدَدْتَ لِی اَمَا عَمِلْتَ اِنِّیْ بَیْتُ الْغُرْبَتِہ وَبَیْتُ الْاَ کَلَتِہ اِنَ الدُّوْدِ

نقل کی ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تحقیق قبر کہتی ہے (میت کو جب لحد میں رکھیں) اے بیٹے آدم کے کیا نہیں جانا تو کہ میں تنہائی کا گھر ہوں سانپ اور بچھو کا گھر ہوں

قبر مقام وحشت ہے صالح کے لیے وہ باغ ہو جائے گی جنت کے باغوں میں سے اور فاسق کے لیے دوزخ کا ایک گھڑھا

قَالَ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اِنَّ الْقَبْرَ مَنْزِلُ وَحْشَتِۃٍ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ تَنْجِی مِنْ ذٰلِکَ فَاِنْ کَانَ صَالِحًا فَالْقَبْرُ رَوْضَتُہ مِّنْ رِیَاضِ الْجِنَانِ وَاِنْ کَانَ فَاسِقًا فَالْقَبْرُ حُفْرَۃُ مِّنَ حُفَرِ النَّبْرَانِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتا ہے فائدہ دیا حدیث اس پر کہ قبر مقام وحشت ہے اگر وہ صالح یا صالحہ ہے تو اعمال صالحہ اس کو نجات دیں گے اور وہ قبر ایک باغ ہو جائے گی جنت کے باغوں سے ورنہ وہ فاسق یا کافر ہو وہ قبر ایک گڑھا ہو جائے گی دوزخ کے گڑھوں سے۔

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِیْ الدُّنْیَا قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمُوْمِنُ فِیْ قَبْرِہٖ نَادِ الْاَرْضُ مُطِیْعُ اَنْتَ اَمْ عَاصٍ فَاِنْ کَانَ صَالِحًا نَادَاہُ مُنَادٍ عُوْدِیْ عَلَیْہِ حفرۃ وَکُوْنِیْ عَلَیْہِ رَحْمَۃً فَنِعْمَ الْعَبْدُ فَتَقُوْلُ الْاَرْضُ الآن حِیْنَ اِسْتَحَقُ الْکَرَامَتِہ

نقل کی بن ابی الدنیا (اور ابن مندہ نے عمر ابن ذر رضی اللہ عنہ سے) کہ فرمایا جب دفن کرتے

ہیں مومن کو تو پکارتی ہے اس کو زمین کیا تو مومنِ صالح ہے یا مومن فاسق ہے اگر ہے وہ مردِ صالح تو ہاتف غیبی ندا دیتا ہے اس قبر کو اس کے حق میں سرسبز ہو جا اور شفقت کرنے والی ہو یہ بندہ بہت اچھا ہے تب کہتی ہے زمین بے شک وہ اس وقت بزرگی کرنے کے لائق ہے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) اَفَادَ الْحَدِيثُ اِنَّ الْقَبْرَ لَا يَشُوْ بِحَالِ الْمُوْمِنِ الصَّالِحِ وَاِنَّ الْفَاسِقَ يُبْتَلِى بِهٖ وَاِنَّ كَرامَتَه الصَّالِحِ كَمَا هِىَ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى يُظْهَرُ فِىْ الْقَبْرِ وَبَعْدَهُ اَوْلٰى مِنْهُ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے فائدہ دی حدیث اس پر کہ تحقیق قبر نہیں گھبراتی ہے مومن صالح کو اور فاسق کو عذاب دیتی ہے اور جو بزرگی بندہ مومن کی اللہ کے پاس حالت حیات میں ہے بعد موت کے قبر میں اور بعد اس کے یعنی ایام برزخ وحشر ونشر میں بڑھ کر ہوگی۔

☆....☆....☆....☆

باب ۴۰

بَابُ مَنْ لایَسْاَلُ فِی الْقَبْرِ

بیچ ان لوگوں کے جن کو قبر میں سوال نہیں ہوتا

قبر کا شہید کو نہ دبانے کا سبب

اَخْرَجَ النِّسَائِیُ عَنْ رَاشِدِیْنِ سَعْدٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلاً قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَابَ الُ الْمُوْمِنِیْنَ یُفْتِنُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ اِلَّا الشَّهِیْد قَالَ کَفٰی بِبَارِ قَتِه السُّیُوْفِ عَلٰی رَاسِهِ فِتْنَتهً

نقل کی نسائی نے راشد بن سعد (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے اور وہ ایک صحابی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے آنخضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے کہ تحقیق ایک شخص کہا اے رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کیا سبب ہے کہ مومنوں کو قبر دباتی ہے مگر شہید کو نہیں دباتی فرمایا آنخضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے اُس نے اپنے سر کو ثبوت قدمی اور استواریِ اسلام سے تلوار بران کے نیچے دیا۔

﴿ فائدہ ﴾

یعنی اگر منافق ہوتا بھاگ جاتا مسلمان رہنے سے ثبوت قدمی کیا اور جنگ کر کے شہید ہوا چونکہ یہ سختی واسطے اسلام کے سہا اس لئے اس کو سختی قبر کی ہرگز نہ ہوگی۔

شہیدوں کے فضائل

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الشَّھِیْدَ لَایُفْتَنُ فِی قَبْرِہٖ وَلَا یُسْاَلُ وَقِیْلَ یُسْاَلُ اِلَّا اَنَّہٗ یَسْھَلُ عَلَیْہِ ذٰلِکَ فَکَاَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ وَلَا یُعَذَّب فِی الْقَبْرِ وَلَا یَتَنفَّخُ وَلَایَتَنَفَّحُ وَلَا یَاکُلُہُ التُّرَابِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَتِہٖ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ شہید کو بالکل تنگی قبر کی نہ ہوگی اور اس کو سوال قبر ہی نہ ہوگا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ شہید کو سوال قبر ہوگا بہت آسان سے لیکن قبر اس کو نہ دابے گی اور ہرگز اس کا جسم پھولے گا اور نہ پھٹے گا اور نہیں کھاوے گی اس کو مٹی قیامت کے دن تک

﴿ فائدہ ﴾

یعنی شہید حیات حقیقی سے قبر میں زندہ رہے گا جیسا کہ نص قرآن مجید اس پر شاہد ہے جو سورہ آل عمران میں ہے وَلَاتَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءُ الایہ یہ کہا اللہ تعالیٰ نے مت گمان کرو ان لوگوں کو جو شہید ہوئے بیچ راہ خدا کے مردہ بلکہ زندہ ہیں۔ تفسیر حسینی میں ہے کہ مٹی ان کے جسم کو نہیں کھاتی وہ زندہ ہیں اصلی حیات سے اور زندون کے مانند زائر کے سلام کو جواب دیتے ہیں اس کو پورا بیان باب فضل الموت و حالتہ الموتی میں پیشتر گزر گیا ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے شرح الصدور کے باب من لا یسال فی القبر میں فرمایا کہا امام قرطبی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے جب شہید کو سوال قبر نہیں ہے تو صدیق (ایک گروہ اولیاء کرام سے) جو شہید سے بلند مرتبہ رکھتا ہے ان کو بطریق اولیٰ سوال قبر نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں پہلے صدیق کو ذکر کر کے بعد شہید کو ذکر کیا ہے جیسا کہ ہے مِنَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ. تمّ کلامہ

مجاہدین سے مراد انبیاء(عَلَیهِمِ السَّلَام) اولیاء صلحاء(رَحمَةُ اللهِ عَلَیهِم) ہیں

صدلق اولیاء کرام میں بلند رتبہ رکھتے ہیں جیسے حضرت قطب الاقطاب فرد الاحباب محبوب سبحانی مغوق ربانی حضرت سیدمحی الدین شیخنا وھدانا عبدالقادر حسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ عنہ ادام اللہ ظلہ علی راس المریدین والمستر شدین۔حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا(صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے مجاہدہ وہ ہے کہ جس نے مشقت میں ڈالا اپنے نفس کو بیچ بندگی اللہ کے جیسا کہ مشکوٰۃ کے کتاب الا یمان میں ہے مراد مجاہدین سے انبیا واولیا صلحا ہیں۔ پس انبیا واولیا وشہیدا وصلحا کو ہر گز تنگی قبر کی نہ ہوگی۔

اَخْرَجَ الطِّبْرَانِیُّ اَبِیْ اَیُّوْبَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَبَرَ حَتّٰی یُقْتَلَ اَوْیَغْلِبَ لَمْ یُفْتَنْ فِی قَبْرِهٖ

نقل کی طبرانی نے (اوسط میں) ابی ایوب انصاری (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ کہا فرمایا رسول خدا(صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے جو مومن کہ دشمن کے روبرو ہوا اور ثبوت قدمی سے لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا یا غالب ہوا نہیں عذاب پائے گا قبر میں۔

سورہ ملک کی فضیلت

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ مَنْ لَقِیَ السَّارِقَ اَوْقَاطِعَ الطَّرِیْقِ اَوْغَیْرَهٗ مِنَ الْاَعْدَاءِ فَقَاتَلَهٗ حَتّٰی قُتِلَ مَاتَ شَهِیْدًا وَعَلَیْهِ یَدُلُّ قَوْلُهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَاتَل

مؤلف(رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ جو لڑا چور یا رہزن سے یہاں تک کہ مقتول ہو گیا وہ شہید ہے اسی پر دلالت کرتا ہے قول آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کا اَخْرَجَ جَیْش عَنِ ابْنِ

مَسْعُوْدٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْمَلِكِ كُلَّ لَيْلَةٍ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ نقل کی محدث نے جومیرے اپنی تفسیر میں عاصم بن ابی النجود (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے وہ ذریں جیش (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے وہ عبد اللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ کہا جو شخص کہ پڑھا سورہ تبارک کا ہر رات کو محفوظ ہوگا تنگی قبر سے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) رُوِیَ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) يُوْتِی الرَّجُلُ فِی قَبْرِهٖ مِنْ قَبْلِ رِجْلَيْهِ فَيُقَالُ لَهٗ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِ سَبِيْلَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَاءُ سُوْرَةُ الْمَلِكِ فَيُوْتٰی مِنْ قَبْلِ جَوْفِهٖ فَيُقَالُ لَهٗ لَيْسَ لَكَ سَبِيْلُ اِنَّهٗ دُعَاءُ سُوْرَةِ الْمَلِكِ وَهِیَ الْمُنْجِيّته مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے مروی ہے عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ لایا جائے گا آدمی اپنی قبر میں جانب رجلین سے کہا جائے گا کہ اس نے سورہ تبارک کا پڑھتا تھا پس لایا جائے گا جانب جوف سے اور کہا جائے گا یہ پڑھتا تھا سورہ تبارک کا اور یہ سورئہ منجیہ ہے یعنی نجات دینے والا عذاب قبر سے

جو شخص روزِ جمعہ یا شب جمعہ یا رمضان شریف میں انتقال کرے گا اس کو عذاب قبر نہ ہوگا

وَرُوِیَ اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كُتِبَ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ وَوَقِیَ فِتْنَةُ الْقَبْرِ وَهُوَ مَعْنِی قَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِثْنَانِ لَا يُعَذِّبَانِ مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانَ اَیْ لَايُفْتَنُ فِی الْقَبْرِ

مروی ہے (یعنی نقل کی محدث حمید نے رسالہ ترغیب من ایاس بن بکیر سے) کہ کہا فرمایا رسول

خدا(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جو شخص کہ انتقال کیا جمعہ کے دن کو لکھا جائے گا اس کو اجر شہید کا اور محفوظ ہوگا عذاب قبر سے یہی ہے معنی قول آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا کہ دو شخص ہیں نہیں عذاب پائیں گے ایک وہ جو جمعہ کے دن وفات پائے گا اور دوسرا جو رمضان شریف میں وفات پائے گا ان دونوں کو عذاب قبر نہ ہوگا۔

﴿ فائدہ ﴾

علامہ جلال الدین سیوطی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے شرح الصدور بَابُ مَنْ لَا یَسْالُ فِی الْقَبْرِ میں فرمایا اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَہ' وَابْنُ اَبِی الدُّنْیَا وَالْبَیْهَقِی عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَوْلَیْلَۃَ اَوْ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا وَقَاہُ اللّٰہُ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ

نقل کی احمد اور ترمذی اور ابن ابی الدنیا (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) اور بیہقی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے عبداللہ بن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مومن کہ انتقال کیا دن کو جمعہ کے یارات کو جمعہ کے محفوظ رکھتا ہے اللہ اس کو عذاب قبر سے۔ ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا اور نقل کی ابونعیم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے حیلہ میں جابر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وفات پایا دن کو جمعہ کے یارات کو جمعہ کے محفوظ رہا عذاب قبر سے اور وہ آئے گا قیامت کے دن اس حالت سے کہ اس کو زخم ہوگا شہید کے مانند۔

☆....☆....☆....☆

باب ۴۱

بَابُ فُظَاعَةِ الْقَبْرِ وَ سُهُوْلِيَّتِهِ

بیچ سختی قبر کے اور نرمی اس کے

قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منازلوں سے

اَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ هَانِئٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ يَبْكِيْ حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَه' فَقِيْلَ لَه' تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَا تَبْكِيْ وَتَبْكِيْ مِنْ هٰذَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَاِنْ نَجٰى مِنْهُ فَمَا بَعْدَه' اَيْسَرُ مِنْه' وَاِنْ لَمْ يَنْجِ مِنْهُ فَمَا بَعْدَه' اَشَدُّ مِنْه' وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَارَأَيْتُ مَنْظَرًا اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ

نقل کی حاکم (اور ترمذی اور ابن ماجہ اور بیہقی) نے ہانی مولی عثمان سے حضرت عثمان ذی النورین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے تحقیق وہ تھے جس وقت کہ ٹھہرتے قبر کے پاس روتے یہاں تک کہ تر کرتے ریش شریف اپنی۔ پس کہا گیا واسطے ان کے ذکر کرتے ہو آپ بہشت اور دوزخ کا پس نہیں روتے اور روتے ہو اس جگہ کھڑے ہونے سے۔ فرمایا کہ تحقیق رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کہا ہے کہ قبر اول منزل ہے منازلوں آخرت کے۔ پس اگر نجات پائی اس کسی نے جو چیز کہ پیچھے اس کے ہے آسان تر ہے اس سے اور اگر نہ نجات پائی اس سے پس جو چیز کہ پیچھے ہے سخت تر ہے اس سے کہا وہ فرمایا پیغمبر خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے نہیں دیکھی میں نے کوئی جگہ دیکھنے کی کبھی مگر قبر سخت تر ہے اس سے یعنی عیش

منغض کرتی ہے اور شدت ومحنت یاد دلاتی ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے

قبر سخت منزل ہے منازل آخرت میں

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْقَبرا صَعبُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ لْآ خِرَةِ فَعَلَى الْفِطَنِ اَنْ يَعُبَّرَبِهِ اِذَا حَضَرَ ثُمَّہ'

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ تحقیق قبر سخت منزل ہے منازل آخرت سے پس لازم ہے دانا کے لیے جب قبر کے نزدیک کھڑے رہے غور کرے اس بات کو

حضرت عثمان بن عفان (رَضِیَ اللهُ عَنهُ) قبر کے پاس کھڑے رہتے اور روتے

وَرُوِیَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ (رَضِیَ اللهُ عَنهُ) کَانَتْ اَشَدَّ خَشْتَيهُ مِنَ الْقَبْرِ فَقِيْلَ لَه' فِيهِ قَالَ اَنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآ خِرَةِ لَيْسَ فِيهِ اَنِيْسُ وَلَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ مَعِی وَفِیْ الْحَشْرِ كُنْتُ مَعَ الْاَ صْحَابِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْنَا فَكَيْفَ لَا اَخْشَى عَنْ وَحْدَةِ الْقَبْر

اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت عثمان ابن عفان (رَضِیَ اللهُ عَنهُ) جب قبر کے پاس کھڑے رہتے روتے۔ اس کا سبب دریافت کیے فرمایا کہ قبر اول منزل ہے منازلوں سے آخرت کے چونکہ وہاں کوئی میرا دوست نہیں اور سرور عالم (صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) ہمراہ نہیں اس لئے تنہائی سے قبر کے گھبراتا ہوں اور روز قیامت میں ہمراہ اصحاب کرام کے رہوں گا اور ساتھ ہمارے سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے تب مجھ کو زیادہ گھبراہٹ نہ ہوگی بہ نسبت قبر کے

اے میرے بھائیو! تیاری کرو واسطے قبر کے

رُوِیَ اَنَّه' صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِیْ جَنَازَةٍ فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيْرِ قَبْرِهٖ فَبَكٰی

وَاَبۡکٰی حَتّٰی بَلَّ الثَّرٰی ثُمَّ قَالَ یَا اِخۡوَتِیۡ لِمِثۡلِ ھٰذَا فَاَعِدُّوۡا

مروی ہے (یعنی نقل کی ابن ماجہ نے براء صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) سے کہ کہا) رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ایک جنازہ کے ہمراہ تشریف لائے اور متصل اس کے قبر کے بیٹھے پس روئے اور رُلائے تمام کو یہاں تک کہ چشم کے آنسو سے وہ مقام تر ہوگیا پھر کہا اے میرے بھائیو واسطے اس قبر کے تیاری کرو یعنی حالت حیات میں اعمال صالحہ کرو تا کہ قبر میں کام آئے۔

اللہ جس پر رحم کرتا ہے آسان کر دیتا ہے قبر کی سختی کو

اَخۡرَجَ اِبۡنُ مَاجَۃَ عَنۡ اِبۡنِ عَبَّاسٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمۡ اَرۡحَمُ مَایَکُوۡنُ اللّٰہُ بِعَبۡدِہٖ اِذَا دَخَلَ فِیۡ قَبۡرِہٖ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ

نقل کی ابن ماجہ نے ابن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) سے کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے خوشخبری ہو اس شخص کو کہ رحم کیا اللہ اس پر بعد دفن کے اور لوگ چلے گئے ہوں بعد دفن کے۔

قَالَ (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) فَیَسۡھَلُ اَھۡوَالُ الۡقَبۡرِ عَلٰی مَنۡ یَرۡحَمَ اللّٰہَ تَعَالٰی عَلَیۡہِ

مؤلف (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) کہتا ہے کہ اللہ جس پر رحم کرتا ہے اس پر آسان کر دیتا ہے قبر کی سختی کو

میت پکارتی ہے اے میری ماں، اے میرے باپ

رُوِیَ اَنَّ الۡمَیِّتَ اِذَا رَجَعَ عَنۡہُ النَّاسِ یُنَادِیۡ بِاَعۡلٰی صَوۡتٍ یَااُمِّیۡ یَااَبِیۡ فَیَقُوۡلُ اللّٰہَ تَعَالٰی یَا عَبۡدِیۡ اَنَا اَرۡحَمُ عَلَیۡکَ مِنۡھُمَا فَیَانَسُ بِہٖ وَاَوَّلُ مَا یَتَّحِفُ الۡمُوۡمِنُ فِیۡ قَبۡرِہٖ اَنۡ یُقَالُ لَہٗ اَبۡشِرۡ فَقَدۡ غَفَرَ اللّٰہَ تَعَالٰی لِمَنۡ تَبِعَ جَنَازَتَکَ

حدیثوں میں آیا ہے کہ میت بعد مدفون ہونے کے جس وقت لوگ پلٹتے ہیں گھروں کو بلند آواز سے ندا کرتا

ہے اے میری ماں، اے میرے باپ۔ پس کہتا ہے اللہ تعالیٰ اے میرے نیک بندے میں ماں باپ سے بڑھ کر تیرے پر رحیم ہوں (اس لئے کہ تو نے میرا کہا مانا اور اعمال صالحہ اختیار کیا) انسیت پاتا ہے وہ اس کہنے سے اور اول تحفہ جو مومن کو ہوتا ہے یہ ہی کہ کہا جاتا ہے ہاتف غیبی سے خوشخبری ہو تجھ کو (واسطے آسانی برزخ اور محشر کے سختیوں سے) میں نے بخش دیا ان لوگوں کو جو تیرا جنازہ اٹھائے تھے

﴿ فائدہ ﴾

یہ خوشخبری ہے جنازہ اٹھانے والوں کے کہ جنازہ اٹھا کر ثواب حاصل کرنے میں تاخیر نہ کریں

دفع فقر اور اُنست وحشت قبر کے لیے پڑھنے کا کلمہ

رُوِیَ عَنْ عَلِی بْنِ اَبِیْ طَالِب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِی کُلِّ یَوْ مائَتہ مَرَّۃٍ لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ الْمَلِکَ الْحَقُّ الْمُبِیْنِ کَانَ لَہٗ اَمَانًا مِنَ الْفَقْرِ وَ اُنْسًا فِی وَحْشَۃِ الْقَبْرِ وَفُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ

مروی ہے (یعنی ابونعیم نے اپنی مسند میں اور ابن البر نے تمہید میں) علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہا ہر دن میں سو بار لا الہ الا اللہ الحق المبین تو ہوگا اس کے واسطے امن فقر سے اور انست وحشتِ قبر سے اور کھلتے ہیں واسطے اس کے دروازے جنت کے۔

مسائل فقہ سیکھنے اور سکھانے سے قبر نوردار ہوتی ہے اور قبر میں وحشت بھی نہیں ہوتی

رُوِیَ عَنْ کَعْبِ قَالَ اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یَامُوْسٰی تَعْلَمَ الْخَیْرِ وَعَلَّمَ

النَّاسَ فَاِنِّی مُنَوِّرٌ لِمُعَلِّمِیُ الْعِلْمِ وَ مُتَعَلِّمِیهِ قُبُوْرُ هُمْ حَتّٰی لا یَسْتَوَ حُشُوا لِمَكَانِهِمْ

مروی ہے (یعنی نقل کی امام احمد نے زھد میں اور ابن عبد البر نے کتاب العلم میں ساتھ اسناد جید کے) کعب بن احبار (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ کہا خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی نازل کی اے موسیٰ تو خیر کو سیکھ یعنی مسائل فقہ کو اور سکھلا لوگوں کو اس لئے کہ میں قبر کو سیکھنے اور سکھلانے والے کے لیے نوردار کروں گا یہاں تک کہ ان کو ہرگز وحشت نہ ہوگی قبر میں۔

جس نے ایک مسئلہ علم دین سیکھا اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو نوردار کرتا ہے

رُوِیَ فِی الْاَ خْبَارِ مَنْ تَعَلَّمُ فِی مَرْضِ الْمَوْتِ اَوْقَبْلُه، مَسْئَلَته مِنْ مَسَائِلِ الفَرَائِضِ نَوَّرَ قَبْرَه، وَلا یَظْلِمُ وَمَنْ دَرَّسَ فِی الْبَقِیْعَتِه مِنهَا مَسْئَلته وَلَوْ مِقْدَارٍ قَوْلِهٖ رَجُلٌ مَاتَ وَلَه، اِبْنُ وَاحِدٌ فَقَطُ فَمَالُه، کُلُّه، لِلْاِبْنِ رَفَعَ اللّٰهُ تَعَالٰی الْعَذَابَ عَنْ تِلْکَ الْمَقْبَرَه

حدیثوں میں مروی ہے کہ جو شخص حالتِ حیات یا مرض الموت میں ایک مسئلہ علم فرائض کا سیکھا اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو نوردار کرتا ہے اور تاریکی کو قبر کے زائل کرتا ہے اور جو شخص قبرستان میں ایک مسئلہ علم فرائض کا سکھلایا گو کہ چھوٹا مسئلہ ہو۔ مثلاً ایک شخص انتقال کیا اور اس کو فقط ایک ہی لڑکا موجود ہو تو کل مال اس کے فرزند کو ہے تو اللہ تعالیٰ برکت سے اس مسئلہ کے عذاب کو اس قبرستان سے اٹھاتا ہے۔

قبر اور قیامت کے دن ہر دو مقام پر بندے کا حساب لیا جائے گا

اَخْرَجَ التِّرمِذِیُّ عَنْ حُذَیْفَته (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ فِی الْقَبْرِ حِسَابُ فَمَنْ حُوْسِبَ فِی الْقَبْرِ نَجٰی وَمَنْ حُوْسِبَ فِی الْاٰ خِرَةِ عُذِّبَ

نقل کی ترمذی نے حذیفہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ فرمایا قبر میں اور قیامت کے دن ہر دو مقام میں بندہ کا

حساب لیتے ہیں جس کا حساب تفصیل سے یہیں قبر میں لیا جائے تو اس کو نجات ہے اور جس کا حساب موقوف آخرت میں رکھیں عذاب پائے گا۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيثُ عَلٰى اَنَّ الْحِسَابَ بَعْدَ الْمَوْتِ لَا يَكُونُ اِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً فَمَنْ حُوسِبَ فِي الْقَبْرِ لَا يُحَاسِبُ فِي الْاٰخِرَةِ اَوْيُحَاسِبُ خَفِيفًا

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ حساب بعد موت کے ایک بار ہوگا تفصیل سے اور روز محشر جس کا پہلے حساب ہو گیا ہے تخفیف سے یہاں دوسری بار لیا جائے گا۔

رُوِیَ عَنِ الْحَاكِمِ اَنَّمَا يُحَاسِبُ الْمُؤْمِنُ فِي الْقَبْرِ لِيَكُونَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ غَدًا فِي الْمُوْقِفِ فَيُمَحِّصُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْبَرْزَخِ لِيَخْرُجَ مِنَ الْقُبُوْرِ قَدِاقْتُصِرَ

مروی ہے حاکم سے کہ مومن کو قبر ہی میں پہلے کامل حساب لے لیتے ہیں تا کہ آسان ہو اس کو محشر سے دن حساب کی۔ پس اللہ تعالیٰ قبر میں اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے تا کہ وہ اٹھے گا گناہوں سے پاک ہو کر محشر کے دن

﴿ فائدہ ﴾

فاسق اور کافر کے لیے کامل طور سے قبر میں حساب نہیں لیا جائے گا اس لئے سختی سے قیامت کے دن اس کا حساب اعمال لیں گے۔

قبر کشادہ اور نوردار ہونے کی عجیب اور غریب واقعات

اور علامہ جلال الدین سیوطی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) **شرح الصدور** کے باب **فظاعة القبر وسهو ليته** میں فرمایا نقل کی محدث ابن عساکر (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے اپنی تاریخ میں عبدالرحمان بن عمارہ بن عقبہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ) بن ابی معیط (رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ) سے کہ کہا میں حاضر تھا جنازے پر احنف بن قیس (رَضِیَ اللّٰهُ

عَنْـهُ) کے جو عالم وفاضل ہے میں نے ان کی نعش کولحد میں اتارا تو ان کی قبر کشادہ ہوئی میری حدِ نظر تک یہ کیفیت میں نے میرے ہمراہیوں کو بیان کی پس وہ نہیں دیکھے کہ جو میں نے دیکھا اور نقل کی ابن ابی الدنیا محدث(رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے **ذکر الموت** میں ابوبکر بن ابی مریم(رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) سے کہ وہ ایک عالم تھے شہر بصرہ قبیلہ بنی الحضر میں سے ملخصاً یہ ہے کہ ان کا جب بھتیجا انتقال کیا تو انہوں نے اپنے بھتیجے کولحد میں اتارا اور اینٹیں جمایا تو ایک اینٹ گر گئی انہوں نے دیکھا کہ قبر کشادہ ہوئی یہاں تک عیدگاہ بصرہ کا نظر آتا تھا اور کہ ابوالحسن ابن البر(رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے عبدالرحمان بن احمد الجعفی(رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) سے وہ علی بن محمد(رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) سے وہ یزید بن نوح نخعی(رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) سے وہ شریک بن عبداللہ(رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) سے کہ کہا میں نے کوفہ میں ایک نماز جنازہ پڑھا پھر ہمراہ جنازے کے اس کی قبر تک گیا اور اس کی نعش کولحد میں اتارا جب اس کی قبر اینٹوں سے ڈھانپی گئی ایک اینٹ اس کی گر گئی دیکھا میں نے وہ قبر کشادہ ہوئی یہاں تک کہ میں نے بیت اللہ شریف کو دیکھا اور لوگ اس کی طرف طواف کرتے ہیں۔ پھر میں یہ حال اچھی طرح دیکھ کے اینٹ اس کی بند کر دیا اور نقل کی ابن ابی الدنیا(رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) **کتاب المختصر** میں ابی غالب سے۔ مختصراً یہ ہے کہ ایک شخص ملک شام میں وفات پایا جب اس کو دفن کیے اور قبر پر اینٹیں لگا دیے تو ایک اینٹ گری تو چچا میرا جو عالم وفاضل تھا اینٹ درست کرنے کے لیے قبر میں دیکھا تو اس کی قبر کشادہ ہوئی حدِّ نظر تک اور نوردار ہے۔ نقل کی ابن ابی شیبہ(رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے **مصنفہ** میں اور ابوداؤد(رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) اپنی **سنن** میں عائشہ(رَضِيَ اللهُ عَنهُا) سے کہ کہا جب نجاشی کا انتقال ہوا میں نے یہاں سے دیکھی کہ اس کی قبر نور سے منور ہے۔ نقل کی ابونعیم(رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) نے مغیرہ بن حبیب(رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) سے کہ جب عبداللہ بن غالب مدنی(رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) شہید ہوئے اور ان کو دفن کیے تو ان کی قبر شریف سے بومشک کی آتی تھی اور نقل کی طریق محمد بن ابان(رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) سے وہ حمید(رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) سے کہ میرا بھانجا انتقال ہوا اس کولحد میں

رکھے پس اینٹ برابر کرنے کے وقت جھانکا میں نے دیکھا کہ اس کی قبر کشادہ ہوئی میری حدِ نظر تک نقل کی ابوالمفضل طوسی نے عیوان الا خبار ساتھ سند جید کے عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) نے

مسجد کو قندلوں سے روشن کرنے سے خدا تعالیٰ ان کی قبروں کو نوردار کرتا ہے

مَنْ نَوَّرَفِی مَسَاجِدِ اللّٰہِ نُوْرًا نَوَّرَ اللّٰہُ لَہٗ فِی قَبْرِہٖ وَمَنْ اَرَاحَ فِیْہِ رَائِحَۃً طَیِّبَۃً اَدْخَلَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِیْ قَبْرِہٖ مِنْ رُوْحِ الْجَنَّۃِ

جس نے نوردار کیا اللہ کے مساجد کو یعنی قندیلوں سے مسجد کو روشن کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو نوردار کرتا ہے اور جس نے راحت پہنچایا مصلیان مسجد کو خوشبو سے یعنی مسجد میں عود و خوشبوئی جلایا اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو راحت پہنچاتا ہے۔ جنت کی خوشبوئی سے ھٰذَا کُلُّہٗ مِنْ شَرْحِ الصُّدُوْرِ

☆....☆....☆....☆

باب ۴۲

بَابُ مَايَبْقِىٰ مِنْ اَعْضَاءِ الْمَيِّتِ اِلىٰ يَوْمِ الْقِيَامَته

بیچ اس بیان کے کہ کون سا اعضا قیامت تک باقی رہتا ہے

انسان کے ہر ایک اعضاء کو مٹی کھا جاتی ہے مگر ہڈی کو نہیں کھاتی جس کو عجب الذنب کہتے ہیں کے جس ترکیب اعضاء ہوگی قیامت کے دن

اَخْرَجَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اِبْنُ آدَامَ تَاكُلُ الْاَرْجَ اِلَّا عُجُبُ الذَّنْبِ عَظْمُ بَيْنَ الْاِلْيَتَيْنِ الْحَدِيْدِ ا خِرًا لِصُّلْبِ مَكَانَ الذَّنْبَ مِنَ الْحَيْوَانِ اسْمُه' الْعَصَص

نقل کی ابوہریرہ (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے کہ کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے مٹی بنی آدم کے سب اعضا کو کھا جاتی ہے مگر عجب الذنب کہ جو ہڈی درمیان سرین کے اور حیوان کے ہڈ کو عصص کہتے ہیں

شیر ہر ہڈ کو توڑ دیتا ہے مگر عجب الذنب نہیں توڑ سکتا

فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلىٰ اَنَّ اِبْتَدَاء خَلْقَتِهِ الْاِنْسَانِ مِنْهُ وُمِنْهُ يُرْكَبُ اَجْزَاءُ الْفَانِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَتِه وَهُوَلاَ يَنْعَدِمُ بَلْ يَبْقِىٰ بَقَاءُ الرُّوْحِ اَيَدًا وَلاَ يَحْتَرِقُ فِى النَّارِوَ كُلُّ عَظْمٍ

يُكَسِّرُهُ الْاَ سَدُ وَلاَ سَدُ وَلاَ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُكَسِّرُه' وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلىٰ كَمَالِ قُدْرَة اللّٰهِ تَعَالىٰ

فَاِنَّه، اَلْيَنُ مِنْ كُلِّ عَظْمٍ يَنْعَدِمُ بِاِعْدَامِ اَحَدٍ

دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ ابتدا خلفت انسان کا اسی ہڈ سے ہے اور اسی سے ہے ترکیب اجزا فانی کی قیامت کے دن تک اور وہ نہیں منعدم ہوتا ہے بلکہ باقی ہی بقاء روح سے ہمیشہ اور نہیں جلتا ہے وہ نار میں اور ہر ہڈ کو شیر توڑ دیتا ہے مگر اس ہڈ کو نہیں توڑ سکتا اور پیچ اس کے دلیل ہے اوپر کمال قدرت خداوند تعالیٰ کے تحقیق وہ سخت ہڈی سب ہڈوں سے

﴿ فائدہ ﴾

انبیاء (عَلَيْهِ السَّلَامَ) اولیاء، صلحاء (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ) اپنی قبروں میں بھی زندوں کے ادائے حوائجات میں شامل ہے

پیشتر باب فضل الموتی وحالتہ الموتی میں معلوم ہو گیا ہے کہ انبیاء کرام واولیاء کرام عظام وصلحا فخام اپنے قبروں میں حیات حقیقی سے زندہ ہیں اور زندوں کے اداء حواجات میں شاغل ہیں۔ پس سوال ان کے جو بنی آدم فاسق وفاجر اور کافر ہیں ان کا حال یہ ہے جواب معلوم ہوا۔

اَخْرَجَ اَبُوْ الْبَحِيْرِيِّ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ) اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَظْمٍ مِنَ الْاِنْسَانِ تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ بَعْدَ مَوْتِهِ اِلَّا الْعَصَصُ فَاِنَّه، يَبْقٰى مِنْهُ يُرَكَّبُ اَجْزَاؤُهٗ

نقل کی ابو البحیری المنجی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ) نے کہ تحقیق رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا ہر ایک ہڈی کو انسان کے یعنی فاسق اور کافر کے مٹی کھاتی ہے مگر عصص کو نہیں کھاتی کیونکہ وہ باقی رہے گا اور اس سے ترکیب اجزا کی ہو گی یعنی عجب الذنب کو ہی عصص بھی کہتے ہیں

قَال (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ) اِنَّ اللّٰـهَ تَعَالٰى قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يَجْمَعَ اَجْزَاءُ الْمَوْتٰى بِا نْفِدَامِ كُلِّ

اَجْزَاءٍ مِنْهُ اِلَّا فِیْ اَنَّ فِیْ اِبْقَاءِ عُجْبِ الذَّنْبِ حِکْمَتٌ کَمَا مِضَةٌ وَهِیَ عَلْقَتُه الرُّوْحِ مَعَ الْجَسَدِ کَذَاقِیْلَ

مولف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے تحقیق اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ جمع کرنے اجزا مولی کے باوجود منعدم ہونے کل اجزا کے مگر عجب الذنب سے بنانے میں ایک بھید ہے وہ یہ کہ روح متعلق رہتی ہے ساتھ جسد کے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے

بعد موت کے عذاب اور ثواب روح جسد دونوں کو ہوتا ہے

فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْعَذَابَ وَالثَّوَابَ بَعْدَ الْمَوْتِ لِلرُّحِ وَالْجَسَدِ جَمِیْعًا وَهُوَالْاَ صَّح

پُس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ عذاب اور ثواب بعد موت کے روح اور جسد دونوں کو ہے اور یہی صحیح تر ہے

کافر اور فاسق کے تمام کے تمام اعضاء مٹی ہو جاتے ہیں سوائے ہڈ کے جس کو عجب الذنب کہتے ہیں

اَخْرَجَ اَبُوْ جَهِیْمٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُجْبُ الذَّنْبِ مِنْ بَنِی آدَمَ الا تَاْ کُلُهُ الْاَرْضُ بَعْدَ مَوْتِهِ وَمِنْهُ خَلْقٌ وَمِنْهُ یُرَکِّبُ

نقل کی ابو جہیم (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے کہ تحقیق رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) نے فرمایا کہ بنی آدم کے عجب الذنب کو مٹی نہیں کھاتی اسی سے پیدائش ہے اس کی اسی سے ترکیب اجزا کی ہوگی فائدہ جو فاسق اور کافر بنی آدم کے ہیں ان کے جسم کو مٹی کھاتی ہے سوامی عجب الذنب کے اور انبیاء واولیا وشہدا وصلحا اپنے قبور میں زندہ ہیں حیات حقیقی سے اور ان جسم کو مٹی نہیں کھاتی۔ اس کا بیان تفصیل سے پیشتر گزر گیا ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) اَفَادَ الْحَدِيْثُ اَنَّ كُلَّ اَجْزَاءِ الْاِنْسَانِ يُصِيْرُ تُرَابًا اِلَّا اَنَّ ذٰلِكَ الْعَظْمَ يَبْقِىْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَتِه

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے فائدہ دی حدیث اس پر کہ تحقیق ہر ایک اجزا انسان کے یعنی فاسق اور کافر کے مٹی ہو جاتے ہیں مگر وہ ہڈ کو جس کو عجب الذنب کہتے ہیں قیامت تک باقی رہتا ہے۔

☆.... ☆.... ☆.... ☆

باب ۴۳

بَابُ اَصْوَاتِ الْمَیِّتِ فِی الْقَبْرِ

میت کے قبر میں آواز کرنے کے بیان میں

سنتی ہیں ہر چیز آواز کی مگر انسان اور جن نہیں

اَخْرَجَ زَیْدُبْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذِہِ الْاُ متہ تُبْتَلٰی فِیْ قُبُوْرِھَا فَلَوْلَااَنْ تُدَ افَنُوْلَدَ عُوْتُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْ یَسْمَعَکُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِیْ اسمع مِنْہُ قَالَہٗ لَمَّا مَرَّبِقُبُوْرِ لِلْمُشْرِکِیْنَ

نقل کی (یعنی مسلم نے) زید بن ثابت سے

﴿ فائدہ ﴾

ابتداو قصہ اس حدیث کا مؤلف نے ذکر نہ کیا۔ وہ یہ ہے کہ کہا راوی نے ہم آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ہمراہ ایک باغ کو بنی النجار کے گئے تھے آنحضرت اس وقت خچر پر سوار تھے تو یکا یک وہ جانور کودنے لگا وہاں پانچ یا چھ قبریں معلوم ہوئیں۔ پس فرمایا کون جانتا ہے کہ یہ قبور کس کے ہیں۔ کہا ایک شخص نے میں جانتا ہوں فرمایا کس حالت میں مرے شرک میں یا اسلام میں۔ کہا اس نے بیچ شرک کے، کہا راوی نے فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے یہ لوگ عذاب میں ہیں سنتی ہے ہر ایک چیز آواز عذاب کی ہر ایک چیز مگر انسان و جن نہیں سنتے

﴿ فائدہ ﴾

انبیاء واولیاء وصلحاء عذاب قبر کو سنتے ہیں جیسا کہ باب عذاب القبر میں اس کا بیان کامل طور سے گزر گیا ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۴۴

بَابُ مَنْ یَّنْجُوْمِنْ عَذَابَ الْقَبْرِ

عذاب قبر سے نجات دینے والی چیزیں

پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت صغریٰ ہے

اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُ وَحَسَّنَه' اِبْنُ مَاجَة وَالْبَیْهقِیُّ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ صَرْدِو (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) خَالِد عَرَقَطَه (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهَ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَه' بَطْنُه' لَمْ یُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِهٖ

نقل کی ترمذی اوراورابن ماجہ اور بیہقی نے سلیمان بن صرد (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اور خالد بن عرقطہ سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) نے جو شخص کہ پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دستوں اور استسقاء وغیرہ سے وہ قبر میں معذب نہ ہوگا کہ ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے:

مومن کو عذاب قبر نہیں ہوتا

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ قَدْ یَکُوْنُ لِلْمُؤمِنِ بِشِدَّةِ مَرْضِ الْمَوت

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ عذاب قبر کا نہیں ہوتا ہے مومن کو بہ سبب سختی مرض موت کے

رُوِیَ اَنَّ اِطْلَاقَ الْبَطْنِ شَهَادَةُ فَکَمَالَا یُعَذَّبُ الشَّهِیْدُ یُعَذَّبُ مَنْ مَاتَ بِاطْلَاقِ الْبَطْنِ

مروی ہے کہ پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت ہے یعنی شہادت صغریٰ ہے جیسا کہ شہید کو عذاب

نہیں اس طرح سے اس کو بھی عذاب نہیں فائدہ ایسا ہی حکم ہے طاعون کا یعنی جو طاعون کی بیماری سے انتقال کرے شہادت صغریٰ ہے۔

بخاری اور مسلم میں ہے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّم اَلطَّاعُوْنُ شَھَادَۃُ کُلِّ مُسْلِمٍ اور روایت ہے انس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کی اور بخاری و مسلم میں ہے:

شہیدوں کی اقسام

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ اَلشُّھَدَاءُ خَمْسَۃٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَاَلْمَبْطُوْنَ وَالْغَرِیْقُ وَصَاحِبُ الْھَدَمِ وَالشَّھِیْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے فرمایا رسول خدا (صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے شہدا پانچ ہیں۔ ایک طاعون زدہ دوسرا جو پیٹ کی بیماری یعنی دستوں اور استسقاء سے مرے۔ تیسرا ڈوبنے والا بدون اختیار کے چوتھا دیوار یا چھت کے نیچے دبنے والا۔ پانچواں شہید بیچ راہ خدا کے اور بخاری و مسلم میں ہے

طاعون کا حکم

وَعَنْ اُسَامَۃَ ابْنِ زَیْد (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزًا رُسِلَ عَلٰی طَائِفَتِہٖ مِنْ بَنِی اِسْرَائِیْلَ اَوْ عَلٰی مِنْ کَانَ قَبْلُکُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِہٖ بِاَرْضٍ فَلاَ تَقْدَمُوا عَلَیْہِ وَاِذَ وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِھَا لاَ تُخْرِجُوْا فِرَارًا مِنْہُ

اور روایت ہے اسامہ بن زید (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

نے طاعون عذاب ہے بھیجا گیا تھا ایک جماعت پر بنی اسرائیل سے یا فرمایا ان لوگوں پر کہ پہلے تم سے تھے، پس جس وقت کہ سنو تم طاعون ایک زمین میں پس نہ جاؤں اس میں اور جس وقت کہ ہوا ایک زمین میں اور ہو تم اس میں پس نہ نکلو بھاگ کے اس سے۔ مرقات شرح مشکوۃ اور اشعة اللمعات ترجمہ مشکوۃ میں ہے طاعون ایک خاص بیماری ہے جو مادۂ سمیہ سے روم کو ظاہر کرتا ہے۔ رانوں میں یا لغلوں یا اور مقام میں۔ ضابطہ وبا اور طاعون میں یہ ہے کہ جہاں ہو وہاں سے جائے نہیں جو کوئی بھاگ گا مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوگا اور جو اس جگہ ہو نہ وہاں جائے نہیں۔

طاعون اس امت مرحومہ کے لیے رحمت اور شہادت صغریٰ ہے اور اُمَمِ ماضیہ کے لیے عذاب الٰہی تھا

طاعون اُمَمِ ماضیہ کے حق میں عذاب الٰہی تھا ہماری امت کو رحمت اور شہادت صغریٰ ہے۔ جب صبر کو اختیار کرے اور کوئی شخص حالت حیات میں طاعون میں مرنے کے لیے نہ چاہے اس لئے کہ شرع میں طاعون کو چاہنا منع آیا ہے۔ آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) نے احادیث شریفہ میں فرمایا ہے کہ نہ آرزو کرے ایک تمہارے مرنے کی کسی ایک بیماری سے۔ پس خواہش کرنا طاعون کی آرزو موت ہے یہ ممنوع شرعی ہے

نماز میں طول قیام وسجدہ کرنے سے پل صراط اور عذاب قبر سے امن ملتا ہے

اَخْرَجَ اَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِي (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ بَعْضَ اَهْلِ الْكِتَابِ اَخْبَرَ اَنَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ اَلْاَ مَانُ عَلَى الصِّرَاطِ وَطُوْلُ السُّجُوْدُ الْاَ مَانُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

نقل کی ابونعیم (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے سلمان فارسی صحابی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے تحقیق بعض اہل کتاب خبر دی ان کو کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا طول قیام کا نماز میں یعنی قرأت دراز پڑھنا سبب امن کا ہے پلِ صراط پر اور طول سجود کا یعنی بکثرت نمازیں پڑھنا سبب امن کا ہے عذاب قبر سے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيثُ عَلَى اَنَّه' يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّى اَنْ يُّصَلِّى بِقَرَءَةٍ طَوِيْلَةٍ وَتَسْبِيْحَتِه وَ سُجُوْدٍ بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ ثُمَّ قِيْلَ الْمُرَادُ مِنَ الطُّوْلِ كَثْرَةُ النَّوَافِلِ وَقِيْلَ الْحُضُوْرِ فِى الصَّلٰوةِ فَاِنَّهُ اِذَا حَضَرَ قَلْبُه' بِالْاَذْكَارِ لَا بُدَّ وَاَنْ يَكُوْنَ الْقِيَامُ وَالسُّجُوْدُ طَوِيْلاً وَهٰذَا هُوَا لْاَصَحُّ

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ سزاوار ہے نمازی کو نہایت حضور قلب سے نماز پڑھنا ساتھ کثرت تسبیح و سجود کے۔ بعض نے کہا طول سے مراد نوافل بکثرت پڑھنا اور بعض نے کہا نماز حضور قلب سے پڑھنا اس طور سے کہ قیام اور سجود دراز ہوں اور یہی بہتر ہے۔

روزِ جمعہ کی فضیلت

اَخْرَجَ اَبُوْ يَعْلٰى عَنْ اَنَسٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقِىَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

نقل کی ابویعلیٰ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے انس (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مومن کہ انتقال کیا دن کو جمعہ کے محفوظ رہا۔ وہ عذاب قبر سے

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَضِيْلَةٌ عَلٰى سَائِرِ الْاَيَّامِ وَاِنَّه' لَا يُعَذِّبُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْمَوْتٰى فِيْهِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ دن جمعہ کا فضیلت رکھتا ہے باقی

ایام پر اوراس دن میں جو انتقال کیا نہیں عذاب کرتا ہے اللہ اس کو

﴿ فائدہ ﴾

علامہ جلال الدین سیوطی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) **شرح الصدور** کے **باب مَنْ يَنْجُوْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْر** میں فرمایا نقل کی **بیہقی** نے عکرمہ بن خالد المخزومی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) سے کہ کہا جو مسلمان کہ انتقال کیا دن جمعہ کے یا رات کو جمعہ کے اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور محفوظ رہے گا عذاب قبر سے۔ نقل کی **عبد** نے اپنی **مسند** میں ابن عباس (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ انہوں نے ایک شخص کو کہا کیا میں نہ بیان کروں تم کو ایسا تحفہ جس سے تو خوش ہو جاؤ کہا ہاں کیوں نہیں فرمایا پڑھ تو **سورہ تبارک** کا اور سکھلا اس کو اپنی عورت اور تمام اولاد اور ہمسایہ کو اس لئے کہ یہ **سورہ منجیہ** ہے یعنی نجات دیتا ہے عذاب قبر سے اور نقل کی **نسائی** نے عبداللہ بن مسعود (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ فرمایا جو شخص پڑھے **سورہ تبارک** کو ہر رات باز رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر سے۔

شب جمعہ میں پڑھنے کی نماز اور اس کی فضیلت

نقل کی اصبہانی نے **ترغیب** میں ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ) نے جس نے نماز پڑھی بعد مغرب کے دو رکعت شب جمعہ میں اور پڑھے ہر رکعت میں **سورہ فاتحہ** کو ایک بار اور **اذا زلزلت** پندرہ بار آسان کرتا ہے اللہ سکرات کو اور محفوظ رکھتا ہے عذاب قبر سے اور آسان ہو جائے گا اس کو گزرنا پلصراط کا۔

مراتب اہل قبور

اور امام یافعی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے **روض الریاحین** میں لکھا ہے کہ ایک ولی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے فرمایا میں

نے اللہ سے دعا مانگی کہ دیکھوں میں مراتب اہل قبور کے ان آنکھوں سے پس ایک رات میں زیارت قبور کے لیے قبرستان کو گیا تو دیکھا میں نے اپنی آنکھوں سے کہ وہ قبور شق ہوئے جن میں بعض مردگان اپنے قبور میں سندس و پرنیان پر زندہ سو رہے ہیں اور بعض حریر پر اور بعض تخت پر سوتے ہیں اور بعض ان میں سے روتے ہیں اور بعض ہنستے ہیں۔ کہا میں نے اے رب اگر یہ تمام ایک مرتبہ پر رہتے تو بہت خوب ہوتا۔ ہاتف غیبی نے آواز دی اے بزرگ یہ ان کے مراتب اعمال ہیں۔

تفصیل اصحاب سندس

تفصیل یوں ہے کہ اصحاب سندس وہ لوگ ہیں جو نیک اخلاق اور عمدہ رویہ رکھتے تھے۔ اور جو لوگ حریر و دیبا پر سو رہے ہیں وہ شہدا ہیں اور جو ریحان و پھول پر سوتے ہیں وہ روزہ دار ہیں اور جو تخت پر سوتے ہیں وہ صالحین ہیں جو فقط اللہ کے واسطے مسلمانوں سے دوستی رکھتے تھے اور جو لوگ روتے تھے وہ گناہگار ہیں اور جو لوگ ہنسنے والے تھے وہ اہل توبہ ہیں کہ جنہوں نے بعد گناہ کرنے کے توبہ خالص کی ہے۔

حکایت عبرت انگیز

اور کہا امام یافعی نے روض الریاحین میں ایک یمن کے ولی سے کہ انہوں نے ایک میت کو قبر میں دفن کیا اور وہیں بیٹھ گئے جب لوگ بعد دفن کے واپس ہوئے سنا اس نے وہ اس قبر میں آواز اور سخت مار پیٹ کو بعد اس کے یکا یک ایک کالا کتا اس قبر سے نکلا جو نہایت مضمحل اور قریب الموت تھا۔ اُس ولی نے اس کتے سے پوچھے تو کون ہے اس نے کہا کہ میں عمل میت کا ہوں اس بزرگ نے کہا یہ مار پیٹ کس پر ہوئی اس نے کہا میرے پر ہوئی جب میں اس کے نزدیک گیا اس کے نزدیک سورہ یسین کو دیکھا جو وہ ہمیشہ پڑھتا تھا اس نے مجھ کو بہت مارا پس میں ذلیل ہو کے وہاں سے بھاگ نکلا۔

ایام فاضلہ کی تفصیل جس میں بندہ مومن انتقال کرنے سے قبر میں معذب نہ ہوگا

هَذَا كُلِّهِ مِنْ شَرْحُ الصُّدُوْرِ. رُوِیَ اَنَّ مَنْ مَاتَ فِی الْاَوْقَاتِ الْفَاضِلَتِه فِی السَّنَةِ لاَ يُعَذَّبُ فِی الْقَبْرِ وَتِلْکَ رَجَبُ لاَ سَیِّمَافِی لَیْلَتِه الرَّغَایِبُ وَیَوْمِ الْاِ سْتِفْتَاحِ وَ شَعْبَانُ لا لَسمَّا فِیْ لَیْلَةِ الْبَرأة وَرَمَضَانَ لاَ سِیمَّا فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَعَشَرَةِ ذِیْ الْحُجَّةِ لاَ سِیّمَا فِیْ یَوْمِ اَلتَّرْوِیَتَه وَ عِرَفَتَه وَیَوْمَ عِیْدِ الْفِطْرِ وَ یَوْمَ عِیْدِ الضُّحٰی وَ یَوْمَ عَاشُوْرَ فَهٰذه عَشَرُ اَوْقَاتِ مَنْ مَاتَ فِیْهَا لاَ یُعَذَّبُ فِیْ الْقَبْرِ

حدیث میں آیا ہے جو شخص انتقال کیا اوقات فاضلہ میں نہیں معذب ہوگا قبر میں اور یہ رجب ہے خصوصاً ستائیسویں رجب کی اور پہلی اس کی اور پندرہویں شعبان کی اور رمضان میں خصوصاً شب قدر اور دسویں ذی الحجہ خصوصاً یوم ترویہ کا اور عرفہ وعید الفطر اور عاشورا۔ پس یہ دس اوقات ہیں جس شخص نے انتقال کیا نہیں معذب ہوگا قبر میں

﴿ فائدہ ﴾

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے **احیاء العلوم** میں فرمایا ایام فاضلہ کے تیئس (۲۳) دن اور پندرہ (۱۵) رات ہیں اور تیئس (۲۳) دن یہ ہیں عاشورہ کا دن اور عرفہ کا دن اور رجب کی ستائیسویں اور پندرھویں شعبان کی اور سترھویں رمضان کی اور عیدین کے دودن اور ایام تشریق کے تین دن اور دس دن حج کے اور دن پیرا ور پنجشبہ وجمعہ کا اور پندرہ رات یہ ہیں۔ رمضان شریف کی چھ راتیں یعنی سترھویں اور اکیسویں اور تیئسویں اور پچیسویں اور ستائیسویں اور انتیسویں اور محرم کی پہلی شب اور شب عاشورا اور رجب کی پہلی اور پندرھویں

اور ستائیسویں رجب کی جس کو شب معراج کہتے ہیں اور شب برأت اور عرفہ کی شب اور عیدین کے دو شبیں یعنی عید الفطر و عید الاضحیٰ۔

☆....☆....☆....☆

باب ۴۵

بَابُ اَحوَالِ الْمَوْتٰی فِی قُبُوْرِہِمْ

موتٰی کے اپنی قبور میں حالات کے بیان میں

اعمال صالحہ کرنے والے کو نزدیک موت کے وحشت نہ ہوگی اور قبر میں

اَخْرَجَ الطِّبْرَانِیُّ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ لَیْسَ عَلٰی اَھْلِ لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْشَۃٌ عِنْدَالْمَوْتِ وَلاَ فِیْ قُبُوْرِھِمْ وَلاَ فِیْ نُشُوْرِھِمْ

نقل کی طبرانی (اور ابویعلی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اور بیہقی نے شعب الا یمان میں اور اصبہانی نے ترغیب میں) ابن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی کلمہ کا اہل ہو مراد اس سے یہ کہ جو کوئی مسلمان ہو اور اعمال صالحہ کرے اس کو نزدیک موت کے وحشت نہ ہوگی اور قبر اور اٹھنے کے وقت وحشت نہ ہوگی۔

مومن صالحہ قیامت کے دن تک اللہ کی رحمت سے انسیت پاتا ہے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْمُوْمِنَ الصَّالِحُ یَانَسُ بِرَحْمَتِہِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ قَبْرِہٖ حَتّٰی تَقُوْمُ السَّاعَۃُ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث کہ تحقیق مومن صالح قبر میں اللہ کی رحمت سے انسیت پاتا ہے قیامت کے دن تک۔

مومن کامل قبر میں آرام پائے گا

رُوِیَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اُقْبِرَ یُنْبِتُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ قَبْرِہٖ جَانِبَ رِجْلَیْہِ نَبَاتًا فَیَنْشَعِبُ مُفْتِیْ یَصِلُ شُعْبَہٗ اِلٰی رَاْسِہٖ فَتَوَرَّ دَوَیَکُوْنُ وَرْدَہٗ عَلٰی اَنْفِہٖ فَیَانَسُ بِرِیْحِہٖ الطِّیْبُ حَتّٰی تَقُوْمُ الْقِیَامَتِہٖ وَیَکُوْنَ الزَّمَانُ الطَّوِیْلُ عَلَیْہِ کَسَاعَتِہٖ

مروی ہے کہ جب مومن مدفون ہو اللہ تعالیٰ اس کے بائیں ایک جھاڑ کو اگا دے گا اس کے شاخ ہونگے یہاں تک کہ اس کے سر کو پہنچیں گے اور اس کا پھول قریب ناک اس کے ہوگا۔ پس وہ انس پاتا رہے گا خوشبو سے قیامت تک اور قیامت ایک ساعت کے مانند گزر جائے گی

﴿ فائدہ ﴾

مطلب اس حدیث کا یہ نہیں کہ واقعی قبر میں جھاڑ ہوگا بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ مومن کامل قبر میں آرام پائے گا جیسا کہ آدم جھاڑ کے سایہ کے نیچے آرام پاتا ہے اور اس کو خوشبو جنت سے آئے گی۔

انبیاء (عَلَیْھِمِ السَّلَامُ) اولیاء (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْھِم) اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں

اَخْرَجَ اَبُوْیَعْلٰی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ قَالَ اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ فِیْھَا

نقل کی ابو یعلیٰ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) (اور بیہقی اور ابن مندہ نے) انس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ تحقیق رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا انبیاء کرام اپنے قبروں میں زندہ ہیں حیات کی مانند اور نماز پڑھتے ہیں اپنے قبور میں۔

موسیٰ (عَلَیْهِ السَّلَام) قبر میں نماز پڑھتے ہیں

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ مَرَّبِمُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامَ وَهُوَ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِهٖ

مؤلف کہتا ہے مروی ہے (یعنی مسلم شریف میں) انس (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) جس رات معراج تشریف لے گئے گزرے آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) موسیٰ (عَلَیْهِ السَّلَام) کی قبر پرانوار سے دیکھا کہ حضرت موسیٰ اپنی قبر میں نماز پڑھتے ہیں۔

دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الصَّالِحِیْنَ یَعْبُدُوْنَ اللّٰهِ تَعَالٰی بَعْدَ الْمَوْتِ عِبَادَةً رَغْبَةً لَا تَکْلِیْفَ فَاِذَا کَانَ لَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْمَثَابَتَه لَا یُبْعَد مِنْهُمْ اُلشَّفَاعة فِیْ حَقَّ الْاَ حْیَاءِ اَوْ الْاِعَانَتِه لَهُمْ

پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ صالحین عبادت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی بعد موت کے بہت رغبت سے اس میں ان کو کچھ تکلیف ومشقت نہیں ہوتی ہے۔ جب ان کا ایسا بلند رتبہ نزدیک اللہ کے ہے پھر زندوں کے لیے دعا کرنا اور اعانت واستمداد کرنا ان کے پاس مشکل نہیں

﴿ فائدہ ﴾

پس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام وامامان عظام واولیاء فخام اپنے قبور میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ شیخ عبدالحق دہلوی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے تاریخ مدینہ یعنی جذب القلوب میں فرمایا کہ جب حجاج بن یوسف نے مدینہ منورہ کو ویران کیا مسجد نبوی میں تین روز اذان نہ ہوئی۔ سعید بن المسیب تابعی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اپنے کو دیوانہ ظاہر کر کے حرم نبوی کو جاروب دیتے تھے ان سے روایت ہے کہ قبر شریف سے آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے برابر تین روز نماز پنجوقتہ کی اذان سنائی دیتی تھی پھر

نماز کی اقامت کہی جاتی اور آواز سے تکبیر تحریمہ کے میں تکبیر باندھ لیتا۔ میں اس حالت سے تین روز نماز پنجوقتہ پڑھتا رہا۔ زہے نصیب حضرت سعید ابن المسیب تابعی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم) کے پیچھے تین روز پنجوقتہ نماز پڑھی اور علامہ جلال الدین سیوطی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے اسی باب میں فرمایا نقل کی ابونعیم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے جبیر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کے فرمایا جب ثابت البنانی صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کو قبر میں دفن کیا گیا اور بغلی پر اینٹیں لگانے لگے تو ایک اینٹ بغلی کی گر گئی تو حاضرین دیکھا کہ وہ صحابی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں اور ان کی قبر کشادہ ہوگئی ہے حدِ نظر تک۔ جب اصحاب کرام و اولیاء عظام کا قبور میں نماز پڑھنا۔ روایت متعدد سے ثابت ہو تو پھر انبیاء کرام کا اپنے قبور میں نماز پڑھنا کیا شبہ ہے۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم) کا تصدیق فرمانا اس بات کی کہ مرد صالحہ اپنی قبر میں زندوں کے مانند قرآن شریف پڑھتا ہے

اَخْرَجَ اَبُو نُعَيْم عَنْ اِبْرَاهِيْم العَصُمْتِ الْمَهْلِى قَالَ حَدَّثَنِى الَّذِيْنَ كَانُوْا يَمُرُّوْنَ بِالْجَصِّ بِالْاَسْجَارِ قَالُوْا اِذَا كُنَّا مَرَرُ نَابِجَنْبَاتٍ قَبْرِ ثَابِتِ الْبُنَانِى سَمِعْنَا قِرأَةَ الْقُرْآنِ وَعَرَفْنَاصوتَه‘

نقل کی ابونعیم (اور ابن جریر نے تہذیب الآثار میں) ابراہیم بن العصمۃ المھلی سے کہ کہا بیان کرے تجھ کو وہ لوگ جو گئے تھے شہر اُسجار کے گھروں کو کہے وہ جب گزرے ہم متصل قبر ثابت البنائی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے لیے ہم قرآن شریف کے پڑھنے کو قبر سے

﴿ فائدہ ﴾

علامہ جلال الدین سیوطی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے شرح الصدور کے باب اَحْوَال المَوتیٰ فِی قُبُوْرِهِمْ میں فرمایا نقل کی ترمذی اور حاکم اور بیہقی نے عبداللہ بن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ کہے بعض

اصحاب کرام ایک زمین پرڈیرہ ڈالے وہاں ایک صحابی کی قبر تھی جس کی نشانی مٹ گئی تھی پس بغلی گر گئی علانیہ دیکھا کہ وہ صحابی قبر میں زندہ ہیں اور سورہ تبارک کا تلاوت کرتے ہیں۔ جب وہ صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) ختم کیے اس سورہ کو آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو اس بات کی خبر دی گئی آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے سن کر فرمایا کہ سورہ تبارک منجیہ ہے یعنی منع کرنے والی ہے عذاب الٰہی کو۔ کہا علامہ ابوالقاسم السعدی نے کتاب الروح میں کہ عبداللہ بن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی روایت سے معلوم ہوا روبرو آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے یہ تذکرہ بیان کیا گیا تو آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اس کا انکار نہ کیا بلکہ تصدیق کی۔ ثابت ہوا کہ مرد صالح قبر میں زندوں کے مانند قرآن شریف پڑھتا ہے اور کہا امام کمال الدین بن زمکانی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کتاب العمل المقبول فی زیارت الرسول میں کہ یہ حدیث واضح ہے اس پر کہ مرد صالح اپنی قبر میں زندہ حیات حقیقی سے ہے اور قرآن شریف کو تلاوت کرتا ہے۔ نقل کی ابن مندہ اور ابواحمد اور حاکم نے طلحہ بن عبیداللہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ آیا میں نزدیک قبر عبداللہ بن عمرو بن حزام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے جو اکابرین صحابہ سے تھے سنا میں نے ان کے قبر سے قرآن کے پڑھنے کو کہ بہت فصاحت سے صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) مذکور قرآن شریف کو مانند زندوں کے تلاوت کرتے تھے۔ پس آیا میں نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس حال کو روبرو آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ذکر کیا الحدیث۔ نقل کی علامہ ابوالحسن بن البراء (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے کتاب الروضہ میں عبداللہ بن محمد بن منصور (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) سے وہ ابراہیم الحفار (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) سے جو عالم وفاضل تھا کہا میں نے ایک قبر کسی میت کے لیے کھودی متصل اس کے ایک قبر تھی اس کی بغلی گر گئی تو فوراً مجھ کو مشک کی بو آئی دیکھا میں کہ ایک شخص اپنے قبر میں قرآن شریف پڑھ رہا ہے اور بیان کی علامہ علی بن الحسین (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے کہ میں قبور پر شہر ساغر کے گیا پس میں اور قبور سے سورہ تبارک کا پڑھتے ہوئے سنا

اور نقل کی ابن مندہ نے ابو جماد ولی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) سے کہ داخل ہوا میں جمعہ کے دن ایک قبرستان میں پس داخل ہوا میں ہر ایک قبر کے نزدیک کہ آواز قرآن پڑھنے کا سنتا تھا اور نقل کی لالکائی نے کتاب السنہ میں یحیٰ بن معین (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) سے کہ اس کو ایک مرد نیک نے کہ میں نے اس قبر سے ہمیشہ آواز اذان دینے کی سنتا ہوں تو معلوم ہوا کہ مرد مومن قبر میں اذان واقامت دے کر نماز پڑھتا ہے اور تلاوت قرآن شریف کرتا ہے یوں ہی کئی سالوں سے روایت ہے کہ انہوں نے بارہا قبرستان سے اذان سنی ہے جو اہل قبور اپنے قبور میں اذان دیتے تھے یونہی قبور سے سورہ یسٰین کا اور سورہ تبارک کا سنے جانا روایات متعددہ سے ثابت ہے اور نقل کی ابن مندہ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے ابی النفر النیشاپوری (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) سے جو کہ صالح اور صاحب ورع وتقوٰی تھے کہا کھودا میں نے قبر کو پس یکا یک بغلی دوسری قبر کی جو اس کے متصل تھی گر گئی دیکھا میں نے کہ ایک جوان خوبصورت عمدہ لباس والا خوشبودار چار زانو بیٹھا ہے اور اس کے گود میں قرآن شریف رکھا ہوا ہے اور وہ تلاوت کرتا ہے قرآن شریف کو بلند آواز سے پس وہ جوان کی نگاہ میرے پر پڑی اور اس نے کہا کیا قائم ہوئی قیامت؟ کہا میں نے نہیں پس کہا وہ میری بغلی تو درست کر دے میں نے جلد وہ بغلی اینٹیں لگا کر درست کر دیا هذا کله من شرح الصدور۔

مترجم کتاب ھذا بھی اپنے شہر کے قبرستان میں باگوش خود ایک قبر سے سورہ تبارک پڑھنے کی آواز سنی ہے

اور مترجم ہذا کہتا ہے کہ میں نے بگوش خود یہاں کے قبرستان میں ایک قبر سے سورہ تبارک کا فصاحت سے پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ الحمدالله علی ذلک

مومن کامل کے انتقال کے وقت اس کے حفظ سے تھوڑا قرآن شریف باقی رہے جائے تو اس کو قبر میں فرشتہ یاد کراتا ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیهِ) رُوِیَ عَنْ زَیْدِ الرَّقَّاشِیُّ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ) قَالَ بَلَغَنِی اَنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا مَاتَ وَقَدْبَقِیَ عَلَیْهِ شَیْءٌ مِنَ الْقُرآنِ لَمْ یَتَعَلَّمَه، بَعَثَ اللّٰهَ اِلَیْهِ مَلَائِکَتِهِ یَحْفَظُوْنَه، مَا بَقِیَ عَلَیْهِ مِنْهُ حَتّٰی یَبْعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ قَبْرِهٖ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیهِ) کہتا ہے مروی ہے زید رقاشی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ) سے کہ پہنچی مجھ کو یہ بات کہ مومن کامل جب انتقال کرے اور تھوڑا قرآن شریف اس کے حفظ سے باقی رہ گیا ہو تو اللہ تعالیٰ روانہ کرتا ہے ایک فرشتہ کو قبر میں کہ وہ یاد لاتا ہے باقی قرآن شریف کو یہاں تک کہ اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے قبر سے۔

وَرُوِیَ عَنْ الْحَسَنِ قَالَ بَلَغَنِیُ اَنّ الْمُؤْمِنَ اِذَا مَاتَ وَلَمْ یَحْفِظِ الْقُرْآن اُمِرَحَفِظْتُه، اَنْ یُعَلِّمَنِی الْقُرْآنَ فِیُ قَبْرِهٖ حَتّٰی یَبْعَثَه اللّٰهَ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَته مَعَ اَهْلِهٖ

اور مروی ہے حسن سے کہ پہنچی مجھ کو یہ بات کہ مومن کامل جب انتقال کرتا ہے اور کامل قرآن کا حفظ نہ کیا تو تو اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے ملائکہ حافظین کو کہ سکھلا دیں قرآن کو یہاں تک اٹھے گا وہ قبر سے ساتھ اس کے اہل کے۔

فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنّ مَنْ طَلَبَ حِفظ الْقُرْآنَ وَمَاتَ فِیُ طَلَبِهٖ قَبْلَ حِفْظِهٖ یَحْفَظُ الْبِقِیَتَةَفِیُ قَبْرِهٖ بِتَعْلِیْمِ الْمَلَائِکَتِه اِیَّاهُ وَاَنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَسْلَبُ عَنْه، تَعْقُلُ الْکَلَامَ

پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ جو شخص قرآن یاد کرنے کے ایام میں انتقال کرے تو اللہ تعالیٰ بواسطہ ملائکہ کے اس کی تعلیم کرتا ہے اس لئے مومن کے دل سے قرآن شریف نہیں مسلوب ہوتا ہے

موتیٰ کو اچھا کفن بہت مرغوب ہے وہ آپس میں فخر کرتے ہیں جیسا کہ زندہ آدمی عمدہ لباس سے خوشی کرتا ہے

اَخرَجَ الْوَائِلِی عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم حَسِّنُوْا اَکْفَانَ مَوتَاکُمْ فَاِنَّھُمْ یَتبَاھُوْنَ بِہٖ وَیَتزَاوَرُوْن فِیْ قُبُوْرِھِمْ

نقل کی محدث والی نے (رسالہ ابانہ میں اور علامہ حارث بن اسامہ نے اپنے سند میں اور محدث عقیلی نے اپنے مسند میں) جابر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اچھا کفن دو اپنے مردوں کو اس لئے کہ وہ فخر کرتے ہیں اس سے اور زیارت کیے جاتے ہیں اسی سے اپنے قبروں میں

قَالَ رِضی اللّٰہِ عَنہ رُوِیَ عَنْ اِبْنِ سِیرِیْنَ قَالَیُحِبُّ الْمَوْتیٰ حُسْنَ الْاَ کْفَانِ وَاِنَّھُمْ یَتزَوَرُوْنَ فِیْ اَکْفَانِھِم

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے مروی ہے (یعنی نقل کی ابن ابی شیبہ نے مصنف میں) ابن سیرین (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) سے کہ اچھا کفن ہونا مردوں کو بہت مرغوب ہے اس لئے کہ وہ اسی کفن سے زیارت کیے جاتے ہیں۔

فَدَل (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) الْحَدِیْثُ عَلیٰ اَنّ الِلْمَوْتی یَتعَارَ فُوْنَ بَعْدَ الْمَوْتَ وَتزَاوَرُوْنَ وَاَنّہ، لاَ یُسْلَبُ عَنْھُمْ ھَذَا الدَّرْکَ وَاَنَّ لَھُمْ الْفَرْحَ وَالْغَیْبِ بِحُسْنِ الثِّیَابِ کَالْاَحْیَاء

پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ موتی بعد انتقال کے دوسرے مردوں سے ملتے ہیں تو انہیں کفنوں سے ان سے ملاقات ہوا کرے گی اور وہ موتی آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے اور ان کو اچھا کفن دینے سے زیادہ خوشی حاصل ہوتی ہے اور وہ بسبب اس کے آپس میں فخر کریں گے جیسا کہ زندہ آدمی اچھے کپڑوں سے خوشی کرتا ہے۔

مردے اپنے زندوں کے حالات اور اعمال بھی دریافت کرتے ہیں

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا عَنِ الشَّعْبِیْ قَالَ اَنَّ الْمَیِّتِ اِذَا وُضِعَ فِیْ لَحْدِہٖ اَتَاہُ اَھْلَہٗ وَوَلَدَہٗ فَسْأَلُوْہُ عَنْ خلف بَعْدَہٗ کَیْفَ فَلَانٌ وَمَا فَعَلُ فَلَانٌ

نقل کی ابن ابی الدنیا نے شعبی سے کہ کہا جب میت صالح یا صالحہ کو قبر میں دفن کرتے ہیں آتے ہیں اس کے پاس اہل و اولاد اس کے جو پیشتر اس کے انتقال کیے تھے، دریافت کرتے ہیں اس سے حالات زندوں کے کہ فلاں شخص کیسا ہے اور فلاں شخص کے اعمال کیسے ہیں۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَجٰی مَنْ مَلَائِکَتِہِ السَّخُطَتِہِ اَتَاہُ اَھْلُہٗ وَوَلَدَہٗ وَیَسْأَلُوْنَ عَمَّنْ خَلَفَھُمْ حَتّٰی یَسْاَلُ الرَّجُلُ عَنْ قَرِیْبَتِہٖ مَافَعَلَتْ زَوْجَتِی فَاِنْ اَخْبَرَہٗ تَزَوَّجَتْ بِزَوْجٍ یَغْتَمُّ بِذٰلِکَ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے مروی ہے رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے جب میت کو دفن کرتے ہیں بعد نجات پانے اس کے ملائکہ سے غضب کے آتے ہیں اس کے پاس اہل اس کے اور اولاد اس کے جو پیشتر انتقال کیے تھے اور زندوں کا احوال دریافت کریں گے یہاں تک کہ دریافت کرے گا جو مرد پیشتر انتقال کیا اپنے قربتدار سے جو اب انتقال ہو کے آیا ہے۔ کیا کرتی ہے میری عورت پس اگر خبر دیا اس نے کہ تیری عورت دوسرے مرد کو نکاح کر لی ہے تو وہ اس کیفیت کو سن کر نہایت غمگین ہوتا ہے۔

فَدَلَّ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) الْحَدِيثُ عَلٰى اَنَّ الْمَوْتَ يَتَشَوَّقُوْنَ بِاَخْبَارِ الْاَحْيَاء كَمَا يَتَشَوَّقُ الْمُسَافِرُ فِي سَفَرٍ بَعِيْدٍ مِنْ اَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ

پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ مردے زندوں کا احوال دریافت کرنے کے لیے بہت شوق رکھتے ہیں جیسا کہ مسافر شوق رکھتا ہے حالات دریافت کا اپنے اہل واولاد کے جب کوئی ایک اپنے شہر سے آتا ہے

مومن کامل نابینا کی آنکھ اسکے انتقال کے وقت بینا ہو جاتی ہے

اَخْرَجَ اِبْنُ عَسَاكِر عَنْ اِبْنِ عَباسٍ (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّه‘ رَدُّ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بَصَرَه‘ حِيْنَ مَات

نقل کی ابن عساکر محدث نے عبداللہ بن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ ان کے آنکھ قریب انتقال کے بینا ہوگئی تھی

﴿ فائدہ ﴾

حضرت عبداللہ ابن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کو اخیر عمر میں بینائی جاتی رہی تھی قریب انتقال پر بینائی آگئی۔

قَال (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) رُوِىَ اَنَّ الْعَبْدَ الْاَعْمٰى اِذَامَاتَ يَرُدُّ عَلَيْهِ بِصَرَه‘ حِيْنَ الْمَوْتَ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے مروی ہے کہ جب بندۂ مومن نابینا ہووقتِ انتقال کے تو اس کی بینائی لوٹا دی جاتی ہے۔

فَدَلَّ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) الْحَدِيثُ عَلَى اَنَّه‘ لَايَكُوْنُ فِى الْآخِرَةِ اَعْمٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحَدٌ ثُمَّ اَخْتُلِفَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ الْاَعْمٰى يَرُدُّبَصْرَه‘ حِيْنَ الْمَوْتِ ثُمَّ فِى الْحَشْرِ يَكُوْنَ اَمْ لَايَكُوْنَ وَالْاَصَحُّ اَنَّه‘ لَا يَكُوْنُ اَعْمٰى بَلْ يَكُوْنُ بَصِيْرًا

پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ آخرت میں مومن کامل اندھا نہ ہوگا۔ اختلاف ہے اس میں

کہ کب مومن نابینا کو وقتِ انتقال بینائی واپس آتی ہے تو آیا روزِ محشر نابینا رہے گا یا بینا۔ صحیح یہ کہ اندھا نہ ہوگا بلکہ بینا ہوگا۔

مومن کامل کو موافق سنت اچھا کفن نہ پہنانے سے ملائکہ اس کو جنت کے کپڑوں سے کفن پہناتے ہیں

اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ عَبَادَةَ بنَ نَسَیَّ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اَبَا بکر رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ اَلْوِ فَاتُ قَالَ لِعَائِشَةَ اِغْسِلی ثَوْبِیْ ھٰذَیْن وَ کَفِّنِیْ بِھِمَا فَاِنَّمَا اَبُوْکِ اَحَدٌ رَجُلَیْن اِمَّا مَکْسُوًّا اَحْسَنَ الْکِسْوَةَ وَاِمَّہَ سَلُوْبًا اَسُوءَ السَّلْبِ

نقل کی احمد (یعنی عبداللہ بن احمد نے رسالہ زوائد الزہ میں) عبادہ بن نسی سے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا بی بی عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا) کو فرمایا کہ ان دونوں میری چادروں کو دھودے کہ میرا کفن ان سے بنائیو اس لئے کہ تمہارے باپ کو معلوم نہیں اس کفن سے عمدہ اللہ کے طرف سے پہنایا جاتا ہے یا یہی کفن نکالا جاتا ہے

﴿ فائدہ ﴾

کسرِ نفسی حضرت ابوبکر صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی

یہ کلام حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کا باوجود مُبَشِّر بِالْجَنَّةِ ہونے کے فقط واسطے کسر نفسی اور تہدید حاضرین وسامعین کے ہے یہ بات کہ اپنا حال خود کو معلوم نہیں

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیہ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْمُوْمِنَ اِذَا لَمْ یُکَفِّنْ بِثَوْبٍ بَلِیْغَةٍ فِی الْحُسْنِ یُکَفِّنُہ، الْمَلَائِکَتُہ، بِاَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی بِشَیَابِ الْجَنَّةِ وَاَنَّہ، الْکَفَنُ الدَّأیمُ

مؤلف (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ جب مومن کامل کو اچھا کفن (موافق سنت) نہیں پہناتے ہیں تو اس کو ملائکہ جنت کے کپڑوں سے کفن پہناتے ہیں حکم الٰہی سے اور یہ ہمیشہ کا کفن ہے

وَھٰکَذَا رُوِیَ اَنَّہ، قَالَ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلاَمُ اِذَا نلھرس کَفَنُ الْمَیِّتِ وَیَمَزُّقُ فِی التُّرَابِ وَلَمْ یُکَفَّنَہ، اَقْرُبَاُوہ، ثَانِیًا اَیْ لَمْ یَتَصَدَّقَ لَہ، ثَانِیًا یُکَفِّنُہ، الْمَلاَئِکَۃ بِثِیَابِ الْحَنۃِ

ایسا ہی مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جب کفن میت کا کہنہ ہو جائے اور مٹی میں پہنچا دے اور اس کے اقربا دوسرا کفن نہ پہنائیں یعنی اس میت کے نام پر کوئی کپڑا خیرات نہ دیں تو ملائکہ اس کو جنت کے کپڑوں سے کفن پہناتے ہیں۔

مومن صالح کی میت کبھی نقل کر جاتی ہے مکان دفن سے اُس مقام پر جہاں قبر کی کشادگی کی انتہا ہے

اَخرَجَ اَبُو نُعَیم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) عَنْ مُسْلِمِ الْجُنْدِی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) قَالَ قَالَ طَاؤسِ لِابْنِہٖ اِذَا اَقْبَرْتَنِیْ فَانظُرْفِیْ قَبرِیْ فَاِنْ لَمْ تَجِدْنِی فَاَ حْمِدَلِلّٰہ تَعَالٰی وَاِنْ وَجَدَتَنِی فَاِنَالِلّٰہِ وَاِنَّاالَیْہِ رَاجِعُوْنَ فَاَقْبرہ، وَلَدَہ، ثَمَّ نَظَرَ فَلَمْ یَجِدْشَیْاً فُرئِیَ فِی وَجْھِہٖ السُّرُوْرُ

نقل کی ابو نعیم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے مسلم الجندی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سے کہ فرمایا علامہ طاؤس تابعی نے اپنے فرزند کو وقت انتقال اپنے جب تو مجھ کو دفن کر دے اور بغلی بند کر دے بعد ایک اینٹ نکال کر مجھ کو دیکھ اگر تو میری لاش کو وہاں نہ پائے بہت بہتر ہے پس اللہ کی حمد کر ساتھ خوشی کے ورنہ پائے میری لاش کو وہیں پس پڑھ تو اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اَلَیْہِ رَاجِعُوْن جب ان کا لڑکا دفن کر کے اپنے باپ کو بغلی سے جھانکا تو ان کی لاش کو

وہاں نہ پایا پس زیادہ خوش ہو کے **الحمدللہ** کہا اور اس کے چہرے سے خوشی کے آثار ظاہر ہوئے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) اَلْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰى نِعْمَتِه وَالتَّرْجِيْعُ عَلَى الْمُصِيْبَتِ فَدَلّٰى الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْمَيّتَ قَدْيُنَقَلُ مِنْ مَكَانِ الدفْنِ اِلىٰ الْمَكَانِ الْوَاسِعِ وَالنَّقْلُ لا يَلُوْنُ غَالِبًا اِلَّا لِلْمُوْمِنِ الصَّالِحِ مِنْ ضِيْقِ اللَّحْد

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے وہ جو طاؤس تابعی (رَضِيَ اللهُ عَنهُ) نے فرمایا کہ **الحمدللہ** کہیں یہ لفظ بوقت خوشی و اظہار شکر یہ نعمت کہا جاتا ہے اور **اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن** بوقت مصیبت کے کہا جاتا ہے پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ تحقیق میت صالح کی کبھی نقل کیے جاتی ہے مکان دفن سے اس مقام پر جہاں قبر کی کشادگی انتہا ہے۔

روایت کفن چور کی

رُوِیَ اَنَّ نَبَّاشَانَبَشَ قَبْرًا فَلَمْ يَجِدُ فِيْهِ مَيْتًا فَارَانِى جَانِبَ الْيَمِيْنِ بَاب فِى الْقَبْرِ قَالَ فَدَخَلْتُ فِيْهِ فَرَأتُ مَكَانًا وَاسِعًا لَمْ اَقْدِرِ مِقْدَارَ سَعَتِهَا وَفِيْهَا عَلَى السَّرِيْرِ شَابٌ وَبَيْنَ يَدَيْهِ خَدَامٌ وَالْحُوْرُ الْعِيْنِ فَجِفْتُ وَرَجَعْتُ فَهَتَفَ لِى هَاتِفٌ لِمَ لا تَسْئَالُ عَنْه، قُلْتُ لَمْ اَقْدِرُ اَنْ اَسْأَلَ فَقِيْلَ اَنَّه، كَانَ تَائِبًا فِىْ شَابِهِ وَ كَانَ يَحْسَنُ الصَّلوٰة

مروی ہے کہ ایک کفن چور نے قبر کھودی اور اس قبر میں میت کو نہ پایا پس نہایت حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا تو ایک دروازہ قبر کے سیدھے جانب پایا کہا اس نے پس اس میں داخل ہوا۔ دیکھا میں نے ایک عمدہ گھر کو کہ میری حدِ نظر تک کشادہ ہے اور اس میں ایک تخت زرین ہے جس پر ایک جوان نہایت تحمل اور زینت سے بیٹھا ہے اور روبرو حوران اور غلمانِ جنت ہیں (جو اس کی خدمت میں مصروف ہیں) پس خوف کیا اور واپس ہوا میں آواز دیا مجھ کو ہاتف غیبی نے اے شخص کیوں تو اسی میت سے حال اس کے عمدگی کا

دریافت نہیں کرتا۔ کہا میں نے مجھ کو پوچھنے کی قدرت نہ تھی۔ کہا ہاتف غیبی نے کہ یہ شخص نمازی تھا عمدہ طور سے نماز ادا کرتا تھا اور باوجود جوان ہونے کے ہمیشہ توبہ واستغفار پڑھا کرتا تھا۔

وَرُوِیَ عَنْ حَمَّادِبْنِ زَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ مِنَ الطَّفَاوَۃِ قَالَ دَفَنَّا مَیِّتًا فَذَھَبْتُ لِاُعَالِجُ شَیْئًا مِنْ قَبْرِہٖ لَمْ اَرَہٗ فِی الْقَبْرِ یَنْقُلُ الْاَ ثُرُ عَلٰی اَنَّ الْمَیِّتَ قَدْیُنْقُلُ مِنَ الْقَبْرِ فَیَکُوْنُ فِیْ مَکَانٍ اَوْسَعُ مِنْہُ

مروی ہے (یعنی نقل کی ابن ابی الدنیا نے رسالۃ القبور میں اور ابوبکر بن المصری نے اپنے فوائد میں) حماد بن زید سے کہ کیا بیان کیا مجھ سے ایک عالم وفاضل جو شہر تقاوت میں رہتا تھا کہ ہم نے ایک مرد صالح کو دفن کیا اور بغلی بند کی جب میں نے اچھا درست کرنے کے لیے اینٹ کھینچی تو دیکھا کہ اس کی میت قبر میں نہیں ہے۔ دلالت کرتا ہے یہ اثر اس پر کہ مرد صالح بتحقیق کبھی نقل کیا جاتا ہے مکان قبر سے اس دوسرے مقام پر کہ وہ قبر کے کشادگی کی انتہا ہے۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ملاحظہ فرمانا جنت میں جعفر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کو ملائکہ کیساتھ اڑتے ہوئے اور حمزہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کو تخت جنت پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے

رُوِیَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ دَخَلْتُ الْبَارِ خَتِہ الْجَنَّۃَ فَنَظَرْتُ فِیْھَا فَاِذَا جَعْفَرُ یَطِیْرُ مَعَ الْمَلَائِکَتِہ وَاِذَا حَمْزَۃُ عَلٰی سَرِیْرِہٖ وَذَکَرْنَا سَامِنْ اَصْحَابِہٖ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)

نقل کی (یعنی حاکم نے) ابن عباس (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے داخل ہوا میں جنت میں شب گزشتہ (یعنی بوقت خواب) دیکھا میں نے جنت میں کہ جعفر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اُڑتا ہے ساتھ ملائکہ کے اور دیکھا میں نے حمزہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کو کہ ٹیک لگا کر تختِ جنت پر بیٹھے ہیں اور ذکر کیے آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) چند اصحاب کرام کے حالات جو انتقال کر چکے تھے۔

شہید اکبر اور شہید اصغر

فَصَحَّ اَنَّ الْمَیتَ یَنْتَقِلُ مِنَ الْقَبْرِ وَقَدْ یَکُوْنُ الْاِنْتِقَالُ اِلَی الْجَنَّةِ اِلَّا اَنَّ ذٰلِکَ لاَ یَکُوْنُ اِلَّا لِلشُّهَدَاءِ الَّذِیْنَ مَاتُوْا فِی الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ وَالْجِهَادِ الْاَکْبَرِ وَهُوَ مُجَاهِدَةُ النَّفْس

پس حدیث سے ثابت ہوا کہ میت کبھی نقل کرتی ہے قبر سے مقام جنت میں۔ یہ بلند مرتبہ خاص شہدا کو ہے۔ شہید دو قسم کے ہیں ایک وہ جو شہید ہوئے جہاد اصغر میں کفار سے جنگ کر کے اور دوسرا جہاد اکبر ہے جو جہاد کرے اپنے نفس سے

ارواح آپس میں ملاقات کرتی ہیں اور نقل کرتی ہیں مقام جنت میں یہ حدیث سے ثابت ہے

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا عَنِ اِبْنِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّهٗ نَزَلَ اِلٰی جَانِبِ قَبْرٍ دَرِّسٍ فَاِذَا جمعته بادینه فَامَرُ رِجُلاً ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ الْاَبْدَانُ لَیْس یَضُرُّ هَاهٰذَا التُّرَابُ شَیْئًا وَاَمَّا الْاَرْوَاحُ الَّتِیْ تَعَاقَبُ اِلٰی یَوْمَ الْقِیَامَته

نقل کی ابن ابی الدنیا نے ابن عمر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ وہ اترے ایسے قبرستان میں جو قدیم تھا

پس دیکھا ایک میت کو کہ سر باہر قبر کے ہے حکم کیا ابن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے اس کے دفن کا ایک شخص نے اس کو دفن کر دیا بعد فرمایا ابن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے ابدان میں میت کے کہ مٹی ان کو نہیں کھاتی ہے اور ارواح ان کے آپس میں ملاقات کرتے ہیں اور ثواب دیئے جائیں گے قیامت کے دن۔

عبداللہ بن زبیر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی روح اللہ عزوجل کے پاس ناز و نعمت سے ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) رُوِیَ عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَا سُمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَكْرٍؓ حِيْنَ صَلَبَ الْحَجَّاجُ ابْنُهَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَاَتَاهَا اِبْنُ عُمَرَ يُعَزِّيْهَا فِيْهَ فَقَالَ يَا هَذِهِ اِتَّقِی اللّٰهَ وَاصْبِرِیْ فَاِنَّ هَذِهِ جُثَّةَ لَيْسَتْ بِشَیْءٍ اِنَّمَا الْاَرْوَاحُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی قَالَتْ وَمَا يَمْنَعُنِی مِنَ الْقَبْرِ وَقَدْ اُهِیَ رَاسُ يَحْيٰی بْنُ زَكَرِيَا عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ بَقَايَا بَنِی اِسْرَائِيْلَ فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰی اَنَّ الْعَذَابَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا لِلْاَرْوَاحُ الثَّوَابُ لَهَا بَعْدَا الْمَوْتِ قَبْلَ الْبَعْثِ اِلَّا اَنَّ الصَّحِيْحَ اَنَّ الْعَذَابَ وَاالثَّوَابَ لِلْاَرْوَاحِ وَالْاَبْدَانِ جَمِيْعًا وَاِنْ صَارَ الْاَبْدَانُ عَظْمًا عَظْمًا وَتُرَابًا

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے مروی ہے صفیہ بنت شیبہ سے کہ تھی میں نزدیک اسماء بنت ابوبکر الصدیق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے اس وقت جو حجان بن یوسف نے عبداللہ بن زبیر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کو سولی چڑھایا تھا۔ پس عبداللہ ابن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے ان کے پاس آ کے تعزیت کی اور فرمایا اس مصیبت پر اے اسماء صبر اختیار کر اور خوف الٰہی مدنظر رکھ یہ حبثہ کچھ چیز نہیں اور ان کے ارواح اللہ کے پاس ناز و نعمت سے ہیں۔ اسماء (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے فرمایا بغیر صبر کرنے کے چارہ نہیں حالانکہ بنی اسرائیل نے خود یحییٰ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) کا سر ناحق اتارا پس ماندگان یحییٰ نے صبر کو اختیار کیا۔

سوال کرنا ایک مجوسی کا امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے اس بارے میں کہ آتش دوزخ کا اثر کفار ومشرکین پر محسوس نہیں ہوتا

كَمَارُوِىَ اَنَّ مَجُوْسِيًا جَآءَ اِلٰى عُمَرَ (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) وَمَعَه' ثَلٰثَةُ رَؤسٍ فَقَالَ يَا عُمَرُ اَنَّ صَاحِبَكُمْ يَعْنِى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَنَّ مَنْ خَرَجَ عَنِ الدُّنْيَا عَلٰى غَيْرِ الْاِسْلَامِ فَاِنَّه' يَحْرُقُ فِى النَّارِ وَيَكُوْنُ فِىْ جَهَنَّمَ وَتلاقَوْلُه' تَعَالٰى النَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًا فَقَالَ عُمَرَ (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) بَلٰى فَاَخْرَجَ الْمُجُوْسِىُّ الرُّؤُسُ الثَّلٰثَته فَقَالَ اِنَّ هٰذَا رَأس اَبِىْ وَهٰذَا رَاْسُ اَخِىْ وَكُلُّهُمْ خَرَجُوْا مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى دِيْنِ الْمَجُوْسِى وَاَنَا اَضَعُ يَدِى عَلٰى هٰذِهِ الرُّؤُسُ وَلا اَرٰى فِيْهِ فَقَالَ عُمَرُؓ لِلْخَامِ اُدْعُ لَنَا الْحَسَنُ يَعْنِى عَلِيًّا كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَه' فَجَاءَ عَلِىٌّ كَرَّمَ اللّٰهَ وَجْهَه' فَقَالَ عُمَرُؓ لِلْمَجُوْسِى اَعِدِ السُّوَالَ فَاَعَادَ فَقَالَ عَلِىّ اِيْتُوْنِى بِحِبْرٍ وَحَدِيْد فَاُتِىَ بِهِ فَقَالَ لِلْمَجُوْسِى ضَعْ يَدَکَ عَلَيْهَا هَلْ تَجِدُ اَثَرَ الْحَرِّ فَوَضَعَ فَقَالَ لا اَجِدُبَلْ هُمَا اَبْرَدَانِ قَالَ عَلِىّ اِضْرِبِ الْحَدِيْد عَلَى الْحَجَر فَضَرَبَ فَخَرجَتِ النَّارُ مِنْ بَيْنَهُمَا فَقَالَ لِلْمَجُوْسِى اَفَتَنْكِرُ اَنْ يَكُوْنُ وَسَطُ هٰذِهِ الرُّؤُسُ نَارٌوَاَنْتَ لا تَجِدُ حَرَّه' فَاللّٰهُ تَعَالٰى قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يَجْعَلَ بَيْنَ اَعْضَاءِ الْمَيِّتَ وَتَرَابُه' نَارًا كَمَا جَعَلَ فِى الْحَجْرِ وَالْحَدِيْدِ بِقُدْرَتِهِ فَلَوْلَمْ تكُنِ الْاَ بْدَانُ فِى الْبَيْنِ لا جَابه' عَلِىُّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهه' بِعَذَابِ الرُّوْحَ وَلَمَّا اِبْتُلِىَ عُمَرُؓ ذٰلِکَ اَنْ يَّدْعُوْ عَلِىّ وَالْاَحَادِيْثُ وَالْاٰثَارُ فِى وَالْاَخْبَارُ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُحْصٰى تَدُلُّ عَلَى اَنَّ الْعَذَابَ بَعْدَ الْمَوْتِ فِى الْقَبْرِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ

لِلْاَبْدَانِ وَالْاَرْوَاحِ جَمِيْعًا وَمَعْنٰى مَارُوِىَ اَنّ هٰذِهِ الْجُثَّةُ لَيْسَت بِشَىْءٍ اَنَّ عَذَابَهَا فِى الظَّاهِرِ فِى الدُّنْيَا لَيْسَتْ يَضُرُّهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى بَلْ هُوَ كَرَامَته' لِلْاَوْلِيَاءَ

جیسا کہ مروی ہے ایک مجوسی نزدیک امیر المومنین حضرت عمر فاروق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے آیا اور اس کے ساتھ تین سر مردوں کے تھے پس اس نے سوال کیا اے عمر کیا تمہارے صاحب یعنی حضرت محمد مصطفیٰ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فرماتے ہیں جو شخص کہ مرگیا غیر اسلام یعنی کفر اور شرک پر جلتا ہے وہ آتش دوزخ میں اور پڑھا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اس آیت کو آتش دوزخ پر پیش کیے جاتے ہیں کفار اور مشرکین صبح اور شام کو عمر فاروق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے اس کے جواب میں کہا ہاں بے شک یہ حدیث سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پس نکالا مجوسی نے تین سروں کو مردوں کے اور کہا یہ سر میرے باپ کا ہے اور دوسرا سر میری ماں کا اور تیسرا میرے بھائی کا۔ یہ تینوں دین مجوسی پر انتقال کر گئے ہیں۔ ان سروں پر میرے ہاتھ کو رکھا ہوں، پس بتحقیق نہیں پاتا ہوں میں کسی قسم کی حرارت کو۔ حضرت عمر فاروق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) یہ تقریر مجوسی کی سن کے اپنے خادم کو فرمایا کہ تو اب ہی جا کر علی کرم اللہ وجہہ کو بلالا۔ خادم نے حضرت علی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کو بلا لایا۔ پس کہا حضرت عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے مجوسی کو دہرا اپنے سوال کو مجوسی نے پھر اسی تقریر کو کہا یہ سن کے حضرت علی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے حاضرین میں سے ایک شخص کو کہا لا و میرے پاس پتھر اور ایک لوہے کے ٹکڑے کو۔ کسی نے لایا۔ فرمایا علی کرم اللہ وجہہ نے اس مجوسی کو رکھ اپنے ہاتھ کو ان دو یعنی پتھر اور لوہے پر ۔پس رکھا مجوسی نے ہاتھ کو۔ کہا علی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کیا تو ان دو پر اثر حرارت کے پاتا ہے۔ کہا اس نے نہیں بلکہ یہ دونوں سرد ہیں۔ فرمایا علی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے مجوسی کو تو غور کر کہ ان دونوں میں بظاہر آگ محسوس نہ تھی جب تو نے ان دونوں کو مارا تو خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت سے

آگ نکالی۔ پس اللہ تعالیٰ قادر ہے اس پر کہ اعضامیت اور مٹی سے آگ نکالے اور جسموں کو کفار اور مشرکین کے ان روحوں کے ہمراہ جلا کر عذاب دے وہ مجوسی لا جواب ہوا اور شرمندہ ہو کے اس جواب کو قبول کر کے واپس چلا گیا۔

عذاب جسم اور روح ہر دو کو ہوتا ہے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عذاب روح اور جسم ہر دو کو ہے اگر عذاب فقط روح کو ہوتا اور جسم کو نہ ہوتا تو حضرت عمر فاروق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) توقف نہ کرتے اور حضرت علی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کے جواب سے صاف ظاہر ہے کہ عذاب جسم اور روح ہر دو کو ہے۔

حدیث سے ثابت ہے عذاب قبر حق ہے

پس احادیث شریفہ وآثار صحیحہ سے ثابت ہے کہ عذابِ قبر حق ہے اور یہ عذاب بدن اور روح ہر دو کو ہے اور وہ جو ایک حدیث میں ہے کہ یہ اجسام کچھ نہیں ہیں۔ مطلب یہ کہ عذاب قبر ظاہر ہے ان کے جسموں پر محسوس نہیں۔ مگر انبیاء کرام واولیاء عظام اپنے آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں اور کانوں سے سنتے ہیں یہ دیکھنا اور سننا ان کا عذاب قبر کو خرق عادت پر محمول ہے اور (اللہ تعالیٰ جو بعض فاسقوں کو دکھلایا ہے واسطے تنبیہ ان کے ہے۔)

☆....☆....☆....☆

باب۴٦

بَابُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَيَدْخُلُ النَّارَ

بیچ اس بات کے کہ کون داخل ہوگا جنت میں
اور کون داخل ہوگا دوزخ میں

جو شخص اسلام پر انتقال کرے وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریگا

اَخْرَجَ جَابِرٌ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ وَلاَ یُشْرِکُ بِہٖ دَخَلَ الْجَنَّتَہ

روایت کی (مسلم نے) جابر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے اور نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ تعالیٰ کے کسی کو داخل ہوگا بہشت میں۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) اَلْمُرَادُ مِنْ لِقَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْقُدُوْمُ اِلَیْہِ وَ الْوُقُوْفُ بَیْنَ یَدَیْہ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے یعنی جو شخص انتقال کرے اسلام پر وہ اللہ کی قربت حاصل کرے گا۔

امت شرک نہ کرے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اللہ تعالیٰ اس کو داخل کرتا ہے جنت میں اگرچہ زنا کرے چوری کرے

رُوِیَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لاَ یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ اِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ

مروی ہے (یعنی بخاری اور مسلم میں) ابی ذر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا رسول خدا (صَلّٰی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جو شخص میری امت سے انتقال کرے اور نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے اس کو داخل کرتا ہے اللہ جنت میں اگر چہ زنا کرے اور اگر چہ چوری کرے یعنی مومن گناہگار ہو تو پہلے عذاب دوزخ میں مبتلا ہو کے پھر قیامت کے دن بعد شفاعت جنت میں داخل ہوگا۔

مشرک ہمیشہ دوزخ میں جلے گا

فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْمُؤْمِنَ الْمُوَحِّدَ لَا بُدَّ اَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃ وَاِنَّ الذَّنْبَ لَا یُؤَبَّدَ ہ، فِی النَّارِ وَ اَنَّ الْمُشْرِکَ لَا بُدَّ اَنْ یَدْخُلَ النَّارَ وَیَخْلِدُ فِیْھَا

پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ مومن موحد ضرور دخول جنت میں ہے گو کہ بسبب گناہ کے ابتدا میں عذاب پائے اور مشرک ہمیشہ دوزخ میں جلے گا۔

حقوق اللہ عزّ وجل اور حقوق الناس کا بیان

اَخْرَجَ مُعَاذُ بْنِ جَبَلٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ کُنْتُ رَدِفَ النَّبِیَّ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عَلٰی حَمَارٍ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہ، اِلَّا مُؤَخَّرَۃِ الرِّحَلُ فَقَالَ یَامُعَاذَ ھَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلَہ، اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ یَعْبُدُوْہ، وَلَا یُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَحَقُ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَا یُعَذِّبَ مَنْ لَا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا اُبَشِّرُبِہِ النَّاسَ قَالَ لَا فَیَتَکِلُوْا قَالَ وَمَامِنْ اَحِدٍ یَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ قَلْبِہٖ اِلَّا حَرَّمَہ، عَلَی النَّارِ

نقل کی (یعنی بخاری اور مسلم نے) معاذ بن جبل (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ انہوں نے فرمایا تھا میں پیچھے بیٹھا نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اوپر سواری گدھے کے نہ تھی۔ درمیان میرے اور

حضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم) کے مگر لکڑی پچھلی زین کی۔ پس فرمایا اے معاذ کیا جانتا ہے تو کیا حق ہے اللہ کا اوپر بندوں اس کے کہ واجب کیا ہے بندوں پر اور کیا ہے حق بندوں کا اوپر اللہ کے کہ لازم کیا ہے اپنے پر ساتھ فضل وکرم اپنے کے۔ کہا میں نے اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے۔ فرمایا پس تحقیق حق اللہ کا اوپر بندوں کے یہ کہ عبادت کریں اس کی اور نہ شریک کریں ساتھ اس کے کسی کو اور حق بندوں کا اوپر اللہ کے یہ کہ نہ عذاب کرے ان کو جو نہ شریک کرے ساتھ اس کے کسی کو۔ کہا میں نے اے رسولِ خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم) کیا نہ خوشخبری پہنچاؤں میں ساتھ اس کے لوگوں کو۔ فرمایا نہ خوشخبری پہنچا ان کو پس بھروسا کریں گے اور عمل کرنا چھوڑ دیں گے اور فرمایا آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم) نے جو کہ گواہی دے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم) بھیجے ہوئے اللہ کے ہیں حرام کی اللہ نے اوپر اس کے آگ دوزخ کی یعنی آگ ہمیشہ کی

﴿ فائدہ ﴾

حدیث مذکور فَيَتَّكِلُوْا تک بخاری اور مسلم میں روایت معاذ مصرح ہے اور قَالَ وَمَا مِنْ اَحدالْحَدِيْثِ تک بروایت معاذ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) مؤلف نے کسی حدیث کی کتاب سے نقل کیا ہے مگر **مسلم** نے اس کو عبادہ بن صامت (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے روایت کیا ہے۔ یہ جو حدیث مذکور میں ہے کہ آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم) نے معاذ کو حدیث بیان کرنے سے منع فرمایا تھا اور انہوں نے کہہ دی اس کا سبب دوسری حدیث میں **بخاری اور مسلم** کے آیا ہے کہ انس (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے فرمایا **فَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذ** (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) **عِنْدَ مَوْتِهِ تَاَثُمًا** پس خبر دی اس بشارت کی معاذ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے انتقال کے وقت سے بچنے گناہ کے اسلئے کہ آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم) نے حدیث کا چھپانا منع فرمایا ہے اور آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم) نے اس لئے منع کی تھی کہ وہ زمانہ ابتداء اسلام کا تھا مبادا کہ لوگ ظاہر معنی پر عمل کر کے عمل کرنا

چھوڑ دیں۔

قَالَ(رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) رُوِیَ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یَدْ خُلْنِیْ الْجَنَّةَ وَ یُبَا عُدنِی مِنَ النَّارِ قَالَ قَدْ سَأَلْتُ عَنْ اَمْرٍ عَظِیْمٍ وَاَنَّه' لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَسَّرَه' تَعْبُدِ اللّٰهِ وَلاَ تُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلوٰةَ وَتُؤتِی الزَّکوٰةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَ تَحجَّ الْبَیْتَ ثُمَّ قَالَ اَلاَ اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ وَالصَّدَقَته تُطْفِی الْخَطِیْته کَمَا یُطْفِی الْمَاءُ النَّارَ وَالصَّلٰوةُ الرَّجُلُ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلَ ثُمَّ تلاَ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعْ حَتّٰی بَلَغَ یَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلاَ اَخْبِرُکَ بَرَاسِ الْاَمْرِ وَعُمُوْدِهٖ وَذَرْوَةِ سَنَامِهٖ فَقُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَاْسِ الْاَسْلاَمَ وَ عُمُوْدُه' الصَّلوٰةِ وَذَرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَاد ثُمَّ قَالَ اَلاَ اَخْبِرُکَ بِمَلاَکِ ذَلِکَ کُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ کُفُّ عَلَیْکَ هٰذَا فَقُلْتَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَنَا لو ا خِذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِهٖ قَالَ ثَکِلَتکَ اُمُّکَ یَا مُعَاذَ هَلْ یُکِبُّ النَّاسِ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اَوعَلٰی مَنَا خِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِد اَلْسِنَتِهِمْ

مروی ہے(یعنی نقل کی احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے)معاذ(رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ کیا میں نے اے رسول خدا کے خبر دو مجھ کو ساتھ اس عمل کے کہ داخل کرے اللہ مجھ کو بہشت میں اور دور رکھے مجھ کو آگ سے۔فرمایا تحقیق پوچھا تو نے ایک بڑے کام کے متعلق اور تحقیق یہ آسان ہے جس پر آسان کرے اللہ اوپر اس کے کہ بندگی اللہ کی اور نہ شریک کرکے ساتھ اس کے کسی کو اور قائم کرے نماز کو اور دے زکوٰۃ اور رکھے روزے رمضان شریف کے اور حج کرے خانہ خدا کا پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تجھ کو دروازے خیر کے یعنی جن کے سبب سے نیکی کو پہنچتا ہے روزہ ڈھال ہے یعنی اس کے سبب سے گناہ اور آگ دوزخ سے بچتا ہے اور خیرات دینا مٹا دیتا ہے جیسے بجھا دیتی ہے آگ کو اور نماز شخص کی درمیان رات

کے یعنی اسی طرح وہ گناہوں سے دو کرتی ہے۔ پھر پڑی یہ آیت اولوالا لباب جدارر کھتے ہیں اپنے پیٹوں کو بستروں سے یعنی رات کے وقت نماز پڑھتے ہیں یہاں تک کہ تلاوت کی حضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے یعملون تک۔ پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تجھ کو سر اس کا اور ستون اس کا اور بلندی کوہاں اس کے کا کہا میں نے ہاں بتائیں یارسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فرمایا سر کام کا اسلام ہے اور ستون اس کا نماز ہے اور بلندی کوہاں اس کی جہاد ہے۔ پھر فرمایا نہ خبردار کروں یعنی تجھ کو ساتھ اس چیز کے کہ مالک اور جڑ ہوان سب کی۔ کہا میں نے بتلائیں اے پیغمبر خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پس پکڑے زبان مبارک اپنی اور فرمایا بند کرتو او پراپنے اس کو پھر کہا میں نے اے نبی خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے کیا تحقیق ہم پکڑے جائیں گے اس چیز سے کہ ہم بولتے ہیں گم کرے تجھ کو تیری ماں۔ اے معاذ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نہیں گرادیں گے لوگوں کو بیچ آگ کے اوپر منہ ان کے یا اوپر ناکوں ان کے مگر باتیں زبانوں ان کے۔

جو شخص شرک نہ کرے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وہ بغیر شک کے داخل ہوگا جنت میں

فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ مَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّتَہ بِلَارَیْبَ وَاَنَّ الذَّنْبَ مَغْفُوْرٌ وَاِیْمَانٍ مِنَ الْکَبَائِرِ اِلَا الشِّرْکَ بِاللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ وَالشِّرْکَ اَنْ یَعْتَقِدَ شَیْئًا مِنَ الْاَصْنَامِ مَعْبُوْدًا اَوْیَعْتَقِدَ شَیْئًا سِوَی اللّٰہِ وَبِلَاآمْرِہٖ نَافِعًا لَہٗ اَوْضَارًا عَلَیْہِ وَشَیْئًا فِی الْحَدِیْثِ عَامٌّ لِاَنَّ النَّکِرَۃَ بَعْدُ النَّفِی یُعَمُّ ابْتَلَاوُہٗ وَالنَّاس غَافِلُوْنَ عَنْہُ

پس دلالت کرتی ہے حدیث اس پر جو شخص کہ انتقال کیا اور نہ شرک کیا اللہ کے ساتھ بغیر شک کے

جنت میں داخل ہوگا اگر وہ گہنگار رہوا آخر اس کے گناہ معاف ہو کے جنت میں داخل ہوگا۔

مشرک کو ہرگز مغفرت نہیں ہے

مگر مشرک کو ہرگز مغفرت نہیں ہے۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق اللہ نہیں بخشتا ہے شرک کو اور بخشتا ہے سوائے شرک کے اور گناہوں کو شرک یہ ہے کہ غیر خدا کو خدا سمجھنا جیسا کہ مشرکین اپنے بتوں کو سمجھتے ہیں یا بتوں کو اپنے شافع سمجھنا یہ ہر دو قسم شرک کے ہیں لوگ اس معنے سے غافل ہیں۔

اَخْرَجَ اَبُو ذَرٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَعَلَیْہِ ثَوْبٌ اَبْیَضُ وَھُوَنَائِمٌ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ وَقَدِ اسْتَقَیْظُ فَقَالَ مَامِنْ عَبْدٍ قَالَ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِکَ اِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّۃَ قُلْتَ وَاِنْ زِنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زِنٰی وَاِنْ سَرَقَ عَلٰی زَغِمَ انْفِ اَبِیُ ذَر

نقل کی (یعنی بخاری اور مسلم نے) ابوذر سے کہ آیا میں پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوپر حضرت کے سفید کپڑا تھا اور وہ سوتے تھے پھر گیا میں پھر آیا میں اس وقت میں کہ جاگے تھے۔ پس فرمایا کہ نہیں کوئی بندہ کہے نہیں معبود مگر اللہ پھر وفات پائے اس پر یعنی اسلام پر مگر کہ داخل ہوگا بہشت میں۔ کہا میں نے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے کہا میں نے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے اوپر خاک آلودہ ہونے ناک ابی ذر رضی اللہ عنہ کے یعنی اس بات کو اگرچہ وہ مکروہ رکھے۔

﴿ فائدہ ﴾

بخاری اور مسلم کی روایت مذکور کے آخر میں یوں ہے بِھٰذَاقَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیُ ذَرٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)

جو شخص منافق نہ ہو اور صدق دل سے کلمہ پڑھے
گو کہ وہ گناہ کبائر کا مرتکب ہوا آخر جنت میں داخل ہوگا

مؤلف (رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) نے اس کو چھوڑ دیا یعنی تھے ابوذر جس وقت کہ یہ حدیث بیان کرتے کہتے اگر چہ خاک آلودہ ہوناک ابوذر کی بار بار ابوذر نے اس لئے پوچھا کہ عجیب جانتے تھے اس بات کو

خارجیوں کا عقیدہ مومن گناہ کرنے سے کافر ہو جاتا ہے

قَالَ (رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ مَنْ قَالَ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لاَ بُدَّاَنْ یَّدخَلَ الْجَنّہ اِنْ لَمْ یَکُنْ مُنَافِقًا وَ کَانَ قَوْلِہٖ مِنْ قَلْبِہٖ وَاَنَّ الْاِیْمَان لاَ یَزُوْلُ بِالْعِصْیَانِ وَلو بِالْکَبَائرِ وَعَلَیْہِ اَھْلُ السَّنَّتِ

مؤلف (رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے یہ حدیث کہ جو کلمہ کو صدق دل سے پڑھے اور وہ منافق نہ ہو گو کہ وہ گناہ کبائر کرے آخر جنت میں داخل ہوگا یہی ہے مذہب اہلسنت و جماعت کا

﴿ فائدہ ﴾

خارجیوں کے پاس مومن گناہ کرنے سے کافر ہو جاتا ہے صغیرہ ہو یا کبیرہ اور معتزلہ کے پاس گناہ کرنے سے نہ کافر ہے نہ مومن یہ دونوں گروہ اہلسنت و جماعت سے خارج ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب نمبر ۴۷

بَابُ التَّوحَتِهِ عَلَى الْمَيِّتَ

میت پر نوحہ کرنے کے بیان میں

میت پر خلاف شرع نوحہ کرنا ممنوع اور حرام ہے

﴿ فائدہ ﴾

نوحہ کہتے ہیں ساتھ آواز سے چیخنا اور بے تحاشا آواز سے رونا اور گریبان چاک کرنا اور منہ پیٹنا اور بال نوچنا یہ ممنوع اور حرام ہے۔ اگر کوئی غم سے روئے اور اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کو بہادے منع نہیں

جیسا کہ بخاری اور مسلم میں ہے جب آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ حالت نزع میں تھے۔ پس آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) رونے لگے اور آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ پس عرض کیا حضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) سے عبدالرحمٰن بن عوف (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے، کیا آپ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) روئے ہو یا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم)، فرمایا تحقیق یہ رحمت ہے۔ پھر روئے آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) اور فرمایا تحقیق آنکھیں روتی ہیں اور دل غمگین ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں اور بخاری و مسلم میں ہے کہ آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) کے نواسے یعنی حضرت زینب (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) کے فرزند (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) جب جانکنی کی حالت میں تھے، اس وقت آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) رونے لگے اور دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔ پس عرض کیا حضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے کیا آپ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) روتے ہیں یا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّم) ؟ فرمایا یہ رحمت ہے پیدا کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں۔ پس رحمت یعنی مہربانی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے مگر رحمت کرنے والوں پر۔ یہ جو حضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا دل غمگین ہے اس میں اشارہ ہے اس کی طرف کہ جو غمگین نہ ہو۔ بسبب انتقال کرنے اپنے ماں باپ یا اولاد کے وہ سنگدل ہے اور جو روئے نہیں وہ بے رحم ہے۔ پس غم کرنا اور رونا نزدیک اہل کمال کے کامل تر ہے نہ یہ کہ مرے اس کے ماں باپ یا اولاد اور وہ ہنستا ہو وہ سنگدل اور بے رحم ہے۔

میت کو عذاب ہوتا ہے بسبب ان کے گھر والوں کے رونے سے اگر وصیت کی میت نے

اَخْرَجَ اِبنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) من نِیْحَ عَلَیْهِ فَاِنَّه، یُعَذِّبُ بِمَا نِیْحَ عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَهْ

نقل کی یعنی بخاری اور مسلم شریف میں حضرت عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا، یارسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے جس پر کہ نوحہ کیا جاتا ہے پس بتحقیق وہ عذاب کیا جائے گا بسبب نوحہ کیے جانے کے دن قیامت کے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ النَّوْحَةَ مَنْهِیٌّ عَنْه' وَاَنَّه' حَرَامٌ فِیْهِ اِثْمٌ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ نوحہ کرنا میت پر منع ہے اور گناہ کا سبب ہے اور یہ فعل حرام ہے

﴿ فائدہ ﴾

یہ جو حدیث بالا میں آیا ہے جس پر نوحہ کیا جاتا ہے بتحقیق وہ عذاب کیا جائے گا یہ اس صورت میں

ہے کہ اس میت نے رونے پیٹنے اور نوحہ کرنے کیلئے وصیت کی ہو جیسا کہ مؤلف خود ذیل میں کہے گا اور در مختار جلد اول باب صلوۃ الجنازہ میں ہے اَنَّمَا یُعَذِّبُ الْمَیِّتُ بِبُکَاءِ اَھْلِہٖ اِذَا اَوصٰی بِذَالِکَ۔ یہ جو میت کو عذاب ہوتا ہے ان کے گھر والوں کے رونے سے بشرطیکہ اس میت نے رونے کی وصیت کی اور ردالمحتار حاشہ درمختار بہ شامی میں اس کی علت یہ بیان کی گئی وَلَاتَزِرُوَازِرَۃٌ وِزرَاُخرٰی قرآن شریف کی آیت ہے یعنی نہیں اٹھاتا ہے کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور اس دلیل کو حضرت بی بی عائشہ صدیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا) نے فرمایا ہے

اللہ تعالیٰ کافر کو عذاب زیادہ کرتا ہے بسبب رونے اس کے اہل کے

جیسا کہ بخاری اور مسلم میں حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت ہے کہ یہ قول حضرت عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کا جب روبرو حضرت عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا) کے بیان کیا گیا، کہا حضرت عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا) نے رحم کرے اللہ تعالیٰ حضرت عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) پر قسم ہے خدا کی رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زیادہ کرتا ہے کافر کو عذاب بسبب رونے اہل اس کے نہ کہ نوحہ کرنے سے اس میت کو عذاب ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا) نے کفایت ہے تم کو قرآن کہ فرماتا ہے لاتزروازرۃ وزرا اخری نہیں اٹھاتا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا۔ مطلب یہ کہ کافر راضی ہوتا ہے ساتھ نوحہ کرنے کے بلکہ بعضے وصیت کر جاتے تھے پس حدیث مذکور کفار پر محمول ہے۔

نوحہ کرنے والی عورت پر خدا تعالیٰ اور ملائکہ اور لوگوں کی لعنت ہے

لَمَّا رُوِیَ اَنَّہٗ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامَ قَالَ النَّائِحَتُہ وَمَنْ حَوْلَھَا مِنَ الْمُسْتَمِعِیْنَ عَلَیْھِمْ لَعَنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَتِہ وَالنَّاسِ

اس لئے مروی ہے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) سے کہ فرمایا نائحہ یعنی نوحہ کرنے والی عورت اور جو اطراف ان کے کھڑے ہیں اور اس نوحہ سے راضی ہیں ان تمام پر لعنت خدا اور ملائکہ اور لوگوں کی ہے۔

میت عذاب پاتی ہے زندوں کے رونے سے

وَرُوِیَ اَنَّہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ لِیُعَذِّبَ بِبُکَاءِ الْحَیِّ اِیْ بِالنَّوْحِ عَلَیْہِ وَمَدْحِہٖ بِرَفْعِ صَوْتٍ وَنُوْعِ غِنَاءٍ وَبَیَانُ ذٰلِکَ اَنَّہٗ کَانَ الْعَادَۃُ بِالْوَصِیَّۃِ بِہٖ فَیُعَذَّبُ بِہٖ لاَنَّ الْمَیِّتَ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ یُوْصِیُ بِہٖ فَھُوَ یَکْرُھُہٗ وَمَا یَکْرَھُہٗ فَفِیْہِ عَذَابٌ لِاَنَّ الْعَذَابَ وِجْدَانُ النَّفْسِ مَا یَکْرَہٗ

اور مروی ہے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) سے فرمایا تحقیق میت البتہ عذاب پاتی ہے رونے سے زندوں کے یعنی نوحہ کرنے سے اور اسکی جھوٹی تعریفیں کرنے سے بلند آواز سے اور ابیات مدحیہ گانے سے تفصیل اس کی یوں ہے اگر اس میت نے نوحہ کرنے کی وصیت کی ہو تو البتہ عذاب پائے گی نوحہ کرنے سے اگر اس نے وصیت نہ کی ہو تو نوحہ کرنے والے گناہ گار ہوتے ہیں۔

وَقِیْلَ مَرَّ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) بِقَبْرِ یَھُوْدِیٍ وَاَھْلُہٗ یَبْکُوْنَ عَلَیْہِ وَیَمْدَحُوْنَہٗ بَالنَّیَاحَۃِ فَمَعْنٰی قُوْلُہٗ بِمَانِیْحَ عَلَیْہِ وَبِبُکَاءِ الْحَیِ اَیْ فِیْ وَقْتِ الْبُکَاءِ وَالنَّیَاحَۃِ عَلَیْہِ وَھُمْ لاَ یَطَّلِعُوْنَ عَلٰی اَحْوَالِہٖ وَاِلَّا لَمَا یَمْدَحُوْنَہٗ.

اور مروی ہے کہ گزرے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) ایک یہودی کی قبر پر اور اس کے لوگ روتے تھے اور جھوٹی تعریفیں کرتے تھے تو فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) نے یہ روتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں اور وہ عذابِ دوزخ میں مبتلا ہے۔

كَمَا رُوِىَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰه عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اِنَّہ' لَيُبْكِى عَلَيْهَاوَ اَنَّهَا لِتُعَذِّبَ فِىْ قَبْرِهَا يَعْنِىْ يَهُودِيَه.

جیسا کہ مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے اس یہودیہ پر کفار روتے ہیں اور عذاب پاتی ہے قبر میں۔

آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کا منع فرمایا نوحہ کرنے سے ان عورتوں کو جنھوں نے حضرت جعفر (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) پر نوحہ کیا

اَخْرَجَتْ عَائِشَةٌ رَضِىَ اللّٰه عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهُ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اِذْهَبْ فَاحْثِ فِىْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ يَعْنِى نِسَاءَ جَعْفَر بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰه عَنْهَ حِيْنَ اَكْثَرَ عَلَيْهِ الْبُكَاءُ قَالَہ' لِرَجُلٍ قَالَ لَقَدْ غَلَبْتَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰه. (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم)

نقل کی (یعنی بخاری اور مسلم نے) حضرت بی بی عائشہ (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا) سے کہ جب غزوہ موتہ میں حضرت جعفر بن ابی طالب (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) شہید ہوئے یہ خبر سن کر ان کے گھر والی عورتوں نے نوحہ وزاری بلند آواز سے شروع کی، آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) وہاں تشریف لے گئے ان کو نوحہ کرنے سے منع فرمایا، تب ایک شخص نے کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی غلبہ کیا عورتوں نے ہم پر یارسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم)، کہا آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے پس ڈال ان کے منہ میں مٹی۔

جو عورتیں نوحہ کرتی ہیں ان کو خاموش کرانا لازم ہے

قَالَ دَلَّ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) اَلْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ اِسْكَانَ النِّسَاءِ عَنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِىْ الْبُكَاءِ وَالنَّهْىُ عَنِ النِّيَاحِ لَازِمٌ مَنْ رَضِىَ بِهٖ فَعَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِهِنَّ وَالسُّنَّتَه' هٰكَذَاوَالنَّاسُ

دَاعُوْنَ بِالْبُكَاءِ اَلْمَنْهِيِّ وَغَافِلُوْنَ عَمَّا هُوَ الْمَامُوْر

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر جو عورتیں نوحہ کرتی ہوں یعنی بلند آواز سے روئیں اور مار پیٹ کرتی ہوں ان کو خاموش کرانا لازم ہے۔ پس جو شخص اس نوحہ سے راضی ہوا اس کو گناہ ہوگا مثل ان کے یہی ہے طریق سنت افسوس ہے ان پر کہ ان احادیث شریفہ کا ہرگز خیال نہیں کرتے اور نوحہ وزاری کرتے ہیں۔

اَخْرَجَ اَبُوْ حَمِيْدِ السَّاعِدِيُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهُ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذِّبُ بِمَانِيْحَ عَلَيْهِ وَاَنَّ اللّٰه تَعَالىٰ وَمَلاَئِكَته، يَلْعَنُ عَلىٰ النَّائحَةِ وَلِلْمُسْتَمِعِيْن

نقل کی ابوحمید الساعدی (رَضِیَ اللهُ عَنهُ) نے کہ فرمایا رسول اللہ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے تحقیق جس پر نوحہ کیا جاتا ہے وہ عذاب کیا جائے گا بسبب نوحہ کئے جانے کے تحقیق اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ لعنت کرتے ہیں نوحہ کرنے والی عورت پر اور جو اس کے سننے والے ہیں، رضا ورغبت سے۔

قَالَ رُوِیَ اَنَّه، لَمَّاتَنُوْحُ النَّائِحَته يُوْخَذُ بِالنَّاصِيَته يُقَالَ لَه، هَلْ كُنْتَ كَذَاوَ كَذَاِنْ كَانَ اَوْصٰى بِهٖ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ يُوْصٰى بِهٖ يُقَالَ لَه، هَلْ كُنْتَ كَذَوَاكَذَا وَهُوَ يَسْتَحْيِيْ وَيَكْرَه، ذٰلِكَ وَيُقَالَ عَلَيْهِ وَمَنْ رَضِيَ بَالنُّوْحَتِه مِنَ النِّسَاءِ فَيُحِبِّيْنَ لَهَا اَوْمِنَ الرِّجَالِ فَيَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْهَايَكُوْنُ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَته.

مؤلف کہتا ہے مروی ہے آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) سے کہ فرمایا جب نوحہ کرتی ہے نوحہ کرنے والی اور اس میت نے نوحہ کرنے کیلئے وصیت کی ہو وہ میت کو اوندھے سر کے بل کھینچیں گے عذاب کریں گے اور فرشتے اس کو عذاب کے وقت کہیں گے کیا تو نے رونے کیلئے وصیت کی پس اب مزا چکھ اس کا اگر میت رونے کیلئے وصیت نہ کی ہو اور یہ اپنے ہی رضا ورغبت سے نوحہ کرتے ہیں تو ان نوحہ

گروں کو عذاب مذکور ہوگا اور فرشتے ان کو عذاب کے وقت کہیں گے کیا تم فلاں میت پر نوحہ نہ کرتے تھے پس اب اس کا مزا چکھو۔ الحاصل جو نوحہ کرے اور یا نوحہ کرنے سے راضی ہو خواہ وہ مرد ہوں یا عورت ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

وَرُوِیَ اَنَّہ' لَا یَقْطَعُ صِلَتُہ الرَّحِمِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنُ فِیْ مَعِیْشَتِھِمُ الْغِنَاءُ وَلَمْ یَمْتَنِعُوْا وَفِیْ مُصِیْبَتِھِمُ النِّیَاحُ وَلَمْ یَنْزَجِرُوْا.

مروی ہے جس نے اپنے خوشی یعنی تونگری میں گانا بجانا اختیار کیا اور گھر والوں نے اس کو اس فعل قبیح سے منع نہ کی اور اس کے فعل سے راضی ہوئے تو ان کی صلہ رحمی یعنی حق قرابت ٹوٹ گئی اور گناہ میں مثل اس کے مبتلا ہوئے ایسا ہی جو کوئی ایک مصیبت پر نوحہ کرے اور ان کے لوگ منع نہ کریں اور اس فعل سے راضی ہوئے وہ بھی حق اپنے قرابت کا بجالاتے بلکہ گناہ میں مثل اس کے مبتلا ہوئے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۴۸

بَابُ سَبْقِ الْكِتَابِ بِالسَّعَادَةِ وَالشَّقَاوَةِ

بیچ آگے لکھی جانے تقدیر ساتھ سعادت اور شقاوت کے

پیدائش انسان کی تحقیق کا بیان

اَخْرَجَ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يَجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَتِهٖ ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَتِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَتً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعَ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ وَرِزْقَهٗ وَشَقِیٌّ وَاَوْسَعِيْدٌ ثُمَّ يَنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَوَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدُكُمْ لَيَعْمَلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰی مَايَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخَلُهَا وَاِنَّ اَحَدُكُمْ لَيَعْمَلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰی مَايَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلِ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا.

نقل کی (یعنی بخاری و مسلم نے) حضرت ابن مسعود (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ حدیث کی ہم کو رسول اللہ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے اور وہ سچے ہیں کئے گئے تحقیق پیدائش ایک تمہارے کی یہ ہے کہ جمع کیا جاتا ہے بیچ پیٹ ماں اپنے کے چالیس دن نطفہ یعنی بصورت نطفہ ہوتا ہے لیکن کچھ تغیر ہوتا جاتا ہے حرارت ہے پھر ہوتا ہے خون جما ہوا مانند اس کے یعنی چالیس دن تک پھر ہوتا ہے ٹکڑا گوشت کا مانند اسی کے یعنی چالیس دن تک پھر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے فرشتہ کو ساتھ چار باتوں کے یعنی بعد ہڈی

گوشت پوست درست ہونے کے پس لکھتا ہے وہ فرشتہ عمل اس کا اور موت اس کی اور روزی اس کی اور بد بخت ہونا یا نیک ہونا اس کا پھر پھونکی جاتی ہے بیچ اس کے روح پس قسم ہے اس ذات کی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اس کے تحقیق ایک تمہارا، البتہ کرتا ہے کام اہل بہشت کے یہاں تک کہ نہیں ہوتا درمیان اس شخص کے اور درمیان بہشت کی مگر ہاتھ بھر یعنی نزدیک ہوتی ہے پس غلبہ کرتی ہے اوپر اس کی سرنوشت اس کی پس کرتا ہے کام دوزخیوں کے سے پس داخل ہوتا ہے دوزخ میں اور تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہے دوزخیوں کی سی یہاں تک کہ نہیں ہوتا درمیان اس کے اور درمیان دوزخ کے مگر ہاتھ پھر بس غلبہ کرتی ہے اس پر سرنوشت اس کی پس کرتا ہے کام بہشتیوں کے سے پس داخل ہوتا ہے بہشت میں۔

کافر کو دوزخی نہ کہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْعِبْرَةِ لِلْخَاتِمَتِه فَلا يَشْهَدُ لِعَمِلِ الْخَيرِ بِالْجَنَّةِ قَطْعًا وَلاَ لِعَامِلِ الشَّرِّ بِالنَّارِ يَقِيْنًا اِلَّا اِنْ يُقَالَ اَنَّه' مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنْ خَتَمَ لَه' بِالْخَيْرِ وَاِنَّه' مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَنْ خَتَمَ بِعَمَلِ اَهْلِهَا.

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ اعتبار خاتمہ کا ہے کوئی مسلمان کو جو زندہ ہو یہ جنتی ہے نہ کہے گو کہ وہ زاہد و عابد ہو معلوم نہیں کہ شائد اس کے بعد وہ کافر ہو جائے اور کوئی کافر کو یہ دوزخی ہے نہ کہے اس لئے کہ وہ شائد مرتے سے پہلے مسلمان ہو جائے۔

انسان نیک بختی اور بد بختی ماں کے پیٹ سے لاتا ہے

اَخْرَجَ اَبُوالدَّرْدَا رَضِىَ اللهُ عَنْهُ اَلسَّعِيْدِ فِىْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَالشَّقِىُّ فِىْ بَطْنِ اُمِهٖ

نقل کی حضرت ابوالدرداء (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے اس حدیث کو جو نیک بخت ہے وہ ماں کے پیٹ

میں ہی سے ہے اور جو بد بخت ہے وہ ماں کے پیٹ ہی سے ہے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) مَعْنىٰ الْحَدِيْثِ اَنَّه، يُكْتَبُ اَنَّه، سَعِيْدٌ اَوْ شَقِيٌّ وَهُوَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ فَيَسْبِقُ عَلىٰ ذٰلِكَ خَاتِمَتُه، عَمَلِهٖ فَكَانَ الْخَاتِمَتُه مُبْهَمَتُهُ وَلِذَا كَانَ الْاَوْلِيَاءُ اَكْثَرَ خَشْيَتَهٗ عَنَ اللهِ تَعَالىٰ.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے معنی حدیث کا یہ ہے کہ لکھا جاتا ہے ملائکہ سے سعید یا شقی کر کے حالانکہ وہ ماں کے ہی پیٹ میں تھا۔ پس سبقت کرتا ہے اس پر خاتمہ اس کے عمل کا۔ پس خاتمہ ہر ایک پر مبہم ہے اسی سبب سے اولیاء کرام بہت خوف رکھتے تھے خاتمہ کا

﴿ فائدہ ﴾

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اکثر خاتمے کے خوف سے رویا کرتے تھے

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) نے تکمیل الایمان میں فرمایا کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اکثر رویا کرتے تھے ان سے رونے کا سبب دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میں خاتمہ کے خوف سے روتا ہوں کہ آیا ایمان سلامت لے جاتا ہوں میں یا نہیں۔

ایمان بسلامت بلب گور بریم

احسنت زهے خوبی و چالاکی ما

انبیاء کرام کبائز اور صغائر سے معصوم ہے

کتب عقائد میں لکھا ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام گناہ کبائر وصغائر سے معصوم ہیں اوران کو خوف خاتمہ کا نہیں سوا انبیاء علیہم السلام کے کوئی معصوم نہیں اور جو صحابہ وتابعین وتبع تابعین واولیاء کرام ہیں

محفوظ ہیں گناہ کرنے سے گو کہ ان کو خوف خاتمہ کا ہے مگر وہ محفوظ ہیں اللہ تعالیٰ کی عنایت سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ آگاہ رہو کہ تحقیق اولیاء اللہ تعالیٰ کے نہیں خوف ہے اوپر ان کے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

صحابہ تابعین اور تبع تابعین اور اولیاء کرام گناہوں سے محفوظ ہیں

اَخْرَجَ اَبُوْذَرٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سَعِیْدُ الْاٰخِرَةِ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَشَقِیُّ الْاٰخِرَةِ وَهُوَ لَا یَتَغَیَّرُ اَمَّا سَعِیْدُ الدُّنْیَا قَدْ یَشْقِیْ فَیَدْخُلُ النَّارَ وَشَقِیُّ الدُّنْیَا قَدْ یَسْعُدُ فَیَدْخُلُ الْجَنَّةَ.

نقل کی حضرت ابوذر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے جو سعید ہے وہ ماں کے پیٹ ہی سے ہے اور جو بدبخت ہے وہ ماں کے پیٹ ہی سے ہے اور جو دنیا میں ہے کبھی شقی ہو کر آخر وقت دوزخ میں داخل ہوتا ہے اور جو دنیا میں شقی ہے آخر وقت کبھی سعید ہوتا ہے پس داخل ہوتا ہے جنت میں۔

جو شخص دنیا میں سعید ہے کبھی شقی ہو جاتا ہے اور جو شخص شقی ہے کبھی سعید ہو جاتا ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) مَعْنَی الْحَدِیْثُ اَنَّ الرَّجُلَ یَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلَ الْجَنَّته وَسَعِیْدٌ فِیْ الدُّنْیَا اِلَّا اَنَّه، قَدْ یَسْبِقُ عَلَیْهَ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ اٰخِرَ عُمْرِهٖ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَیَشْقِیْ وَیَدْخُلُ النَّارِ وَاِنْ الرُّجُلَ قَدْ یَعمَل بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَهُوَ شَقِیٌّ فِیْ الدُّنِیَا اِلَّا اِنَّه، قَدْ یَسْبَقُ عَلَیْهِ الْکِتَابِ فَیَعْمَلُ اٰخِرَ عُمْرِه بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیَسْعَد وَیَدْخُلُ الْجَنَّةِ فَسْعَدُالدُّنِیَا یَتَغَیَّر وَاِنَّه، کَانَ شَقِیَا فِیْ الْآخِرة فَلَم یَتَغَیَّر وَکَذَا الْشَقِیُّ.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) نے کہا معنی حدیث کا یہ ہے کہ آدمی ابتداء عمل کرتا ہے جنت کے کاموں

سے اگر کتاب اللہ میں یعنی تقدیر میں اس کی شقاوت لکھی گئی ہووہ آخر کافر ہوجائے گا اور شقاوت اختیار کر کے دوزخ میں داخل ہوگا اور آدمی ابتداء عمل کرتا ہے دوزخ کے عملوں سے اگر کتاب اللہ یعنی تقدیر میں اس کے سعادت لکھی گئی ہووہ آخر مسلمان ہوگا اور کام نیکی کے کر کے جنت میں داخل ہوگا مطلب یہ کہ اعتبار خاتمہ کا ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۴۹

بَابُ صِفَتِه اَرْوَاحَ الْمُوتٰی

بیچ احوال ارواح موتٰی کے کہ بعد انتقال کے روحیں کہاں ہوتی ہیں

روحیں شہیدوں کی سبز پرندوں میں ہوتی ہیں اور عرش کے نیچے قندیلوں میں جگہ پکڑتی ہیں

اَخْرَجَ اِبْنُ مَسْعُوْدَ رَضِی اللّٰہ عَنہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اَنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤمِنِیْنَ طَیْر خِضُر تَعَلَّقَ مِنْ شَجَرَۃِ الْجَنَّتِہِ ھٰذَا اَذْکَرہ' اِلَّا قُلِیْشِیّ وَاخْتَصَرہ'.

نقل کی محدث اقلیشی نے حضرت عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے مومنین یعنی شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں میں ہوتی ہیں جو جنت کے درختوں کی سیر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا سوال کرنا شہیدوں اور رُوحوں سے

وَالرِوَّایَتُہ اَنَّ اَرْوَاحھُمْ فِیْ جَوْفِ طَیْرِ حِضَرٍ لَھَا قَنَادِیْل مُعَلَّقَتہُ بِالْعَرشِ تَسْرَحُ مِنُ الْجَنَّتِہ حَیْثُ شَاءَ تُ ثُمَّ تَاوِی اِلٰی تِلْکَ الْقَنَادِیْلَ فَاطَّلَعَ اِلَیْھِم رَبُّھُم اِطّلاعَہ' فَقَالَ ھَلِ تَشْتَھُوْنَ شَیْئًا قَالَوْا اِیْ بِشَیءِ تَشْتَھِیْ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّتِہ حَیْثُ شَاءَ فَفَعَلَ ذٰلِکَ رَبُھُمْ بِھِم ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاُوااَنَّھُم لَنْ یَترکُوْا اَنْ یَسْألُوْا قَالُوْا یَارَبِّ نُرِیْدُ اَنْ تُرد اَرْوَاحَنَا فِیْ

اَجْسَادِنَا حَتّٰی نَقْتُلُ فِیْ سَبِیْلِکَ مَرَّۃً اُخْرٰی فَلَمَّا رَاٰی اَنْ لَیْسَ لَھُم حَاجَۃٌ تَرَکُوْا

اور ایک روایت میں آیا ہے شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں میں ہوتی ہیں اور عرش کے نیچے قندیلوں میں جگہ پکڑتا ہے اور بہشت کے میوے کھاتے ہیں جس جگہ چاہتے ہیں پھر ان قندیلوں میں جگہ پکڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی خواہش دریافت کرنے کیلئے کہتا ہے کیا چیز تم چاہتے ہو وہ کہتے ہیں کون سی چیز ہم چاہیں، ہم جنت کی سیر کرتے ہیں اور میوے کھاتے ہیں جو چاہتے ہیں اس طور پر اللہ تعالیٰ ان کو تین بار پوچھتا ہے ہر گاہ وہ دیکھتے ہیں کہ ان سے اللہ تعالیٰ بار بار سوال کرتا ہے تب کہتے ہیں اب رب ہم چاہتے ہیں یہ کہ پھیر دے تو ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں کہ ہم جہاد کر کے پھر دوسری مرتبہ شہید ہو جائیں۔ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے سوائے شہادت کے پھر ان کو دوسری خواہش نہیں۔ ان کے سوال سے باز رہ جاتا ہے پھر وہ ارواح سیر کرنے لگتی ہیں۔

جہاد اکبر اور جہاد اصغر کس کو کہتے ہیں

قَالَ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) اَلْمُرَادُ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الشُّھَدَاءُ وَلَا یَبْعَدُ اَنْ یُرَادُ بِہٖ اَعَمُّ مِنْ اَنْ یَکُوْنُ شَھِیْدًا فِیْ الْجِھَادِ الْاَصْغَر اَوِلْجِھَادِ الْاَکْبَر وَھُوَ الرِّیَاضَۃُ.

مؤلف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتا ہے مراد مومنوں سے حدیث مذکور میں شہیدان ہیں اور یہ شہادت عام ہے اس سے کہ شہید ہوں جہادِ اصغر میں یا شہید ہوں شہیدِ اکبر میں۔ جہاد اصغر وہ ہے کہ جو کفار سے جنگ میں شہید ہو اور جہاد اکبر وہ ہے جو اپنے نفس کو ریاضت سے مارے۔

شہیدوں کی ارواح بواسطہ پرندوں کے اُڑتے ہیں

کیونکہ یہ شباہت ملائکہ کی ہے

وَلَا يُقَالُ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) اِنَّهُمْ يُفْهَمُ مِنَ الْحَدِيْثُ التَّنَاسَخُ لِاَنَّ الْمُرَادَ اَنَّهُم يَطِيْرُونَ بِالْاَجْسَادِ الرُّوْحَانِيِيَه وَلِبَاسُهُم خِضَرٌ لِاَنَّه مُبْتَهَجُ اَلْوَانِ الْمَلَائِكَتِه لَا اَنَّهُم حَقِيْقَتُه صُوْرَةِ الطُّيُوْرِ الْحَيْوَانِيَّتِ وَمَا قِيْلَ اَنَّ الْمَنْهِيَّ التَّنَاسُخِ الْمَرْجُوْعِ اِلَى الدُّنْيَا وَاٰخِرَ الْحَدِيْثُ بِاِيَاهُ فَهُوَ زَيْفٌ.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کتاب کہتے ہیں کہ ان حدیثوں سے کوئی جواز تناسخ کا خیال نہ کرے اس لئے مراد حدیث سے یہ ہے کہ روحیں شہیدوں کے سبز پرندوں کے شکم میں داخل ہوتی ہیں واسطے شباہت ملائکہ کے ہے کیونکہ ملائکہ اڑتے ہیں اور ایسا ہے یہ روحیں بواسطہ پرندوں کی اڑتی ہیں تو شباہت ملائکہ کی حاصل ہوئی نہ یہ کہ وہ روحیں پرندے بن کر جنت میں سیر کرتے ہیں اور بعض نے سوال مذکور کے یہ جواب دیئے کہ تناسخ ممنوع وہ ہے کہ انسان کی روح عالم دنیا میں دوسرے اجسام میں نمودار ہو۔ اگر عالم آخرت میں روحیں انسان کے پرندوں میں داخل ہوں تو تناسخ نہیں۔ یہ جواب بھی عمدہ ہے۔

انسان کی بزرگی تبدیل لباس حیوانیت سے زائل نہیں ہوتی ہے

لِاَنَّه لَا شَکَّ اَنَّ صُوْرَةَ الطُّيُوْرِ الْحَيْوَانِيَةِ مَشَابِه جَنْبَ صُوْرَةِ الْاِنْسَانِ لِقَوْلِه تَعَالٰى لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِي اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ. فَلَا يَحْصُلُ الْكَرَامَتِهِ الْمَسُوْقَ اِلَيْهَا الْحَدِيْثُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِى آدَم.

اس لئے شک نہیں ہے اس میں کہ روحیں انسان کے پرندوں میں داخل ہونے سے پرندے نہیں کہلاتے بلکہ طیوریت ایک لباس ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا تحقیق پیدا کیا ہم نے انسان کو عمدہ صورت میں پس انسان کی بزرگی نہیں زائل ہوگی تبدیلی لباس حیوانیت سے اور کہا اللہ تعالیٰ نے تحقیق مکرم اور معظم کیا ہم نے بنی آدم کو۔

اَخرَجَ اَبُو رَافِعَ رَضِی اللّٰہ عَنہ، اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) قَالَ اَنْ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ طَیرٍ خَضرٍ تَعَلُّق فِی ثمار الْجَنَّتِہ ثُمَّ تلاعند رَبِّھُم یرزقُون.

تحقیق حضرت ابورافع (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) روحیں مومنین یعنی شہیدوں کے بیچ سبز پرندوں کے ہیں جو میوہ کھاتے ہیں جنت کا اور تلاوت کئے اس آیت کو عند ربھم یرزقون اپنے رب کے پاس رزق پاتے ہیں۔

شہیدوں کی روحیں جنت میں رزق پاتی ہیں قیامت کے آگے بھی

قَالَ (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ اَرْوَاحَ الشُّھَدَاءِ ترزق مَنُ الْجَنَّتِہ قَبْلَ الْقِیَامَۃِ اَمَّا ھٰذَا الدَّخُولُ فِی الْجَنَّۃِ وَالرِّزَق مِنھَا لَیْسَ عَلٰی مَاھُوَ الْمَوعُوْدَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ بَعْد الْحَشَر بَلْ ھُوَ ادنا کَمَارِ ءِ الدِارَ واَخْصَار اَنْمُوذَج النَعِیم لصَاجِھا.

مؤلف (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر روحیں شہیدوں کے رزق پاتے ہیں۔ جنت میں آگے قیامت کے بھی اور یہ نعمت موقوف قیامت پر نہیں ہے بلکہ بعد قیامت کے اور نعمتوں کی زیادتی ہے جیسا کہ ان کو جنت بتلانا بحسب خواہش ان کے اور تمام نعمتوں کا موجود کر دینا وقت خواہش کے۔

اَخرَجَ اَبُوسَعِیداَبُخدُرِی رَضِی اللّٰہ عَنہ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اَرْوَاحَ الْمُؤمِنِیْنَ فِی جَوفِ طَیْرَ خَضر لَھَا قَنادِیْلَ مَعلُقَتہ بَالْعَرْشِ تَسرحَ مَنُ الْجَنَّۃِ فَتاکُلُ مَنْ ثَمَارِھَا جَیْتِ شَاءَ تُ ثُم تَاوی الٰی تلک الْقَنادِیْلَ.

روایت ہے حضرت ابوسعید خدری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے روحیں مومنین یعنی شہیدوں کے سبز پرندوں میں ہیں اور عرش کے نیچے قندیلوں میں جگہ پکڑتے

ہیں اور جنت کی سیر کرتے ہیں اور میوہ کھاتے ہیں جس جگہ چاہتے ہیں پھران قندیلوں میں جگہ پکڑتے ہیں۔

انبیاء کرام، اولیاء عظام مومنین مجرمین زنا کار اور کفار وغیرہما کی ارواح کا رہنے کے مقامات کا بیان

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیْثَ عَلٰی اَنَّہٗ قَیْدُ الاَرْوَاحَ الْمُؤمِنِیْنَ بَعَد الْمَوْتِ اَلاَّ اَنَّ الْمُرَادَمِنْھُمُ الْخَوَاصَّ کَالاَوْلِیَاء وَالشُّھَداءِ لَا الْعَوامِ فَانَ اَرْوَاحَ عَوَامِ الْمُؤمِنِیْنَ فِی عِلّیِینَ عَلَیھِمُ وَلَایَحْبُسوُھَمُ وَیُرسِلُونَھُمُ فِی بَعْضِ الْاَوْقَاتِ الْفَاضِلَۃِ بِامْرِ اللّٰہ تَعَالٰی.

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا دلالت کرتی ہے حدیث اس پر یہ جو بلند مرتبہ ہے مخصوص ہے واسطے اولیاء کرام اور شہیدوں کے اور روحیں عوام مومنین کے جو جنتی ہیں عرش کے نیچے مقام علیین میں رہتے ہیں۔ اس طور سے کہ ملائکہ ان کے روحوں کو مقید کر کے بعض اوقات فاضلہ میں حکم الٰہی سے چھوڑتے ہیں

﴿ فائدہ ﴾

علامہ جلال الدین سیوطی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے **شرح الصدور** کے باب **مقر الارواح** میں فرمایا۔ واضح ہو کہ ارواح موتی کے مقام میں احادیث مختلف وارد ہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ اختلاف بسبب تفاوت مراتب کے ہے۔ روحیں انبیاء کرام کی اعلیٰ علیین میں رہتی ہیں اپنے مرتبوں کے موافق اعلیٰ علیین تمام بہشتوں سے اعلیٰ بہشت ہے جو مقام انبیاء ہے جیسا کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَالِہٖ وَسَلَّم) نے ان تمام کو شب معراج میں اعلیٰ علیین میں دیکھا تھا اور روحیں بعض شہیدوں کی سبز پرندوں میں بہشت کے ہیں جو سیر کرتے ہیں

اور میوے جنت کے حسب خواہش کھاتے ہیں اور روحیں بعض شہیدوں کی جنت کے ایک مقام میں مقید ہیں ہرایک مقام پر تماشہ جنت کا دیکھنے کیلئے ملائکہ نہیں چھوڑتے یہ وہ شہید ہیں جو دنیا میں غیروں کا قرض اور حق اپنے سر رکھے تھے اور اپنے کو ان کے حقوق سے فارغ نہیں کئے تھے اور بعض کے روحیں قبر سے مقام علیین یعنی عرش کے نیچے سیر کرتی ہیں اور جنت کا سیر ان کو ہمیشہ میسر نہیں ہوتا بلکہ کبھی ہوتا ہے اور بعض مجرمین کے روحیں اپنے قبروں میں مقید ہیں جو وہیں اس کو عذاب ہوتا ہے اور بعض کے روحیں فقط زمین پر مقید ہیں نہیں چڑھ سکتے ہیں مقام علیین یعنی عرش کے نزدیک اور بعض کے روحیں تنور میں مقید ہیں جو وہیں جلتے ہیں یعنی ان کے روحیں دوزخ میں مقرر ہیں جیسے زناکاروں کی روحیں اور بعض کفار کی روحیں دوزخ سجین میں ہیں جو وہیں عذاب پاتے ہیں اور بعض کی روحیں دوسرے قسم کے دوزخ میں مقید ہوکر عذاب پاتے ہیں اور بعض کفاروں کو قبر میں ہی عذاب ہوتا ہے ان کی روح ان کے قبور میں مقید ہے مگر ان سب روحوں کو ان کے اجسام سے تعلق ہے یعنی جو نعمت اور عذاب ہوتا ہے روح اور بدن دونوں پر ہوتا ہے نہ فقط روح کو جیسا کہ اعتقاد اہل سنت و جماعت کا ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۵۰

بَابُ عِلْمِ الْمَوْتٰی بِزُوَّارِهِمْ وَرُؤْيَتِهِمْ لَهُمْ

بیچ جاننے مردے کے زیارت کرنے والوں کو اور دیکھنا

مردوں کا زیارت کرنے والوں کو سماع موتٰی حق ہے

اَخْرَجَ ابْنُ اَبِی الدُّنْیَا فِیْ کِتَابُ الْقُبُوْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) مَامِنْ رَجُلٍ یَزُوْرُ قَبْرَ اَخِیْهِ وَیَجْلِسُ عَلَیْهِ اسْتَانَسَ وَرَدَّ عَلَیْهِ حَتّٰی یَقُوْم

نقل کی بن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں حضرت عائشہ صدیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا) سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے نہیں کوئی شخص جو اپنے بھائی کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے قبر کے نزدیک بیٹھے مگر وہ مردہ خوشحال ہوتا ہے اور اُنس کرتا ہے سلام کا جواب دیتا ہے جب تک زیارت کرنے والا اٹھ کر اس سے جدا ہو۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیهِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْمَیِّتِ لَه' دَرکٌ یَسْمَعُ مَایَقُوْلُ لَه' الْحَی عَلٰی قَبرِهٖ وَیُجِیْبُه'

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیهِ) کہتا ہے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اس پر میت کا سماع حق ہے جو زندہ نزدیک قبر کے بولے گا اس کو میت سن کر جواب دیتی ہے۔

زندوں اور مردوں سے مدد مانگنا جائز ہے

رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اِذَا اَمَّرَ االرَّجُلُ بِقَبْرِ اَخِیْهِ یَعْرَفُه، فَلَوْ سَلَّمَ عَلَیْهِ رَدَّ عَلَیْهِ الْجَوَابَ فَاِذَا کَانَ الْمَیِّتِ یَسْمَعُ وَیَرُدُ الْجَوَابَ بِالسَّلَامِ وَهُوَ دُعَاءٌ بِالْخَیْرِ لَا یَبْعَدُ مِنْهُ الْاِعَانَةُ فِیْ شَانِ الْحَی.

مروی ہے (یعنی نقل کی ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں) حضرت ابوہریرہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے جب جاتا ہے کوئی ایک آدمی قبر پر اپنے بھائی کو پہچانتا ہے وہ مردہ زائر کو اور سلام کیا زائر نے تو اس پر جواب دیتا ہے وہ مردہ سلام کا اور اس کا جواب دینا گویا دعائے خیر کرنا ہے۔ پس زندہ کا مدد مانگنا مردوں سے جائز ہے۔

اَخْرَجَ اَبْنُ الْبِر عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) مَا مِنْ اَحَد یَمُر بِقَبْرِ اَخِیْه الْمؤمِنَ کَانَ یَعْرِفُه، فِیْ الدَّنِیَا فَیُسَلِّم عَلَیْهِ اِلَّا عَرَّفَه وَرَدَّ عَلَیْهِ السَّلَام صَحَّحَه، عَبْدُالْحَق.

نقل کی ابن عبدالبر نے استذکار و تحمید میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے جب جاتا ہے کوئی ایک آدمی قبر پر اپنے بھائی مسلم کے اور اس کو پہچانتا تھا دنیا میں اور سلام کیا اس پر اگر پہچانتا ہے وہ مردہ اس کو اور جواب دیتا ہے اس کے سلام کا اور محدث عبدالحق (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیه) نے اس حدیث کی صحت کی ہے۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی شفاعت، شفاعت کبریٰ ہے اور دوسروں کی شفاعت، شفاعت صغریٰ ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْمَيِّتَ يَعْرِفُ زَائِرَه، وَيَدْعُوْلَه، بَالْخَيْرِ لَّانِ السَّلَامَ دُعَاء فَيَصُحُ الْاِسْتِعَانَتَهٖ مِنْهُ اِلَّا اَنَّه قِيْلَ لَا يَكُوْنُ الْاِعَانَتَه، اِلَّا مِنَ الْخَوَاصِ وَهُمْ يَشْفَعُوْنَ بِاِذْنِهٖ تَعَالٰى كَمَا فِیْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ میت پہچانتی ہے زیارت کرنے والے کو اور دعا کرتا ہے اس کو نیکی کا اس لئے کہ مردہ جواب سلام کا دیتا ہے تو اس کیلئے دعا خیر کرتا ہے۔ پس زندہ لوگوں کا مردوں سے مدد مانگنا جائز ہے۔ حدیث میں وارد ہے کہ اعانت کرنا خواصوں سے چاہیے یعنی اولیاء وانبیاء۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی شفاعت کبریٰ ہے اور دوسری کی شفاعت صغریٰ ہے۔

جمعہ کے دن اور جمعہ سے ایک دن پہلے ایک دن بعد مردے زیارت کرنے والوں کو پہچانتے ہیں

اَخْرَجَ اَبْنُ اَبِی الدُّنْيَا عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ وَاسِع قَالَ بَلَغِنِی اَنَّ الْمَوْتٰى يَعْلَّمُوْنَ بِزَوَارِهِمِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمًا قَبْلَه، وَيَوْمًا بَعْدَه،.

اور روایت کی ابن ابی الدنیا نے محمد بن واسع رحمتہ اللہ علیہ سے فرمایا مجھ کو خبر پہنچی ہے بلاشبہ جمعہ

کے دن اور جمعہ سے ایک دن پہلے ایک بعد مردے زیارت کرنے والوں کا پہچانتے ہیں۔

وَرُوِیَ عَنِ الضَّحَاکِ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرً یَوْمَ السَّبْتِ قَبْلِ طُلُوْعِ الشَّمْسِ عَلِمَ الْمَیِّتِ بِزِیَارَتِ وَیَسْمَعُ مَایَقُوْلُ عَلَیْهِ قِیْلَ لَهٗ کَیْفَ ذٰلِکَ قَالَ لَمَکَانَ فَضْلِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

اور روایت کی ہے ضحاک رحمتہ اللہ علیہ سے کہ فرمایا جو شخص شنبہ کے دن آفتاب نکلنے سے پہلے کسی قبر کی زیارت کرے مردہ اس سے خبردار ہوتا ہے لوگوں نے ضحاک رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا اس کا سبب کیا ہے فرمایا جمعہ کے دن قرب واتصال زیادہ ہوتا ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

فَافَادَالْحَدِیْثُ اَنَّ الْمَیِّتِ اِذَا کَانَ یَسْمَعُ کَلَام الْزوَارِ وَیَعْرِفُ اَحْوَالَهُمْ لَا یَبْعُدُ اَنْ یُعَیْنَ الْمُتَحَیَّرُ فِیْ اَمْرِهٖ اِنْ کَانَ لَهٗ ذٰلِکَ الْمَکَانُ عَنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی.

فائدہ دیتی ہے حدیث اس پر کہ میت زیارت کرنے والے کے کلام کو سنتی ہے اور پہچانتی ہے زائر کے احوال کو اگر وہ زائر کسی کام میں متحیر ہو اور اس موتی سے استعانت چاہے اگر وہ موتی مقبول الٰہی ہو مانند اولیاء وصلحاء وشہداء کے تو اس کیلئے دعا مانگتے ہیں اور استعانت چاہتے ہیں۔

رُوِیَ فِیْ الْاَخْبَارِ اَنَّ الْاِنْسَانِ اِذَا یَصْعُبُ عَلَیْهِ اَمْرِ فَیُنَادِیْ وَلِیًّا مِنْ اولِیَاء اللّٰهِ تَعَالٰی فَاِنْ کَانَ حَیًا یَسْمَعُه الرِّیْحِ طُرْفَتَ الْعَیْنَ اَو یَعْلَمُه الْوَلّٰی بِکَشْفِ الْقُلُوبِ وَاِنَ کَانَ مَیْتًا فَیَسْمَعُهُ الْمَلَائِکَتِه یَعِیْنُ لَهُ بِالشَّفَاعَةِ عِنْدَاللّٰه تَعَالٰی وعَلَیْهِ الْمَشَائِخ.

حدیثوں میں آیا ہے تحقیق جب انسان کو کوئی سخت امر پیش آئے دینی یا دنیوی کی اس کو چاہئے کہ استعانت چاہے کسی ایک ولی سے اولیاء اللہ سے اگر وہ ولی حیات سے ہوں تو ان کو ہوا یہ استعانت پہنچا دیتی ہے یا ولی اپنے کشف سے پہچان لیتے ہیں اور اس کے طرف متوجہ ہو کے مدد کرتے ہیں اگر وہ ولی ان میں

سے ہیں جو پیشتر انتقال کر گئے ہیں۔ پس یہ کیفیت ملائکہ اس ولی کو سناتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی استعانت کرتے ہیں اسی پر اتفاق ہے علماء وعرفاء کا۔

روح کا جسم میں واپس آنا مقام قبر میں احادیث صحیحہ سے ثابت ہے

تَنبِیہ قَالَ السُّبکِیُ (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) عَوْدُ الرُّوْحُ اِلَی الْجَسَدِ فِی الْقَبْرِ ثَابِتٌ فِیْ الصَّحِیْح لَسَایَر الْمَوْتیٰ فَضلا عَنْ الشَّھدَاءُ وَانَّمَا النَّظر فِیْ اِسْتِمْرَارھَا فِیْ الْبَدَنِ وَفِیْ اَنَّ الْبَدْنَ یُصِیرُ حَیًّا کَحَیَاتِہ فِیْ الدُّنِیَا اَوْ حَیًّا بِدُوْنَھَا وَھِیَ حَیْثُ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی فَاِنِ مُلازِمَۃالْحَیوَاۃِ لِلرُّوْحِ اَمْرٌ عَادِیٌ لا عَقلِی لِھٰذَا اَیُ الْبَدْنُ یَصِیرف حَیًّا کَحَیَاتِہِ فِیْ الدُّنِیَا مِمَّا یَجوزہ' الْعَقْل فَاِنَ ضَحَّ بِہِ سَمعَ وَاَتُبعُ وَقَدْ ذَکَرہ' جَمَاعَتُہ' مِنَ الْعُلَمَاء وَیَشْھَدُ لَہ' صَلٰوۃُ مُوْسٰی عَلَیہِ السَّلاَمَ فِیْ قَبْرِہٖ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ تَستَدْعِیْ جَسْدًا حَیًّا وَکَذٰلِکَ الصِّفَاتُ الْمذْکُوْرۃُ فِیْ اِلانَبِیَاء لَیْلَۃَ الْاَسْرَاءِ کُلُّھَا صِفَاتُ الْاَجْسَامِ وَلَا یَلْزَمُ مِنْ کَوِنِھَاحَیَواۃَ حَقِیقَۃً اَنْ یَکُوْنُ الْاَبدانُ مَعَھَا کَمَا کَانَتْ فِی الدُّنْیَا بِصَفَتِہ اِلاحتِیَاج اَلٰی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَغَیْرَ ذٰلِکَ مَنْ صَفَاتِ اِلَّاجسَامِ الَّتی تُشَاھِدُھَا بَلْ یَکُوْنُ لَھَا حُکَمٌ اٰخر قَبْلَ الدُّخُوْل فِی الْجَنَّۃِ.

امام سبکی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے فرمایا روح کا جسد میں واپس آنا مقام قبر میں احادیث صحیحہ سے ثابت ہے علاوہ شہیدوں کے یہ متفق علیہ ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ آیا روح ہمیشہ رہتی ہے بدن میں اور کیا روح کے آنے سے اس کو حیات حاصل ہوتی ہے مانند حیات دنیا کے یا اور قسم کی حیات ہوگی یہ بات اللہ تعالیٰ پر مفوض ہے اس لئے کہ لازم آنا حیات کا روح کو ایک امر عادتی ہے نہ عقلی پس روح کے واپس آنے سے جسد میں حیات آتی ہے مانند حیات دنیا کے یہ ایک ایسا امر ہے کہ عقل اس کو جائز رکھتی ہے۔ اس لئے

یہ بات صحیح ہے اس کو سننا اور اتباع کرنا چاہئے اور صراحۃً ایک جماعت علماء نے اس کو ذکر کیا ہے اور دلیل ظاہر اس پر یہ ہی کہ رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے شب معراج حضرت موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کو قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے نماز کا پڑھنا بغیر حیات جسمی کے ممکن نہیں اور آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ایسا ہی شب معراج بیت المقدس میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو دیکھا اور انکی امامت کی۔ پس تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا نماز پڑھنا ثابت ہوا۔ بین دلیل ہے اس پر کہ انبیاء تمام زندہ ہیں حیات حقیقی سے اس سے یہ بات لازم نہیں آتی جب حیات سے ہوں دنیا کے مانند کھانا اور پینا چاہئے بلکہ ان کے حیات کا دوسرا حکم ہے جو استغراق اور عبادت الٰہی کو مانع نہیں جنت میں داخل ہونے کے آگے۔

شہدا کو زائروں سے کلام وسماعت ثابت ہے

وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی وَمَا تَشْتَھِیْہِ الْاَنْفُسُ فَھُوَ فِیْ حَقِّ اَھْلَ الْجَنَّتِ بَعْدِ الدُّخُوْلُ وَقَوْلَہٗ تَعَالٰی یُرْزَقُوْنَ فَھُوَ مَخْصُوْصٌ بِالشُّھَدَاءُ مُسْتَثْنِی مِنْ اَحْوَالِ الْاٰخِرَۃِ وَاَمَّا الْاَدْرَاکَاتُ کَالْعَلْمِ وَالسَّمْعِ فَلَا شَکَّ اَنْ ذٰلِکَ ثَابَتُ لَھُم وَلِسَائِرِ الْمَوْتٰی وَعَلَیْہِ اَھْلِ السُّنَۃتَفْسِیْرُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَلَا تَحْسَبَنَّ الْخِطَابُ لِرَسُوْلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اَوْلِکُلِّ وَاحِدِ الَّذِیْنَ قُتِلُوا فِیْ سَبِیْلَ اللّٰہ اَمْوَاتَا بَلْ اَحْیَاءُ عَنْدَ رَبِّھِم اِیْ بَلْ ھُمْ اَحْیَاءُ مُقَرَّبُوْنَ وَھُوَ تَاکِیْد لَکُوْنِھِمْ عِنْدَاللّٰہ تَعَالٰی ذُوْزُلْفِی یُرْزَقُوْنَ مِثْل مَایُرْزَقُ سَائِرِ الْاَحْیَاءُ یَاکُلُوْنَ وَیَشْرَبُوْنَ وَھُوَ تَاکِیْدٌ لِکَوْنِھم اَحْیَاءٌ وَصْفٌ لِحَالِھِم الَّتِی کَانُوْا عَلَیْھَا مَنْ اَلْتَنعِیْم یَرْزُقُ اللّٰہ تَعَالٰی فَرِحِیْنَ بِمَا اٰتٰھُم اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَھُوَ التَّوْفِیْقُ فِیْ الشَّھَادَۃِ وَالرِّیَاضَتِہٖ وَمَاشَاء اللّٰہُ تَعَالٰی مَن الْکَرَامَتِہٖ وَالتَّفْصِیْلُ عَلٰی غَیْرِھِمْ مِنْ کَوْنِھِم اَحْیَاءُ مُقَرَّبِیْنَ اِلَی اللّٰہ تَعَالٰی مُعَجَّکَ لَھُم رِزْقَ الْجَنَّۃِ وَمَا یَلْتَمِسُوْنَ مِنْہ.

اور اللہ تعالیٰ کا وہ جو چاہتے ہیں ان کے نفوس حق میں اہل جنت کے ہے اور قول اللہ تعالیٰ کا وہ رزق پاتے ہیں مخصوص شہیدوں کیلئے ہے اور علیحدہ ہے احوال آخرت سے یعنی شہداء بعد آخرت کے لیے نعمتیں ہیں سوا اس کے اور شہداء کو زائروں سے کلام وسماعت ثابت ہے خصوصاً اور عموماً کل اموات کو سماع وکلام ثابت ہے اسی پر ہیں اہل سنت وجماعت اور جو آیت میں ہے فَلَا تَحْسَبَنَّ خطاب ہے واسطے رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) کے یا عموماً خطاب ہے ہر ایک کو وہ جو آیت میں ہے جو شہید ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں نہیں مر گئے بلکہ زندہ ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس یعنی وہ زندہ اور مقرب ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس بل احیاء تاکید ہے یعنی شہداء مانند زندوں کے کھاتے ہیں پیتے ہیں اور یرزقون تاکید ہے احیاء کی اور وصف ہے شہداء کے حال کا جو ان کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے رزق اور نعمت دی گئی ہے۔ فرحین بما اتھم اللہ من فضلہ اور خوش ہیں ساتھ اس چیز کے جو دیا ان کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یعنی توفیق شہادت اور ریاضت کی اور ان بزرگیوں اور خوبیوں کو اللہ تعالیٰ مخصوص دیا ہے اور زندہ رکھا اور قیامت کے آگے بھی جنت کا کھانا کھاتے ہیں اور پاتے ہیں وہ چیز جس کو خواہش کرتے ہیں۔

فضیلت شہدائے احد علیہم رضوان

قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) لَمَّا أُصِيبَ اِخْوَانُكُمْ بِاُحُدٍ جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَرْوَاحَهُمْ فِيْ اَجْوَافِ طَيْرٍ خِضْرٍ تَدُوْرُ فِيْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ تَاكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَاوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ وَقِيْلَ هٰذَا الرِّزْقُ لَهُمْ فِي الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ لِاَنَّهٗ لَا يَبْقٰى لِلتَّخْلِيْصِ.

فرماتے حضرت نبی کریم (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) (یعنی روایت کیا امام احمد اور ابوداؤد اور حاکم نے حضرت ابن عباس (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے) جب تمہارے ہمراہی جنگ احد میں شہید ہو گئے اللہ تعالیٰ ان

کے ارواح کو سبز پرندوں میں رکھ دیا بہشت کے ندیوں میں آتے ہیں اور وہاں کے میوے کھاتے ہیں اور عرش کے نیچے سونے کے قندیلوں میں جگہ پکڑتے ہیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ارواح شہیدوں کے جو جنت میں میوے کھاتے ہیں بعد قیامت کے ہے۔ یہ ضعیف ہے اس تخصیص میں کچھ فائدہ متصور نہیں۔

شہداء حقیقت میں موتٰی ہیں مگر حکم زندوں کے ہیں

وَقَالَ بَعْضُهُم مَعَنٰى الْاٰيَتِهِ وَاللّٰه اَعْلَمَ اَنَّهُمْ وَاِنْ كَانُوْامَوْتٰى فِى الْحَقِيْقَة اِلَّا اَنَّهُمْ كَالْاَحْيَاءُ فِىْ الْحُكْمِ لِاَنَّ اللّٰه تَعَالٰى يَجْزِىْ لَهُمْ ثَوَابُ الطَّاعَتِهِ وَالشَّفَاعَةِ فِى الْحَالِ كَالْاَحْيَاءُ وَالدَّلِيْلُ عَلَيْهِ قَوْلِهِ تَعَالٰى يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا اتهُمْ فَاِنَّ الرِّزَقَ جَزَاءُ الطَّاعَتِه بِالْقُرْبِ وَنَيْلِ دَرْجَتِه الشَّفَاعَتِهِ عِنْد اللّٰه تَعَالٰى كَمَا يَكُوْنُ لِعَوامَا الْمُؤمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَضْلًا عَلَيْهِمْ.

اور کہا ایک گروہ علماء نے آیت کا معنی گو وہ در حقیقت موتی ہیں مگر حکم میں زندوں کے ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ثواب عبادت کا عطا فرما کے ان کو قدرت شفاعت کی اور زندوں کی امداد کرنے کی عطا فرمائی ہے زندوں کے مانند اور جو قرآن شریف میں آیا ہے رزق پاتے ہیں وہ اور خوش ہیں اس چیز سے کہ دیا اس کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے رزق جزا اطاعت ہے ساتھ قرب کے اور حصول درجہ شفاعت کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک جیسا کہ ہوگا عوام مومنین کو قیامت کے دن یعنی اپنے درجے کے موافق شفاعت صغریٰ کریں گے۔

وَقَدْ صَحّ اَنَّ اَكْثَرَ الْمَشَائِخِ رَحِمَهُمُ اللّٰه تَعَالٰى عَلٰى اَنَّ الْاِسْتَعَانَتِ مَنْ الْاَوْلِيَاء بَعْدَ النّفلِ جَائِزٌ اِلَّا اَنَّ الْبَعْضَ قَالُوْالَاشَفَاعَةَ مِنُهُمْ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰه تَعَالٰى كَمَا قَالَ مَنْ ذَالَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَه اِلَّا بِاِذْنِه.

اور تحقیق اکثر مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ استعانت کرنا اولیاء کرام سے عالم برزخ میں جائز ہے یہی مذہب جمہور علماء وعرفاء کا اور بعض نے کہا وہ شفاعت کرتے ہیں بعد حکم الٰہی کے جیسا کہ کہا اللہ تعالیٰ نے کون ہے شفاعت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے پاس مگر بغیر اذن کے۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ قول بعض کا مخالف جمہور کے ہے۔ تفسیر بیضاوی وتفسیر کبیر وتفسیر حسنی وغیرہ میں ہے کہ یہ آیت من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ کفار کے شان میں نازل ہے یعنی کفار کہتے تھے کہ بت ان کے شفیع ہونگے اللہ تعالیٰ ان کے رد میں فرماتا ہے بتوں کو کیا طاقت ہے اللہ تعالیٰ کے پاس شفاعت کرنے کی بغیر اذن الٰہی کے کیونکہ یہ مخذول ہیں۔

وَقَدِاخْتُلِفَ فِی حَیٰوۃِ الشُّھَدَاءُ ھَلْ ھِیَ لِلرُّوْحِ فَقَطْ اَوْلِلْجَسَدِ مَعَھَا بِمَعْنٰی عَدِمَ الْبَلٰی قَالَ الْبَیْھِقیُّ اَلْاَنْبِیَاءُ بَعْد مَا قَبَضُوْا رَدَّتْ اِلَیْھِمْ اَرْوَاحُھُمْ فَھُمْ اَحْیَاءُ عِنْدَ رَبِّھِمْ کَالْشُّھَدَاءِ.

اور ایک جماعت علماء کی اس بارے میں اختلاف کی کہ شہداء جو حیات حقیقی سے ہیں آیا یہ حیات روح کو ہے فقط یا روح اور جسد کو ہے اس معنی سے کہ ہر دو فانی نہ ہوں کہا علامہ بیہقی نے (رسالہ اعتقاد) میں کہ انبیاء کرام واولیاء عظام جب وہ انتقال ہوئے پلٹتے ہیں۔ روحیں ان کے جسموں میں پس وہ زندہ ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہیدوں کے مانند۔

ارواح دو قسم کے ہیں ایک منعمہ دوسرا معذبہ

وَقَالَ اِبْنَ الْقَیِّمْ فِی مَسْئَلَۃِ تَزَاوُرُ الْاَرْوَاحُ وَتَلاَقِیُھَاالْاَرْوَاحَ قِسْمَانِ مُنْعَمَتُہ، وَمُعَذَّبَۃٌ فَامَا الْمُعَذَّبَتہ فِی شُغْلٍ عَنِ التَّزَاوُرِ وَالتَّلاَفِی وَاَمَّا الْمُنْعَمَتُہ الْمَرسُوْلَتِہ غَیر الْمَحْبُوْسَۃُ وَفَتَتلاَقٰی تَتَذا کَرُ مَا کَانَ مِنْھَا فِی الدُّنْیَا وَمَا یَکُوْنُ مِنْ اَھْلِ الدُّنِیَا فَتَکُوْنُ کُلُّ

رُوحٍ مَعَ رَفِیقِهَا الَّذِیْ هُوَ عَلٰی مِثْلِ عَمَلِهَا وَرُوحُ نَبِیِّنَا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ انعمَ اللّٰهُ عَلَیْهِم مَنَ النَّبِیینَ وَالصِّدِّیقِیْنَ وَالشُّهَدَاءُ والصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیْقًا وَهٰذِه الْمَعِیَّةُ ثَابِتَتُه فِی الدُّنیَا وَفِی دَارِالْبَرزَخ وَفِی دَارِ الْجَزَاءِ فَیَکُوْنُ مِن الْاَوْلِیَاء وَالشُّهَدَاءُ الشُّفَاعَتِه فِی الْبُرْزَخِ کَمَا مِنْهُمْ فِی الدُّنیَا وَیَکُوْنُ فِی الْاٰخرةِ بِلَا خِلَاف.

اور کہا ابن القیم نے اس مسئلہ کی تشریح میں کہ ارواح آپس میں بایکدیگر ملتے ہیں اور ملاقات کرتے ہیں حق ہے۔ پس ارواح دوقسم کے ہیں نعمت پانے والے اور عذاب پانے والے لیکن جو ارواح معذبہ ہیں وہ اپنے آفات میں محبوس ہیں اور روحوں سے بایکدیگر ملنے اور ملاقات کرنے کی قدرت نہیں ہے اور جو ارواح منعمہ میں یہ غیر محبوس اور خوشحال ہیں اور روحوں سے آپس میں ملاقات کرتے ہیں اور زندوں کے حالت کو دریافت کرتے ہیں۔ پس ہر ایک روح اپنے رفیق کے ہمراہ ہوگی اپنے عمل اور درجے کے موافق اور روح اطہر سرورِ عالم (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی ہمراہ اپنے رفیق اعلیٰ کے ہوگی۔ کہا اللہ تعالیٰ جس نے اطاعت کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی پس وہ ان لوگوں کے ہمراہ ہوں گے جن کو نعمت دیا اللہ تعالیٰ نے اور انہوں نے انبیاء وشہداء وصالحین سے بہتر ہے انہوں کی رفاقت اور یہ معیت ثابت ہے دنیا اور در برزخ اور در جزا میں (برزخ کہتے ہیں درمیان کے شی کو یعنی مابین دنیا وآخرت اور وہ زمانِ موت سے وقت قیامت تک ہے اور جو شخص انتقال پائے وہ داخل برزخ ہے) پس اولیاء کرام وشہداء عظام شفاعت اور استمداد کرتے ہیں زندوں کی عالم برزخ میں جیسا کہ کرتے تھے دنیا کے حالت زندگی میں اور اس میں کچھ اختلاف نہیں یعنی بالاتفاق علماء کے پاس استمداد کرنا انبیاء اولیاء سے بغیر اختلاف کے جائز ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

اگر کوئی کہے کہ بعض علماء استعانت اولیاء کا انکار کئے ہیں پھر مؤلف کا بالاتفاق کہنا کیسے صحیح ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بعض کا قول مخالف جمہور معتبر نہیں اور ان کا قول لایعبا بہ ہے یعنی شمار میں نہیں اسلئے مؤلف نے قول کوشمار نہ کر کے بالاتفاق کہا ایسا ہی داب علماء کا ہے کہ بعض کے اختلاف کو مسئلہ مختلف فیہ نہیں کہتے۔

شہید زندہ ہے روح اور جسد سے

وَقَالَ شَيْدَلَته قِيْلَ فِيْ قَوْلِه تعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوافِيْ سَبِيْلَ اللّٰه اَمْوَاتَا بَلْ اَحْيَاءُ كَيْفَ يَكُوْنُ اَمْوَاتَا اَحْيَاءٌ قُلْنَا يَجُوْزُا اَنْ يُحْسِيُهُمُ اللّٰه تَعَالٰى فِيْ قُبُوْرِهُمْ وَاَرْوَاحُهُمْ تَكُوْنُ فِيْ جُزْءٍ مِنْ اَبْدَانِهِم يَحُسُّ جَمِعُ بَدْنِهِ بِالَّتْنعَمِ وَاللَّذَّةِ لِاَجْلِ ذٰلِكَ الْجُزْءِ كَمَا يَحُسُّ جَمِعُى بَدَنِ الْحَىِّ فِى الدَّنِيَا بُرُوْدَةٌ وَحرَارَةٌ تَكُوْنُ فِى جُزْءُ مَنْ اَجزَاءُ بَدْنِهِ وَقِيْلَ الْمُرَادُاَنَّ اَجسَامَهُمْ لَا تُبْلٰى فِى قُبُوْرِهُم وَقَالَ اَبُوْ حَيَّانَ فِى تَفْسِير هٰذِه الاٰيَته اخْتَلَفَ النَّاسُ فِى هٰذِه الْحَيٰوةَ فَقَالَ قُوْمٍ مَعْنَا هَا بَقَاءٌ اَرْوَاحِهِم دُوْنَ اَجْسَادِهِمْ لِاَ نَّا نُشَاهِدُ فَسَادَهَا وَفَنَاءَ هَا وَهٰذَا زَيّفَ وَذَهُبَ الْاٰخِرُوْنَ اِلٰى اَنَّ الشُّهَيد حَىّ الْجَسَدِ وَالرُّوح.

پس اگر کہا جائے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مت گمان کر تو ان لوگوں کو جو شہید ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں اگر کوئی کہے وہ تو انتقال کئے تھے پھر کیوں زندہ ہوئے۔ اس کا جواب ہم کہتے ہیں جائز ہے زندہ کرنا اللہ تعالیٰ کا انہوں کو اپنے قبور میں روحوں کو ان کے جسموں میں مقید کیا۔ پس وہ بسبب روح کے محسوس کرتا ہے اپنے جمیع بدن سے نعمت اور لذت کو جیسا کہ زندہ آدمی دنیا میں محسوس کرتا ہے حرارت اور برودت کو اور بعضوں نے کہا مراد یہ کہ اجسام ان کے نہیں فانی ہوں گے اپنے قبروں میں اور کہا ابوحیان رحمتہ اللہ علیہ نے بیچ اپنی تفسیر کے اختلاف کیا ہے۔ علماء نے اس حیات میں کہا بعض نے معنی

اس کا روحیں ان کے باقی رہیں گے نہ جسم ان کے اس لئے کہ دیکھتے ہیں ہم گھٹ جانے کو جسم کے اور جمہور رعایا نے فرمایا کہ شہید زندہ ہے جسد اور روح سے۔

شہیدوں کے امتیاز

وَلَا يَقْدَحُ فِي ذٰلِكَ عَدَمُ شُعُوْرِنَا فَنَحْنُ نَرَاهُمْ عَلٰى صِفَتِهِ الْاَمْوَاتَ مِنْ فَسَادَ الْبَدْنِ وَفَنَاءٌ هَاوُهُمْ اَحْيَاءُ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰى بِالْاَجْسَادَ تَرَى النَّايُمُ عَلٰى هَيْئَتِه وَهُوَ يُرٰى فِي مَنَامِهٖ يَتَنَعَّمُ اَوْ يَتَالَّمُ وَكَذٰلِكَ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى بَلْ اَحْيَاءُ وَلٰكِنْ لَا تَشْعُرُوْنَ فَنَبَّه بِذٰلِكَ خِطَابًا لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى اِنَّهُمْ لَا يُدْرِكُوْنُ هٰذَه الْحِيٰوة بِالْمُشَاهَدة وَالْحس بِل هَى حَيٰوة عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰى وَلِهٰذَا يَتَمَيَّزُ الشُّهِيْد عَنْ غَيْرِه وَلَوْ كَانَ الْمُرَادَ حَيٰوةَ الرُّوْح فَقَطْ لَمْ يَحْصُل لَه يَتَمَيُز عَنْ غَيْرِه لُمَشَارَكَةٌ سَايَرَ الْاَمْوَاتَ وَفِيْ ذٰلِكَ وَلِعِلْمِ الْمُؤْمِنِيْنَ حَيٰوةَ كُلَ الْاَرْوَاحَ وَلَمْ يَكُنْ لَقولِه تَعَالٰى وَلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ مَعَنى وَقَدْ يَكْشِفَ اللّٰه تَعَالٰى لِبَعْضِ الْاَوْلِيَاءِ الْاَحْيَاءِ ذٰلِكَ فَيُشَاهِدُوْا ذٰلِكَ الْحَيٰوةَ عَنْدَ تَلَافِي الشُّهَدَاءُ فَهُم اَحْيَاءُ بَحَيٰوة الْاَبْدَانِ وَيُسمَعُوْنَ مَا يَقُوْلُ الزَّائِرُ وَالدَّاعِي لَهُمْ بِكَرَامِته اللّٰه عَلَيهم.

اور نہیں سمجھتے ہیں اس کو ہماری عقلیں پس ہم دیکھتے ہیں انہوں کو اموات کی صفت پر بدن کے فاسد ہونے سے اور وہ اللہ تعالیٰ کے پاس زندہ ہیں ساتھ جسد کے جیسا کہ خواب میں آدمی نعمتوں سے فرحت پاتا ہے اور کبھی سختی دیکھنے سے دردناک ہوتا ہے اسی واسطے کہا اللہ تعالیٰ بلکہ وہ زندہ ہیں تم نہیں جانتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو خطاب کر کے اشارہ کیا کہ تم نہیں جانتے اس حیات کو مشاہدہ اور حس سے بلکہ وہ زندہ ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس اور یہ امتیاز ہے شہید کی غیروں سے اگر روح کا زندہ ہونا فقط مراد ہوتو پھر شہید کو غیروں سے کس بات میں تفوق حاصل ہوئی کیونکہ ہر ایک ارواح زندہ ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے

کلام کا کہ تم نہیں جانتے کیا معنی ہوگا اور بتحقیق اللہ تعالیٰ اولیاء اور بزرگانِ دین پر ان کا احوال کھول دیا ہے پس وہ زندہ پائے انہوں کو ملاقات کے وقت اس طور سے کہ وہ زندہ ہیں روح اور جسد سے اور زائر کے کلام کو سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں اور زائر کیلئے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں شفاعت کرتے ہیں۔

خواص اور عوام موتٰی کی قدرت سمع اور استعانت کا بیان

وَمَا قِيلَ فِي عَدْمِ الْاِسْتِعَانَتِه بِاَنَّهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ مَايَقُوْلَه الْاَحْيَاءُ لَقُوْلَه تَعَالٰى اَنَّکَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تسمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاء اِذَا وَلَّوامُدْبِرِيْنَ لَمَّا كَانَ الْكُفَّارَ لَا يَعُوْنُ وَلَا يَسْمَعُوْنَ شَبَّهُوا بِالْمَوْتٰى وَالصَّمِّ وَاكَدُحَالُهُمْ بِالْاَدْبَارِ وَذٰلِکَ لِاَنَّ تُبَاعِدُهُمْ عَنِ الدَّاعِي يَدُلُّ عَلٰى كَوْنِهِمْ اَبعد عَنْ اَدْرَاکَ الصَّوْتِ وَالسَّمْعِ وَلَا شَکَّ اَنَّ الْمُشَبَّهَ لَاَبْدَّانْ يَكُوْنُ اَقْوَىَ فِي وَجْهِ الْمُشَبَّهِ فَوَضَحَ اَنَّ الْمَوْتٰى لَا يَعُوْنُ وَلَا يَسْمَعُوْنَ بَعْدُ التَّوَلِي بِالْمَوْتَ وَالْاِدْبَارِ عَنْ الْاَحْيَاءُ فَاذا يَسْمَعُوْنَ فَكَيفَ السَّعْىُ مِنْهُمْ فِي اسْعَافِي حَوَائِجِ الدَّاعِي.
فَالْجَوَابُ مَنْه، اَنَّ الْاٰيَتَه نَطَقَت فِي حَقِّ الْمَوْتٰى مَنْ عَوَامِ النَّاسِ وَلَا كَلَامَ فِي اَنَّه، لَا شَفَاعَتَه، لَهُمْ فِي الْبَرْزَخِ وَاَمَّا الْخَوَاصُ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي شَانِهٖ بَلْ اَحْيَاءُ وَقَالَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اَنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰه لَا يَمُوْتُوْنَ فَلَا نُنْكِرَ سَمْعَهُمْ وَاِلَّا لَمَا يُفِيْدُ الْحَيَواةِ فِي اَبْدَاهِمْ فَاذَا سَمِعُوْا لَا يَبْعَدُ مِنْهُمْ الاسْتِعَانَتهُ.

اگر کوئی اعتراض کرے کہ استعانت قبروں سے نہ کی جائے اس لئے کہ وہ زندوں کے کلام کو نہیں سنتے بسبب قول اللہ تعالیٰ کے تحقیق تو نہیں سنا تو مردوں کو اور نہیں سنا سکتا تو بوڑھے کو جب کہ پیٹھ پھیریں گے وہ حالت نگونساری میں اس لئے کہ کفار اعانت و امداد کی قدرت نہیں رکھتے ہیں اور نہیں سنتے ہیں تو مشابہت رکھتے ہیں مردوں اور بوڑھوں سے اور ان کی بدبختی کا حال بیان کیا گیا ہے اس لئے ان کی آواز نہ

سننا دلالت کرتا ہے اس پر کہ وہ درک نہیں کرتے اس میں شک نہیں کہ مشبہ بہ ضروری قوی ہونا صفت مشبہ میں۔ پس واضح ہوئی یہ بات کہ موتی کو سماعت نہیں۔ جب ان کو سماعت نہیں تو لوگوں کی حاجت مندی کیوں ادا کریں گے **جواب** اس کا یہ ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی حق میں عوام الناس کے بے شک ان کو قدرت استعانت کی نہیں لیکن خواص کا حکم اس سے جدا ہے وہ یہ ہے کہ کہا اللہ تعالیٰ ان کی شان میں وہ زندہ ہیں اور فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) نے حدیث صحیح میں کہ تحقیق اولیاء اللہ کے نہیں انتقال کرتے ہیں اس سے عدم سماع موتی نہیں ثابت ہوتی کیونکہ جسم میں روح کا پلٹنا اور زندہ ہونا اموات ہے اور سماعت موتی حق ہے پس اموات صالحین سے استعانت کرنا جائز ہے۔

وَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوَلِیُّ فِی الْحَیوٰاةِ کَالْبَعِیْدِ عَنِ الْحَبِیْبِ یَحْضُرُ وَیُغِیْبُ وَبَعْدَالْمَوْتِ کَالْمُلَازِمِ الْحَاضِرِ الْمُقِیْمِ عَلٰی بَابِ حَبِیْبِهٖ لَا حَاجِبَ عَنْهُ.

اور تحقیق آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا جو والی ہو حیات میں وہ مانند ایک دوست غائبانہ کے ہے کہ کبھی وہ حاضر ہو کے اس کی مدد کرتا ہے اور کبھی غائب ہوتا ہے جب اس کا انتقال ہو جائے اس کی روح اپنے دوست کے دہلیز کے پاس حاضر رہتی ہے بے حجابانہ اس کی اعانت و مدد کرتی ہے۔

غائب دانی کا مختصر بیان

وَبَعْضُ الْمَشَائِخِ قَالُوا یَطَّلِعُ اَرْوَاحُ الْمَوْتٰی عَلٰی اَحْوَالِ الْاَحْیَاءِ کَمَا کَانَ لَهُمْ ذٰلِکَ قَبْلِ وَجُوْدِالْاَشْبَاحِ فِی بَدْءِ التَّخْلِیْقِ وَالْاَکْثَرُ عَلٰی اَنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَطَّلِعُهُمْ بِذٰلِکَ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی بِالتَّجَلِی کَمَ کَانَ یَکْشِفُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَعَلَیْهِ الْمَشَائِخِ.

اور ایک گروہ مشائخ نے فرمایا کہ مطلع ہوتے ہیں روحیں موتی کے زندوں کے احوال پر جیسا کہ وہ

مطلع ہے اجسام میں داخل ہونے کے اندر اور اکثر علماء نے فرمایا ہے کہ مردگان نہیں جانتے ہیں غیب کو بالذات مگر اللہ تعالیٰ مطلع کرتا ہے ان کو امور غیبی کی اور ان پر ظاہر کر دیتا ہے کل احوالات کو مقام علیین میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ ظاہر کرتا ہے امور غیبی کو حالت زندگی میں اسی پر ہے اتفاق مشائخ کا۔

﴿ فائدہ ﴾

غیب کی دو قسمیں ہیں

غیب کے دو قسم ہیں۔ پہلا غیب بالذات یہ خاص اللہ تعالیٰ کو ہے۔ دوسرا غیب اضافی انبیاء اولیاء کو ہے اس کو بعض الغیب اور غیب بالوحی ہی کہتے ہیں۔ غیب کی معنی تفسیر جلالین میں مَا غَابَ عَنہ ہے۔ یعنی جو غائب ہو ہمارے سے وہ غیب ہے۔ اس بارے میں اہل سنت وجماعت کی بہت سی کتب ہیں اس کو دیکھیں۔

ارواح مقام علیین سے اپنے مقام پر آنے بارے میں اہلسنت وجماعت کا مذہب

وَقَالَ الْمُحَامِلِي مَذْهَب اَهْلِ السَّنِته اَنَّ اَرْوَاحَ الْمَوْتٰى تَرُدُّ فِي بَعْضِ الْاَوْقَاتَ مَنْ عَلِيِّين اَوسِجِّيْنَ اِلَى اَجْسَادِهِمْ فِي قُبُوْرِهُمْ بِارَادَةِ اللّٰه تَعَالٰى خُصُوْصًا لَيْلَةُ الْجُمُعِة وَيَجْلِسُوْنَ يَتَحَدِّثُوْنَ وَيَنْعم اَهْلَ النَّعِيْمَ وَيَعْذَبِ اَهْلَ الْعَذَابِ.

اور محاملی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مذہب اہلسنت وجماعت کا یہ ہے روحیں موتی کے آتے ہیں اپنے قبور پر مقام علیین سے اگر نیک ہوں خصوصاً جمعہ کی رات اور ایام فاضلہ میں اور سلام زائر کے وقت وہ ارواحیں آپس میں جلسہ کرتے ہیں اور بات کرتے ہیں اور اپنی نعمتیں بیان کرتے ہیں۔ یونہی روحیں کفار

کے دوزخ سجین سے نکل کر اپنے قبور پر آتے ہیں اور عذاب پاتے ہیں ایام فاضلہ میں۔

روح مع جسد کے راحت یا عذاب پاتی ہیں

وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَخْتَصُّ الْاَرْوَاحَ دُوْنَ الْاَجْسَامِ بِالتَّنْعِيْمِ اَوِالْعَذَابِ مَادَامَتْ فِى عَلِيِّيْنَا وَسُجِيْنَا وَامَّا فِى الْقَبْرِ فَيُشْتَرَكُ الرُّوْحُ وَالْجَسَدِ وَالْاَصَحُّ اِنَّ التَّنْعِيْمُ وَالتَّاَلُّمَ لَهُمَا سَوَاءٌ رَدَّتَ الْاَرْوَاحَ اِلَى الْاَجْسَادِ فِى الْقُبُوْرِ اَوْلَا وَكَيْفِيَّتُه ذٰلِكَ يُفَوِّضُ اِلٰى قُدْرَتِ اللّٰه تَعَالٰى.

یہ جو بعض نے فرمایا کہ روحیں سکون کے جو مقام علیین میں راحت پاتے ہیں اور روحیں کفار دوزخ میں عذاب پاتی ہیں فقط ان ارواحوں کو ہی نعمت اور عذاب ہے سوائے ان کے جسموں کے مگر جب وہ روحیں قبر میں آتے ہیں تو مع ان کے جسموں کے راحت پاتے ہیں یا عذاب یہ قول صحیح نہیں اصح یہی ہے کہ ہر دو مقام مذکورہ میں روح مع جسد کے راحت یا عذاب پاتی ہے اور کیفیت اس کی اللہ تعالیٰ پر مفوض ہے۔

زائر کے سلام کو صاحب قبر پہچانتا ہے اور اس کا جواب دیتا ہے

وَقَالَ ابْنَ الْقَيِّمِ اَلاحَادِيْثُ وَالْاٰثَارَ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الزَّائِرَ مَتٰى جَاءَ عَلِمَ بِهِ الْمَزُوْرُ وَسَمِعَ سَلَامِهِ وَاَنَسَ بِهٖ وَرَدَّ عَلَيْهِ جَوَابَه' وَهٰذَا عَامٌّ فِى حَقِّ الشُّهَدَاءُ وَغَيْرَهُمْ وَاِنَّه' تَوَفَيْت فِى ذَالِكَ قَالَ هٰذَا اَصَحُّ مَن اَثَرِ الضَّحَاكِ الدَّالِ عَلٰى التُّوفِيْتَ قَالَ وَقَدْ شَرَعَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) لِاُمَّتِهِ اَنْ يُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلَ الْقُبُوْر وَسَلَامَه' يُخَاطِبُوْنَ لا بُدَّانُ

يَكُونُ مِمَّنْ يَعْقِلُ وَيَسْمَعُ فَالصَّحِيْحُ مَا قِيْلَ اِنَّ يَعْلَمُ الزَّائِرَ وَيَسْمَعَ كَلامَه، حَيْثُ كَانَ لِعَلاقَتِهِ الرُّوْحِ بِالْبَدْنِ الْمُشْرَبِ اَمَّا فِي الْاَوْقَاتِ الْفَاضِلَتِهِ وَيَسْمع كَلامَه، حَيْثُ كَانَ لِعَلاقَتِهِ الرُّوْحِ بِالْبَدْنِ الْمُشْرِبِ اَمَّا فِي الْاَوْقَاتَ الْفَاضِلَة يَحْضُرُ الْمَيِّتِ ثُمَّ فَلا اَخْتَلافَ فِي الْقَوْلَيْنَ.

اور کہا ابن القیم نے احادیث وآثار دلالت کرتے ہیں اس پر کہ جب زیارت کرنے والا سلام کرے قبر پر تو پہچانتا ہے صاحب قبر اس کو اور اُنس حاصل کرتا ہے اس سے اور جواب سلام کا دیتا ہے اور یہ عام ہے ارواح کو مومنوں کے سوا ارواح شہداء کے کہ ان کو زیادہ پہچانت اور قوت سماع ہے موقوف نہیں۔ اس صورت مخصوص پر کہ قبر سے صرف گزرنے والے کو پہچانتے ہیں اور یہ قول شہداء کے حق میں بہت لائق ہے ضحاک کے قول سے کہ اس نے ارواح شہداء کی سماعت اور علمیت وقت زائر کے لکھا ہے۔

قبور مومنین پر سلام کرنے سے لفظ علیکم خطاب ہے مردوں کو

خود سرورِ دوجہاں (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اپنی امت کو ارشاد فرمایا ہے کہ قبور مومنین پر سلام کریں اور السلام علیکم میں **علیکم** خطاب ہے مردوں کو اگر وہ طاقت سننے کی نہ رکھتے اور سماع موتی حق نہ ہوتا تو کیوں سرورِ دوجہاں (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) خطاب کرنے کیلئے فرماتے۔ پس یہی صحیح ہے جو قول جمہور ہے کہ میت پہچانتی ہے زیارت کرنے والے کو اور سنتی ہے اس کے کلام کو اسلئے کہ روح کو ان کے جسموں سے تعلق ہے خصوصاً اوقات فاضلہ میں۔ روح کو ساتھ جسد کے زیادہ تعلق ہے اس پر اتفاق ہے کل علماء کا۔

روایت

رُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاء فَانْصَرَفَ فَقُلْتُ لِيَعْبُدَّ التُّرَابَ فَرَأَيته' فِی الْمَنَامِ فَقَالَ يَابَنِی وَاللّٰه بِاللّٰه لَقَدْ كُنْتَ تَشَرَّفَ عَلِی فَبَشَّرْنِی بِکَ جِيْرَانِی فَاِذَا اَتَيْتَ رَايْتُک وَسَمِعْتُ قَوْلَکَ وَلَقَدْ كُنْتَ تَنْصَرِفُ فَمَا زَالَ اَرَاکَ حَتّٰی تَدْخُلَ الْكُوْفَته.

مروی ہے حضرت ابودرداء (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ کہا سنا میں نے ایک اہل علم سے جو کہتا تھا میں میرے والد کی قبر کو بہت وقت تک زیارت کیا اور واپس ہونے کے وقت قبر کی طرف تاسف سے خطاب کیا کہ البتہ دوری ہوتی ہے قبر سے اب مجھ کو۔ پس دیکھا میں اسی شب خواب میں میرے باپ کو کہ کہا اے میرے فرزند! قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ جب آیا تو میری قبر کے پاس میرے ہمسایہ کے اہل قبور تیرے آنے کی اطلاع دے جب تو آ کے سلام کیا تو میں نے تجھ کو بچشم خود دیکھا اور تو واپس ہوتے وقت تیرے افسوس کے قول کو سنا اور میں دیکھتا تھا تجھ کو واپس ہوتے وقت شہر کوفہ تک۔

موت دو قسم کی ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) فَاِذَا كَانَ الْمَوْتُ عَلٰی نَوْعَيْنِ مَوْتٌ بَعْدَه' فَنَاءٌ لَا حَيٰوةٌ سِوی الْاَرْوَاحَ وَمَوْتَ بَعْدَه حَيٰوةِ فِی الْبَرْزَخ بَالْاجْسَامِ وَهُوَ النَّقْلُ وَلَوْ بِلَا كَيفيته حَيٰوةِ الدُّنِيَا وَالزُّمْرَةِ الْاَوْلٰی مِنَ الْاَمْوَاتِ لَا شَفَاعَةِ لَهُمْ فِی الْبَرْزَخ وَاَمَّا الطَّائِفَتِه وَهُمْ الْاَنْبِياء وَالشُّهَدَاءُ وَالاوْلِيَاء فَلَا يَبْعد مِنْهُمْ الاسْتِعانَته وَلَا يُنْكِرُ اَعَانِتِهِمْ لِوُقُوْعِ الْاخْبَار وَالْاٰثَارِ اَكْثَر مَنْ اَنْ يُحْصٰی.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے موت دو قسم پر ہے۔ اول یہ کہ بعد موت کے روح کو مع اس کے

جسم ظاہری کے بقا ہے اور وہ زندہ ہے حیاتِ حقیقی وجسمی سے فقط یہاں سے عالم برزخ میں نقل مکان ہوا ہے یہ حیات دنیا کی حیات سے علیحدہ کیفیت رکھتی ہے۔ دوم قسم یہ ہے کہ بعد موت کے روح کو بقا ہے اور اس کے جسم ظاہری کو فنا۔

انبیاء، اولیاء، صلحاء زندوں کی امداد واعانت اور حاجت براری کرنے کی قدرت رکھتے ہیں

پہلا فریق انبیاء کرام واولیاء عظام وصلحائے فخام ہیں جو زندوں کی امداد واعانت کرنے کی قدرت رکھتے ہیں اور تمام مستمندوں کی حاجت براری کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مالک قدرت بنایا ہے اپنے مراتب ودرجات کے موافق زندہ کی اعانت کرتے ہیں۔

دوسرے فریق وہ لوگ ہیں جو عوام وفساق مومنین وکافرین ہیں یہ کسی قسم کی امداد واعانت زندوں کیلئے نہیں کرسکتے۔ پس فریق اول کا زندوں کی اعانت واستمداد کرنا قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور آثار قویہ سے ثابت ہے کہ منکر کو اس کے انکار کی کچھ قدرت نہیں۔

﴿ فائدہ ﴾

فرقہ معتزلہ سماع موتٰی کا منکر ہے

مؤلف (رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) اس باب میں سماع موتٰی کو احادیث صحیحہ وآثار قویہ سے ثابت کردیا اور ہر ایک حدیث پر دلیل فقیہ سے اس کا معنی بتلایا اور صاف ظاہر کردیا کہ اہل سنت وجماعت کا یہ مذہب ہے سماع موتی کا حق ہے اور فرقہ معتزلہ منکر سماع موتی ہیں مگر اس آخر زمانے میں ایک فرقہ وہابیہ مشکوکہ پیدا ہوا

ہے کہ وہ سماع موتی ودیگر اجماعیہ مشہورہ کے منکر ہیں وہ کہتے ہیں کہ حنفی مذہب میں سماع موتی ثابت نہیں اور فقہاء کرام حنفیہ منکر سماع موتی ہیں وہ یہ ہیں۔ایک شخص قسم کھایا کہ فلاں سے کلام نہ کروں گا پس وہ کلام کیا اس سے بعد مرنے کے حانث نہیں ہے۔تو معلوم ہوا کہ مردہ کلام کونہیں سنتا یہ عدم سماع موتی پر دلالت کرتا ہے۔جواب اس کا یہ ہے کہ دلیل اس کی عدم سماع موتی نہیں ہے بلکہ بلحاظ عرف کے ہے جیسا کہ امام ابن الہمام (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) **فتح القدیر شرح ھدایہ** میں اس کی علت یوں بیان کرتے ہیں مینہ **لا ینعقد الا علی الحی لان المتعارف ھو الکلام معہ** یعنی وقوع قسم خاص حالت زندگی ہی پر منعقد ہوگی کہ عرف میں کسی سے بولنا اس کی زندگی ہی میں بات کرنے کو کہتے ہیں۔یوں ہی لکھا ہے۔

فقہائے کرام سماع موتٰی کے منکر نہیں

امام عینی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) **شرح الکنز** میں اور **مستخلص شرح الکنز** میں اور **کفایہ شرح ھدایہ** وغیرہ کتب میں۔**مترجم درمختار** جو اس مسئلہ کو انکار سماع موتی پر لایا ہے غلط ہے۔پس معلوم ہوا کہ فقہاء کرام سماع موتی کے منکر نہیں ہیں۔دوسری دلیل ان کی یہ ہے کہ مذہب حنفیہ میں قبر پر تلقین نہیں یہ ہی عدم سماعت موتی پر دلیل ہے۔جواب اس کا یہ ہے کہ جو فقہاء قائل تلقین قبر نہیں ہیں ان کے پاس علت عدمِ سماعت موتی نہیں بلکہ یہ ہے کہ یہ باتیں جو تلقین میں بیان کی جاتی ہیں اعتقادی ہیں اس وقت پڑھنے سے کیا فائدہ نہ یہ کہ موتی نہیں سنتے جیسا کہ ملک العلماء بحر العلوم عبد العلی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے ارکان اربعہ میں فرمایا

لِلْمَیِّتِ لَا فَائِدَۃَ فِی تَلْقِینِہٖ اَصْلًا لَانَّہٗ اَنْ مَاتَ مُسْلِما فَھُوَ ثَابِتَ عَلَی الشَّھَادَۃُ بِالتَّوْحِیدَ وَالرِّسَالَتِہ فَالتَّلْقِینُ لَغْوٌ وَاِنْ مَاتَ کَافِرًا فَلَا یَفِیدُ التَّلْقِینَ لِاَنَّہٗ لَا یَنْفَعُہُ الْاِیْمَانَ بَعْدَ الْمَوْتَ وَمَا قِیلَ اَنَّ التَّلْقِینَ لَغْوٌ لِاَنَّ الْمَیِّتِ لَا یَسْمَعُ فَھٰذَا بَاطِلٌ.

بعد دفن کرنے میت کے تلقین کی حاجت نہیں اگر یہ وفات کیا اسلام پر اب تلقین ان امور اعتقادی کی جو توحید ورسالت وغیرہ ہے بے فائدہ ہے اگر اس کی وفات اسلام پر نہیں ہوئی ہے اس تلقین سے اس کو کیا فائدہ ہے کیونکہ نہیں فائدہ دیتا ہے اسلام لانا بعد مرنے کے۔ اگر کوئی کہے کہ تلقین کرنا بے فائدہ ہے اس لئے کہ میت اس کو نہیں سنتا یہ قول باطل وبیہودہ ہے بیشک میت تلقین کو سنتی ہے کیونکہ سماع موتی حق ہے۔ پس مترجم درمختار عدم سماع موتی پر جو مسئلہ تلقین کی دلیل لایا اوراس کی علت عدم سماع موتی قرار دیا اس کا بطلان واضح طور سے کیا گیا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ آیا حنفی مذہب میں تلقین پڑھنا قبر پر جائز ہے یا نہیں۔ جواب اس کا یہ ہے کہ حنفی مذہب میں تلقین پڑھنا قبر پر بے شک متاخرین کے پاس جائز بلا کراہت ہے۔ اسی پر فتوی ہے جیسا کہ بنایہ شرح ہدایہ وغیرہ میں ہے۔ وہ جو اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی کی آیت کو نفی سماع پر لاتے ہیں اس آیت کو نفی سماع سے کچھ علاقہ نہیں۔ تفسیر کبیر ومعالم التنزیل وغیرہ میں ہے کہ مراد اس آیت سے نفی اسماع ہے نہ نفی سماع۔ اور تفسیر مدارک میں ہے کہ یہ آیت کفار کے بارے میں نازل ہے نہ اہل اسلام کی۔ اگر کوئی کہے کہ یہ آیت جب کفار کے بارے میں نازل ہو پھر واقعہ بدر میں آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) جو کفار کو نام بنام خطاب کئے کس لیے تھا۔ جواب اس کا یہ کہ یہ آیت سورۂ روم اور سورۂ نمل میں ہے اور دوسری آیت وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ کی سورۂ فاطر میں ہے۔ پس یہ تینوں آیتیں مکیہ ہیں کہ قبل ہجرت نازل ہوئیں اور واقعہ بدر ہجرت کے بعد از ہے۔ اس قصہ سے معلوم ہوا کہ سماع موتی کفار کیلئے بھی ثابت ہے۔ پس فقہاء کرام جو سماع موتی حق لکھتے ہیں اور اس کے ادلہ لکھے جاتے ہیں۔ امام عینی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) شارح کنز عمدة القاری شرح صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلوة باب الاذان بعد ذهاب الوقت میں فرماتے ہیں الروح جوهر لطيف نورانی مدرک للجزئيات والكليات روح میت کی ایک جوہر لطیف

نورانی ہے کہ علم وسمع وغیرہا تمام ادراکات رکھتی ہے۔امام ابن الہمام (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) **فتح القدير حاشيه هدايه** کے آخر **كتاب الحج** میں فرماتے ہیں **وقالوا فى زيارة القبور مطلقا الاولى ان ياتى الزائر من قبل رجل المتوفى لامن قبل راسه فان اتعب لبصر الميت** علماء کرام نے عام طور سے قبروں کے زیارت میں حکم دیا ہے کہ زیارت کرنے والے کو چاہئے کہ میت کی پائنتی کی طرف سے آگے سلام کرے نہ سرہانے کی جانب سے کہ اس میں مردے کی نگاہ کو تکلیف ہوتی ہے۔پس معلوم ہوا کہ مردے کو علم وسمع وبصر حق وثابت ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) حنفی **اشعة للمعات شرح مشكوة** میں علم وادراک وسماع موتی کی تحقیق وتفصیل لکھ کر فرماتے ہیں۔بالجملہ کتاب وسنت مملودمشحون اند باخبار وآثار کہ دلالت میکند بر دجود علم موتی بدنیا واہل آن۔ پس منکر نہ شود آنرا مکر جاہل باخبار ومنکر دین ۔حاصل کلام کتاب اور سنت میں آیات شریفہ واحادیث صحیحہ ہیں کہ دلالت کرتے ہیں سماع موتی پر اور علم موتی کا کلام زائر پر اور جو سماع موتی کا انکار کرے وہ جاہل محض ہے۔میں فرمایا۔ دریں حدیث دلیل واضح ست برحیات میت و علم دے واثلہ واجب است احترام میت نزد زیارت دے خصوصا صالحا ومراعاتِ ادب برقدرمراتب ایشان چنانکہ درحالت حیات ایشان ۔اس حدیث سے صاف واضح ہے کہ سماع موتی وعلم وشعور موتی حق ہے اور اسی حدیث سے احترام قبر کا زیارت کے وقت واجب ہوگیا۔خصوصاً تعلیم کرنا قبور صالحین کو اور رعایت ادب کی کرنا ان کے مرتبے کے موافق جیسا کہ زندگی میں کرتے ہیں۔بخوف طوالت مشتے نمونہ بخر وارے اس پر اکتفا کیا۔

☆....☆....☆....☆

باب۵۱

بَابُ اِنُقِطَاعِ الْعَمَلِ بِالْمَوْتَ

بیچ منقطع ہوجانے عمل کے ساتھ موت کے

بندہ کا انتقال کرنے سے دفتر اعمال بند ہوجاتا ہے

اَخْرَجَ اَبُوْهُرَيْرَه اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) قَالَ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ اِنْقَطَعَ عَمْلُه، وَاِنَّه لَايَزِيْدُ الْمُوْمِنَ عُمْرُه، اِلَّا خَيْرًا

نقل کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا جب انتقال کرے ایک تمہارا بند ہوجاتا ہے عمل اس کا اور تحقیق مومن کی عمر زیادہ ہونے سے اس کی نیکی بھی زائد ہوتی ہے۔

قَالَ دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّه، لَا يَتَمَنَّى الْمُؤمَنَ الْمَوْتِ لَانَ دَرَجَتُه، فِي الْاٰخِرَةِ بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ وَبِالْمَوْتِ يَنْقَطِعُ الْعَمَلُ.

مؤلف کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ مومن مرنے کی تمنا نہ کرے کیونکہ زیادتی عمر کی زیادتی کرتی ہے نیک عملوں کو جس سے آخرت میں درجہ زائد ہوتا ہے اور انتقال کرنے سے عمل بند ہوجاتا ہے۔

روایت مطرب بن الشخیر رحمته الله عليه

اَخْرَجَ اَبُوْسَعِيد بَنْ الْمُعَلَّى اَنَّ بِالپمَوْتِ يَطْوِى صَحَائِفَ الْاَعْمَالِ وَاَنَّ الْمَيِّتِ لَا يَقْدِرُ عَلَى الْعَمَلِ الصَّالِحِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى رَدِّ السَّلَامَ بِرَوَايته قَالَ رُوِىَ عَن مُطَرَّفِ بْنِ الشَّخَيْرَ اَنَّه، قَالَ مَدْرَت لَيْلَةَ الْجَمِعَة فِي بَقِيْعَةٍ وَكُنْتَ اُمَرُّ هَنَالكِ فِي سَائِرِ اللَّيَالِى

فَرَایتُ هٰنَاکَ قَوْمًا عُرَاةً فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِمْ فَلَمْ یَرُدُوا عَلَی الْجَوَاب فَوَقَفْتُ فَقَالُوْا بَیْنَهُمْ هٰذَا مُطَرَّفُ الشَّخِیْرَ فَقُلْتَ یَا عَجَبًا اَنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ وَاِسْمَ اَبِیْ وَلَا تَرِدُوْنَ عَلَی الْجَوَابَ فَقَالُوا یَا مُطَرَّفُ نَحْنُ الْمَوْتٰی وَقَدْ طُوِیْتَ صَحِیْفَتِنَا مِنَ الْاَعْمَالِ الصَّالِحَتِه وَلَو قَدَّرْنَا عَلٰی رَدِّالسَّلَامَ لَافَدَیْنَاهُ بِالدُّنِیَا .وَمَا فِیْهَا فَقُلَتْ لَهُمْ اِنِّی اَرَاکُمْ عُرَاةٌ قَالُوْا تحرَّقَتْ اکُفَانا وَلَمْ یَبْلُغْ اَلَیْنَا مَا نَسْتُرُبِهٖ عِوْرَاتُنَا فَقُلت مَالِی اَرَاکُمْ جُمْلَته فَقَالُوا لَانَّه اَجْتَمَعَ فِی کُلِّ قَبرْ سَبْعُوْنَ مَنَ الْمَوْتٰی فَکَثَر نَافَقُلْتَ لَهُمْ اَلَا تَسْتَحُیونَ حَیْثُ نَرِی الْنِسَاءُ مَعکُمْ عراةِ فَقَالُوا یَا مَطَرَّفُ مَرَارَةِ الْمَوْتِ سَکْرَاتِهٖ اَذْهَبَ عَنَّا عُقُولَنا فَلَا یَعْلَم الرَّجُل اَنَّه رَجُلٌ وَلَاَ اَمرَاةِفَقُلْتَ لَهُمْ مَالِی اَرَاکُمْ هٰذِه الَّلَیْلَةِ وَلَمْ اَرِی اَحدا هُهنا فِی سَائِرِ الَّلیالِی فَقَالُوا یَامَطَرَّفُ اَنَّ هٰذه الْلَیلتہ الْجَمْعَةِ وَنَحْنُ اِنَّمَا نَخْرُجَ لِیلَةَ الْجَمِعَةِ هُلِ یَذْکِرنَا اوْلَادنَا وَاهَلُّونَا وَهُلَ یَتصَّدقُوْنَ بِنَا قَالَ فَاِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَذْهَبَ فَقَالُوا قِفْ یَامُطَرَّفُ اِنَّ لَنَا اِلَیْکَ حَاجَتُه، فَقَالَ وَمَا هِی فَقَالُوا اِذَا اَتَتِ الْجَمِعَةِ نَادِ فِی النَّاسِ فَقُلْ لَهُمْ اِکِفَانَنا قَدْ تَحرَّقَتْ وَاَبْدَانَنَا قَدْ بَلَیِتْ وَعِظَامَنَاقَدْ رَمَتْ وَاَشْعَارِ نَا قَدْ تَنَا ثَرَتْ وَاَنْتُم یَسْتَمُوْنَا فَارْحَمُوَا اَحوَالَنَا وَاغْتَنِمُوْا الْحَیوٰةِ بِا لْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ فَاِنَّاقَدْنَدَمْنَا بِترکِهَا.

نقل کی ابوسعید بن المعلی (رَحْمَةُ اللّٰہ عَلَیہِ) نے کہ تحقیق انتقال ہونے سے بند ہوجاتے ہیں دفتر اعمال کے اور میت عمل صالح کرنے کی قدرت نہیں رکھتی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اس کو جواب سلام کی قدرت نہیں جیسا کہ مروی ہے مطرف بن الشخیر رحمتہ اللہ علیہ سے کہ کہے وہ ایک وقت میں نے شب جمعہ کو جنت البقیع میں گزرا اور میں ہمیشہ اس راہ پر آیا جایا کرتا تھا۔ اس وقت ایک جماعت کو دیکھا جو بالکل برہنہ ہیں۔ سلام کیا میں اوپر ان کے انہوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیئے۔ پس کھڑا رہا میں، کہے وہ

آپس میں یہ مطرف بن الشخیر رحمتہ اللہ علیہ ہے کہا میں ان کو عجب کرتا ہوں کہ تم مجھ کو اور میرے والد کو جانتے ہیں اور میرے سلام کا جواب نہیں دیتے۔ پس کہے وہ اے مطرف رحمتہ اللہ علیہ ہم موتی ہیں تحقیق بند ہو گئے ہمارے دفتر اعمال اگر ہم جواب دیتے تو دنیا و مافیہا کو فدا کرتے یعنی ہم کو اہل دنیا کا کچھ خیال نہیں ہے۔ میں نے ان کو کہا کہ تم برہنہ کیوں ہو کہا انہوں نے جل گئیں ہماری کفنیں اور نہیں میسر ہوا جس کو کوئی جو ہماری شرمگاہ کو ڈھانپیں۔ کہا میں کہ تم سب یہاں جمع ہو کر میں انہوں نے کہا ہر ایک قبر سے ستر موتی جمع ہیں اس لئے بہت معلوم ہوتے ہیں کہا میں نے ان کو کہ تم میں سے ایک جماعت عورتوں کی پاتا ہوں جو برہنہ ہیں کیا تم کو شرم نہیں آتی۔ کہا انہوں نے مردوں ہے اور عورت کون۔ کہا میں کہ فقط آج اس رات تم کو دیکھا حالانکہ اس مقام پر ہمیشہ گزر کرتا ہوں۔ کہا انہوں نے اے مطرف رحمتہ اللہ علیہ یہ رات جمعہ کی ہے ہم اس لئے قبور سے نکلے ہیں انتظار کرتے ہیں کہ کوئی ہمارے اولاد و اقربا سے فاتحہ بخشی کیا ہے تو ہم کو اس کا اجر پہنچے گا۔ جب میں وہاں سے لوٹنے کا ارادہ کیا تو کہا انہوں نے جب دوسرے جمعہ آئے ندا کر تو تمام لوگوں میں اور بیان کر کہ کفن موتی کے جل گئے اور بدن ہمارے مٹ گئے اور ہڈیاں ہمارے کہنہ ہو گئے اور بال ہمارے جھڑ گئے اور تم زندہ ہو ہمارے حال پر رحم کرو اور ثواب بخشی کرو اور زندگی کو غنیمت جانو ہمیشہ اعمال صالحہ کرو افسوس کہ ہم اعمال صالحہ کو نہیں کئے اگر کئے ہوتے آج بڑے رتبے پر ہوتے۔

وصیت کرنا مردوں کی اپنے زندوں کو

وَفِيْ هٰذَه الاَثَرِ فَوَايِدِ مِنهاَ اِنَّ لِلْمَوْتيٰ اَجساد مَرئِيةِ لِماَ رَاٰهمُ مَطرَّفُ وَمنهاَ اَنَّ الْاَكُفَانِ بَعْدد الْبَلٰى لَا يَبْقٰى مَعَ هٰؤلَاء الاَجسَادَ لَمَا رَاٰهُمْ مَطرَّفُ عَراة وَمَنهَا اَنَّ الْمَوْتٰى لَا يَقْدرُوْنَ عَلٰى رَد الْجَوَابِ وَهٰذَا يَخَالِفُ اَكثَرُ اَلاَحادِيْثُ الْوَارِدِة فِى رَدِهُم السَّلاَمِ وَالتَّوفِيقَ اَنُهُمْ يَردُوْنَ السَّلاَمَ اَلاَ اَنَّه، لَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ عِبَادَةِ مِنُهُم كَمَا قَالُوْا طوِيت

صَحَایِفَ اَعْمَالَنَا فَمَعْنٰی قَوْلُهُمْ لو قَدُرنَا عَلٰی اَنَّ نرد السَّلام عَلٰی وَجهِ الثَّوَابِ لَا فَدِينَاه بَالدَّنِيَا وَمَّا فِيهَا وَاِنَّمَا يردُوْنَ عَلٰى وَجهِ الاحتباس والْمُوْمِنَ وَاقَارَهُمْ وَلُم يردُوْا عَلٰى هٰذَه الْوجه ايضا عَلٰى مَطرَّفُ اَظْهَارا معه، ذٰلِكَ التَحُسر وَمَنهَا اَنَّ الْكَفَن يَبْلى وَلا يَبقِى مَعَ الْمَوْتٰى الا اَنَّه، لُوتَصدُق لِلْمِيّتِ ثَوبِ بَعدهِ فَاَنَّه، يَبقِى وَيسر الْمَيّتِ بِذٰلِكَ وَيُقَالَ لَه، الْكَفنَ الدّائمُ مَادَلُ عَلٰى هٰذَا قَولَهُمْ وَلَمْ يَبْلَغَ الَينَا مَا نَسْتَربِه عوراتَنا وَمَنُهَا اَنُ الارْوَاحَ يَاتُونَ لِيْلَةِ الْمَعَةِ فُيُقفُونَ اَولا عَلٰى قُبُوْرَهُمْ ثُمَّ يَاتُوْنَ بيوتِ الاقرباء كَمَا قَالُوْا جَتمعَ فِي كُلُ قَبر سَيعُوْنَ وَمَنُهَا اَنُ مَرَارةِ الْمَوْتٰى يبقى زَمَانا طويلا بَعْدُ الْمَوْتِ كَمَا قَالُوا اَذْهَب عَنا عَقُولَنا وَمَنهَا اَنَّ اَرْوَاحَ الرِّجَالِ وَالنِّساءِ يَتميزونَ بَاشخاصهُمْ بَعَد الْمَوْتَ كَمَا يَتَمَيْزُونَ فِي حَالَ الْحَيٰوَاةِ كَمَا قَالَ مَطرَّفُ نرى النِّسَاءِ مَعَكُمْ عَرَاةِ وَمَنُهَا اَرْوَاحَ الْمَوْتٰى يَاتُونَ لَيلةَالْجمعةِ. فَيطَلعُونَ عَلَى الاحياءُ مَنُ الاقَارِبَ وَاهَلُهُمْ وَمَنهَا اَن الْمَوْتٰى يَحتاجونَ اَلٰى الاحياءُ بَتصُدق لَهُمْ وَيَكرهُونَ اشتغانَهُمْ بَالْدُّنِيَا لَمَا رَاوالاخرةِ.

اس روایت میں کئی فوائد مرتب ہیں۔ پہلا یہ کہ موتی کیلئے ظاہری جسم ہیں کہ مطرف رحمتہ اللہ علیہ نے ان کو دیکھا اور ان سے کلام کیا

قبر خاص کی یا عام کی وہ جواب سلام کا دیتی ہے

یہ بھی ثابت ہوا کہ کفن بعد کہنہ ہونے کے جھڑ جاتا ہے جیسا کہ مطرف نے دیکھا اور یہ ثابت ہوا کہ عام موتی نہیں قدرت رکھتے ہیں سلام کے جواب کی مگر یہ روایت بہت احادیث شریفہ واقوال کثیرہ کے مخالف ہے اس لئے مقبول نہیں اسلئے کہ صاف وارد ہے کہ موتی جواب سلام کا دیتے ہیں تو اس کی تطبیق بدین طور ہے کہ یہ موتی جن کو مطرف نے دیکھا عوام المومنین سے تھے نہ خواص سے فقط انہوں نے خفگی سے

کوحسنات مثل زندوں کے ملتے ہیں ان کے انتقال ہو جانے سے اعمال حسنہ ان کے بند نہیں ہوتے جیسا کہ آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے حضرت موسیٰ (عَلَيْهِ السَّلَام) کو قبر میں نماز پڑھتے ہوئے شب معراج میں دیکھا ہے اور یونہی صحابہ وتابعین وتبع تابعین واولیاء کا اپنے قبروں میں قرآن شریف پڑھنا بروایت جمہور ثابت ہے۔

☆....☆....☆....☆

مروی ہے ابوشریح الخزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ تحقیق رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا جب انتقال کرے کوئی ایک تمہارا منقطع ہوجاتا ہے عمل اس کا اور مومن کی عمر زائد ہونا نیکی کو زیادہ کرتی ہے۔

مومن کوایک ساعت کی زندگی بھی غنیمت ہیں

قَالَ رُوِیَ عَنۡ عَلٰی کَرَّمَ اللّٰہ وَجۡھَہٗ اَنَّہٗ قَالَ لَا قِیۡمَتِہٖ لِبُقَیَّتِہٖ عُمۡر الۡمُوۡمِن وَذٰلِکَ لَانَّہٗ لَوۡ کَانَ لَہٗ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ الدُّنۡیَا وَمَا فِیۡھَا لَا یَرۡفَعُ عَنۡہُ ذَنۡبًا وَلُو کَانَ لَہٗ مِنَ الدَّنِیَا عُمۡرُ سَاعَۃٍ فَنَدمَ وَتَابَ یَکُوۡنُ مَحۡوَ الۡذُنُوۡبِ سِنُیِن.

مروی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے کہ مومن کی عمر جتنی زائد ہو کوئی بات نہیں مومن کو ایک ساعت کی زندگی ہی غنیمت ہے اور اگر وہ نیکی کرے اعمال صالحہ ہوتے ہیں ورنہ توبہ کرے تو بیشتر کے گناہوں سے گوکہ ساٹھ سال کے ہو پاک وصاف ہوجاتا ہے۔

عوام مومنین کے انتقال کرنے سے ان کے نیک اعمال بند ہوجاتے ہیں

وَمَعۡنَی اِنۡقِطَاعِ الۡعَمَل اِنۡقِطَاعُ ثَوَابِہِ الۡمُتَرتّبِ عَلَیۡہِ فِی الدَّنِیَا اَما مَجرَّدُ الۡعَمَلِ فَقَدۡرُوِیِ مَن الۡاَنۡبِیَاء وَالۡاَوۡلَیاءِ رَغۡبَتُہ وَشَوۡقًا فِیۡ الۡعِبَادَۃِ کَمَا رُوِیَ عَنۡ صَلٰوۃِ مُوسٰی عَلَیۡہِ السَّلَامَ فِی الۡقَبۡر وَتِلَاوَۃُ بَعۡضَ الۡاَوۡلِیَاءِ الۡقُرۡآنَ فِی الۡقَبۡر.

یہ جو حدیث مذکور میں آیا ہے کہ آدمی انتقال ہوجانے سے اس کے نیک اعمال بند ہوجاتے ہیں یہ بات عوام المومنین کے حق میں ہے نہ خواص مومنین کے اس لئے کہ احادیث شریف میں وارد ہے کہ انبیاء کرام واولیاء عظام اپنے قبروں میں نماز پڑھتے ہیں اذان دیتے ہیں اور قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ پس ان

کو حسنات مثل زندوں کے ملتے ہیں ان کے انتقال ہو جانے سے اعمال حسنہ ان کے بند نہیں ہوتے جیسا کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) نے حضرت موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کو قبر میں نماز پڑھتے ہوئے شب معراج میں دیکھا ہے اور یونہی صحابہ وتابعین وتبع تابعین واولیاء کا اپنے قبروں میں قرآن شریف پڑھنا بروایت جمہور ثابت ہے۔

☆.... ☆.... ☆.... ☆

باب۵۲

بَابُ مَوْتَ الْوَلَدِ قَبْلَ الْحُلِمِ يُفِيْدُ اَبَوَيْهِ

بچہ نابالغ فوت ہو جائے تو والدین کی شفاعت کرے گا.

مسلمانوں کے نابالغ بچے اپنے ماں باپ کی شفاعت کرنے کا بیان

اَخْرَجَ اَبُوْهُرَيْره رَضِی اللّٰه عَنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) لاَ يَمُوْتُ لِاَحدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَثَتُه مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ

اور مروی ہے حضرت ابو ہریرہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے (یعنی نقل کی اس کو بخاری اور مسلم نے تغیر الفاظ سے) کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے نہیں انتقال پائے تین فرزند کوئی مسلمان کے پھر چھوئے اس کو آگ مگر واسطے کھولنے قسم کے

﴿ فائدہ ﴾

یعنی فقط گزر رہے پل صراط پر سے ہوئے گا اس قسم کے سچ ہونے کیلئے اور عذاب نہیں پانے کا۔ عرب کہا کرتے ہیں کہ یہ کام میں نے واسطے کھولنے قسم کے یعنی اسی قدر کیا کہ بسبب اس کے عہدہ سوگند سے برآ وَن اور اس کے لئے ادنی فعل کہ ایک آن خفیف میں کرے کافی ہے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْوَلَدَ الصَّغِيْر اِذَا مَاتِ يَشْفَعُ اَبَوَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ جس کا چھوٹا بچہ انتقال کرے وہ اپنے ماں باپ کی شفاعت کرے گا۔

بچوں کی شفاعت سے ماں باپ جنتی

اَخْرَجَ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰه عَنه قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰه (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) مَامَنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ لَه' ثَلَثَة' مِنْ وَلَدٍ لَمْ یَبْلُغُوا الْحَنْثَ اِلَّا اَدْخَلَه' اللّٰه تَعَالٰی فِی الْجَنَةِ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِیَّاهُمْ.

مروی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے کہ نہیں مرتے واسطے کسی کے تم میں سے تین فرزند کہ نہ پہنچے ہوں حد بلوغ کو مگر داخل کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں اپنی خاص رحمت سے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیهِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ اللّٰه تَعَالٰی یَرْحَمُ عَلٰی صِغَارِ الْمُسْلِمِیْنَ وَبِرَحْمَتِه عَلَیْهِم یَدْخُلُ اٰبَاءَ هُمُ الْجَنَةَ.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے یہ حدیث کہ اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے مسلمانوں کے بچوں پر جو انتقال کرتے ہیں اور ان کی شفاعت سے ماں باپ کو جنت میں داخل کرتا ہے۔

فرط کس کو کہتے ہیں

اَخْرَجَ اَبُوْطَلْحَهَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) مَامِنْ مُسْلِمْ یَمُوْتِ لَه' ثَلٰثَةِ مِنَ الْوَلَدِ اِلَّا جَعَلَهُمُ اللّٰه تَعَالٰی فَرطًا وَسلْفًا بَیْنَ یَدَیْهِ.

مروی ہے حضرت ابوطلحہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ) سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے نہیں مرتے کسی مسلمان کے تین بچے مگر گردانتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ فرط اس کیلئے

﴿ فائدہ ﴾

فرط اس کو کہتے ہیں کہ قافلہ سے پہلے جا کر منزل پر پانی وغیرہ قافلہ کیلئے تیار کرتا ہے اور مراد یہاں وہ فرزند ہے کہ پہلے بالغ ہو جانے کے مرجائے کہ پہلے جا کر درستی نعمتوں بہشت کی کرتا ہے۔ ماں باپ کیلئے یعنی شفاعت کر کے جنت میں لے جائے گا۔

آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اس امت مرحومہ کے قیامت کے دن میر منزل ہیں

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) فَقِيْلَ لَهٗ وَلَوْ مَاتَ اِثْنَانِ مِنَ الْوَلَدِ يَارَسُوْلَ اللّٰه فَقَالَ وَلَوْ اِثْنَانِ ثُمَّ قِيْلَ وَلُوْ مَاتِ وَاحِد مَنْ وَلَدِهٖ يَارَسُوْلَ اللّٰه فَقَالَ وَلُوْ وَاحِدَ ثُمَّ قِيْلَ وَلُو لَمْ يَمت لَهٗ وَلَدٌ يَارَسُوْلَ اللّٰه فَقَالَ وَاَنَا فَرْطُه وَطُوْبٰى لَمْن كَانَ لَه رَسُوْلَ اللّٰه (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) فَرَطًا.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے کہ پوچھا گیا آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) سے کہ اگر دو بچے انتقال کریں کیا ان کا ایسا ہی حکم ہے فرمایا اگر دو بچے انتقال کریں پھر پوچھا گیا کہ اگر ایک فرزند اس کا انتقال کرے فرمایا کہ اگر چہ ایک بھی انتقال کرے۔ پھر پوچھا گیا جس شخص کا کوئی فرزند انتقال نہ کرے اس کا کیا حال ہو۔ فرمایا پس میں ہوں میر منزل امت اپنی کا اور خوشخبری ہو اس کیلئے جو رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) میرِ منزل ہوں۔

☆....☆....☆....☆

باب۵۳

بَابُ تَخَیَّرِ الْاَنْبِیَآءِ بَیْنَ الْبَقَاءِ وَالْاِنْتِقَالِ اِلَی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی

کہ انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی جانب سے زندہ رہنے اور انتقال ہونے کی قدرت رکھتے ہیں

ہر نبی (عَلَیْہِ السَّلاَم) کو انتقال کا اختیار دیا جاتا ہے

اَخْرَجَ اَبُوسَعِیْد (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مَامِنْ بَنِیٍّ لَا یُخَیِّر عَنْدَ الْمَوْت

روایت کی حضرت ابوسعید خدری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہ فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے ہر ایک نبی کو اپنے وقت انتقال اختیار دیا جاتا ہے زندہ رہنے اور رحلت کرنے پر۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) وَفَائِدَۃ ھٰذَاالتَّخَیَّرُ اِکْرَامَۃً لِاَنَّہ' تَحْوِیلٌ مِنْ دَارٍ فِیْھَا الْعَمَل الصَّالِح الذَّیِ لَا یُوَازِیْہ' غَیْرَہ' اِلٰی دَارٍ لَا عَمْلَ فِیْھَا لَانَّہ اَذَا مَاتِ الْاَنْسَان اِنْقَطَعَ عَمْلُہ.

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے فائدہ اس اختیار کا انبیاء کی بزرگی ظاہر کرنا ہے اس لئے کہ اس کا انتقال صرف بطور مسافرت کے ہے ایک جائے سے دوسری جائے نقل کرتے ہیں وہ ایسا دار ہے کہ جزا اپنے اعمال حسنہ کا پاتے ہیں اس لئے جب انسان انتقال کرتا ہے تو اعمال اس کے بند ہو جاتے ہیں۔

خداتعالیٰ نے انبیاء کرام کو اختیار دیا حیات وممات کا

اَخْرَجَتْ عَائِشَة قَالَتْ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰه (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم) مَامِنْ نَبِى يَمُوْتُ حَتّٰى يُخَيّرْ.

روایت کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم) ہرایک پیغمبر اپنے وفات کے وقت اختیار دیا جاتا ہے درمیان حیات وممات کے۔

اولیاء کرام خلیفے ہیں انبیاء کرام کے

قَالَ وَقْتَ الْقَضَاءِ الْاَجَلِ يُخَيَّرُ النَّبِىَّ بَيْنَ الْبَقَاءِ فِى الدُّنيَا وَبَيْنَ الْاِنْتِقَالِ اِلٰى جَوَارِ الْكَرِيْم وَالنَّبِىُّ يَعْلَمُ بِبِقَاءِ مَا عِنْدَ اللّٰه تَعَالٰى يَخْتَارُ الْاٰخِرَةَ الْبَتَّة لَا يُخَيَّرُ غَيْرَه لَانَّه لَقُصُوْرِ النَّظْر لَايَخْتَارُ الْاٰخِرَةِ الْبَتَّه.

مؤلف کہتا ہے کہ انبیاء اکرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار کیا ہے کہ وقت انتقال حیات کو قبول کریں یا ممات کو چونکہ انبیاء کرام بقاء دائمی کو درمیان نقل کے دیکھتے ہیں تو انتقال ہونے کو اختیار کرتے ہیں اور غیروں کو ایسا اختیار نہیں ہے اس لئے وہ دار اخروی دائمی کو اختیار کرنے کی تمیز نہیں رکھتے

﴿ فائدہ ﴾

اولیاء کرام کو بھی حیات وممات قبول کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے

اولیاء کرام خلیفے ہیں انبیاء کرام کے اور جو ان میں اعلیٰ درجے کے ولی ہیں جیسے قطب الاقطاب

محبوب سبحانی معشوق ربانی حضرت ابو محمد سلطان محی الحق والدین میران محی الدین سید عبدالقادر حسنی الحسینی الجعفری الجیلانی (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ)۔ ان اولیاء کرام کو وقت انتقال اختیار دیا گیا ہے حیات دنیا کو اختیار کریں یا

ممات کومگر وہ ممات کواختیار کرتے ہیں کہ اس میں بقاء دائمی ہے۔

اَخْرَجَ اَبُوْعِیْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مَا مِنْ نَبِیٍ یَمُوْتُ اِلَّا وَاِنْ یُخَیَّرُ فَیَخْتَارُ الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی

روایت کی حضرت ابوعیسیٰ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے ہر ایک نبی بوقت انتقال اختیار دیا جاتا ہے پس وہ اختیار کرتا ہے رفیق اعلیٰ کو یعنی موت کو۔

موت سخت ہے ہر ایک پر بلکہ انبیاء کرام پر بھی

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) اَلتَّخَیّرُ اِنَّا یَکُّوْنَ بَیْنَ شَیئین الَّذِیْنَ اِسْتَوَایَا فَبَقَاءُ الدَّنِیَا یَحْصُلُ الْعَمَلَ الصَّالِحَ مَعَ مُفَارِقَتِہ الْمَوْلٰی وَالْمَوْتُ یَحْصُلُ نَعِیْمَ الْاٰخِرَۃَ مَعَ انْقِطَاعِ الْعَمَلِ الْمُوْصِلِ اِلَی الدَّرَجَۃِ الْعُلْیَا فَاسْتَوَیَا وَالنَّبِیَّ لَا بُدَّوَانْ یَخْتَارُ الْمَوتَ لِتَشَوّقَہ' اِلَی الْمَوْتٰی وَقِیلَ لَان الْمَوتَ صَعَبٌ عَلٰی کُلِّ اَحَدٍ حَتّٰی الْاَنْبِیَاءِ فَیُخَیّرُ فِیْ اِخْتِیَارِ ذٰلِکَ وَالنَّبِیَّ یَخْتَارُ الشُّدِۃِ الْمَودِیَتَہ اِلَی الْمَوْلٰی.

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے اختیار درمیان حیات وموت کے واسطے انبیاء کے مساوی ہے دنیا کے بقامیں گو کہ اعمال صالحہ میں ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ سے اتصال حاصل ہوتا ہے اور انبیاء بالضرور موت کو اختیار کرتے ہیں واسطے ملاقات اللہ تعالیٰ کے اور ایک روایت میں آیا ہے موت سخت ہے ہر ایک کو یہاں تک کہ انبیاء کرام علیہم السلام پر اور ان کو اختیار دیا جاتا ہے کہ موت آسانی سے ہو یا سختی سے مگر قبولتے ہیں سختی موت کو۔

☆....☆....☆....☆

باب ۵۴

بَابُ تَمَنّی الرَّجُوعِ اِلَی الدَّنِیَا بَعدَ المَوتِ

کہ بعد موت کے کون خواھش کرتے پھر دنیا میں آنے کی

جس شخص کا درجہ اللہ کے نزدیک بلند ہو وہ پھر دنیا میں آنے کی خواہش نہ کرے گا مگر شہید کے کہ شہید دنیا میں پھر آ کر شہید ہونے کی خواہش کرے گا

اَخرَجَ اَنَسٍ رَضِی اللّٰہ عَنہ، قَالَ قَالَ رَسُولَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مَا مِنْ نَفسٍ تَمُوتِ لَھَا عَندِاللّٰہ خَیرٌ یَسُرُّھَا اَنْ لَا تَرجِعَ اِلَی الدُّنِیَا وَاِنْ کَانَ لَھَا الدَّنِیَا وَمَا فِیھَا اِلَّا الشُّھِیدَ فَانَّہ، یَتَمنٰی اَنْ یَّرجِعَ فَیَقتُل فِی الدَّنِیَا لَمَا یُری مِنْ فَضلِ الشَّھَادَۃِ.

روایت کی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جو شخص انتقال کیا اور اس کا درجہ نزدیک اللہ تعالیٰ کے بلند ہو تو وہ پھر دنیا میں آنے کی نہیں خواہش کرے گا گو کہ اس کو تمام دنیا دیدیں۔ مگر شہید وہ خواہش کرے گا کہ دنیا میں آ کر پھر شہید ہونے کی اس لئے کہ اس نے بزرگی شہید ہونے کی پایا ہے۔

قَالَ (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الحَدِیثَ عَلٰی اَنَّ اَحَدًا مِنَ النُفُوسِ الَّتِیْ لَھَا خَیرٌ وَدَرَجتُہ عَندَاللّٰہ تَعَالٰی لَا یَتمنیٰ الرُّجُوعَ اِلَی الدَّنِیَا اِلَّا الشُّھِیدَ یَتمنیٰ لَکِن تَرغُّبًا فِی الدَّرِجتِہ القُصوٰی لَا حَسرَۃَعَلَی الدَّنِیَا.

مؤلف (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ جن لوگوں کا درجہ اللہ تعالیٰ کے

پاس بلند ہوتو وہ پھر دنیا میں آنے کی نہیں خواہش کرے گا اور شہید جو دنیا میں آنے کی خواہش کرے گا اس لئے کہ پھر وہ شہید ہو کے مضاعف اجر پائے اس کو دنیا کی لذت کی خواہش نہیں۔

اَخرَجَ اَبُوعُبَیْدہ بنَ الْجَرَّاح رَضِی اللّٰہ عَنہ' قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) لَا یَتَمَنّٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَحَدٌ الرُّجُوْعُ اِلَی الدُّنِیَا لَمَا عِنْدَہ' خَیرُ الاٰخرَۃَ اِلَّا الشُّھِیدَ یَتَمَنّٰی الرُّجُوْعَ لِیَقْتُلَ ثَانِیًا فَیَنَالُ دَرْجَۃً اُخْریٰ.

روایت کی ابو عبیدہ بن الجراح (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جس مومن کا درجہ اللہ تعالیٰ کے پاس بلند ہووے وہ ہرگز دنیا میں آنے کی خواہش نہ کرے گا مگر شہید اس لئے کہ دوبارہ قتل ہو کے زیادہ مرتبہ پائے۔

آخرت کی ایسی عمدہ نعمتیں ہیں کہ دنیا کی نعمتوں کی خواہش نہ کرے گا

قَالَ (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ فِی نَعِیْمِ الاٰخرَۃِ اَیَتَذَکَّرُ اَحَدٌ نَعِیْمِ الدَّنِیَا فَلا یَتَمَنَّی الرّجُوْعَ کَمَا قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْن اِیْ لَا خَوْفُ عَلٰی اَھْلَ الْجَنَّۃِ مِنْ زَوَالِ النِّعمَتِہ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْن عَلٰی مَافَاتَ مِنھُمْ مِنْ نَعِیْمِ الدَّنیا.

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ آخرت کیلئے ایسی عمدہ نعمتیں ہیں مومن دنیا کے نعمتوں کو نہیں خواہش کرے گا جیسا کہ کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا خوف ہے ان کو اور نہ غم یعنی نہیں خوف ہے جنتیوں کو نعمت کے زائل ہو جانے سے اور نہیں ہے غم انہوں کو دنیا کی نعمتیں چھوٹ جانے پر۔

اَخْرَجَ اَبُوْقَتَادَۃَ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اِنَّ نَعِیْمِ الدَّنِیَا فِی الاٰخرَۃِ کَالشَّدائِدِ وَالضَّیْقِ فِی الدُّنْیَا فَھَلْ یَنْدِمُ اَحَدُکُمْ فِی السَّعْتِہ عَلٰی الضَّیْق.

نقل کی حضرت ابوقتادہ الحارث رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم) نے نعمتیں دنیا کے بہت مختصر ہیں مقابلے میں نعمات آخرت کے آیا کوئی شخص پژمردہ خاطر ہوگا کشادگی سے بعد تنگی کے۔

آخرت کی نعمتوں کے مقابلے میں دنیا کی نعمتیں بہت مختصر ہیں

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ نَعِيْمَ الْمُؤْمِنِ اَوْسَعُ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَوْ كَانَ لَهُ الدُّنِيَا مَا فِيْهَا كَيْفَ وَفِيْهَا مَالَا عَيْنَ رَات وَلَا اُذُنٌ سَمِعتْ سَمِعَتُ دَائِمَتُه وَمَا فِى الدُّنِيَا زَائِلَتُه'.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ نعمتیں مومن کیلئے آخرت میں بہت زیادہ ہیں گو کہ اس کو سارے دنیا کے نعمتیں نہیں کیونکہ وہ ایسے نعمات ہیں کہ ہمارے آنکھ نہیں دیکھے اور کان نہیں سنے ہرگز ان کو زوال نہیں بخلاف نعمات دنیا کے کہ زوال پذیر ہیں۔

☆....☆....☆....☆

باب ۵۵

بَابُ فِيمَا لَايُكْرَهُ الْمَوْتِ

موت کو مکروہ نہ جاننے کے بیان میں

اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو جو شخص دوست رکھے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے

اَخْرَجَتْ عَائِشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُوْمِنَ اِذَا بُشِّرَ رَحْمَتِه تَعَالٰى وَرِضْوَانَه' وَجَنَّتِهٖ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰه اَحَبَّ اللّٰه لِقَاء' وَاَالْكَافِرِ اِذَا بُشِّرَ بَعَذَابِ اللّٰه تَعَالٰى سَخَطٍ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰه وَكَرِهَ اللّٰه لِقَاءُ قَالَهُ حِيْنَ قَالَتْ كُلُنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَّمَاذَكَرَرَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) كَرَاهَةَ الْمَوْتِ يُوْجِبُ الْبُعْدَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَتْ اُمَّ الْمُوْمِنِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَرَاهَةَ الْمَوْتِ وَكُلَنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَيْسَ الْاَمْرُ كَمَا ظَنَنْتِ اَنَّ كَرَاهَةَ الْمَوْتِ حَالَةُ الصِّحَةِ قَادِحَةٌ فِى مَنْزَلِةِ الْمُوْمِنَ وَتَنْقُصُ عَنْ دَرَجَاتِهٖ وَلٰكِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا يُوْثَرَحَالَةَ التَنفُّلَ وَالْيَاسِ الْكُلِّى مِنَ الْحَيٰوةِ الدُّنوِيَّةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْمَوْتِ وَالسَّكَرَاتِ مِمَّالَا يَكَادُ يَخْلُوْمِنْهُ اَحَدٌ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَبَلَغْنَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ اَنَّه' كَرَاهَه' حِينَ نَزَلَ بِهٖ وَلٰكِنَّ الْمَكْرُوْهَ مِنْ ذٰلِكَ الْاَ يُثَارِ وَلرَّكُوْزِ اَلَيْهَا

اور روایت ہے (یعنی بخاری اور مسلم میں) عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے جو شخص کے دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس

کی ملاقات کواور جو ناخوش رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو پس کہی میں نے تحقیق ہم ناخوش رکھتے ہیں مرنے کو فرمایا نہیں ہے یہ ولیکن مومن جس وقت آتی ہے اس کو موت خوش خبری دیا جاتا ہے ساتھ راضی ہونے خدا کے اُس سے اور بزوگ رکھنے اللہ تعالیٰ کے اس کو

سختی موت کی کسی سے چھوٹنے والی نہیں ہیں

مؤلف(رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے حضرت بی بی عائشہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ) یہی سمجھیں تھیں کہ مراد ملاقات خدا تعالیٰ سے موت ہے حضرت نے اس کو فرمایا کہ لَيسَ الْاَمْرُ كَمَا ظَنَنْتِ یعنی نہیں مراد ملاقات خدا سے موت اور یہ کے بحکم جبلت طبعی کے محبوب ہو اور بالفعل اس کی آرزو کرنی چاہیے بلکہ جو کوئی طالب رضائے حق کا اور مشتاق اس کی ملاقات کا ہوتا ہے ہمیشہ بلحاظ وسیلہ ہونے اور محبت ارادی اختیاری کے محبت انکی رکھتا ہے اور اثر اس کا آخری وقت میں بحکم طبیعت کے پیدا ہوتا ہے

بہت سے انبیائے کرام جلد انتقال ہونے کو مکروہ جانتے تھے

پس نہیں کوئی چیز یعنی دنیا اور زینت دینا سے بہت پیاری طرف اس کے چیز سے کے آگے اس کے ہیں یعنی مرتبہ اور بزرگی پانے اللہ کے پاس پس دوست رکھتا ہے وہ اللہ کی ملاقات کو اور دوست رکھتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو مگر سختی موت کی کسی سے چھوٹنے والی نہیں ہے یہاں تک کے انبیاء کرام کو اور ثابت ہوئی یہ بات کہ بہت انبیاء کرام جلد انتقال ہونے کو مکروہ جانتے تھے اس لئے کہ یہ مانع ہیں کثرت نیکی کا

اَخْرَجَ اَبُو مَالِكُ الْاَشْعَرِی قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبُّ اللّٰهُ لِقَاءَ ہٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاء كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَ ہٗ

اور روایت ہے حضرت ابو مالک اشعری (رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ) سے کہ فرمایا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَاٰلِهٖ

وَسَلَّم) نے جو شخص کہ دوست کہے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو اور جو ناخوش رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) لَمَا قَالَه رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) قَالَتْ عَائِشَةَ رَضِى اللّٰه عَنهَا يَارَسُوْلَ اللّٰه اَكْرَاهَتُه الْمَوْتَ وَكُلُنَا نَكْرَه الْمَوْتَ فَاَجَابَ بَالْحَدِيْثَ الْاَوَّلِ يَعنٰى لَيْسَ الْمُرَادُ بَالْكَرَاهَتِه الْكَرَاهتهُ فِى الصِّحْتِه وَاِنَّمَا ذٰلِكَ عَنْد النَّزْعِ جَاءَ للدُّنيَا.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے کہ جب فرمایا آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے تو کہا حضرت عائشہ (رَضِىَ اللّٰهُ عَنهاُ) نے کہ ناخوش رکھتے ہیں ہم مرنے کو۔ پس جواب دیئے حضرت الفاظ ماسبق سے یعنی وقت انتقال موت کو برا نہ سمجھے گو کہ نہیں چاہتے تھے مرنے کو حیات میں۔

اَخْرَجَ اَبُوْ مَرْتَدُ الْغَنوِىُّ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اَلْمُؤمِنَ يُحِبُّ لِقَاءَ اللّٰه فَيُحِبُّ اللّٰه لِقَاء، وَالْكَافِرِ يَكْره لُقَاءُ اللّٰه فَيُكْره اللّٰه لِقَاء.

اور روایت ہے ابومرتد الغنوی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے مومن دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اور دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو۔

مومن موت کے وقت جنت کو دیکھتا ہے اور کافر دوزخ کو

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) اَلْمُؤمِنَ يُبَشَّرُ بِرَحْمَتِه اللّٰه وَرِضْوَانَه، وَيُرىٰ مَكَانَه، فِى الْجَنَّةِ وَقْتَ الْمَوْتَ فَيَفْرَحُ فَيُحِبُّ الرُّجُوْعَ اِلٰى اللّٰه تَعَالٰى فَيَرْحَمَ اللّٰه عَلَيْهِ وَالْكَافِرِ يُبَشَّرُ بِعَذَابِ اللّٰه وَسَخُطِهِ وَيُرىٰ مَكَانَه، فِى النَّارِ وَقْتَ النَّزْعِ فَيُكْرَه، اَلْخُرُوْجَ مِنَ الدُّنيَا فَيُعَاقَبه اللّٰه تَعَالٰى فَهُوَ الْمُرَادُ.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے مومن خوشخبری دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور موت کے

وقت جنت کو دیکھتا ہے جو اس کا مقام ہے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ کی اور اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرتا ہے اور اپنی رحمت نازل کرتا ہے اور کافر کو عذاب کی آگاہی دیئے جاتی ہے اس طرح کہ وہ وقت انتقال دوزخ کو دیکھتا ہے جو اس کا مقام ہے تو وہ مرنے کو بہت برا جانتا ہے پس اللہ تعالیٰ اس کو عذاب دوزخ میں مبتلا کرے گا، یہ ہے مطلب اس حدیث شریف کا۔

☆....☆....☆....☆

باب ۵٦

بَابُ تعَارُفِ الْاَرَوَاحِ

کہ روحیں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں

روحیں جدا ہوتی ہیں جس سے دنیا میں مخالفت تھی

اَخْرَجَتَ عَائِشَةِ الْاَرْوَاحَ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اِخْتَلَفَ.

روایت کی (بخاری نے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے کہ روحیں آپس میں جمع ہوتے ہیں جن کو دنیا میں پہچانتی تھی ملتے ہیں اور جن سے خلاف تھا جدا ہو جاتے ہیں۔

روحیں پیدا ہونے کے آگے ہی اتحاد یا اختلاف رکھتی ہیں مانند افواج زندوں کے

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) عَبْدَاللّٰه بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِى الله عَنه، فِى الْحَدِيْث بيَانَ اَنَّ الارْوَاحَ خَلِقَتْ قَبْلَ الْاَجْسَادِ عَلٰى الِائْتِلَافِ وَالِاخْتِلَافِ كَالْجُنُوْدِ الْمُجَنَّدَة اِذَا تقَابَلَتْ وَتَواجَهَتْ وَذٰلِكَ عَلٰى مَا جَعَلَهَا اللّٰه تعَالٰى عَلَيْهِ مَنْ السَّعَادَةِ وَالشَّقَاوَةِ فَدَلَّ الحدِيثُ علٰى اَنَّ الاَجْسَادَ الَّتِى فِيهَا الارْوَاحَ يَتَلَقَّى فِى الدُّنيَا فيَاتِلِف وَيَخْتِلفُ عَلٰى حَسْبِ مَاجُعِلَتْ عَلَيْهِ مِنَ التَّشَاكُلِ وَالتَّنَاكُرُ فِى بَدْ ع الْخَلْق.

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے یہ حدیث بیان کی

کہ روحیں پیدا ہونے کے آگے ہی اتحاد یا اختلاف رکھتے ہیں مانند افواج زندوں کے جوایک دوسرے سے ملتے ہیں اگر ان میں پیشتر دوستی تھی تو محبت سے ملتے ہیں ورنہ جدا ہو جاتے ہیں اسی طور پر اللہ تعالیٰ پیدا ہونے کے آگے سعید یا شقی بنایا ہے۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ جن روحوں کو عالم الارواح میں قبل پیدا ہونے کے تعارف یا اختلاف تھا بعد دنیا میں اسی کے موافق آپس میں دوستی رکھتے ہیں یا نفاق رکھتے ہیں۔

اَخْرَجَ عَبْدُاللّٰه ابْنِ مَسْعُوْدرَضِی اللّٰه عَنه، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اَلارْوَاحَ جُنُوْدٌ مُجَنَّدِة تَلَاقِی فَتَشَامُ کَمَا تَشَامُ الْخَیْلِ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اِئْتَلَفَ وَمَاتَنَاکَرمِنْهَا اِخْتَلَفَ.

روایت کی حضرت عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے کہ روحیں فوجیں بن کر آپس میں ملتی ہیں اور بایکدیگر متصل ہو جاتی ہیں جیسے کہ سوار دو فوج کے آپس میں مل جاتے ہیں۔ جن روحوں سے دنیا میں پہچانت تھی ان سے زیادہ وقت ملاقات کرتی ہیں اور جن سے خلاف تھا ان سے جدا ہو جاتے ہیں۔

وَقَالَ الْمَشَائِخُ اِئْتَلَافُ اْلابْدَانِ اْلاحیَاءُ فِی الدَّنِیَا وَتَنَاکَرُهُمْ عَلٰی حَسْبِ اْلاَئتِلَافِ وَاْلاَختِلَافُ فِی بَدْءِ اْلخَلْقِ قَبْلَ الدُّخُوْلِ فِی اْلاَجْسَادِ وَائتِلَافِ الارْوَاحَ فِی الْبَرزَخَ اَخْتَلاقُهُمْ عَلٰی حَسْبَ اْلائتِلَافِ وَالِاخْتِلَافُ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ الِائتِلَافُ وَالاخْتِلَافُ فِی الْجَنَّتِه یوْمَ الْقِیَمَته عَلٰی حَسْبِ اِخْتَلَافِ اْلاَرْوَاحَ وَائتِلافِهِم فِی اْلاحْوَالِ الثَّلٰثِ فَمَنْ اِئتلَفَ بِاْلآخِرِ قَبْلَ الظُّهُورِ فِی الدُّنِیَا مَجْلِسٌ مَعَه، مَرَّةً یَجْلِسُ فِی الدَّنِیَا مَعَه، مَرَّةً فَقَطُ وَاِنَ اثْنَیْنَ وَاِنْ ثَلٰثَةٌ فَثَلَثَتُه فَصَاعِدًا وَعَلٰی هٰذَا الِاخْتِلَافِ فَمَنْ تَنَاکَرَ مَعَ اْلاٰخِرِ قَبْلَ

اَلْـمَجِئی فِی الدُّنیَا لَا یَجْلِسُ مَعَهُ اُلْفَته فِیهَا بَعَدُ الْاِیْجَادِ فِیهَا وَهٰکذا فِی الْجَنَانِ فَمَنْ کَثُرَ مَلَاقَةِ فِی الدَّنیَا یَکْثَرَ مَلَاقَاتِه فِی الآخِرَةِ وَمَنْ لَا قیٰ فِیهَا قَلِیلاً فَیَلَاقِی فِی الْآخِرَةِ قَلِیلا.

علماء نے فرمایا جن روحوں کو قبل پیدائش کے عالم الامور میں اتحاد تھا یہاں دنیا میں بھی اتحاد رہتی ہے اور پھر آخرت میں اور جن کو اتفاق نہیں تھا یہاں دنیا میں اختلاف کرتے ہیں اور یونہی آخرت میں ان سے ملاپ نہیں رکھتے ہیں جس نے دنیا میں کسی سے ایک وقت ملاقات کیا تھا آخرت میں بھی ایک وقت ملے گا اگر دوبارہ ملاقات تھی وہاں بھی دوبار ملاقات کرے گا اگر تین بار تھا وہاں بھی تین بار کرے گا۔ یونہی جس سے دنیا میں اتفاق نہیں تھا وہاں بھی ان سے ملاقات نہ ہوگی یونہی جنت میں حال ہوگا جن دونوں سے دنیا میں بکثرت ملاقات تھی وہاں بھی ملاقات کریں گے اور جن کو ملاقات کم تھی وہاں بھی کم ملاقات کریں گے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۵۷

بَابُ الْجَمْعِ مَعَ مَنْ اَحَبَّه‘

انسان کا اپنے محبوب کے ساتھ جمع کیا جانا

صالحین کا دوست صالحوں کے ساتھ محشور ہوگا اور فاسقوں کا دوست فاسقوں کے ساتھ مقہور ہوگا

اَخْرَجَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِی اللّٰه عَنه‘ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّه‘ قَالَ الرَّاوِیُّ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) فَقَالَ يَارَسُوْل اللّٰه (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) كَيْفَ تَرٰی فِی رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ اِیْ اَحَبَّ قَوْمًا فَاقْتَدٰی بِسُنَّتِهِم لٰكِن لَمْ يَدْرَكْ شَانَهُمْ فَقَالَ الْحَدِيْثُ اِیُ الْمَرْءُ يَحْشُرُ يُوْمَ الْقِيمَةِ مَعَ مَنْ اَحَبَّ فَاِنْ اَحَبَّ زُمْرَةَ الْفَلَاحِ نَجَاوَانِ اَحَبَّ زُمْرَةَ الْفَسَادِ هَلَكَ.

روایت کی (یعنی ترمذی نے) حضرت عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے مرد ساتھ اس کے ہے جس سے دوستی کہا، کہا راوی نے کہ آیا ایک شخص نزدیک رسول اللہ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے پس کہا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کیلئے کہ وہ دوستی رکھتا ہے ایک قوم سے اور نہیں ملا انہوں سے یعنی وہ دوست رکھتا ہے ان کے طریق کو اور نہیں ملاقات کی انہوں سے۔ پس فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) حدیث مذکور کو مرد اپنے دوست کے ساتھ رہے گا یعنی مرد کا حشر قیامت کے دن ساتھ دوست کے ہوگا۔ مطلب یہ کہ جو شخص دوست رکھا صالحین کو وہ انہیں کے زمرہ میں محشور ہوگا اور جس نے دوست رکھا فاسقوں کو انہیں میں شمار ہو کے مقہور ہوگا۔

ارشاد اور ارادے کا معنیٰ

اَخْرَجَ عَلٰی کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ لِامْرَاءٍ مَا اكْتَسَبَ وَهُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

روایت کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے کہ مرد قیامت کے دن انہیں میں محشور ہوگا جس کے ساتھ محبت تھی۔

قَالَ هٰذَا هُوَالْمَعْنٰی مِنَ الْاِرْشَادِ وَالْاِرَادَةِ فَمَنْ اَحَبَّ مُوَحِّدًامِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَاقْتَدٰی بِهٖ فِیْ اَوَامِرِ الشَّرْعِ وَنَوَاهِيَتِهٖ فَهُوَمُرِيْدُهٗ وَمَنِ اقْتَدَی بِهٖ فَهُوَ مُرْشَدَ حَقِيْقَتِ اِنَّ صَحَبَهٗ حَيًّا وَكَفَتَهٗ فِی ذٰلِکَ يَدُ بَيْعَةٍ وَحُكِیَ اِنْ اقْتَفٰی بِاثَارِةٍ فِی الشَّرِيْعَةِ وَاَحْكَامِ الطَّرِيْقَتِهٖ وَمُحِبُّ الْمُبْتَدِعِ يَبْعَثُ يَوْمَ اقِيٰمَةِمَعَ مَنْ اَحَبَّ.

مؤلف کہتا ہے یہی معنی ارشاد اور ارادے کا ہے جس نے محبت قلبی رکھا کسی بزرگ سے اہل سنت و جماعت کے اور پیروی کیا اس کی امور نیکی اور بدی میں پس وہ اس کا پیرو متبع ہے اگر اس کے ہاتھ پر بیعت کیا اور اس کی پیروی کی وہ مرشد ہے اور جس نے مبتدع یعنی رافضی اور خارجی اور قدری اور غیر مقلد اور وہابی سے محبت رکھا اور امور شریعت کی برابر پیروی نہ کی تو وہ قیامت کے دن انہیں کے جماعت میں محشور ہوگا۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کا دعا فرمانا مسکینوں کے زمرے میں محشور ہونے کے لئے

اَخْرَجَ اَبُوْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰه عَنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُم

روایت کی حضرت ابو موسیٰ اشعری (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے جس نے دوست رکھا کسی قوم کو پس وہ انہیں میں سے ہے۔

قَالَ رحمته الله علیه بَیَانُ الْحَدِیْثِ اَنَّ مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْم فِی الدُّنیَا یُحْشَرُ مَعُهُم فِی الْعُقْبٰی وَیَلْحَقُ بِهُم فِی مَنَازِل الْجَنَان وَمَن اَحَبَّ قَوْمًا مُبْتَدعًا یُحْشَرُ مَعَهُمْ وَیَکُوْنُ مَعَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَته مُعَذِّبًا وَمَنْ اَحَبَّ الْمِسْکِیْ اَوِالْغَنِی یَکُوْنُ مَعَ وَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةِ والسَّلاَمَ اَللّٰهُمَّ اُحْشُرنِی مَعَ زُمَرة الْمَسَاکِیْنَ فَلاَ یُخفٰی مِنْ مَعنٰی الْمُحَبّةِ اَنَّه' یَشْرطُ مَافِی الْاَرَادَةِ وَالْعَزِیْمَتِه الصَّالِحته صُحُبَتٌ مَنْ اَحَبَّه حَیًّا وَاِنَّمَا هُوَ الاقْتِفَاءُ بِاَثْرِهٖ.

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے کہ شرح حدیث مذکور کی یہ ہے جس نے دوست رکھا اہل علم کو تو انہیں کے ساتھ محشور ہوگا اور انہیں کے ہمراہ جنت میں رہے گا اور جس نے دوست رکھا مبتدع مخالف اہل سنت و جماعت کو انہیں کے ساتھ محشور ہوگا اور جس نے مسکین اور غنی کو دوست رکھا تو انہیں کے ساتھ محشور ہوگا اور فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے اے بارِ خدا مجھ کو دن قیامت کے زمرے میں مسکینوں کے محشور کر۔ پس مخفی نہ رہے کہ محبت اور اعتقاد شرط نہیں ہے کہ اس سے ملاقات ہی ہو بلکہ جس نے ان کی پیروی کی اور ان سے محبت رکھا کافی ہے۔

موتٰی انتقال کے بعد دوسرے موتٰی سے مصافحہ، معانقہ کرے گا جیسے دنیا میں دوست سے مصافحہ، معانقہ کرتا ہے

رُوِیَ فِی بَیَانَ حَدِیْثُ مَنْ اَهَبَ قُوْمَا فَهُوَ مَنُهُمْ اَنَّ مَنْ اَحَبَّ مِیْتًا فَمَات یُلاَقِیُ رُوْحِ الْمُحِبّ رُوْحَ مَنْ اَحَبّه فَیُصَافِحُ وَیُعَانِقُ الْمُحَبُّ الْمَحْبُوْبَ بِالشَّوقِ وَالْمَحَبَّتِه فَیَقُوْلُ

الْهَاتِفُ طُوبٰى لِلْمُحِبِّيْنَ فِي اللهِ فَيَكُوْنَانَ مَعًا وَيَحْشُرَ اِن مَعَاوَيَدُ خَلَانِ الْجَنَّةِ مَعًا.

حدیث میں آیا ہے جس نے محبت رکھا ایک قوم سے پس وہ انہیں میں سے ہے اور جس نے محبت رکھا کسی شخص کو جو انتقال ہو گیا ہو پس وہ بعد اس سے ملاقات کرے گا اور مصافحہ و معانقہ کرے گا جیسا کہ دنیا میں دوست ایک دوست سے مصافحہ اور معانقہ کرتا ہے اور شوق و محبت کو ظاہر کرتا ہے۔ پس ندا دیتا ہے ہاتف غیبی خوشخبری ہو ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کے واسطے دوستی رکھتے ہیں پس وہ دونوں ایک مقام میں رہیں گے اور ان دونوں کا حشر ایک مقام پر ہوگا اور وہ دونوں جنت میں ایک ہی وقت داخل ہوں گے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۵۸

بَابَ مَنْ يَتَّبِعُ وَيُصَاحَبُ الْمَيِّتَ

بیچ اس بات کے کہ کون میت کے ہمراہ ہے

آدمی انتقال کے بعد تین چیز اس کے ساتھ رہتی ہیں

اَخْرَجَ اَنَسٍ رَضِی اللّٰه عَنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) يَتَّبِعُ الْمَيِّتِ ثَلٰثَةٌ اَهْلُه، وَمَالُه، وَعَمُلُه، فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَرْجِعُ اَهْلَه، وَمَا لَه، وَيَبْقٰى عَمْلَه،.

روایت کی حضرت انس (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے کہ فرمایا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) نے آدمی کے انتقال ہونے تک تین چیزیں ہمراہ رہتے ہیں۔ ایک اس کے اہل واولاد۔ دوسرا اس کا مال۔ تیسرا اس کا عمل۔ اول دو یعنی اہل واولاد یہیں رہ جاتے ہیں اور عمل باقی رہتا ہے۔

بندۂ مومن کے نیک اعمال اس کی قبر میں انسانوں کی شکل پر آئیں گے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) فِی بَيَانِ الْحَدِيْثِ فَاِنْ كَانَ عَمُلُه، خَيْرًا يُصَاحِبُ فِی اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَيَانَسُ بِهٖ حَتّٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَاِنْ كَانَ عَمُلُه، شَرًّ فَيُصَاحِبُ فِی اَقْبَحِ صُوْرَةٍ فيكره، وَيَتَاَلَّمُ بِصُحْبَته.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے معنی حدیث مذکور کا یہ ہے کہ اگر مردہ نیک عمل والا ہے تو اس کے اعمال صالحہ انسان کی شکل میں خوبصورت بن کر اس کا مصاحب رہے گا جس سے وہ راحت اور آرام وسکون پائے گا اگر وہ بدافعال ہے تو اس کے اعمال ردیہ انسان کی شکل میں بدصورت ہوکر اس کا مصاحب رہے گا جس سے وہ ایذا اور تکلیف اور رنج کھینچے گا۔

اَخْرَجَ اَبُوْوَاقَدُ اللَّیْثِیُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) یَتَّبِعُ الْمَیِّتِ ثَلٰثَۃً اَھْلُہ' وَمَالُہ' وَعَمْلُہ' فَیَرجِعُ اِثْنَانِ وَیَبْقٰی عَمْلُہ'

روایت کی ابو واقد اللیثی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے آدمی کے انتقال ہونے تک تین چیزیں ساتھ رہتے ہیں ان میں دو یہیں رہ جاتے ہیں اور عمل باقی رہ جاتا ہے۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) قِیْلَ فِی بَیَانِ الْحَدِیْثَ فَیُقْسِمُ اَھْلُہ' الْمَالَ وَیَفْرحُوْنَ بِہٖ وَیَنْسَوْنَ الْمَیِّتِ فَیَکُوْنُ ذٰلِکَ حَسْرَۃً عَلَیْہِ حَیْثُ اِتَّخَذَ مَالُہ' مَنْ لُہ' یَرْضِ بِہٖ فِی حَیَاتِہٖ وَمَالِہٖ عَلَیْہِ وَاَمَّا الْبَاقِی مَعَہ' اِنْ خَیْرًا فَخَیْرٌ وَاِنْ شَرٌّ افَشَرٌّ.

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے بیان حدیث مذکور کا کہ میت کے اہل واولاد اس کے مال کے تقسیم میں رہ جاتے ہیں اور اس کی موت پر خوشی کرتے ہیں اور اس کو بھول جاتے ہیں۔ پس یہ میت کیلئے حسرت کا باعث ہے کہ وہ مال ایسے شخص کو پہنچتا ہے جو وہ اس سے حالت حیات میں ناراض تھا اور اس کے اعمال باقی رہیں گے اگر اس کے اعمال خیر ہیں تو اس کو خیر ہے اگر اعمال اس کے بد ہوں تو اس کو شر ہے۔

اَخْرَجَ اَبُوْھُرَیْرَۃ رَضِی اللّٰہ عَنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اَلْعَمَلِ یَبْقٰی مَعَ الْمَیِّتِ فِی قَبْرِہٖ فِی اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ اَطْیَبُ الرِّیْحِ اَرْغَبُ اللِّبَاسِ فَیَانَسُ بِہٖ وَیَنْدِمُ فِی تَرْکِ الْمَزِیْدِ فَیَتَذَکَّرُ الْاَیَّامِ الْفَاضِلَیتہ الَّتِیْ رَایٰ مَاعَمِلَ فِیْھَا فِی اَحْسَنِ الصُّوْرَۃِ فَمِنَ الْعَزِیْمَتِہ الْعَمَلِ فِی یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَیَوْمَ الْاَسْتِفْتَاحِ یِوْمَ عَرَفَتہ وَغَیْرِھَا کَمَا ھُوَ الْمَاثُوْر.

روایت کی حضرت ابوہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے نیک عمل بندہ مومن کا اس کی قبر میں انسان کی شکل میں ہو کر آئے گا نہایت عمدہ لباس والا اچھی خوشبو والا

میت کو اس سے زیادہ انست ہوگی۔ پس وہ شرمندہ ہوگا کہ کس لئے میں نے زیادہ اعمال صالحہ نہیں کیا خصوصاً یاد کرے گا وہ ایام فاضلہ کو اور افسوس کرے گا کہ کس لئے میں نے ان ایام میں عبادت نہیں کیا پس ضرور ہے کہ ایام فاضلہ میں عبادت الٰہی کریں۔ ان ایام فاضلہ میں عاشورہ کا دن اور محرم کی پہلی اور عرفہ کا دن سوا اس کے اور ایام ہیں۔

﴿ فائدہ ﴾

ایام فاضلہ، شبہائے فاضلہ کی تفسیر

جاننا چاہئے کہ ایام فاضلہ وشبہائے فاضلہ کی تفصیل امام غزالی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے اپنے کتاب نفیس احیاء العلوم کے جلد دوم میں کی ہے۔ خلاصہ یہ کہ ایام فاضلہ ہر ایک سال میں بائیس ہیں۔ ان ایام میں عبادت الٰہی کرنا اور ایام کے نسبت زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ وہ یہ ہیں: ہر ایک ہفتہ میں پیر کا دن اور پنجشنبہ وجمعہ ایام فاضلہ ہیں اور محرم کی دسویں یعنی روزِ عاشورہ اور عرفہ کا دن یعنی نوی ذوالحجہ کی اور ستائیسویں رجب المرجب کی اور پندرہ شعبان المعظم کی اور سترھویں رمضان المبارک کی اور عیدین کے دو دن اور دس دن حج کے یعنی ذوالحجہ کے دس دن اور ایام تشریق کے تین دن یعنی بعد عید الاضحیٰ کے تین دن یہ تمام ایام فاضلہ ہیں اور شبہائے فاضلہ یعنی ان راتوں کو عبادت کرنا زیادہ ثواب رکھتا ہے اور راتوں سے اور یہ سولہ راتیں ہیں۔ محرم الحرام کی پہلی رات اور عاشورے کی رات اور رجب المرجب کی پہلی رات اور پندرھویں رات رجب المرجب کی اور ستائیسویں رات رجب المرجب کی جس کو شب معراج کہتے ہیں اور رمضان المبارک کی سترھویں رات اور اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں رات رمضان المبارک کی اور پندرھویں رات شعبان المعظم کی جس کو شب برأت کہتے ہیں اور عرفہ کی رات اور عیدین کے دو راتیں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی رات۔ ان ایام میں فاضلہ اور شبہائی فاضلہ میں ارواح پر مردگون کے فاتحہ دینا حتی

المقدور کھانا کھلانا اور خیرات دینا اور قرآن شریف پڑھنا پڑھانا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں یہ حدیث کولائے کہ فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) نے تحقیق ارواح مومنوں کے شب کو جمعۃ المبارک کے آتے ہیں اور دروازوں پر اپنے گھروں کے کھڑے رہ کے ندا کرتے ہیں ساتھ غمگین آواز کے اے میرے اہل اے میرے اولاد اے میرے اقربا مہربانی کرو تم ہم کو ساتھ فاتحہ اور ثواب بخشی کے ہمیشہ ہمارا یاد رکھو تم اور مت فراموش کرو ہم کو اور رحم کرو ہم کو ہماری غربتی پر پس اگر ان کو فاتحہ اور ثواب بخشی سے یاد کریں وہ خوش ہوتے ہیں ورنہ واپس جاتے ہیں اور ان کے حق میں دعائے بد کرتے ہیں یوں ہی شبہائے فاضلہ میں ارواح اپنے گھروں کو آتے ہیں اور فاتحہ دینے کے منتظر رہتے ہیں۔ یوں ہی نقل کیا دستور القضاۃ میں فتاوی نسفی سے۔ امام قونوی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے فرمایا اہل سنت وجماعت کے پاس ثواب بدنی سے ہو یا مالی سے ثواب پہنچتا ہے ثواب بدنی جیسا نماز نفلی وروزہ نفلی اور قرآن شریف اور سورے جیسے تبارک اور قل پڑھ کر موتی کے نام پر بخشا اور ثواب مالی جیسے کھانا پکوا کر فاتحہ دینا اور خیر وخیرات کرنا یا کپڑے موتی کے نام پر دینا جیسا کہ لکھا ہے ھدایہ اور فتح القدیر اور بدایہ شرح ھدایہ المشھور بہ عینی اور درمختار اور رد المحتار حاشیہ در مختار المشھور بہ شامی اور طحطاوی حاشیہ در مختار۔ اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان اور شرح عقائد نسفی اور تمھید ابو شکور سالمی اور شرح فقہ اکبر ملاعلی قاری اور شرح خیالی سیالکوٹی وغیرہ کتب معتبرہ ہیں۔

☆....☆....☆....☆

باب ۵۹

بَابُ الرُّخصَةِ فِی زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ

بیچ رخصت ہونے زیارت قبور کے

مذہب صحیح میں زیارت قبور کے لیے مرداور عورت کو رخصت دینا ثابت ہیں

اَخرَجَ بُرَیدَة رَضِی اللّٰه عَنه' قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نَهَیْتُكُم عَنْ زَیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَفِیْ رِوَایَتِهٖ اَلاَ فَزُوْرُوْهَا

روایت کی حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) منع کیا تھا میں نے تم کو زیارت قبور سے پس زیارت کرو اس کی۔ ایک روایت میں ہے کہ آگاہ ہو پس زیارت کرو اس کی۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کَانَ عَلَیْهِ السَّلَامِ نَهٰی عَنْ زَیَارَةِ الْقُبُوْر ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) ابتداء اسلام میں زیارت قبور کو منع کیا تھا پھر رخصت دی ہے اس کی۔

زیارت قبور کی مرداور عورت ہر دو کو جائز ہے

ثُمَّ اِعْلَمْ اَنَّ زِیَارَةَ الْقُبُوْرِ مَاذُوْنٌ فِیْهَا لِلرِّجَالِ وَعَلَیْهِ بَعْض اَهْلَ الْعَلَمْ وَاَمَّا النِّسَاءُ فَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَہ رَضِی اللّٰه عَنه اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) قَالَ لَعَنَ زَائِرَتِ الْقُبُوْر وَعُن ابنِ عَبَّاسٍ رَضِی اللّٰه عَنه' وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْم اَنْ هٰذَا کَانَ قَبْل اَنْ یُرَخَّصَ فِی زَیَارَةِ الْقُبُوْر فَلَمَّا رَخَّصَ عَمَّتِ الرُّخْصَتِه لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَاَلَیْه ذَهَبَ

صَاحَبُ کَشْفِ الْبَزْوَدِی حَیْثُ قَالَ لَا صَّحُ اَنَّ الرُّخُصَتَه ثَابِتَةٌ لِلرَّجَالِ وَالنِّسَاءِ.

جاننا چاہئے کہ زیارت قبروں کی ماموں ہے مردوں کیلئے اسی پر ہیں بعض اہل علم لیکن عورتوں کا قبور کی زیارت کرنے میں حضرت ابی ہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے مروی ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) نے لعنت کیے ہیں قبور پر زیارت کرنے والی عورتوں پر یوں ہی حضرت ابن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے مروی ہے بعض اہل علم نے اس کی تطبیق یوں دی ہے کہ یہ حدیث جو عورتوں کے منع زیارت پر ہے آگے رخصت دینے ان کے ہی بیچ زیارت قبور کے۔ پس ہرگاہ رخصت دیئے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) نے زیارت کیلئے تو عام ہوگئی رخصت مرد اور عورت کیلئے اسی طرف گئے ہیں صاحب کشف البزودی نے کہ فرمایا مذہب صحیح میں رخصت دینا زیارت قبور کیلئے ثابت ہے مرد اور عورت کو۔

﴿ فائدہ ﴾

یعنی یہ حدیث لعن الله زوارات القبور کی منسوخ ہے اور حدیث فزوروها کی ناسخ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ زیارت قبور کی مرد اور عورت ہر دو جائز ہے۔ فتویٰ اسی پر ہے۔ ایسا ہی لکھا ہے در مختار اور ردالمختار حاشیه درمختار اور طحطاوی حاشیه در مختار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ کتب میں اس کی تفصیل پیشتر باب ما یعین علی ذکر الموت میں گزر گئی ہے ملاحظہ فرمادیں۔

وَقَالَ بَعْضُ الْعُلَمَا مَنْ اَثْبَتَ الرُّخْصَةَ لِلنِّسَاءِ فِي الزِّيَارَةِ فَاِنَّمَا اِسْتَدل بِحَدِيْث نَهَيْتُكُمْ اِلٰی اٰخِرِه وَهُوَ اِسْتِدْلَالٌ بِالْفَارِقِ لَان خَطَابَ الرِّجَالِ لَا يَشْتَمِد النِّسَاء وَلَمْ يَرْوُ حَدِيْثُ فِی حَقِّ النِّسَاءِ فَلَا تَعَمُّ الرّخصَةَ فَالصَّحِيْحَ اِنَّه' لَا يُبَاحَ لِلنِّسَاء اَخرجَتُ اُمّ سَلِمَته قَالَتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) اَيُّمَا اَمْرَاءِ ةِ خَرَجَتُ اِلٰی مَقْبرةٍ تَلْعَنُهَا مَلَائِكَتِهِ السَّموَاتِ وَالْاَرْضِيْن فَتكُون فِي لَعْنَتِه اللّٰه تَعَالٰی حَتّٰی تَعُوْدُ.

اور کہا بعض علماء نے کہ جو لوگ کہتے ہیں زیارت کرنا قبور کی مرد اور عورت ہر دو کو جائز ہے انہوں نے حدیث نھیکم عن زیارت القبور فزوروھا سے دلیل پکڑی ہے یہ استدلال قیاس علی الفارق ہے کیونکہ خطاب رجال کا عورتوں کا شامل نہیں اور خاص کر کے کوئی حدیث عورتوں کی زیارت کے لیے نہیں آئی۔ پس رخصت عام نہیں اس لئے ان کا زیارت کرنا مباح نہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے جو عورت نکلے طرف مقبرہ کے لعنت کرتے ہیں اس کو ملائکہ آسمان اور زمین کے۔ پس ہوتی ہے وہ لعنت میں اللہ تعالیٰ کے یہاں تک کہ لوٹے گھر کو۔

﴿ فائدہ ﴾

اس قول بعض پر فتویٰ نہیں جیسا کہ در مختار کے جلد اول باب الجنازہ میں ہے ولا باس بزیارۃ القبور ولو للنساء لحدیث کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا اور کچھ مضائقہ نہیں قبروں کی زیارت کا اگرچہ عورتیں زیارت کریں سبب اس حدیث کے میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے اب آگاہ ہو کہ ان کی زیارت کیا کرو۔ ایسا ہی ردالمختار حاشیہ در مختار اور طحطاوی حاشیہ در مختار وغیرہ کتب میں ہے۔ پس عبارت در مختار سے معلوم ہوا کہ نھیتکم میں کم ضمیر جمع مذکر حاضر ہے گو کہ ظاہر میں اس کا شمول فقط مردوں کو ہے نہ عورتوں کو مگر تغلیباً للمذکر عورتوں کو بھی شامل ہے۔ پس فزوروھا میں ہر دو شامل ہیں بلکہ اکثر احکام شرعیہ جو قرآن وحدیث میں مرد اور عورت کے لئے آئے ہیں وہ سب صیغہ مذکر سے ہیں جیسا کہا اقیموا الصلوۃ اتو الزکوۃ اور کتب علیکم الصیام اور یاایھا الذین امنو اور سیروا فی الارض. یہ کل مقام میں تعلیبا عورات ہی شامل ہیں اور جو حدیث حضرت ام سلمہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی مؤلف نے نقل کی وہ منسوخ ہے یا محمول ہے اس پر کہ عورتیں مقبروں کو اس وجہ سے جائیں کہ ہم وہاں جا کر غیر محرم مردوں کو بے پردہ ہو کر دیکھیں یا پیٹ کر

روئیں اور بالوں کو نوچیں یا اس حیلہ سے زنا کاری کریں ورنہ مجرد زیارت قبور کا خیال کریں شرعاً جائز ہے ممنوع نہیں۔

قَالَ رُوِیَ عَنْ سَلْمَانَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُمَااَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) خَرَجَ مَنَ الْمَسْجد فَوَقَفَ عَلٰی بَابَ دَارِه فَاتَتْ فَاطِمَة رَضِیَ اللّٰه عَنهافَقَالَ مَنْ اَیْنَ جِئتِ قَالَتْ کُنْتَ خَرجتَ اِلٰی مَنْزِلةِ الَّتِیْ مَاتَتْ فَقَالَ ذَهَبْت الٰی قَبْرها فَقَالَتْ مَنْ اَیْنَ جِئْتِ قَالَتْ کُنْت خَرجتَ اِلٰی مَنْزِلة الَّتِی مَاتَتْ فَقَالَ ذَهَبت الٰی قَبْرها فَقَالَتْ مَعَاذَاللّٰهُ اَنْ اَفْعَلَ بَعْدَ مَا سَمِعتُ مِنکَ فَقَالَ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) لَوْزُرْت قَبْرَها لَمْ تَرُوحِیْ رَائِحته الْجَنَّةِ

کہتا ہے سلمان اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے تحقیق آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) مسجد سے نکلے اور اپنے گھر کے دروازے پر کھڑے رہے پس آئیں حضرت فاطمہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا) آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) فرمائے کہاں سے آئے تم کہا حضرت فاطمہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا) نے میں فلاں عورت کے گھر کو گئی تھی جو انتقال پائی ہے آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا کیا گئی تھی تو طرف قبر اس کے حضرت فاطمہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا) نے کہا اللہ تعالیٰ کی پناہ کیا آپ سے سننے کے بعد یہ کام کروں آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا اگر زیارت کرتی اس کے قبر کی نہیں پاتی تو بو جنت کی۔ فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّه' لَا یُبَاهُ زِیَارَةُ الْقُبُوْرِ وَلَا تَشْیِعُ الْجَنَازَةِ

یہ حدیث دلالت کرتی ہے عورتوں کو زیارت قبور مباح نہیں اور یونہی جنازے کا اٹھانا

﴿ فائدہ ﴾

یہ حدیث منسوخ ہے اور حدیث فزوروها کی ناسخ ہے۔

زیارت قبور کا بیان

اَخرَجَ ابنَ ابِی قُبَیس رَضِی اللّٰہ عَنہ' قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) لَعَنَ اللّٰہ زَوَّارَاتِ القُبُورِ فَقِیلَ وَلَو مَعَ مَحرَم فَقَالَ مَن رَضِی بِہٖ وَاذِنَ لَھُنَّ فَھُوَ فِی لَعُنَتِھِن مُسَاھِمُ

مروی ہے حضرت ابوقبیس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے لعنت کرتا ہے اللہ تعالیٰ قبور کی زیارت کرنے والیوں کو پوچھا گیا اگر محرم ساتھ ہو فرمایا جو کہ راضی ہوا اس پر اور اذن دیا انہوں کو پس وہ بھی لعنت میں شامل ہے۔

قَالَ رحمتہ اللہ علیہ دَلَّ الحَدِیثُ عَلٰی اَنَّہ' لَا یَجُوزُ لِلنِّسَاء زَیَارۃ القُبُور اَن اُرِید بِاللَّعُن الطَّرَادُ عَن رَحمَتِہ اللّٰہ تَعَالٰی وَاِنَّ التَّرکَ اَولٰی اِن اُرِید بِاللَّعُنِ ترکُ الفَضِیلَتِہ.

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر عورتوں کو زیارت قبور جائز نہیں اگر لعنت سے مراد دور ہونا رحمت الٰہی سے ہو ورنہ یعنی اگر یہ مراد نہ ہو تب بھی ترک افضل ہے

﴿ فائدہ ﴾ یہ حدیث منسوخ ہے جیسا کہ اوپر گزرا یا محمول ہے بے صبری پر۔

جو عورتیں قبور پر جا کے سجدہ کرتی، روتی، پیٹتی ہیں ویسی عورتوں کا زیارت قبور کے لیے جانا مکروہ ہیں

رُوِیَ اَنَّہ' سُئِلَ القَاضِی الشُّعبِی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) عَن جَوَازِ الخُرُوجِ لِلنِّسَاءِ اِلَی المَقَابِرِ فَقَالَ لَا تَسئَالُ عَنِ الجَوَازِ وَالفَعَادِ فِی ھٰذَا وَاِنَّمَا تَسئَلُ عَن مَقدَار مَا یَلحَقُھَا مِنَ اللَّعُن فَاعلَم اِنَّھَا کُلَّمَا نَوَتِ الخُرُوجِ کَانَتُ فِی لَعُنَتِہ اللّٰہ تَعَالٰی وَمَلَائِکَتِہ اِذَا خَرَجَت یَحُفُّھَا الشَّیَاطِینُ مِن کُلِّ جَانِبِ وَاِذَا اَتتِ القَبرَ یَلعَنُھَا رُوحُ المَیِّتِ وَاِذَا رَجَعَت کَانَتُ فِی لَعَنتُ

اللّٰہ حَتّٰی تَعُود قَالَ فَاِن اِذِنَ او ذَھَبَ مَعُھَا بَعُلُھَا فَھُوَ شَرِیکٌ فِی اللَّعُنِ وَاِنُ سَجَدَتُ لِلُقَبرِ کَفرت وَ بَانت مَنُ الذُّوحِ کَمَا تفُعَله بَعُضِ النِسَاءِ لَقِلّته الُجزُ ع وَ کُثرَۃُ الُجَزُع.

مروی ہے کہ قاضی شعبی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سے سوال کیا گیا آیا عورت زیارت قبور کیلئے گھروں سے نکلنا چاہتی ہے۔ انہوں نے جواب دیا مت سوال کر تو جواز اور عدم جواز سے بلکہ سوال کر تو کتنا مقدار لعنت کی اس پر نازل ہوتی ہے۔ پس جان تو جب وہ نکلنے کا ارادہ کرتی ہی ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ اور ملائکہ کے لعنت میں جب وہ نکلتی ہے آتے ہیں اس کے پاس شیاطین ہر جانب سے جب آئے وہ قبر کے پاس لعنت کرتی ہے اس پر روح میت کی اور جب واپس ہووے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت میں یہاں تک کہ لوٹے گھر کو۔ اگر اس عورت کا مرد اذن دے وہ بھی لعنت میں شریک ہے اگر وہ قبر کو سجدہ کرے کافر ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ بعض عورات کی فی زمانہ عادت ہے بہ سبب قلت عقل اور کثرت جزع کے۔

﴿ فائدہ ﴾

جو عورتیں قبور کو سجدہ کرتی ہیں حرام ہیں اور قبر کو سجدہ کرنے سے کافر نہیں ہوتی

مؤلف (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کا مطلب یہاں صاف معلوم ہو گیا کہ جو عورات قبور پر جا کے سجدہ کرتے ہیں اور روتے پیٹتے ہیں ان کو زیارت قبور جائز نہیں بے شک ویسے عورات کا زیارت کے لیے جانا مکروہ ہے ورنہ نفس زیارت عورتوں کو ممنوع نہیں شرعاً جائز ہے۔ جیسے مردوں کو، ردالمحتار وغیرہ میں ہے جو عورات قبور کو سجدہ کرتے ہیں حرام ہے ان کو اس کام سے روکنا چاہیے فقط قبر کو سجدہ کرنے سے کافر نہیں ہوتے جب تک کہ صاحب قبر کو خدا نہ سمجھے اسی پر فتویٰ ہے۔ الحاصل جو عورات کو نزدیک قبور کے اپنے بال نوچ کر روتے ہیں اور سر پیٹتے ہیں یا قبور کو سجدہ کرتے ہیں ویسے عورات کو زیارتِ قبور سے منع کرنا چاہئے ایسے عورات کے حق میں مؤلف کہتا ہے۔

عورتوں کو اولیاء کی قبور پر زیارت کے لیے نکلنا جائز نہیں مگر اپنے ماں باپ کے قبور کی زیارت کرسکتی ہیں آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے روزہ مبارک کی زیارت عورتوں کو بھی واجب ہے

فَلاَ یَجُوزُ خُرُوجُهُنَّ اِلٰی قُبُورِ بَعْضِ الْمُتَبَرِّکِیْنَ کَمَا اِعْتَادَت النِّسَاءُ اِلَّا لِزِیَارَةِ قَبر وَالِدَیهِنَّ اِنْ لَمْ یَکُنْ ثَمَّه قَبر اَجْنَبِیَّ وَالی قَبر رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) لِاَنَّه' اَبُوْ الامته وَاِلٰی قَبر ذِیْ رَحْمٍ مُحَّرمٍ مِنْهَا اَن لَم تَحْضَر مَوْتِهِ کَمَا رُوِیَ اِنْ عَبْدَالرَّحمَان بْن اِبِیْ بَکرِنُ الصِّدِیْق رَضِی اللّٰه عَنْه' مَاتَ خَارِجَ مَکةِ عَلٰی اَثْنَا عَشر مِیلاً فَنقل اِلَی مَکة وَدُفِن فَجَاءَ تُ عَائِشَةِ لِحَاجِة فَزَارُت قَبْرَه وَقَالَتْ اِنَّا وَاللّٰه لَو شَهدتَک مَا زَرتَک قَالَ الْسَرخِسی یَعْنٰی اَنَّ التَّرک اَولٰی وَلٰکن بَینَتِ فِی زَیَارَتِهَا عُذْرهَا وَاِنَّه' فَاتعنهَا، اُلْقاء ه عَنْدَالْمَوتِ فَزَارتِ قَبره لِتَکُوْنَ قَائِمَا مَقَامِ لُقَاء ه عَنْدَالْمَوتِ قُلْ فَاذا کَانَ ترک زِیَارَة قَبر الْاَاجْنَبی لِلنِّسَاء اَحْسَن فَیکره بِالاکْثَرُ اِلا اِنْ الاثر دَلَّ عَلٰی اَنْ لُقَاء الْمِیِّتِ وَقْتَ الْمَوتِ لِلمحَارم سُنَةِ وَکَذا لِلزوجَته لاَنهَا تَکُوْنُ فِی الْعَدة بعْد وَعَلٰی هٰذَا الْعَمَلِ.

جائز نہیں نکلنا ان عورتوں کا زیارت کے لیے اولیاء کے قبور پر بھی مگر اپنے ماں باپ کے قبور کی زیارت جائز ہے اگر نہ ہو وہاں دوسرے اجنبی مرد کی قبر اور آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے قبر شریف کی زیارت عورتوں کو بھی واجب ہے کیونکہ وہ سب امت کے مجازی باپ ہیں اور یونہی عورت کو محرم کے قبر کی زیارت جائز ہے اگر وہ اس کے انتقال کے وقت حاضر نہ تھی جیسا کہ مروی ہے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ انتقال پائے خارج مکہ معظمہ بارہ میل کے فاصلہ پر پس وہ نقل کیے گئے مکہ

مکرمہ میں اور مدفون ہوئے۔ پس آئے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کوئی حاجت کیلئے مکہ اور زیارت کے اپنے برادر کے قبر کی اور فرماتے قسم ہے خدا کی اگر میں حاضر رہتی تیرے انتقال کے وقت نہ زیارت کرتی تیری۔

عورت کا اجنبی قبر کی زیارت مکروہ ہے

امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کہ بی بی عائشہ (رَحْمَةُ اللہِ عَلَيهَا) نے ایک عذر پیش کیا کہ میں وقت انتقال حاضر نہ تھی اس لئے زیارت کی تا قائم مقام حضوری کے ہو ورنہ زیارت کرنا بہتر نہ تھا اس لئے اجنبی قبر کی زیارت کرنا مکروہ ہے اور وقت انتقال اپنے محرموں کے قبور کی زیارت کرنا مکروہ نہیں ہے اور عورت کو ہی اپنے مرد کی قبر کی زیارت مکروہ نہیں اس لئے وہ مرد عدت میں ہی اسی پر عمل ہے فائدہ ترمذی میں ہے کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی کے قبر پر آ کے یہ فرماتیں واللہ لو حضرتک مادفنت الا حیث مت ولو شهدتک مازرة قسم ہے خدا کی اگر حاضر رہتی ہیں تیرے پاس نہیں دفن ہوتا تو مگر اس مقام میں جہاں انتقال پایا اور اگر حاضر رہتی میں وقت انتقال تیرے نہیں زیارت کرتی میں تیری۔

عورت اپنے شوہر کی قبر کی زیارت کرسکتی ہے مکروہ نہیں

شیخ عبدالحق محدث دہلوی (رَحْمَةُ اللہِ عَلَيهِ) اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد اول کتاب الجنائز باب دفن المیت کے فصل ثالث میں الفاظ مذکور کی یوں شرح فرماتے ہیں۔ بلفظہ۔ واللہ لو حضرتک مادفنت الا حیث مت. بخدا سوگند اگر حاضر میبودم من دفن کردہ نمی شدی تو مگر آنجا کہ مردہ بودی زیرا کہ عدم فوت تو زیارت نمی کردم تراز یرا کہ زیارت امرے واجب نیست یا آنکہ امہات المومنین حکم معتقدات دارند کہ باید ملازم مساکن دبیوت خود باشند و جز در مہم ضروری وحاجت مانند حج وغیرہ نہ برآیند باوجود آنکہ ظاہر حدیث نہی نسا است از زیارت اگرچہ مادل ومنسوخ میدارند مختصر ترجمہ یہ کہ

اگر حاضر ہوتی میں وقت انتقال تیرے نہیں زیارت کرتی ہیں تیری اس لئے کہ زیارت واجب نہیں پہلی بار کی زیارت کافی ہے۔ ظاہر حدیث عورتوں کے منع زیارت پر دال ہے مگر یہ حدیث تاویل کی گئی ہے معنی مذکور پر یا منسوخ ہے۔ مطلب یہ کہ یہ حدیث عورتوں کے منع زیارت پر دال نہیں ہے یونہی لکھے ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اور علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ میں اور دیگر علماء اپنے شرح میں۔ علاوہ بریں مشکوٰۃ میں مسلم سے یہ حدیث وہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آئی ہے۔

اہل قبور پر پڑھنے کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) تَعْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ قُوْلِيْ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُقَدَّمِيْنَ مِنَّا وَالْمُتَاخِّرِيْنَ وَاَنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ.

مروی ہے حضرت عائشہ صدیقہ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهَا) سے کہ کہی پوچھی میں نے رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) سے کیا کہوں میں زیارت قبور میں فرمائے حضرت کہہ تو سلام ہو جیو اوپر تمہارے اے مومنان اور رحمت کرے اللہ تعالیٰ گزرے ہوؤں کو اور بعد آنے والوں کو اور ہم اگر چاہے اللہ تعالیٰ ساتھ تمہارے ملنے والے ہیں۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) اشعۃ للمعات ترجمہ مشکوۃ میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔ ایں حدیث دلالت دارد بر جواز زیارت مر نسارا و بر آنکہ حدیث لعن پیش از رخصت بود۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے عورتوں کو زیارت قبور جائز ہونے پر اور حدیث لعنت کی آگے ہے حدیث رخصت سے یعنی حدیث لعنت کی منسوخ ہے اور حدیث رخصت کی ناسخ ہے۔ ایسا ہی لکھا علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ میں اور ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اور دیگر علماء نے اپنی اپنی کتب میں۔

☆....☆....☆....☆

باب ٦٠

بَابُ مَقَرِّ الْاَرْوَاحِ

بیچ اس بات کے کہ مرنے کے بعد ارواح کہاں رہتی ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَعْلَم مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا الایه. اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جگہ قرار اداس کے اور جگہ سونپنے اس کے۔ وَقَالَ وَهُوَالَّذِیْ اَنْشَاءَ کُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّ مُسْتَوْدَعٌ. اور وہ ہی جس نے پیدا کیا تم کو جان ایک سے پس واسطے تمہارے جگہ رہنے کی ہے اور جگہ سونپنے کی۔ فذلک احدهما فی الصلب والاخر بعد الموت. وہی اللہ تعالیٰ ہے جو روح کو پہلے صلب یا ردی زمین میں رکھا اور وہی ہے اللہ تعالیٰ جو بعد موت کے اس روح کو جنت یا دوزخ میں رکھا۔ فَرُوِیَ اَنَّ الْاَرْوَاحَ قَبْلَ ظُهُوْرِ الدُّنِیَا فِی عِلْمِ اللّٰه تَعَالٰی مروی ہے کہ روحیں دنیا ظاہر ہونے کے آگے اللہ تعالیٰ کے علم میں موجود تھیں۔

مومنین کی روحیں عرش کے نیچے اور کافروں کی روحیں ساتویں زمین کے نیچے رہتی ہے

وَقِیْلَ اَرْوَاحَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ تَحْتَ الْعَرْشِ وَاَرْوَاحَ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ تَحْتَ الْاَرْضِ السَّابِعَتِه ثُمَّ یَسْتَوْدِعُ رُوْحُ کُلِّ فِی صُلْبِ اَبِیْهِ عَلٰی التَّعَاقُبُ فِیْ الْوُجُوْدِ اَمَّا بَعْدُ الْمَوْتِ. مروی ہے کہ مومنین کے روحیں عرش کے نیچے ہیں اور کافروں کے ارواح ساتویں زمین کے نیچے ہیں یعنی روحیں صلب میں باپ کے ہیں اور بعد موت کے تفصیل سابق سے رکھی جاتی ہیں۔

شہیدوں کی ارواح سبز پرندوں کے شکم میں رہتی ہیں

اَخرَجَ مُسلِمٌ عَنْ ابنِ مَسعُودِ رَضِی اللّٰه عَنهُ' قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰه (صَلَّی اللهُ عَلَيهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ عَنْدَ اللّٰهِ فِی حَوَاصِلِ طِيْرٍ خِضَرٍ تَسرَحُ فِی الْجَنَّةِ حَيثُ شَاءَ تْ ثُمَّ تَاوِیْ اِلٰی قَنَادِيْلَ تَحْتَ الْعَرْشِ

نقل کی صحیح مسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ) سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے شہیدوں کی روحیں اللہ تعالیٰ کے پاس سبز پرندوں کے پیٹوں میں رہتے ہیں بہشت کے نہروں میں سے پانی پیتے ہیں اور جس جائے چاہتے ہیں پھرتے ہیں اور عرش کے نیچے قندیلوں میں جائے پکڑتے ہیں۔

شہیدوں کی ارواح کو کسی قسم کی تقید نہیں ہے

قَالَ (رَحمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰی اَنَّه' لَا قَيْد لَارْوَاحَ الشُّهَدَاءِ تَذْهَبُوْنَ حَيْثُ شَاءَ تْ بِصِفَتِه الطَّيْرِ الَّذِی لَوْنُه' خِضَرٌ لَا فِیْ هَيْئَةِ الطَّيْرِ الحَيْوَانِّی.

مؤلف (رَحمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ روحوں کو شہیدوں کے کسی قسم کی تقید نہیں ہے سیر کرتے ہیں جنت میں سبز پرندوں کے پیٹوں میں رہ کر نہ یہ کہ پرندے بن جاتے ہیں

﴿ فائدہ ﴾

اہل اسلام کے پاس تناسخ ممنوع ہے یعنی ہنود کہتے ہیں کہ آدمی بعد مرنے کے پھر کوئی قالب میں ظاہر ہوتا ہے یہ شرعاً ممنوع ہے۔

اہل اسلام کے پاس تناسخ ممنوع ہے

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے کہ شہیدوں کے ارواح سے پرندوں کے پیٹ میں ہو کر جنت کی سیر کریں گے نہ یہ کہ سبز پرندے ہوں گے۔ یہاں صاف معلوم ہو گیا جب بدکار آدمی کا انتقال ہوتا ہے تو کبھی شیطان اس کی صورت میں ظاہر ہو کر لوگوں کے پاس شب کو آتا ہے نہ یہ کہ وہ آدمی شیطان ہو گیا یہ اعتقاد ہنود کا ہے نہ اہل اسلام کا۔

بدکار آدمی کا انتقال ہوتا ہے تو شیطان اس کی صورت میں ظاہر ہو کر لوگوں کے پاس شب کو آتا ہے

رُوِیَ عَنْ اَبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ اَرْوَاحَ الشَّهَدَاءِ فِی اَجْوَافِ طَیْرٍ خِضْرٍ فِیْ قَنَادِیْلُ تَحْتَ الْعَرْشِ تَسْرَحُ فِی الْجَنَّةِ حَیْثُ شَاءَ تْ ثُمَّ تَرْجِعُ اِلٰی قَنَادِیْلَ

دوسری روایت حضرت عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے مروی ہے شہیدوں کی روحیں پیٹ میں ہرے پرندوں کے رہتے ہیں اور عرش کے نیچے قندیلوں میں جگہ پکڑتے ہیں۔

فَافَا دَالْحَدِیْثُ اَنَّ مَقَرَّاَ رْوَاحَ الشُّهَدَاءِ تَحْتَ الْعَرْشِ وَلَا مَنْعَ لَهُمْ اَنْ شَاء وَا دَخَلُوْا لْجَنَّةِ تَاکُلُوْنَ مِنْ ثَمَارِهَا.

پس فائدہ دیتی ہے حدیث کہ تحقیق شہیدوں کے ارواح عرش کے نیچے ہیں اور ان کو ممانعت نہیں کہ جنت میں جا کر سیر کریں اور جنت کے پھلوں کو کھائیں۔

اَخْرَجَ اَبْنُ الْمُبَارَکِ وَالْحَکِیْمُ التِّرْمِذِیْ وَاِبْنُ اِبِی الدُّنِیَا وَاِبْنُ مُنْدَةَ عَنْ سَعِیْد بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی بَرْزَخٍ مِنَ الْاَرْضِ تَذْهَبُ حَیْثُ شَاءَ تْ

وَنُفُسُ الْكَافِرِيْنَ فِي سِجِّيْنَ.

نقل کی ابن المبارک اور حکیم ترمذی اور ابن ابی الدنیا اور ابن مندہ نے سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے اور وہ سلمان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا مومنوں کے ارواح برزخ میں چھوڑے گئے ہیں پھرتے ہیں جہاں چاہتے ہیں اور کافروں کے ارواح دوزخ سجین میں مقید ہیں۔

برزخ کا معنیٰ

قَالَ اِبْنُ الْقَيِّمِ الْبَرْزَخُ هُوَالْحَاجِزُ بَيْنَ الشَّيْئِنِ فَكَانَّهٗ اَرَادَ فِي اَرْضٍ بَيْنَ الدُّنْيَاوَالْاٰخِرَةِ وَاِنَّمَا قَالَ لَاتِّصَالِ الرُّوْحِ بِجَسُدِهَا.

کہا ابن القیم نے کہ معنی برزخ کا یہ ہے کہ جو چیز درمیان روشنی کے ہو یہاں مراد اس سے دنیا اور آخرت ہے یعنی مومنوں کے ارواح دنیا اور آخرت میں سیر کرتے ہیں اور روح کو جیسا جسم سے علاقہ ہے یوں ہی برزخ سے بھی ہے۔

اَخْرَجَ الْحَكِيْمُ التَّرمِذِيِ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ اَنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ تَذْهَبُ فِي بَرْزَخٍ مَنَ الْاَرْضِ حَيْثُ شَاءَتْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى يَرِدِ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى جَسَدِهَا

نقل کی حکیم ترمذی نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تحقیق ارواح مومنوں کے سیر کرتے ہیں زمین سے جہاں چاہتے ہیں درمیان زمین اور آسمان کے یہاں تک کہ لوٹاتا ہے اللہ تعالیٰ اس روح کو اس کے خاص جسد میں۔

قَالَ دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ تَرْسَلُ وَتَقْبِضُ وَتَدْخُلُ فِي الْجَسَدِ.

مؤلف کہتا ہے دلالت کرتی ہے یہ حدیث کہ مومنوں کے ارواح سیر کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ملائکہ پکڑ کر اس کے جسد میں داخل کرتے ہیں۔

ارواح مومنین اور کفار کے خازن فرشتے دو ہیں

جوعزرائیل (عَلَیْهِ السَّلاَم) کے نائب ہیں

كَمَا رُوِیَ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبَّةِ رَضِیَ اللّٰه عَنْه، قَالَ اَنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا قُبِضَتْ تُرْفَعَ اِلٰی مَلَکَ یُقَالَ لَه، رُوْمَائِیْلَ وَهُوَ خَازِنُ اَرْوَاحَ الْمُوْمِنِیْنَ وَالْمُلْکَ الَّذِیْ عَلٰی اَرْوَاحَ الْکُفَّارِ یُقَالُ لَه، رُوْمَهُ.

جیسا کہ مروی ہے وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا تحقیق مومنوں کے روحیں جب قبض کیے جاتے ہیں تو دیئے جاتے ہیں رومائیل فرشتے کو جو خازن ہے ارواح مومنوں کا اور کفاروں کے روحیں رومہ کو دیئے جاتے ہیں

﴿ فائدہ ﴾

یہ ہر دونوں فرشتے حضرت عزرائیل (عَلَیْهِ السَّلاَم) کے نائب ہیں اور بحکم حضرت عزرائیل علیہ السلام ارواحوں کو لیتے ہیں بعد قبض کرنے حضرت عزرائیل (عَلَیْهِ السَّلاَم) کے مگر یہ قول وہب بن منبہ کا غریب ہے۔

عزرائیل علیہ السلام بنفس نفیس خود ارواح مومنین اور کفار قبض کرتے ہیں

قول مشہور یہی ہے کہ خود حضرت عزرائیل علیہ السلام بنفس نفیس مومنوں اور کفاروں کے ارواح قبض کرتے ہیں۔

ہر ایک کو اس کے جسد کے ساتھ اتصال معنوی ہے

قَالَ الْحَافِظُ ابْنِ حَجْرِ فِیْ فَتَاوَاهُ اَرْوَاحَ الْمُوْمِنِیْنَ فِیْ عِلِّیِیْنَ وَاَرْوَاحَ الْکُفَّار فِیْ

سَجِّيْنَ وَلُكّل رُوْحٍ بِجَسَدِهَا اِتِّصَالُ مَعْنَوِىٌ لَايُشْبِهُ اَلاِتِّصَالًا فِى الْحَيواةِ الدُّنِيَا بَلْ اَشْبَهُ شَئيٍ بِهٖ حَالَ النَّائِمِ وَاِنْ كَانَ هُوَ اَشَدُ مِنْ حَالَ النَّائِمِ الْقَالَا.

کہا حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ شارح صحیح بخاری اپنے فتاوی میں مومنوں کے ارواح علیین میں ہیں اور کفاروں کے روحیں دوزخ سجین میں اور ہر ایک روح کو اس کے جسد سے اتصال معنوی ہے جو حیات دنوی سے مشابہ نہیں بلکہ مشابہ ہے حال نائم سے گو کہ روح کی اتصال تشبیہ نائم سے قوی ہے۔

وَبِهٰذَا اَوْفِىْ يَجْمَعُ بَيْنَ مَاوَرَدَ مِنْ اَنَّ مَقَرَّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ اُوْخِىُ عِلِّيِيْنَ اَوْفِىُ بَرْزَخ مَنْ الْاَرَضِ اَوفِى سَجِّيْنَ وَبَيْنَ مَا نَقَلَهُ ابْنُ عَبْدِالْبَرَّ عَنُ الْجَمْهُوْر اَنّهَا عَنْد اَفته قُبُوْرهَا وَمَعَ ذٰلِكَ فَهِى مَاذُوْنٌ لَهَا فِى التَّصرَّفُ وَيَسِيْر وَتَاوِى اِلٰى مَحَلِّهَا مَنْ عَلِّيِيْنَ اَوْسجِّيْنَ قَالَ وَاِذَا نَقُل الْمِيّتِ مَنْ قَبَر اِلٰى قَبْر فَالاتَصَالَ الْمَذْكُوْر مَسْتُمر وَكَذٰالو تَعَرّفَتِ الْاَجْزَاءُ.

پس تطبیق دی جاتی ہے ان اقوال میں اس طور سے کہ روحیں مومنین کے کبھی عرش کے نیچے سیر کریں گے اور کبھی جنت کی اپنے درجات کے موافق کبھی مقام قبر پر استقرار پکڑیں گے اور روحیں کفار وفساق کے دوزخ سجین میں ہوں گے یا ان کے قبر میں مقید ہو کر عذاب پائیں گے اور ابن عبدالبر نے جو جمہور سے روایت کیا کہ روحیں مومنین کے سرہانے اپنے قبور کے رہیں گے اس کی بھی تطبیق ہوگئی باین طور کہ گو اصلی مقام ان کا یہیں ہے مگر وہ سیر کرتے ہیں ملاء اعلیٰ اور جنت کی پھر لوٹ آتے ہیں مقام قبور پر اور ارواح کافروں کے ان کے قبور میں مقید ہیں اور دوزخ سجین میں عذاب پاتے ہیں۔ جب میت کو ایک جگہ نقل کر کے بطور امانت رکھتے ہیں وہ روح کے ساتھ رہتی ہے پھر جب دوسری جائے دفن کرتے ہیں وہ روح اس کے ساتھ منتقل ہوتی ہے گو کہ اجزاء ظاہری متفرق ہوں ظاہری محسوس میں۔

☆....☆....☆....☆

باب ٦١

بَابُ مَحَلَّ اَرْوَاحِ الصِّبْيَانُ

بیچ مقام بچوں کی روحوں کے

اَخْرَجَ اَبِیُ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِی اللّٰه عَنْه' قَالَ اَنَّ اَرْوَاحَ وَالدَّان الْمُؤمِنِیْنَ فِی اَجْوَافِ عَصَا فِیْر تَسْرحَ فِی الْجَنَّةِ حَیْثُ شَاءَ تِ.

نقل کی اب نے حضرت عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ کہا تحقیق ارواح اطفال مومنین کے بیچ پیٹ چڑیوں کے ہیں جو جنت میں سیر کرتے ہیں جہاں چاہتے ہیں۔

اطفال مومنین کے ارواح کو قید ہیں اور وہ امتیاز رکھتے ہیں بڑوں کی ارواح سے

قَالَ رحمته الله علیه اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّ رُوْحِ الصَّبِی لَا قَیْد لَه وَاَنَّ صُوْرَةَ رُوْحِهِ یَتَمَیَّزُ بِالصَّغِرَ عَنْ رُوْحِ الْكَبِیْر.

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے فائدہ دیا حدیث کہ تحقیق روحوں کو اطفال مومنین کی نہیں قید ہیں اور ان کے روحیں امتیاز رکھتی ہیں بڑوں کی ارواح سے۔

اطفال مومنین کی پرورش بہشت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں

اَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَصَحَّحه الْبُیْهَقِیُّ وَابْنُ اَبِی دَاوُدَ وَابْنُ الدُّنیَا مَنْ طَرقِ اَبِی

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنْه، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) اَوْلَاد الْمُؤْمِنِيْنَ فِي جَبَل فِي الْجَنَّتِه يَكْفُلُهُمْ اِبْرَاهِيْمَ (عَلَيْهِ السَّلَام) وَسَارَةَ حَتّٰى يَردوهُمْ اللّٰه اِلٰى ابائهُمْ يُوْمَ الْقِيَمَةِ.

نقل کی حاکم نے اور بیھقی اور ابن ابی داؤد اور ابن ابی الدنیا متصل اسناد کے ساتھ کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) نے اطفال مومنوں کے بہشت کے ایک پہاڑ میں سکونت کرتے ہیں اور ان کی پرورش حضرت ابراہیم علیہ السلام وحضرت سارہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں جب تک کہ قیامت کے دن ان کے ماں باپ کے پاس پہنچادیں۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ اصصبى اِذَا مَاتَ يربى فِي الْجَنَّتِه حَتّٰى يَردَ عَلٰى اَبُوَيه فَاطِمَا يَعقلُ وَيَكْفلُهُمْ اَبْرَاهِيْمَ خَلِيْل اللّٰه (عَلَيْهِ السَّلَام)

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ بچہ جب انتقال پاتا ہے تو جنت میں پرورش پاتا ہے نزدیک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اور جب بڑا ہوتا ہے تو اس کے ماں باپ کے پاس پہنچادیتے ہیں۔

ہرایک بچہ اسلام میں پیدا ہوتا ہے

اَخْرَجَ اَبْنِ اَبِي الدَّنِيَا عَنْ اَبْنِ عُمَر رَضِيَ اللّٰه عَنْه، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) مَا مِنْ مَولُوْد يَولدُ فِي الْاسَلَامَ اَلَا وَهُوَ فِي الْجَنَّتِه شَعَبَانِ رَيَان يَقُوْلُ يَارَب اَورُدَ عَلٰى اَبُوِي اِذَا مَاتِ

نقل کی ابن ابی الدنیا نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) نے نہیں ہے کوئی ایک بچہ جو پیدا ہوتا ہے اسلام میں مگر وہ جنت میں پرورش پاتا ہے اور کہتا ہے اے رب میں میرے ماں باپ کو چاہتا ہوں۔

بچہ جنت میں اپنے ماں باپ کے لیے دعائے خیر کرتا ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيثُ عَلٰى اَنْ الْوَلد الْصَغِيْر اِذَا مَاتَ يَدخُلُ الْجَنَّتِه وَيَربِى فَيْهَا وَيَدْعَو هُوَ لا بَويَه بِالْخَير وَاِنَّ مَاتَ فِى الرَّضَاعَتُه.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ بچہ جب انتقال پاتا ہے تو جنت میں داخل ہوکر پرورش پاتا ہے اور اپنے ماں باپ کے لئے دعا خیر کرتا ہے گوکہ ایام شیر خوارگی میں انتقال پایا ہو۔

اللہ تعالیٰ بعض بچوں کے لیے حوران جنت کو دائی بناتا ہے

رُوِىَ عَنْ خَالِد بِنْ مَعْدَان قَالَ اَنَّ فِى الْجَنَّتِه شَجَرةِ يُقَالَ لَه' طَوْبِى وَفِى كُلِّ عَصن مِنْهَا شَعبِ ضَروَع فَمِّنَ مَاتِ مَنْ الْصيانَ الذِّينَ يَرضُعوْنَ رَضِيع مَنْ طَوبِى وَ حَاظَنَهُمْ اَبْرَاهِيَم خَلِيلَ اللّٰه (عَلَيهِ السَّلَام) وَيَجَعل اللّٰهُ لُبعضُهُمْ ظَيرا مَنْ الْجَنَّتِه فَتربِى حَتّٰى يَرد عَلٰى اَبُويَه يَوْمَ الْقَيمَتِه فَاطِمَا يَعقَل.

خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے (یعنی ابن ابی الدنیا نے) روایت کی ہے کہ جنت میں ایک جھاڑ درخت ہے جس کو طوبی کہتے ہیں اس کے ہر ایک شاخ مانند پستان گاؤ کے ہیں۔ اہل اسلام کے بچے جو ایام شیر خوارگی میں انتقال پاتے ہیں تو اس جھاڑ سے پرورش پاتے ہیں اور ان کی پرورش حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں جب تک کہ قیامت کے دن ان کے ماں باپ کے پاس پہنچا دیں اور بعض بچوں کیلئے اللہ تعالیٰ حورانِ جنت سے والی بناتا ہے ان کی پرورش کیلئے۔

﴿ فائدہ ﴾

جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا میرا لڑکا ابراہیم رضی اللہ عنہ نامی انتقال پایا اس کو حور جنت میں دودھ پلاتی ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۶۲

بَابُ عَرْضِ الْمَقْعَدِ عَلَى الْمَيِّتِ

بیچ پیش آنے میت کے اپنا مقام اصلی

روحیں آل فرعون یعنی کافروں کے سیاہ پرندوں کے شکم میں مقید رہتے ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى النَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا

آتش دوزخ پیش کیے جاتی ہے دوزخیوں پر صبح اور شام

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ هُزَيْلٍ (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ اَرْوَاحُ اٰلِ فِرْعَوْنَ فِيْ اَجْوَافِ طَيْرٍ سُوْدٍ تَغْدُوْ وَتَرُوْحُ عَلَى النَّارِ فَذٰلِكَ عَرْضُهَا عَلَى النَّار

نقل کی ابن ابی شیبہ نے ہزیل (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ آل فرعون کے یعنی کافروں کے ارواح کالے پرندوں کے شکموں میں ہیں صبح اور شام نار دوزخ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں پس یہی ہے معنی آیت مذکور کا

﴿ فائدہ ﴾

ایسا ہی محدث لالکائی اور محدث اسماعیلی نے عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کی ہے کہ روحیں آل فرعون یعنی کفاروں کے کالے پرندوں کے پیٹوں میں ہیں صبح اور شام پیش کیے جاتے ہیں آتش دوزخ پر۔

جب کوئی انتقال کرتا ہے تو پیش کیا جاتا ہے اسکا تمام ہر صبح اور شام کو اسکی قبر میں

قَال(رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) رُوحُ الْکَافِرُ فِیْ سُوْرَۃِ اَسْوَدَ فَقَبِیْحَتِہٖ مَحْبُوْسَۃٍ فِی سِجِّیْنَ وَ تَجَلّٰی کُلِّ غَدَاۃَ وَعَشِیٍّ فَیَطِیْرُ اِلٰی مَقْعَدِہٖ مِّنَ النَّارُ قَبْلَ الدُّخُوْلِ فِیْھَا جَزَاءً اِلٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

مؤلف(رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتا ہے کہ روح کافر کی سیاہ جانوروں کے پیٹوں میں مقید ہے دوزخ سجین میں جب صبح اور شام کے وقت نار دوزخ پیش کیے جاتی ہے پس یہ روح اس نار میں داخل ہو جاتی ہے۔ قیامت کے دن تک یہی حال ہوگا پھر بعد وہ روح عین دوزخ میں مقید رہے گی

جو شخص جنت میں داخل ہوا اس پر پہلے جنت اور جو شخص دوزخ میں داخل ہوا اس پر پہلے دوزخ پیش کیا جاتا ہے

اَخْرَجَ اِبْنُ عُمَرَ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَامَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَیْہِ مَقْعَدُہٗ بِالْغَدْوَۃِ وَالْعَشِیِّ اِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّتُہ فَالْجَنَّتُہ وَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَالنَّارُ ثُمَّ یُقَالُ ھٰذَا مَقْعَدُکَ الَّذِیْ تُبْعَثُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَتِہ

نقل کی (یعنی بخاری اور مسلم نے) عبداللہ بن عمر (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک تمہارا انتقال پاتا ہے پیش کیے جاتا ہے اس کا مقام صبح اور شام کو اگر ہے وہ اہل جنت سے تو جنت اس کے روبرو پیش کیے جاتا ہے اگر ہے وہ دوزخ سے تو دوزخ پیش کیے جاتا ہے پھر کہا جاتا ہے یہی ہے تیرا مقام قیامت کے دن تک

قَالَ ذَکَرُ الرَّ جُلِ اِتِّفَاقِیٌّ وَالْمُرَادُ الْاِنْسَانُ رَجُلاً کَانَ اِوْاِمْرَاَۃٌ وَاِنَّمَا یُعْرَض

عَلَیْهِ مَقْعَدَه، لِیَزْدَادَ الْمُؤْمِنَ بَهْجَتُه، وَذٰلِکَ حَظُّه، مِنَ الْجَنَّتِه قَبْلَ الدُّخُوْلِ فِیْهَا جَزَاءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَتِه وَلِیَزْدَادَ الْکَافِرَ وَحُشْتَه، فَذٰلِکَ حَظَّه، مِنَ النَّارِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے کہ ذکر مرد کا حدیث مذکور میں اتفاقی ہے مراد اس سے مرد اور عورت ہے اور مومن پر اس کا مقام یعنی جنت پیش کیے جاتا ہے اس لئے کہ اس کو خوشی زائد ہو اور کافر پر اس کا مقام یعنی دوزخ اس لئے پیش کیے جاتا ہے تا کہ اس کو غمی اور حسرت زائد ہو قیامت کے دن تک یہی حال ہوگا

اَخْرَجَ هَنَّادُ وَعَنْ اِبْنِ عُمَرؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لِیَعْرَضَ عَلَیْهِ مَقْعَدَه، مِنَ الْجَنَّتِه وَالنَّارِ غَدْوَةً وَعَشِیَّته فِیْ قَبْرِهِ

نقل کی محدث ہناد نے (یعنی زھد میں) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق کہ مرد پر اس کا مقام ہو صبح اور شام کو پیش کیا جاتا ہے اس کی قبر میں۔

قَالؐ یُعْرَضُ عَلی الصَّالِحِ مَقْعَدُه، مِنَ الْجَنَّتِه وَالْعَاصِیُ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّار

مؤلف کہتا ہے یعنی مومن پر جنت اور کافر پر دوزخ پیش کیا جاتا ہے

وَرُوِیَ اَبُوْهُرَیْرَةؓ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّتَه اَحَدٌ اِلَّا اَریٰ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْاَسَاءَ لِیَزْدَادَ شُکْرًا وَلَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اَریٰ مَقْعَدَه، مِنَ الْجَنَّتِه لَوْ اَحْسَنَ لِیَکُوْنَ عَلَیْهِ حَسْرَةٌ

نقل کی (یعنی بیہقی نے شعب الایمان میں) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ جو شخص جنت میں داخل ہووے پہلے اس پر دوزخ پیش کیا جاتا ہے تا کہ زیادہ ہو شکر اس کا اور جو شخص کہ دوزخ میں داخل ہووے پہلے اس پر جنت پیش کیا جاتا ہے تا کہ زیادہ ہو اس کے دیکھنے سے حسرت دوزخی کی۔

قَالَ لَوْ كَانَ الْمَرَادُ فِيْ زَمَانِ الْبَرْزَخِ فَالْمُرَادِ مِنَ الدُّخُوْلِ فِى الْجَنَّتِه الدُّخُوْلُ فِى عِلِيِّيْنَ فَإِنَّه' فِيْهَا وَمِنَ الدُّخُوْلِ فِى النَّارِ الدُّخُوْلِ فِى سِجِّيْنَ فَإِنَّه' فِيْهَا

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے مراد مقعد سے برزخ ہے یعنی جنتی جنت اور علیین میں سائر ہوگا کبھی جنت میں مقیم ہوگا کبھی مقام علیین میں اور دوزخی نار اور دوزخ سجین میں ہوگا۔

☆....☆....☆....☆

باب ۶۳

بَابُ فِیْ مَالَا یَتَکَّلُ عَلَی الْاَعْمَالِ

بیچ اس بات کے کہ آدمی نہ اعتماد کرے اعمال پر

اپنے اعمال صالحہ پر اعتماد کرکے اس پر امید نجات کی نہ رکھیں

اَخْرَجَ جَابِر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ اَحَدًا مِنْکُمْ عَمَلُهٗ الْجَنَّةَ وَلَا یَجِیْزُهٗ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ

نقل کی جابر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں داخل ہوتا ہے کوئی ایک جنت میں فقط اپنے عمل سے اور نہیں چھوٹتا ہے دوزخ سے مگر اللہ کی رحمت سے یہاں تک کہ میں۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاسِعَتُهٗ لَا یَتَکَّلُ اَحَدٌ عَلٰی عَمَلِهٖ بَلْ یَرْجُوْرَحْمَةَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مُنْجِیُتُهٗ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فِی الْقَبْرِ وَبَعْدَهٗ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ رحمت اللہ کی نہایت وسیع ہے نہ اعتماد کرے کوئی اپنے اعمال صالحہ سے بلکہ امید رکھے اللہ کی رحمت کو۔ پس تحقیق یہ امید رحمت نجات دیتی ہے مومن کو عذاب قبر سے اور اس کے بعد ہی مسائل اعتقادیہ وجوبیہ سے یہ ایک اعتقاد ہے اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَا یعنی ایمان درمیان خوف اور امید کے ہے۔ مطلب یہ کہ فقط اعمال صالحہ پر اعتماد کرکے اسی کو امید نجات کا خیال نہ رکھے بلکہ خوف الٰہی بھی رکھے اور امیدوار نزول رحمت الٰہی کا ہووے

مومن فقط اپنے اعمال سے نجات نہیں پاتا ہے جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو

اَخْرَجَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ اَحَدٌ

يَنْجُوْ بِعَمَلِهٖ لَوْلَمْ يُدْرِكْهُ فَضْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِى اللّٰهُ تَعَالٰى بِرَحْمَتِهٖ

روایت ہے عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن فقط اپنے اعمال سے نجات نہیں پاتا ہے جب تک اللہ کا فضل نہ ہو۔ کہے اصحاب کیا آپ بھی اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرمائی کہ میں بھی مگر یہ کہ ڈھانپتا ہے مجھ کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے۔

عبد کا یہ حوصلہ نہیں کہ حق عبادت اللہ تعالیٰ کا ادا کرے اور نجات پائے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) اَفَادَ الْحَدِيْثُ اِنَّهٗ لَيْسَ فِىْ وَسْعِ الْعَبْدِ اَنْ يَعْبُدَ اللّٰهُ حَقَّ عِبَادَتِهٖ بِحَيْثُ يُنْجِيْهِ عَمَلُهٗ مِنَ النَّارِ لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَمِنْ فَضْلِهٖ اَنْ يَقْبَلَ الْعَمَلَ الْقَلِيْلَ الَّذِىْ لَا يَلِيْقُ بِهٖ وَيَدْخُلُ الْعَبْدُ فِى الْجَنَّتِهٖ وَيُنْجِيْهِ مِنَ النَّارِ وَاَهْوَالِ الْاٰخِرَةِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے فائدہ دی حدیث اس پر کہ عبد کا یہ حوصلہ نہیں ہے حق عبادت اللہ تعالیٰ کا ادا کرے اور نجات پائے نار دوزخ سے اپنے اعمال سے مگر یہ کہ اللہ کی رحمت کا امیدوار ہو اور اللہ کے فضل سے یہ ہی قبول کرتا ہے بندے سے اعمال صالحہ کو گو لہ قلیل ہو حالانکہ اس کے جناب کے لائق نہ ہو اور اگر یہ اعمال صالحہ امید رحمت کے ساتھ ہو تو اللہ اس کو جنت میں داخل کر دیتا ہے اور نجات دیتا ہے اس کو دوزخ اور قیامت کی سختی سے۔ اَخْرَجَ الشُّعْبِى (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ لَيْسَ اَحَدٌ يَنْجُوْ بِعَمَلِهٖ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِىَ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ

روایت کی شعبی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے کسی کو نجات دے عمل اس کا اصحاب نے فرمایا کیا آپ کو بھی اے رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے۔ آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا مجھ کو بھی مگر یہ کہ ڈھانپ دیا اللہ مجھ کو ساتھ اپنی رحمت کے۔

جبرائیل علیہ السلام کا حضور نبوی (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) میں حاضر ہو کر بیان کرنا ایک زاہد کا حال جو لوح محفوظ میں ملاحظہ فرمایا تھا۔

رُوِیَ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ اَیْنَ جِئْتَ قَالَ مِنْ عِنْدَوَلِّی مِنْ اَوْلِیَاءَ اللّٰهَ تَعَالٰی فَقَالَ اَیْنَ هُوَ قَالَ عَلٰی رَاْسِ جَبَل فِیْ وَسْطِ الْبَحْرِ وَ حَوْلَه' اَرْبَعُمِأتِهٖ فَرْسَخَ مِنَ الْمَاءِ کُلُّ جَانِبِ فَقَالَ وَمَا یَاکُلُ هُنَاکَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ فِی اَسْفَلِ ذٰلِکَ الْجَبَلِ عَیْنُ مَاءٍ وَاَنبتُ عَلَیْهَا شَجرَةَ الرُّمَانِ تَنْبتُ کُلَّ یَوْمٍ رُمَّانَته فَیَصُوْمُ الْوَلِّیُ کُلِّ یَوْمٍ فَاِذَا اَمْسٰلےِ یَنْزَلُ عَنْ رَاْسِ الْجَبَلِ فَیَتَوَضَّا وَیُفْطَرُ بِتِلْکَ الرُّمَانَته وَیَعْبُدُ اللّٰهِ تَعَالٰی کَذٰلِکَ مُنْذَارُ بَعِمِائَةَ سَنَةً وَلا یَسَالُ اللّٰهُ شَیْئًا اِلَّا اَنْ یَقْبَضَ رُوحَه' فِی السَّجْدَةِ لِیَکُوْنَ سَاجِدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَتِه ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَأیْتُ فِی اللَّوْحِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقْدَمُ هٰذَا الْوَلِّیُ یَوْمَ الْقِیَامَتِه فَیَقُوْلُ اُدْخُلُ الْجَنَّتِه بِرَحْمَتِیْ فَیَقُوْلُ اَبَنَ عِبَادَةِ اَرْبَعَمِائَته سَنَةٍ فَیُرَاجِعُ فِیْ ذٰلِکَ ثَلٰثًا فَیَقُوْلُ اللّٰهَ تَعَالٰی حَاسِبُوْا عُبْدِیْ بِنِعْمَتِه طُرْفَةً عَیْنَ فَیُحَاسِبُ فَیَتَرجَّعُ ذٰلِکَ عَلٰی جَمِیْعِ عِبَادَتِه وَیَبْقٰی الْحَاصِلُ عَلَیْهِ فَیَامَرُ بِهٖ اِلٰی النَّارِ فَیَذْهَبُهُ الْمَلَائِکَته' اِلَی النَّار فَیَعَطَشُ الْعَبْدُ فَیَسْتَقْبِلُه' مَلَکٌ بِیَدِهٖ قَدْحٌ فِیْهِ شَرْبَته مِنْ مَاءٍ فَیَسْئَالُ مِنْه' فَیَقُوْلُ لا اُعْطِیْکَ اِلَّا مِنْ تَمَنٍ فَیَقُوْلُ وَمَا ثَمَنُه' یَقُوْلُ عِبَادَةُ مِائِتِیْ سَنَةٍ فَیُعْطِیْهَا فَیَا خُذُ مِنْهُ الْقَدْحَ فَیَشْرَبَه' ثُمَّ یَمْکُثُ سَاعَته فَیَشْتَدُّ عَطْشُه' ثَامِنًا فَیَسْتَقْبَلَهُ مَلَکٌ اٰخَرَبِیَدِهٖ قَدْحٌ فِیْهِ شَرْبَتُ مِنْ مَاءٍ فَیَقُوْلُ لِلْمَلَکِ اَعْطِنِی هٰذَا الْقَدْحَ فَیَقُوْلُ لاَ اُعْطِیْکَ اِلَّا بِثَمَنٍ فَیَقُوْلُ وَمَا ثَمَنُه' یَقُوْلُ عِبَادَةَ مِائِتی سَنَةٍ فَیُعْطِیْهَا وَیَاخُذُ مِنْه' الْقَدْحَ

فَیَشْرِبُ وَلَا یَبْقٰی مَعَہ' حَسَنَةٌ فَیَئِسُ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی رُدُّوا عَبْدِی فَیُوْتٰی بِہٖ فَیَذُوْبُ حَیَاءً فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا عَبْدِی اِنَّ جَمِیْعَ عِبَادَاتِکَ الَّتِی صَارَتْ ثَمَنَا لِشَرْ بَتَیْنِ اِنْ اَرَدْتَ اَنْ تَجْعَلَ ذٰلِکَ ثَمَنَ نَعِیْمِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اُدْخِلُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِی

مروی ہے کہ تحقیق جبرائیل علیہ السلام نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لائے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا اب کس کے پاس سے آئے تم جبرئیلؑ نے کہا کہ وہ زاہد چار سو سال سے اللہ کی عبادت کرتا ہے ایک پہاڑ کی چوٹی پر اور وہ پہاڑ واقع ہے بیچ ایک دریا کے اور اطراف اس کے پانی محیط ہے اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے اس پہاڑ کے نیچے ایک چشمہ شیریں کو ظاہر کیا ہے اور ایک درخت کو انار کے پیدا کیا ہے ہر روز اس میں ایک انار شیریں ہوتا ہے وہ زاہد ہر روز روزہ رکھتا ہے اور پھر مغرب پہاڑ پر سے اتر کے اس چشمہ سے وضو بناتا ہے اور اس ایک انار سے افطار کرتا ہے اسی سے سیرابی حاصل کر کے پھر روزہ جاتا ہے اور اللہ کی عبادت کرتا ہے اور ہمیشہ اللہ سے ملتجی ہے کہ اس کو سجدے کی حالت میں انتقال ہوتا کہ اسی حالت سے قیامت میں اٹھے۔ بعد اس کے جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اس عبادت کے میں نے اس کا حال لوح محفوظ میں عجیب طور سے لکھا ہوا دیکھا ہے۔ وہ یہ ہے جب یہ زاہد قیامت کے دن اللہ کے روبرو پیش ہوگا اللہ تعالیٰ اپنی کمال رحمت سے فرمائے گا کہ اس میرے بندہ کو میری رحمت سے جنت میں داخل کرو۔ یہ زاہد اس کے جواب میں کہے گا کہاں میری چار سو سال کی عبادت پھر اللہ اپنے کمال لطف سے کہے گا کہ اس میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں داخل کر دو پھر یہ زاہد کہے گا کہاں ہے چار سو سال کی عبادت؟ پھر تیسری بار اللہ تعالیٰ قول مذکور کرے گا یہ زاہد بھی وہی کہے گا بعد اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم کرے گا کہ اس کے تمام نیکیوں کو جمع کرو پس نیکیاں اس کی بہت زیادہ ہوگی اور زاہدوں کے بہ نسبت جو اس زمانے میں ہونگے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا اس بندے کو دوزخ بتلاؤ (اس لئے جنتی کو

پہلے دوزخ بتلاتے ہیں تاکہ عبرت ہو) پس ملائکہ دوزخ اس کے روبرو پیش کریں گے زاہد کو بسبب دیکھنے کے زیادہ تشنگی ہوگی وہ دیکھے گا کہ ایک فرشتہ کے ہاتھ میں پیالہ آب شیریں کا ہے زاہد بے تاب ہو کے اس سے مانگے گا فرشتہ کہے گا میں تجھ کو مفت نہیں دونگا زاہد کہے گا کیا اس کی قیمت ہے فرشتہ کہے گا عبادت دوسوسال کی۔ پس دے گا فرشتہ اس پیالے کو زاہد کے ہاتھ میں وہ پیے گا۔ تھوڑے وقت کے بعد اس کو اور تشنگی زائد ہوگی۔ ایک فرشتے کو دیکھے گا کہ اس کے ہاتھ میں پیالہ پانی کا ہے وہ طلب کرے گا اس سے فرشتہ کہے گا میں بلا قیمت نہیں دوں گا وہ کہے گا اس کی قیمت کیا ہے فرشتہ کہے گا عبادت دوسوسال کی تیرے جو باقی ہے زاہد قبول کر کے پانی پیے گا جب زاہد کل حسنات سے خالی ہوگیا خطاب باری تعالیٰ ہوگا کہ اس بندے کو میرے روبرو لاؤ جب لایا جائے گا اللہ تعالیٰ کہے گا اے میرے بندے تیری کل نیکیاں دو پیالوں کی قیمت میں ہوچکیں اب تیرے پاس کیا نیکی ہے۔ پس زاہد حیا سے سرنگوں اور شرمندہ ہوگا۔ حکم باری ہوگا کہ اس کو بہ سبب میری رحمت کے جنت میں داخل کردو۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰی اَنَّه' لَا يَنْبَغِیْ اَنْ يَتَّكِلَ اَحَدٌ عَلٰی عَمَلِهٖ وَلَا اَنْ يَـنْزِلَ اِمْتِثَالِ اَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَاِنَّه' غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ اِلَّا اَنَّه' اَمَرَلَنَا فَنَا ثَمرُ وَاَنَّه' يَقْبَلُ الْقَلِيْلَ وَيُعْطِی الْجَزِيْلَ فَاِنَّ رَحْمَتَه' وَاسِعَتُه' قَرِيْبٌ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ آدمی فقط اپنے اعمال پر اعتماد نہ کرے اور اپنے کو بے پروا رحمت خدا سے نہ سمجھے۔ ہم جو عبادت کرتے ہیں مقابلہ میں اس کی خدائی کے بہت قلیل ہے اس لئے چاہیے کہ ہم عبادت بھی کریں اور اعتماد اس کی رحمت کاملہ پر رکھیں تو وہ ہماری قلیل عبادتوں کو بھی قبول کر کے اس کے عوض میں اجر جزیل عطا کرے گا۔

☆....☆....☆....☆

باب۶۴

بَابُ عَرْضِ اَعْمَالِ الْاَحْيَاءِ عَلَى الْاَمْوَاتِ

بیچ پیش ہونے اعمال زندوں کے اوپر مردوں کے

زندوں کے نیک اعمال سے مردے خوش ہوتے ہیں

اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالْحَكِيمُ التِّرمِذِی وَابْنُ مَنْدَة عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اِنَّ اَعْمَالَكُمْ تُعْرَضُ عَلٰى اَقَارِبِكُمْ وَعَشَائِرِكُمْ مِنَ الْمَوْتٰى فَاِنْ كَانَ خَيْرًا اِسْتَبْشَرُوْا وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ قَالُوا اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُمْ حَتّٰى تَهْدِيَهُمْ كَمَا هَدَيْتَنَا

نقل کی امام احمد اپنی مسند میں اور حکیم ترمذی نے نوارد الاصول میں اور ابن مندہ نے اپنی مسند میں انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اعمال تمہارے پیش ہوتے ہیں اوپر اقربا اور دوستان تمہارے کے جو کہ اموات ہیں اگر ان کے اعمال نیک ہوں وہ مردے خوش ہوتے ہیں ورنہ کہتے ہیں اے بار خدا ہدایت دے تو انہوں کو اعمال حسنہ کی اور دراز کر ان کی عمر کو تا کہ وہ اعمال حسنہ کریں۔

مردوں کی دعا کرنا زندوں کے لیے اعانت ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) هٰذَا الدُّعَاءُ اِعَانَتَه مِنْهُمْ فِی حَقِّ الْاَحْيَاءِ فَاِذَا كَانَ لَهُمْ هٰذِهِ الْمَشَابَتُه عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَعْبُدُ مِنْهُمُ الْاِسْتِعَانَتُه فِی الْاُمُوْرِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے دعا کرنا مردگوں کا اعانت ہے زندوں کے لیے اگر وہ مردگان مقبول باری ہوں تو ان سے استمد اد اعانت مانگنا چاہیے۔

بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے نزدیک پیر کو اور جمعرات کو انبیاء کرام اور نکے ماں باپ کے نزدیک پیش کیے جاتے ہیں

اَخرَجَ الْحَكِيم التِّرمُذِی مِنَ حَدِيثِ عَبدِ الْغَفُورِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعرَضُ الْاَعْمَالُ يومَ الْخَمِيْسِ وَيَوْمَ الْاِثْنَيْنِ عَلَى اللّٰهِ وَتُعْرَضُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَعَلَى الْآبَاءِ وَالْاُمَّهَاتِ يومَ الْجُمُعَهِ فَيفْرَحُوْنَ بِحَسَنَاتِهِمْ وَيَزْدَادُ وُجُوهُهُمْ بَيَاضًا وَاِشْرَاقًا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُوْذُوْ اَمْوَاتَاكُمْ

نقل کی حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں حدیث عبدالغفور سے بطور مسلسل کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیے جاتے ہیں نزدیک اللہ کے اعمال بندوں کے پیر اور جمعرات کو اور نزدیک انبیا اور ماں باپ اپنے کے جمعہ کو پس خوش ہوتے ہیں اعمال صالحہ سے اور ان کے چہروں پر بشاشت نور کے ظاہر ہوتے ہیں ڈرو تم اللہ سے اور مت ایذا دو تم مردوں کو۔

مردوں کو زندوں کے امور خیر سے اطلاع ہوتی ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْاَمْوَاتِ يَطَّلِعُوْنَ عَلَى الْاَعْمَالِ الْاَحْيَاءِ بِاِطِّلَاعِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَهُم فَلَا يَبْعُدُ اَنْ يَّطَّلَعَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى اَحْوَالِ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّر فَيَكُوْنُ لَهُمْ سُوَالٌ مِنَ اللّٰهِ فِی حَقِّ الْاَحْيَاءِ وَالْاِسْتِجَابَةُ مُعَلَّقَتُه، بِالْمَشِيَّتِهِ مِنْه، تَعَالٰى اِحْسَانِهِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس بات پر کہ مردگان مطلع ہوتے ہیں زندوں کے احوال پر اللہ تعالیٰ کے معلوم کرانے سے اور مردگوں کو اطلاع ہوتی ہے زندوں کے امور خیر اور شر سے پس وہ زندوں کے حق میں دعا خیر کرتے ہیں گو کہ قبولیت دعا موقوف ہے اور مشیت اللہ تعالیٰ کی مگر

اللہ تعالیٰ ان کی دعا کو قبول کرے گا

اَخْرَجَ ابْنُ اَبِیْ الدُّنْیَا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ لاَ تَفْضَحُوا مَوتَاکُمْ بِسَیِّئَاتِ اَعْمَالِکُمْ فَاِنَّھَا تُعْرَضُ عَلٰی اَوْلِیَاء کُمْ مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ

نقل کی ابن ابی الدنیا اور اصبہانی نے ترغیب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ناخوش مت کرو تمہارے مردگون کو ساتھ اعمال بد تمہارے کے اس لئے کہ وہ اعمال پیش کیے جاتے ہیں تمہارے اولیاء پر اہل قبور سے یعنی تمہارے ماں باپ اور اقرباپر۔

قَال رحمته الله عليه دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ اَعْمَالَ الْاَحْیَاءِ تُعْرَضُ عَلَی مَوْتَا ھُمْ

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے حدیث سے ثابت ہوا تحقیق اعمال زندوں کے مردوں پر پیش کیے جاتے ہیں

رُوِیَ اَنَّہ، اِذَا عَمِلَ الْمُؤْمِنَ عَمَلاً یُعْرَضُ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فَیَقُوْلُ اِذْھَبُوْا اِلٰی نَبِیِّہٖ فَیُعْرَضُ عَلَیَّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَاِنْ کَانَ سَیِّئَۃً یَسْتَحْیِ بِہٖ فَیَقُوْلُ سَوْفَ الشَّفْعَ وَاِنْ کَانَ حَسَنَۃً فَیَفْرَحُ وَیَقُوْلُ اِذْھَبُوْا اِلَی اٰبَائِہٖ فَیُعْرَضُ عَلَیْھِمْ فَیَسْتَبْشِرُوْا بِہٖ وَیَدْعُوْالَہ،

مروی ہے جب بندۂ مومن کوئی عمل کرتا ہے تو پیش کرتے ہیں ان اعمال کو نزدیک پروردگار عالم کے رب کہے گا لے جاؤ اس اعمال کو نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لے جاتے ہیں ملائکہ نزدیک آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اگر وہ اعمال بد ہوں تو آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) آزردہ ہوتے ہیں اور اس کے حق میں شفاعت کرتے ہیں اگر وہ اعمال صالحہ ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں اور ملائکہ نزدیک ان کے وہ خوش ہوتے ہیں اور دعا خیر کرتے ہیں اس کیلئے۔

☆.... ☆.... ☆.... ☆

باب ۶۵

بَابُ حَبْسِ الْاَرْوَاحِ عَلٰی مَقَامِهَاالْكَرِيْم

ان ارواحوں کا جو مقید رہتے ہیں

مومن کی روح محبوس رہتی ہے جب تک کہ اس کا قرض ادانہ ہو

اَخْرَجَ التِّرْمَذِیُّ وَابْنُ مَاجَته وَالْبَيْهَقِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نَفْسُ الْمُؤْمِن مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِه حَتّٰى يُقْضٰى عَنْه'

نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ اور بیہقی ابو ہریرہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے نفس مومن کا معلق رہتا ہے اس کے قرض میں یہاں تک کہ اس کا قرض ادا ہو۔

قَالَ الْعُلَمَا مَعْنٰی مُعَلَّقَته اِیْ مَحْبُوْسَةٍ عَنْ مَقَامِهَا الْكَرِيْمِ

مؤلف رحمته الله علیه کہتا ہے علماء کہتے ہیں معلق رہتی ہے وہ روح یعنی محبوس رہتی ہے نیک مقام پہنچنے سے

اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِیُّ عَنْ جَابِرٍ اِنَّ رَجُلاً مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنُ دِيْنَارَ انِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ فَتَحَمَّلَهَا اَبُوْ قَتَادَةَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ ذٰلِکَ بِيَوْمٍ مَافَعَلَ الدِّيْنَا رَانِ قَالَ اِنَّمَا مَاتَ اَمْسَ فَعَادِ اِلَيْهِ مِنَ الْغَدِ قَالَ قَدْ قَضَيْتُهَا فَقَالَ الْاٰنَ بَرَّدْتَ عَلَيْهِ جِلْدُه'

نقل کی احمد اور بیہقی نے جابر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ ایک شخص انتقال کیا اس کو دو دینار کا قرض تھا سرورِ دوجہان اس کی نماز جنازہ نہیں گزارے پس ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اس قرض کے ادا کرنے کے ضامن ہوئے بعد آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اس کی نماز جنازہ گزاری اس کے دوسرے روز

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھے کیا تو دو دنیاروں کو ادا کیا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں کل ہی دیدیا ہوں آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا اب سرد کیا تو نے اس کے جسم کو یعنی اب اس کی مغفرت ہوئی

جس میت پر قرض ہے اس کی نماز جنازہ جائز ہے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) قَدْ دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّہٗ لَا یَجُوْزُ الصَّلٰوۃُ عَلٰی مَیِّتٍ عَلَیْہِ دَیْنٌ مَالَمْ یَتَحَمَّلَہٗ عَنْہُ وَارِثُہٗ مِنْ تَرْکَتِہٖ اَوْغَیْرِہٖ مِنْ مَالِ نَفْسِہٖ وَالْعُلَمَاءُ الْمُتَاخِرُوْنَ یُجَوِّزُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَلٰی مَدْیُوْنَ قَبْلَ اَدَاءِ دَیْنِہٖ اِلَّا اَنَّھُمْ اِتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّہٗ لَا یُوْزُوْنَ لَہٗ عَلَی السَّمَاءِ فَلَا یَفْتَحُ لَہٗ الْاَبْوَابُ فَیَکُوْنُ مُعَلَّقًا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَلَا یَصِلُ اِلٰی مَقَامِہِ الْکَرِیْمِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ)

کہتا ہے ظاہری حدیث دلالت کرتی ہے کہ جس میت پر قرض باقی ہے اس پر نماز جنازہ صحیح نہیں جب تک کہ اس کا وارث اس قرض کو مال متوفی سے ادا کرے یا غیر شخص اپنے پاس سے دے۔ مگر فتویٰ دیتے ہیں علماء نماز جنازہ گزارنا میت پر جس پر قرض ہو جائز ہے۔ لیکن اس کے لیے دروازے آسمان کے نہیں کھلتے ہیں اور اس کی روح مقام علیین یا جنت کو نہیں پہنچتی اور معلق رہتی ہے درمیان آسمان اور زمین کے

﴿ فائدہ ﴾

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی خصوصیت تھی کہ قرضدار کا نماز جنازہ نہ ادا کریں جب تک متوفی کا وارث اس کے مال سے قرض دیتا یا کوئی اس کے ادا کرنے کا کفیل ہوتا تو آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

بالذات اس پر نماز جنازہ کی امامت کرتے ورنہ اصحاب کرام کو فرماتے تم نماز جنازہ گزارلو میں نہیں ادا کرتا کیونکہ یہ مدیون ہے

رُوِیَ اَنَّہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ قَالَ مَایَنْفَعُ اَنْ اُصَلِّی عَلٰی رَجُلٍ رُوْحُہٗ مُرْتَھِنٌ فِی قَبْرِہٖ لاَ یَصِلَ اِلَی السَّمَاءِ فَاِذَا لاَ یَنْفَعُ الْمَدْیُوْنَ صَلٰوۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَیْفَ صَلٰوۃُ غَیْرِہٖ

مروی ہے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا نہیں نفع دیتا ہے میرا نماز جنازہ گزارنا اس پر جو قرضدار ہے اور اس کی روح آسمان پر نہیں جاتی گو کہ وہ جنتی ہو۔ جب سرور دو جہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نماز جنازہ گزارنا مدیون پر مفید نہ ہو تو دوسروں کا نماز جنازہ گزارنا کیا فائدہ دے گا

﴿ فائدہ ﴾

نماز جنازہ جو درحقیقت دعا مغفرت ہے وہ بھی مدیون کے حق میں موقوف اور معلق رہتی ہے

مطلب یہ کہ نماز جنازہ میت پر گزارنا جو فرض کفایہ ہے درحقیقت اس کے لیے دعاء مغفرت ہے یہ دعا مدیون کے حق میں موقوف اور معلق رہتی ہے جب تک کہ اس کا قرض ادا کیا جائے اس کو اس کا ثواب پہنچتا ہے

میت قرضدار مقید ہوگا اپنے قرض میں گو کہ وہ جنتی ہو

اَخْرَجَ الطِّبْرَانِیُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَسُوْلُ للّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ قَالَ صَاحِبُ الدَّیْنِ مَاسُوْرٌ بَدَیْنِہٖ یَشْکُوْا اِلَی اللّٰہُ تَعَالٰی الْوُحْدَۃَ

نقل کی طبرانی نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قرضدار مقید ہوگا اپنے قرض میں (گوکہ متوفی جنتی ہو) اور شاکی ہوگا یعنی دعا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں میں کہ میرا قرض جلد ادا ہو۔

روح میت قرضدار کی جنت یا مقام علیین کو نہیں جاسکتی

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيثُ عَلٰى اَنَّ رُوحَ الْمَيِّتِ الْمَدْيُوْنِ مَمْنُوْعٌ عَنِ الْوُصُوْلِ بِمَقَامِهِ الْكَرِيْمُ فَعَلَى اَوْلِيَائِهِ وَاَحْبَابِهِ اَنْ يُؤَدُّوْا مِنْ تَرْكَتِهِ اَوْيَتَحَمَّلُوْا عَنْهُ، اِحْسَانًا

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ روح میت قرضدار کی نہیں جاسکتی ہے جنت کو یا مقام عِلّیین کو پس لازم ہے اوپر والیان اور دوستان اس کے یہ کہ ادا کریں مال متوفی سے قرضہ میت کو یا اپنے جانب سے اس کا قرض ادا کریں

﴿ فائدہ ﴾

قرض بہت بری بلا ہے جب تک متوفی کا قرض ادا نہ ہو وہ روح مقید ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب٦٦

بَابُ الْوَصِيَّةِ

وصیت کرنے کا یعنی وقت موت اپنے اداۓ قرض کی وصیت کرنی

جو شخص موت کے وقت اداۓ قرض کی وصیت نہ کر کے جاۓ اس کو کلام کرنے کا اذن قیامت تک نہ دیا جاۓ گا

اَخْرَجَ اَبُوْاَحْمَدَ وَالْحَاكِمُ عَنْهُ عَنْ جَابِرٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ بِغَيْرِ وَصِيَّتِه لَمْ يُوْذَنْ لَه' فِی الْكَلَامِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَتِه قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَيَتَكَلَّمُوْنَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَتِه قَالَ نَعَمْ وَيَزُوْرُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

نقل کی ابواحمد اور حاکم نے کتاب کنتیٰ میں جابر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے حدیث مرفوع کو کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مر گیا بغیر وصیت کے یعنی وقت موت ادا قرض کی وصیت نہ کیا نہیں اذن دیا جاۓ گی اس کو کلام کی روز قیامت تک کسی نے پوچھا اے رسول خدا کے کیا مردگان آگے قیامت کے آپس میں بات چیت کرتے ہیں۔ فرمایا ہاں ملاقات کرتے ہیں ایک دوسرے کی اور آپس میں کلام کرتے ہیں۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) اَفَادَ الْحَدِيْثُ اِنَّ الْمُوْتٰى يَتَكَلَّمُوْنَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَيَتَزَاوَرُوْنَ فَيَفْرَحُوْنَ بِحُسْنِ الْاَحْوَالِ وَيَغْتَمُوْنَ عَلَى الْمُسَاوَةِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے فائدہ دی حدیث اس پر موتی آپس میں کلام کرتے ہیں اور ملاقات کرتے

ہیں زندوں کے مانند پرخوشی کرتے ہیں اعمال حسنہ پر اور ناخوش ہوتے ہیں افعال سیہ پر

مردے آپس میں بات چیت اور ملاقات کرتے ہیں۔

اَخْرَجَ اَبُو الشَّیْخُ ابْنُ حَبَّانَ عَنْ قَیْسِ بِنْ قُبَیْصَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ مَنْ لَمْ یُوْصِ لَمْ یُوْذَنْ لَهٗ فِی الْکَلَامِ مَعَ الْمَوْتٰی قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ یَتَکَلَّمُ الْمَوْتٰی قَالَ نَعَمْ یَتَزَاوَرُوْنَ

نقل کی ابوالشیخ ابن حبان نے (یعنی کتاب الوصایا میں) قیس بن قبیصہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مرفوع کو کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس نے اپنے قرض کی وقت موت وصیت نہ کی اس کو اور مردگون کے ساتھ بات چیت کرنے کا اذن نہیں ہے۔ آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) سے پوچھا اے رسول خدا کے کیا مردگان آپس میں بات چیت کرتے ہیں فرمایا ہاں اور وہ آپس میں ملاقات کرتے ہیں۔

موتی کے ارواح کو جسم اور شکل خاص ہے مانند زندوں کے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْاَرْوَاحَ الْمَوْتَی جُثَّتًا اَجْسَامًا وَتُشَا کِلَا لِاَنْ التَّزَاوُرَ لَا بُدَّمِنْ ذٰلِکَ وَاَنَّ رُوْحَ کُلِّ وَاحِدٍ یَتَمَیَّزُ بِمُتَخَصَّاتِهٖ وَاِلَا یَحْصَلُ تَزَاوُرُزَیْدٍ مَعَ عَمْرُوْ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ تحقیق موتی کے روحوں کو جسم اور شکل خاص زندوں کے مانند ہے اور ملاقات کے لیے اشکال خاصہ اور اجسام مخصوصہ کی ضرورت ہے اور ہر ایک کی ایک دوسرے سے امتیاز رکھا ضرور ہے ورنہ ملاقات کرنا اونہوں کا آپس میں بیکار محض ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں دیکھا دو عورتوں کو ایک بات چیت کرتی ہوئی اور دوسری کو خاموش کھڑی ہوئی۔

اَخْرَجَ الدَّيْلَمِيُّ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ اِمْرَاتَيْنِ وَاحِدٌ يَتَكَلَّمُ وَالْاُخْرٰى لَا تَتَكَلَّمَ كِلْتَا هُمَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّتِهِ فَقُلْتُ لَهَا اَنْتَ تَتَكَلَّمِيْنَ وَهٰذِهٖ لَا تَتَكَلَّمُ قَالَتْ اَمَّا فَاَوْصَيْتُ وَهٰذِهٖ مَاتَتْ بِلَا وَصِيَّتِهِ لَا تَتَكَلَّمُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَتِهِ نقل کی دیلمی نے (طریق ابی ہدیہ) سے بطریق مسلسل انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے خواب میں دو عورتوں کو کہ ایک بات چیت کرتی ہے اور دوسری نہیں حالانکہ دونوں جنتی ہیں میں نے زن متکلمہ کو کہا تو بات چیت کرتی ہے اور یہ نہیں کرتی اس کا کیا سبب ہے اس نے کہا میں انتقال کے وقت میرے ادا قرض کے لیے وصیت کی تھی اور یہ نہیں کی اس لئے قیامت تک یہ بات چیت نہیں کرسکتی

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْمَوْتٰى يَتَكَلَّمُوْنَ مَعَ الْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ فَلَا يَبْعُدُ مِنْهُمُ الْكَلَامُ وَالْاِسْتِدْعَاءُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَشْفَعُوْنَ فِيْ زَمَانِ لُبَرْزَخِ اَيْضًا كَمَا يَكُوْنُ لَهُمُ الشَّفَاعَتُ يَوْمَ الْقِيٰمَتِهِ بِالْاِتِّفَاقِ اِلَّا اَنَّ بَعْضَ الْعُلَمَاءِ قَيَّدَ بِالْخَوَاصِ وَلِاِذْنِ مِنْهُ تَعَالٰى وَعَلَيْهِ الْاَكْثَرُ مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ موتی کلام کرتے ہیں زندوں اور مردگوں سے تو ان سے بات چیت کرنا کیا بعید ہے وہ زندوں کے حق میں اللہ کے پاس دعا اور شفاعت کرنے کا حق رکھتے ہیں جبکہ قیامت کے روز ان مردگون کا شفاعت کرنا ثابت ہے تو ہر ایک اپنے درجہ کے موافق دوسروں کی شفاعت کرے گا۔

☆....☆....☆....☆

باب ٦٧

بَابُ تُلاقِی اَرْوَاحِ الْمَوْتٰی وَالْاَحْیَاءِ فِی الْمَنَامِ

بیچ ملاقات کرنے ارواح موتی کے اور ارواح زندوں کے خواب میں

زندوں کی ارواح نیند میں مردوں کی ارواح سے ملتے ہیں اور ملاقات کرتے ہیں

اَخْرَجَ اِبْنُ مُنْدَةَ وَالطِّبْرَانِیُّ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَ نْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِی مَنَامِھَا الایہ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ اَرْوَاحَ الْاَحْیَاءِ وَالْاَمْوَاتِ تَتَلَاقٰی فِی الْمَنَامِ فَیَسْاَلُوْنَ بَیْنَھُمْ فَیُمْسِکُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَرْوَاحَ الْمَوْتٰی وَیُرْسِلُ اَرْوَاحَ الْاَحْیَاءِ اِلٰی اَجْسَادِھَا اِلٰی مُدَّۃِ انْقِضَاءِ الْاَجَلِ

نقل کی ابن مندہ نے کتاب الروح میں اور طبرانی نے اوسط میں طریق سعید ابن جبیرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے وہ عبداللہ بن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے اس آیت کی تفسیر میں اللہ تعالیٰ لے لیتا ہے نفسوں کو قوت انتقال ان کے اور ان کو جو سوتے ہیں بغیر انتقال کے۔ کہا عبداللہ بن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے پہنچی مجھ کو یہ بات روحیں زندوں کی نیند میں مردوں کے ارواحوں سے ملتے ہیں اور آپس میں کلام کرتے ہیں بعد خدا تعالیٰ مردوں کے روحوں کو وہیں روک لیتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے زندوں کے روحوں کو تا کہ اپنے جسدوں کے طرف لوٹیں ان کے مدت مقررہ تک۔

زندوں کے نوم کے وقت موتی کی روحیں ملاقات کرتی ہیں

قَالَ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) اِنَّ اَرْوَاحَ الْاَحْیَاءِ یُلَاقُوْنَ اَرْوَاحَ الْمَوْتٰی فَیَتَعَارَفُوْنَ وَیَتَکَلَّمُوْنَ فَمَا یَقُوْلُوْنَ صَادِقًا

مؤلف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتا ہے ارواح زندوں کے نوم کے وقت ملاقات کرتے ہیں ارواح سے موتی کے پس ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور کلام کرتے ہیں جو وہ کہتے ہیں صادق ہوتا ہے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رویت سے مشرف ہونا

آنحضرت (صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے جس دن وہ شہید ہوئے۔

اَخْرَجَ الْحَاکِمُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُثْمَانَؓ اَصْبَحَ فَحَدَّثَ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللَّیْلَتَہ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ یَاعُثْمَان اُفْطُرْ عِنْدَنَا فَاَصْبَحَ عُثْمَانُ صَائِمًا فَقُتِلَ فِیْ یَوْمِہٖ

نقل کی حاکم نے مستدرک میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ صبح کیے اس دن جو شہید ہونیوالے تھے اور فرمائے میں نے آج کی رات سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا مجھ کو ارشاد کیے اے عثمان رضی اللہ عنہ تو افطار روزے کی میرے پاس کر پس عثمان رضی اللہ عنہ روزہ رکھے اور اسی دن شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

آنحضرت (صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی امت سے جو شخص انتقال پائے گا

اُس کی روح آنحضرت (صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پاس رہتی ہے۔

قَالَ دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِہٖ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْضُرُ

رُوحُه، بِحَضْرَتِهِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَنَّ الْمُصَاحِبَ يَصَاحِبُه، وَاَنَّ لِلْمَوْتٰى مَايَفْطُرُ بِهِ بَعْدَ الْمَوْتِ مِنَ الرِّزْقِ

مؤلف رحمته الله عليه کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث، اس پر جو شخص آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی امت سے انتقال پایا اس کی روح آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے پاس حاضر رہتی ہے اپنے مراتب ومحبت کے موافق اور جو مصاحبین تھے آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے دنیا میں وہ آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے ساتھ اپنے رتبوں کے موافق اور جو حالت صائمی میں انتقال کرتے ہیں وہ افطار کرتے ہیں اللہ کی نعمتوں سے

بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو خواب میں میں ملاحظہ فرمانا جس روز کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے

اَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ سَلْمٰى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلِمَةَؓ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ مَايُبْكِيْكِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ يُبْكِيْ وَعَلٰى رَأْسِهٖ وَلَحْيَتِهٖ تُرَابٌ فَقُلْتُ مَالَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا

نقل کی حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے دلائل میں سلمی سے کہ کہی داخل ہوئی میں نزدیک ام سلمہؓ کے جوامہات المومنین سے تھے اور وہ روتی تھیں کہی میں کس لئے تم روتی ہیں کہی وہ دیکھی میں آج کی رات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں کہ روتے تھے اور اوپر سر مبارک اور ریش مبارک کے غبار گرد آلود تھا۔کئی میں آپ کا حال کس لئے یوں ہی ہے اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ۔ فرمایا میں نے ابھی امام حسین رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی جگہ سے آیا ہوں۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا شہید ہونا امر ایزدی سے تھا

روح میت کی حاضر رہتی ہے اپنی اولاد واقرباء کے انتقال کے وقت رو رغم کرتی ہے اس کی مظلومیت پر

قَالَ دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْمَيِّتِ يَحْضُرُ وَقْتَ مَوْتِ وَلَدِهِ اَقْرِبَائِه، وَاَنَّه، يَحْزِنُ عَلٰى مَظْلُوْمِيَّتِهِمْ فِى الْحَوَادِثِ فَبُكَاءُ عَلَيْهِ السَّلَامِ كَانَ لِكَوْنَ الْحُسَيْنِؓ مَظْلُوْمًا مَقْتُوْلاً بِالظُّلْمِ لاَجْلِ مَوْتِهِ وَاَنَّ الْمَيِّتَ لَيْسَ مِنْه، شَفَاعَتُه، فِى اِسْتِدْفَاعِ الْقَضَاءِ اِنْ كَانَ مُبْرَمًا وَاِلَّا لَشَفَّعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِى حَقِّهِ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ روح میت کی حاضر رہتی ہے اپنے اولاد واقربا کے انتقال کے وقت اور ان کی مظلومیت پر تھا نہ امر شہادت پر اور روح میت کی شفاعت قضا مبرم کے دفع کرنے پر نہیں ہوتی چونکہ حضرت امام حسینؓ کا شہید ہونا امر ایزدی سے تھا اور اس پر قضا مبرم متعلق تھی اس لئے آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّم) اس کے دفع کے لیے نہیں دعا کیے۔

☆....☆....☆....☆

باب ٦٨

بَابُ فِی تَحْقِیْقِ اَنَّ رُوْحَ الْحَیَّ فِی النَّوْمِ تَخرُجُ وَتَرَیٰ مَاشَاءَ اللّٰهِ

کہ روح زندوں کی خواب میں سیر کرتی ہے جہاں اللہ چاہتا ہے

خواب کے سچے اور جھوٹے ہونے کا مطلب نفیس

اَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَالطِّبْرَانِیُّ وَالْعُقَیْلِی عَنْ اِبْنِ عُمَرؓ قَالَ لَقَی عُمَرُ عَلِیًّا فَقَالَ یَااَبَاالْحَسَنَ اَلرَّجُلُ یَرَیٰ الرُّوْیَا فَمِنْهَا مَایَصْدُقُ وَمِنْهَا مَایَكْذِبُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَامِنْ عَبْدٍ وَلاَ اَمَتِهٖ یَنَامُ فَیُمْتَلِیُٔ نَوْمًا اِلَّا یَعْرُجُ بِرُوْحِهٖ اِلَی الْعَرْشِ فَالَّذِیْ لاَیَسْتَیْقِظُ اِلَّا عِنْدَ الْعَرْشِ فَتِلْكَ الرُّوْیَا الَّتِی تَكْذِبُ

نقل کی حاکم نے مستدرک میں اور طبرانی نے اوسط میں عقیلی نے اپنی کتاب میں عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ملاقات کیے عمر فاروق رضی اللہ عنہ علی کرم اللہ وجہہ سے سوال کیے اے ابوالحسن آدمی جب سوتے وقت خواب میں دیکھتا ہے بعض خواب سچے ہوتے ہیں اور بعض جھوٹے اس کا سبب کیا ہے۔ کہے وہ ہاں سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں ہے کوئی مرد یا عورت سوتے ہیں جب نیند کامل ہوتی ہے تو اس کی روح سیر کرتی ہے اگر وہ آسمان یا مافوق کا سیر کرے اور وہ کیفیت سے نفس آدمی کا مطلع ہو وہ رؤیا صادق ہوتا ہے اگر فقط زمین کی سیر کرے اور اس کیفیت سے نفس آدمی مطلع ہو تو وہ رویا کاذب ہے۔

روحیں زندوں کی سیر کرتی ہیں عرش اور آسمانوں کی

قَالَ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ مَایُرَی الْمَلَائِکَتُہِ النَّائِمُ فَھُوَصَدِقٌ وَمَایَرٰی ھُوَفِی السَّیْرِ قَلَّ مَایَھْوِیْہِ الشَّیْطَانُ فَیَکْذِبُ مؤلف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر جورویا روح نے آسمانوں اور عرش کو دیکھا صحیح ہوجاتا ہے اس لئے وہ ملائکہ کی جانب سے ہے اور نہیں ہے شیطان سے کیونکہ وہ آسمانوں پر جانے کی قدرت نہیں رکھتا ہے اور جو آسمانوں کے سوا ہو اس میں اکثر غلطی ہوجاتی ہے اس لئے کہ وہ شیطان کی جانب سے ہے

جو شخص باوضو طہارت سے سوئے خواب میں اس کی روح عرش کے نزدیک سجدہ کرتی ہے

اَخْرَجَ الْبَیْھَقِیُّ عَنْ عَبْدِاللہِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْعَاصِ قَالَ اَنَّ الْاَرْوَاحَ یَعْرُجُ بِھَا فِی مَنَامِھَا اِلَی السَّمَاءِ وَتُؤمَرُ بِالسُّجُوْعِنْدَ الْعَرشِ فَمَنْ کَانَ طَاھِرًا یَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ وَمَنْ کَانَ غَیْرَ طَاھِرٍ یَسْجُدُ بَعِیْدًا عَنِ الْعَرْشِ

نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تحقیق روحیں زندوں کے خواب میں سیر کرتے ہیں آسمانوں اور عرش کی اور وہ عرش کے نزدیک سجدہ کرنے کے لیے حکم کیے جاتے ہیں جو شخص کہ باوضو حالت طہارت میں سووے اس کی روح خواب میں نزدیک عرش کے سجدہ کرتی ہے اور جو باوضو نہ رہے وہ بعید عرش سے سجدہ کرتی ہے۔

مومن کا باوضو سونا مستحب ہے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّہ، یَسْتَحَبُّ لِلْمُؤمِنِ اَنْ یَّنَامُ عَلٰی وُضُوْءِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتا ہے فائدہ دی حدیث اس پر کہ مومن کو باوضو سونا مستحب ہے

جو شخص باوضو سونے میں انتقال کرے وہ قبر سے باوضو اُٹھے گا

رُوِیَ مَنْ نَامَ عَلٰی وُضُوْءٍ اِنْ قَضٰی مَوْتَہ، فِی تِلْکَ النَّوْمَۃِ یَبْعَثُ مِنَ الْقَبْرِ طَاھِرًا

اس لئے روایت میں آیا ہے جو شخص باوضو سووے اور اسی سونے میں انتقال ہو تو وہ قبر سے باوضو اٹھے گا

اَخْرَجَ اِبْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَأ قَالَ اِذَا نَامَ الْاِنْسَانُ عَرَجَ بِرُوْحِہٖ حَتّٰی یُوْتٰی بِھَا اِلَی الْعَرْشِ فَاِنْ کَانَ طَاھِرًا اَذِنَ بِھَا بِالسُّجُوْدِ

نقل کی ابن المبارک نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ کہا جب انسان سوتا ہے اور اس کی روح آسمان کی سیر کرے تو وہ لائی جاتی ہے نزدیک عرش کے اگر وہ روح باوضو اور طاہر کی ہو حکم کیا جاتا ہے اس کو سجدہ کرنے کا

روح اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی ہے حالانکہ جسم فرش پر رہتا ہے

قَال (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الرُّوْحَ یَتَّصِفُ بِاَنْ یَسْجُدَ لِلّٰہِ فِیْ حَالِ حَیَاۃٍ مَعَ اَنَّ الْبُدْنَ سَاقِطٌ عَلَی الْفَرَاشِ فَکَذٰلِکَ لَا یَبْعُدُ زَمَانٌ یَسْجُدُ لِلّٰہِ تَعَالٰی بَعْدَ الْمَوْتِ وَبَدْنُہ، فِی الْقَبْرِ تُرَابٌ فِی زَمَانِ الْبَرْزَخِ فَیَثْبُتُ اَنَّ لِلرُّوْحِ کَیْفِیَّتُہ، یَصْلُحُ لِذٰلِکَ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر روح اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی ہے حالانکہ اس کا جسم فرش میں رہتا ہے۔ پس ایسا ہی انتقال کے بعد ہوگا یعنی اس کا جسم تو قبر میں ہوگا اور اس کی روح اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوگی۔ پس ثابت ہوئی یہ بات کہ روح کو عجیب کیفیات طاری ہوتی ہیں۔

☆....☆....☆....☆

اب ٦٩

بَابُ حَقِيُقَةُ الرُّوُيَاء

رویا کی حقیقت میں

قَالَ (رَحمَةُ اللهِ عَلَيهِ) اِنَّ اَصُحَابَ الُحقَائِقِ وَاَرُبَابَ الدَّقَائِقِ تكَلِمُوا فِى حَقِيُقَةِ الرُّوُيَاء

مؤلف (رَحمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے کہ تحقیق اصحاب حقائق وارباب دقائق اختلاف کے ہیں رویا کی حقیقت میں

معنیٰ رؤیا کا دوطور پر ہیں

قَالَ بَعُضُهُمُ الرُّوُيَا فِكُرَةُ الُمَنَامِ وَالُفِكُرَتَانِ فِكُرَتَانِ فِكُرَةٌ فِى الُقَيُظَتِه وَفِكُرَةٌ فِى الُمَنَامِ فَفِكُرَةُ الُمَنَامِ يُقَالُ لَه' الرُّؤيَا

بعضوں نے کہا کہ رویا فکر کرنا نیند کا ہے۔فکر دوطور پر ہے ایک فکر حالت ہشیاری کی دوسری فکر حالت خواب میں پس فکر نیند کی اس کو رویا کہتے ہیں

جو شخص قول میں صادق ہے

اُسکا خواب بھی اکثر سچا ہوتا ہے

اَخُرَجَ عَبُدُ اللّٰهِ بُنِ مَسُعُودٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوُلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ اُصَدِّقَكُمُ حَدِيُثًا اُصَدِّقُكُمُ رُؤيَا

روایت کی عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰهُ عَنُهُ) نے کہ کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے جو قول

میں صادق ہے اس کا خواب ہی اکثر سچا ہوتا ہے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیثُ عَلٰی اَنَّ مَنْ کَانَ فِکْرَتُه، فِی الْیَقْظَةِ صَوَابًا یَصْدُقُ فِکْرَتَه، فِی الْمَنَامِ اِلَّا اَنَّ فِکْرَة فَلَمَّا یَکْذِبُ مِنْ جَوَاذِبِ الْحَواسِ الظَّاهِرَةَ وَفِکْرَةَ الْیَقْظَةِ فَلَمَّا تَصَدَّقَ بِالْحَوَاسِ الْجَوَاذِبُ اِلٰی غَیْرِهَا

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ جس کی حالت بیداری میں نیک اور ثواب ہے اس کی فکر ہی خواب میں صحیح ہوتی ہے مگر فکر خواب کی بسا اوقات جو غلط ہو جاتی ہے بہ سبب حواس ظاہری ست ہونے کے ہے۔

رویا خواب میں جو ملائکہ کرام دکھلاتے ہیں خواب ہشیار ہوتے ہیں تو وہ یاد رکھتے اور اکثر صحیح ہو جاتے ہیں

وَقَالَ بَعْضُهُمُ الرُّؤیَا مَا یُرٰی الْمَلاَئِکَتهُ الْکِرَامِ لِاَصْحَابِ الْمَنَامِ حَتّٰی لَوْ تَذْکُرُوْا بَعْدَ الْیَقِیْظَةِ فَعَبَّرُوْا عَنْهَا عَلٰی هُوَ کَثِیْرًا مَا یَجِئُ مِنْهُ الصَّوَاب

کہا بعضوں نے رویا جو ملائکہ کرام خوابوں میں دکھلاتے ہیں جب دے خواب سے ہشیار ہوتے ہیں تو وہ یاد رکھتے ہیں اکثر وہ خواب صحیح ہو جاتے ہیں

اَخْرَجَ الطِّبْرَانِیُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنْقَطَعَ الْوَحْیُ بَعْدِی اِلَّا الرُّوْیَا الصَّالِحَته

نقل کی طبرانی نے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وحی میرے بعد منقطع ہو جاتی ہے مگر رویا صالحہ۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی حالت حیات میں جبرائیل علیہ السلام جیسے وحی پہنچاتے تھے ملائکہ اولیاء کرام کے خوابوں میں الہام الٰہی کر دیتے ہیں

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الرُّؤْیَا مَنْ اَرَاہُ الْمَلَائِکَتِہٖ لِاَنَّ الْوَحْیِ لَمْ یَکُنْ اِلَّا بِالْمَلَائِکَتِہٖ خَصَّصَ بِالْاَنْبِیَاءِ جِبْرَئِیْلَ فَکَمَا یَاْتِیْ بِالْوَحْیِ فِیْ حَیٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُرَی الْمَلَائِکَتُہٗ اَلْخَوَّاصُ اُمَّتِہٖ فِی الْمَنَامِ مَاھُوَ الْحَقُّ فَکَانَ وَحْیًامِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ رویا وہ ہے جو دکھلاتے ہیں ملائکہ خوابوں میں کیونکہ وحی جو انبیاء کرام کو پہنچاتے تھے ملائکہ تھے یعنی جبرائیل علیہ السلام جیسا کہ وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی حیات میں نازل ہوتی تھی یوں ہی ملائکہ اولیاء کرام کو خوابوں میں الہام حق کا القا کر دیتے ہیں

ہر انسان کو دو روح ہیں ایک مسافر دوسری مقیم

وَقَالَ بَعْضُھُمُ الرُّؤْیَا رُؤْیَتَہُ الرُّوْحُ الْجَادِلِیْ وَذٰلِکَ لِاَنَ لِکُلِّ انْسَانِ رُوْحَیْنِ رُوْحٌ ذِیْ سَفَرَ وَرُوْحُ ذِیْ حَضَرَ فَالرُّوْحُ الْمُقِیْمُ لَا یَخْرُجُ اِلَّا عِنْدَ الْمَوْتِ وَالرُّوْحُ الْمُسَافِرُ یَخْرُجُ فِی الْمَنَامِ فَیُسَافِرُ وَیُرَی مَاشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَی الْاِنْتِبَاہِ

رویا روح جاری یعنی روح مسافر کی رویت ہے یہ اس لئے کہ ہر انسان کو دو روح ہیں ایک روح مسافر دوسری روح مقیم۔ روح مقیم بعد مرنے کے نکل جاتی ہے اور روح مسافر حالت خواب میں نکل کے سیر کرتی ہے اور انسان ہشیار ہونے تک اقسام کے حالات کو دیکھتی ہے۔

انسان کوایک نفس اورروح ہے جودرمیان اُن دونوں کے روشنائی ہے

اَخْرَجَ اَبُوْسَعِیْدٍ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) فِی قَوْلِہٖ تَعَالٰی اللّٰہُ یَتَوَفِّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَحُتُ فِی مَنَامِھَا الایہ فِیْ اِبْنِ اٰمَ نَفْسٌ وَرُوْحٌ وَبَیْنَھُمَا مِثْلُ شُعَاعِ الشَّمْسِ فَالنَّفْسُ الَّتِیْ بِھَا الْعَقِلُ وَالتَّمِیْزُ وَالرُّوْحُ اَلَّتِیْ بِھَا النَّفْسُ وَالتَّحَرُّکُ فَاِذَا نَامَ الْعَبْدُ قَبَضَ اللّٰہُ تَعَالٰی نَفْسَہ

نقل کی ابوسعید نے ابن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے آیت مذکور کی تفسیر میں اللہ وفات دیتا ہے نفسوں کو وقت میں مرنے کے اور ان کو جو نہیں مرے خوابوں میں۔ انسان کو ایک نفس اور روح اور درمیان ان دونوں کے روشنائی ہے۔ پس نفس وہ ہے جو بہ سبب اس کے عقل اور تمیز ہے اور روح وہ ہے جو بسبب اس کے نفس اور حرکت ہے جب آدمی سوتا ہے قبض کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نفس کو اور نہیں قبض کرتا ہے اس کی روح کو۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) فَالنَّفْسُ ھُنَا الرُّوْحُ الْجَادِی الَّذِیْ بِہِ الْعَقْلُ وَالتَّمِیْزُ یُسَافِرُ عِنْدَ النَّوْمِ فَیُرَی مَاشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاِذَا انْبَتَہَ عَادَاِلٰی جَسُدِہٖ یِاَسْرَعَ مِنْ لَحْظَتِہٖ فَاِنْ حَفِظَ مَا یُرٰیْ یَتَاتّٰی مِنْہُ الصَّوَاب

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے پس نفس یہاں روح مسافر ہے جو اس سے عقل اور تمیز متعلق ہے یہ سیر کرتی ہے سونے کے وقت اور دیکھتی ہے ان کیفیات کو جو اللہ دکھاتا ہے۔ جب آدمی ہوشیار ہوتا ہے تو لوٹتی ہے وہ روح اس کے جسد میں فوراً ایک لحظہ کے اندر جتنا وہ یاد رکھا اکثر صحیح ہوتا ہے۔

جو روح اس نفس سے متعلق ہے وقت خواب نکل جاتی ہے اولیاء کرام کے جسد شریف میں بھی اُس کی روح پلٹی ہے جس سے ان کو حیات حاصل ہوتی ہے۔

وَقَالَ بَعْضُهُمُ الرُّؤْيَا رُؤْيَتُه الْاَرْوَاحِ الَّتِي بِهَالْحَيٰوةُ وَفِي ذٰلِكَ رِوَايَتَانِ رُوِىَ عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَه، فِي تَفْسِيرِ الْاٰيَتِه قَالَ يَخْرُجُ الرُّوْحُ الَّتِيْ بِهَا النَّفْسُ عِنْدَ النَّوْمِ وَيَبْقَى شُعَاعُه، فِي الْجَسَدِ وَبِذٰلِكَ يُرَىٰ النَّائِمُ الرُّؤْيَا فَاِذَاانْبَتَهَ مِنَ النَّوْمِ عَادِ الرُّوْحُ اِلٰى جَسُدِهِ بِاَسْرَعَ مِنْ لَحْظَةٍ وَهٰكَذَا كَانَ الْمَوْتُ لِبَعْضِ الْاَوْلِيَاءِ اِلَّا اَنَّه، يَنْقَطِعُ النَّفْسَ وَيَبْقٰى شُعَاعُ الرُّوْحِ فِي الْجَسَدِ فَهُوَحَيٌّ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا يَفْنِىَ بَدْنُه، وَلَا يُصِيْرُ تُرَابًا اِلٰى يَوْمَ الْقِيَامَتِه وَكَمَا يَعُو دُاِلٰى جَسَدِ النَّائِمِ فَيَسْتَيقِظُ كَذٰلِكَ يَعُوْدُوَقْتَادُوْنَ وَقْتٍ اِلٰى بَدْنِهِ فِي الْقَبْرِ فَيَكُوْنُ لَه، حَيَوٰةٌ يَنْتَبِه، وَيُدْرِكُ مَا يَقُوْلُه، الزَّائِرِ وَيُحِيبُه، وَيأنَسُ بِهٖ مَايَشَاءُ قَدِيْرٌ

اور بعضوں نے کہا رویا دیکھنا ہے ان روحوں کا جو زندے ہوں اس میں دو روایت ہیں۔علی کرم اللہ وجہہ سے آیت مذکور کی تفسیر میں مروی ہے کہ فرمایا جو روح اس سے نفس متعلق ہے وقت خواب نکلتی ہے

اور اس کی تاب و روشنی جسد میں باقی رہتی ہے جس کے سبب سونے والا رویا کو دیکھتا ہے۔ جب وہ ہوشیار ہوتا ہے خواب سے لوٹتی ہے روح اس کے جسد میں فوراً ایک لحظہ کے اندر۔ اولیاء کرام کا انتقال بھی یوں ہی ہے کہ روح جس سے نفس متعلق ہی نکل جاتی ہے اس روح کی روشنی و تاب اس کے جسد میں باقی رہتی ہے۔ پس اس کا جسم زندہ رہتا ہے نزدیک اللہ تعالیٰ کے نہیں فانی ہوتا ہے اس کا بدن اور نہیں مٹی ہوتا ہے

قیامت تک جیسا کو سونے والے کو بعد ہوشیار ہونے کے روح لوٹتی ہے ایسا ہی اولیاء کرام کے جسد شریف میں ان کی روح پلٹتی ہے جس سے ان کو حیات حاصل ہوتی ہے اور جو زائر وہاں کہتا ہے اس کو سمجھ کر وہ روح جواب دیتی ہے اور اس کلام سے اس کو انسیت حاصل ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ تمام اشیاء کو پیدا کرنے کے چند ہزار سال پیشتر ارواح کو پیدا کیا

وَرُوِیَ عَبْدُاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْ اِبْتِدَاءِ تَخْلِیقِ الْمَخْلُوْقَاتِ خَلَقَ الْاَرْوَاحَ فِی عِلْمِہٖ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ عَدَّۃَ الافِ سنۃِ وَاَلْبَسُھُمْ سَاعَۃً فَسَاعَۃً خَلَقْتَہ کَمَالِ کَشَفَ جَمَالِہٖ فَتَبَیَّنَ مُشَاھِدَۃَ التَّکْوِیْنِ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ فَلَمْ یَرَوْا اِعْزَازِ عَزِیْزُ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ اَنْفُسِھِمْ فَظَھَرِ فِیْھِمُ الرَّعُوْنَتَہ فَطَرَدَھُمُ اللّٰہُ عَنْ حَضْرَتِہٖ وَخَلَقَ لَھُمُ السُّبْحَانُ لِاَبْدَانَ اَلْاَشْبَاحِ لَمْ یَرَوْا شَیْئًا فَاِذَا اَغَادِعَنْھُمُ النَّوْمُ قَوَی الْحَوَاسُ الظَّاھِرَۃِ حَصَلَ لَھُمْ رَائِیَتَہ، مَا کَانَ مِنْ بَصِیْرَۃٍ اَصْلِیَّۃٍ فَاِنْ یَرَوْا مَافِی الْاَکْوَانِ بِلَا تَخْلِیطٍ فَھِیَ الرُّوْیَا لصَّادِقَۃِ وَاِلَّا فَیَکْذِبُ ھَذٰا ھُوا الْمَعْنٰی مِنْ کَشَفَ قُلُوْبِ الْاَوْلِیَاءِ الْاَحْیَاءِ فَاِنَّہ، بِالرِّیَا ضَتِہ لَمَّا یَزُوْلُ الْکُدُوْرَۃُ الْبَشَرِیَّتَہُ حَصَلَ لُھُم بَصِیْرَۃُ اَصْلِیَّتَہ، وَمِنْ ھٰذَا یُلَاقِیْ اَرْوَاحُ الْاَحْیَاءِ الْاَمْوَاتِ بَیْنَھُمْ فِی الْبَرْزَخِ

مروی ہے عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے تحقیق اللہ تعالیٰ تمام اشیا پیدا کرنے کے آگے روحوں کو چند ہزار سال پیشتر پیدا کیا اور ان کو لباس گونا گوں پہنایا پھر اپنا جمال ان کو بلا حجاب بتلایا۔ پس ان ارواحوں کو اس مشاہدہ خاص سے وہ لذتیں حاصل ہوئیں جو کبھی دنیا بھر میں حاصل نہ ہونگے جس سے ان کو بہت اعزاز حاصل ہوا اور سرکشی وغروری پیدا ہوئی پس اللہ تعالیٰ نے ان ارواحوں کو اپنی حضوری سے دور کیا اور بعد ان کا ظہور اس عالم میں کیا یہ اجسام جو جمال الٰہی کو مشاہدہ نہیں کیے جب نیند ان پر غلبہ کرتی ہے تو

قوی ہو جاتے ہیں حواس ظاہری ان کے بہ سبب ہونے کی اصلی بصیرت کے جو اِن روحوں نے آسمانوں وعرش وغیرہ کا ملاحظہ کیا ہے وہی رویاء صادق ہے اور اگر ایسا نہ ہو اس کو رویاء کاذبہ کہتے ہیں۔

اولیاء کرام کی ارواح اپنے کشف سے مردوں کی ارواح سے ملاقات کرتے ہیں

ایسا ہی ارواح اولیاء کرام کے اپنے کشف سے مردگون کے روحو سے ملاقات کرتے ہیں۔اس لئے انہوں نے جب ریاضت سے کدورات بشریہ کو زائل کیے ان کو بصیرتِ اصلی حاصل ہوتی ہے۔ یوں ہی زندے لوگ مردگوں کی روحوں سے عالم برزخ میں ملاقات کرتے ہیں۔

☆....☆....☆....☆

باب ۷۰

بَابُ رُؤيَتِه النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَام

بیچ خواب میں دیکھنے آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) کے

آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) کو جس نے خواب میں دیکھا تحقیق اُس نے آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) کو ہی دیکھا

اَخْرَجَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَانِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْرَانِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانُ لاَ يَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَتِي

نقل کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا تحقیق وہ مجھ کو دیکھا اس لئے کہ شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا (یعنی روایت کی اس کو بخاری شریف اور مسلم شریف وغیرہ نے)

آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) کی شکل مبارک میں شیطان نہیں آسکتا ہے اور نہ تشبیہ لے سکتا ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) اَكَّدَبِقَوْلِهٖ فَقَدْ دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّهٗ لاَ يَكُوْنُ فِيْهَا شِبْهَةٌ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَصَوَّرُ بِيْ اَوْقَالَ لاَ يَشْتَبِهُ بِيْ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے کہ یہ حدیث صاف موکد ہے اور دلالت کرتی ہے اس پر کہ شیطان آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) کی شکل میں نہیں آسکتا اور ایک روایت میں آیا ہے میری صورت میں

نہیں آسکتا اور ایک روایت میں ہے میری تشبیہ نہیں لے سکتا

انبیاء کرام ملائکہ اور چاند سورج ستاروں کی شکل میں شیطان نہیں آسکتا

اَخْرَجَ اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَرَاثِ بْنِ رِبْعِى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَانِىْ فَقَدْ رَاى الْحَقُّ قَالَ مَعْنَاهُ مِنْ رَانِىْ فِى الْمَنَامِ فَقَدْرَاَى الْحَقِّ دُوْنَ الْبَاطِلَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ فِىْ صُوْرَتِىْ وَكَذَا لاَ يَتَمَثَّلُ بِصُوْرَةِ الْمَلاَئِكَتِه وَالْاَ نْبِيَاءِ وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالنُّجُوْمِ الْمَاضِيَتِه

نقل کی ابوقتادۃ الحراث بن ربعی رضی اللہ عنہ نے کہ کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) جس نے مجھ کو دیکھا تحقیق وہ حق کو دیکھا۔ معنی اس کا یہ کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ یقیناً اور حقاً مجھ کو دیکھا۔ اس لئے شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔ یوں ہی شیطان انبیاء کرام اور ملائکہ عظام اور چاند وسورج وستاروں کی شکل میں نہیں آسکتا۔

﴿ فائدہ ﴾

شیطان جیسا کہ انبیاء اور ملائکہ کی شکل میں نہیں آسکتا ایسا ہی اولیاء عظام کی شکل میں نہیں آسکتا اس لئے کہ اولیاء کرام خلیفہ ہیں انبیاء عظام کے۔ جب شیطان کو ملائکہ کی شکل لینے کی قدرت نہیں ہے تو اولیاء کرام کی کیا قدرت ہے۔

جس نے آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو خواب میں دیکھا وہ بیداری میں بھی رویت سے شرف ہوگا

اَخْرَجَ اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَانِى فِى الْمَنَامِ فَسَيَرَانِى

فِی الْیَقْظَتِه اَوْلَکَانَّمَا رَاٰنِیْ فِی الْیَقْظَتِه وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِی

نقل کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو مجھ کو خواب میں دیکھے گا قریب ہی مجھ کو بیداری میں دیکھے گا اور ایک روایت میں ہے مجھ کو خواب میں دیکھے گا گویا اس نے مجھ کو بیداری میں دیکھا۔ شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) قَوْلَه' فَسَیَرَانِیْ وَعْدُلِرُوْیَتِه فِی الْیُقْظَةِ مَّافِی الدُّنْیَا عَلٰی وَجْهِ الْکَرَامَتِه عِنْدَ اِرْتِفَاعِ کُدُوْرَاتِ النَّفْسِ وَصَفَاءِ الْقَلْبِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه) کہتا ہے ایک روایت میں آیا ہے جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا وہ پھر بیداری میں مجھ کو دیکھنے گا یا دنیا میں ہے اس نے اپنے کدورات نفسی کو زائل کر کے صفائی قلبی کرے اس کو دنیا میں ہی ان آنکھوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رُویت ہوگی۔

﴿ فائدہ ﴾

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ اور دیگر اولیاء کرام بیداری میں آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی رویت سے مشرف ہوئے ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ بزرگان دین ان آنکھوں سے بیداری میں آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو دیکھنا ممکن ہے محالات سے نہیں جیسا کہ حضرت امام اعظم (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اور دیگر اولیاء کرام سے دیکھنا ثابت ہے

وَاَمَّا یَوْمَ الْقِیَامَتِه وَالْمَعْنٰی اَنْ لَا یَکُوْنَ مَحْرُوْمًا مِنْ شَفَاعَتِیْ بَلْ یَکُوْنُ فِیْ زُمْرَتِیْ تَحْتَ لِوَاءِ شَفَاعَتِیْ فَلَا بُدَّیَرَانِیْ وَقَوْلُهُ اَوْلَکَانَّمَارَاٰنِیْ شَکُّ الرَّاوِیْ وَالَّامُ لِجَوَابِ الْقَسَمِ کَاَنَّه' قَالَ فَوَاللّٰهِ لَکَانَّمَارَاٰنِیْ فِی الْیَقْظَتِه

اگر اس حدیث کو محمول کریں قیامت کے دن تو معنی یہ ہے کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا تو میری شفاعت سے محفوظ ہوگا اور میرے جھنڈے کے نیچے محشور ہوگا اس وقت میری رویت اس کو ضرور ہوگی ۔ یہاں شک راوی ہے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے یَرَانِیْ اَوْ کَاَنَّمَا یَرَانِیْ فرمایا اور لام جواب قسم کا محذوف ہے۔ گویا فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کہ اس نے مجھ کو بیداری میں دیکھا۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ایام طفلی و جوانی و پیری کی شکل میں آنے کی شیطان کو ہرگز قدرت نہیں

وَقَوْلُہٗ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰی اَنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِالصُّوْرَۃِ الَّتِیْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَالٍ مِنَ الْاَحْوَالِ عَلَیْھَا الصَّبَا وَالشَّبَابَۃُ وَالْکُھُوْلَتُہ اَمَّا لَوْ تَمَثَّلَ بِصُوْرَۃٍ لَمْ یَکُنْ عَلَیْھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اُخْتُلِفَ وَالْاَصَحُّ اَنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّوْھَمَ فِیْ خَیَالِ النَّائِمِ اَنَّہٗ النَّبِیُّ بِاَیِّ صُوْرَۃٍ کَانَ کَمَا رُوِیَ فِیْ اَحَادِیْثِ الشَّمَائِلِ

اور قول آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا کہ شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔ اس پر اتفاق علما کا ہے کہ شیطان کو ہرگز قدرت نہیں کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ایام طفلگی یا ایام جوانی یا ایام پیری کے شکل میں آوے۔ اگر وہ کسی کی شکل لیوے تو وہ ہرگز آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی تمثال نہیں ہے۔ اس میں اختلاف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ شیطان کو قدرت نہیں کہ نائم کو خواب میں آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی تمثال پر آوے۔ اس میں احادیث وارد ہیں۔ وَلَا یَتَخَیَّلُ بِیْ فَاِنَّ نَفْیَ الشِّبْہِ وَالْخِیَالِ حَقَّقَ عَدَمَ الْاِسْتِطَاعَتِہٖ مُطْلَقًا فِیْ ھٰذَا الشَّان

وہ جو حدیث میں ہے کہ شیطان میری تمثال نہیں لے سکتا آنحضرت (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی نفی شبہ اور خیال سے ثابت ہو کہ کسی طرح سے اس کو حضرت (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی شکل میں آنے کی قدرت نہیں

﴿ فائدہ ﴾

جلال الدین سیوطی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ) نے شرح صدور میں فرمایا کہ شیطان کو انبیاء کرام واولیاء عظام کی شکل میں آنے کی قدرت نہیں۔ چہ جائے کہ آنحضرت (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی شکل میں آئے

آنحضرت (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی رؤیت سے مشرف ہونے کی ترکیب

قَالَ مَنْ اَرَادَانَ یُرَیٰ الرَّسُولَ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فِی الْمَنَامِ فَلْیُصَلِّ وَقْتَ الْعِشَاءِ الْاَخِیْرِ رَکْعَتَیْنِ یَقْرَءُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ بَعْدَالْفَاتِحَۃِ سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ ثَلَاثَ مَرَّاۃٍ فَاِنَّ اَصْلُ الْعِشَاءِ لَا یَتَکَلَّمُ مَعَ اَحَدٍ وَیُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ یَقْرَاءُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ بَعْدَ الْفَاتِحَتِہ سُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَیُصَلِّی عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَاِذَا سَجَدَ یَسْتَغْفِرُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَیُصَلِّی عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَیَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمک سَبْعَ مَرَّاتٍ فَیَجْلِسُ وَیَرْفَعُ یَدَیْہِ وَیَقُوْلُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَارَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ وَرَحِیْمَھَا یَااِلٰہَ الْعَالَمِیْنِ وَالْآخِرِیْنَ یَارَبِّ یَا رَبِّ یَا اللّٰہُ یَااللّٰہُ یَااللّٰہُ یَضْطَجِیْعُ فِی فَرَاشٍ طَاھِرٍ عَلٰی شِقَّۃِ الْاَیْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَہ وَ یُصَلِّی عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی اَوَّلِ لَیْلَۃِ وَاِلَّافَفِی الثَّانِیَتِہ وَالثَّالِثَۃِ اِلَی الْاُ سُبُوْعِ اَلْبَتَّۃ

مؤلفؒ کہتا ہے جس کو منظور ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے اس کی ترکیب یہ ہے بعد نمازِ عشاء کے دو رکعت گزارے۔ ہر دو رکعت میں بعد سورئہ فاتحہ کے تین بار قل ھو اللہ پڑھے۔ بعد کسی سے بات نہ کرکے پھر دوگانہ گزارے دو رکعت میں بعد سورئہ فاتحہ کے سات بار قل ھو اللہ پڑھ کے سات بار درود شریف پڑھے اور سجدہ میں سات بار استغفر اللہ پڑھ کے سات بار درود شریف پڑھے اور سات بار سبحان اللہ آخر تک پڑھے۔ پھر بیٹھے اور دونوں ہاتھ کو اٹھا کر دعا مذکور یعنی یاحی کو آخر تک پڑھے جو اوپر عبارت عربی میں مذکور ہے۔ بعد درود شریف پڑھتے ہوئے سیدھے پہلو پر استراحت فرمائے۔ اسی رات یا دوسری رات یا تیسری رات یا ایک ہفتہ میں رویت البتہ ہوگی

﴿ فائدہ ﴾

حضرت رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو خواب میں دیکھنے کے بہت طرق وارد ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ) نے شرح قصیدہ بردہ میں فرمایا کہ جس کو منظور ہو کہ خواب میں آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھے اس کی ترکیب یہ ہے۔ بعد نماز عشاء کے صدق دل اور جمعیت خاطر سے روبقبلہ پاک مصلے پر بیٹھے اور اس بیت کو قصیدہ بردہ کے ہزار بار پڑھے وہ بیت مکرم یہ ہے۔

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِىْ مَنْ اَلُوْذُبِهٖ

سِوَاكَ عِنْد حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمَ

اول و آخر درود شریف پڑھتے ہوئے پاک بستر پر سیدھے جانب سو جائے ایسا تین روز کرے اس کو رویت ہوگی۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو خواب میں دیکھنا جس کو منظور ہو اس کو ضرور چاہیے کہ نماز پنجوقتہ اور تقوی و پرہیز گاری کو اختیار کرے اور گناہوں سے بچے اور ہمیشہ استغفار پڑھ

کے برے کاموں سے بچتا رہے قوت حلال کھاوے جب ایک زمانہ اس پر دوام کرے اور اپنے جلال پر یقین کرے کہ اب میرے سے کثافات دنیا دور ہوئے اس وقت ان طریقوں کو جو آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو خواب میں دیکھنے کے ہیں عمل پیرا ہوئے، نہ یہ کہ سر تا پا گناہوں پر مبتلا ہیں پوچھتے ہیں سرورِ دو جہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو خواب میں دیکھے رویت کس طرح ہوگی۔

جس نے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو خواب میں دیکھا اس کو دولت دنیا و دین حاصل ہوگی۔

حضرت امام بن سیرین (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے فرمایا جس نے سرور دو جہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو خواب میں دیکھا اس کو دولت دنیا و دین حاصل ہوگی۔

حکایت

حضرت ابوالموہب (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) ہمیشہ عالم بیداری میں اور خواب میں آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی رویت سے مشرف ہوتے تھے

شرح الصدور میں امام جلال الدین سیوطی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے فرمایا کہ حضرت تاج العرفا ابوالمواہب (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کو ہمیشہ عالم بیداری و خواب میں رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی رؤیت میسر ہوتی تھی۔ یکا یک یہ دولت بے مثال سے محروم ہوئے بعد ایام کیثرہ پھر خواب میں یہ دولت میسر ہوئی۔ عرض کی کہ غلام سے کیا قصور ہوا۔ ارشاد ہوا کہ جو شخص امیروں و بادشاہوں کے پاس جائے وہ میری رویت کی امید نہ رکھے۔ امام جلال الدین سیوطی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) عالم بیداری و خواب میں پچھتر بار آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی رویت سے شرف ہوئے ہیں۔

حکایت

امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ عالم بیداری اور خواب میں پچھتر بار آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی رویت سے مشرف ہوئے ہیں اور امیروں اور تونگروں کی قربت سے حضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی روئت سے محروم رہتے ہیں

امام جلال الدین سیوطی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) قدس سرہ جو نویں صدی کے مجدد ہیں حضرت رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو اپنے بخت بیداری سے پچھتر بار بیداری اور خواب میں ملاحظہ فرمایا ہے۔ ہر بار یہی ارشاد ہوتا تھا کہ اے سیوطی اگر تجھ کو میری رویت منظور ہے دنیا کے امیروں اور تونگروں کی قربیت مت کر۔ بزرگان دین نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو منظور ہو کہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی حضوری اپنی مجلس میں ہو اس کو چاہیے کہ اپنے مقام کو پاک وصاف کر کے عطر وخوشبوئی سے صفا کر کے مولود شریف پڑھا دے تو اس کو یہ دولت میسر ہوگی۔ جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) نے شرح الصدور میں فرمایا ہے۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) بنفس نفیس مجالس میلاد میں تشریف لاتے ہیں۔

اَمَّا مُشَاهَدَةُ حُضُوْر صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اَخْبَرَنِیْ اِلْتِفَاةُ مِنْ اَهْلِ الصُّلْحِ اِنَّهٗ شَاهَدَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا عِنْدَ قِرَاةِ الْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ وَعِنْدَ خَتْمِ رَمَضَانُ وَبَعْضُ

الاحادیث حضرت رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) کا بنفس نفیس مجالس مولد میں آنا ثابت ہے جس کو مجھ کو بہت علماء کرام وعرفا عظام نے فرمایا کہ ہم نے بارہا حضرت رسول مقبول (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) کو مجالس میلاد شریفہ میں ملاحظہ کیا ہے اور مجالس ختم قرآن واحادیث کے وقت بھی دیکھا ہے۔ رسالہ اشاع الکلام میں علامہ محمد بن یحییٰ مفتی کے فتویٰ سے نقل کیا ہے۔

آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کی روح مبارکہ ذکرِ میلاد شریف کے وقت حاضر ہوتی ہے اس وقت قیام کرنا واجب ہے

نَعَمْ يَجِبُ الْقِيَّام عِنْدَ ذِكْرِ وِلا دَتِه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَا اسْتَحْسَنَهُ الْعُلَمَاءُ الْاَعْلَامِ وَقُدَاةُ الدِّيْنُ وَالْاِسْلَامِ فَذَكَّرُوْا اَنْ عِنْدَ ذِكْرِ وِلادَتِه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُرُ رُوْحَانِيَّته' صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ التَّعْظِيمُ وَالْقِيَامُ اِنْتَهٰى

یعنی ذکر میلاد شریف کے وقت حضرت پیغمبر خدا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کی روح مبارکہ حاضر ہوتی ہے اس وقت قیام کرنا ضروری اور واجب ہے اس کو ہزار ہا علماء، فقہاء عظام نے مستحسن جانا ہے اور اس وقت تعظیم اور قیام کو ضروری و واجب گردانا ہے۔

آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ اپنے روح وجسد کے ساتھ زندہ ہیں اور جہاں چاہے وہاں تشریف لے جاسکتے ہیں۔

رسالہ اشباع الکلام میں امام ابوزید علیہ الرحمہ کے مولد سے نقل کیا ہے **عِنْدَ ذِكْرِ وِلا دَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ الْقِيَامُ وَاجِبٌ لِمَا اَنَّه' تَحْضُرُ رُوْحَانِيَّةٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

یعنی مجلس میلاد میں آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) کی روح شریف حاضر ہوتی ہے اس وقت تعظیم اور

قیام کرنا اورواجب ہے۔ایسا ہی لکھا ہے امام شعرانی نے **مشارق الانوار القدسیہ فی بیان العہود** وغیرہ میں۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اپنی روح اور جسد کے ساتھ زندہ ہے اور جہاں چاہے وہاں شریف لے جاتے ہیں

امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے **تنویر الملک** میں دیگر علما اپنے کتب میں۔**شرح الصدو** میں رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اپنے جسد و روح کے ساتھ زندہ ہیں اور جہاں چاہے وہاں جاتے ہیں اور مجلس مولد میں آپ کی حضوری ہوتی ہے جیسا کہ علامہ شیخ یوسف الاہدل رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے رہی یہ بات کہ ایک ہی وقت اماکن متعدہ میں رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی حضوری ہونا جائز ہے اس لئے کہ ارواح کے حالات سے کچھ بعید نہیں جب ارواح براہ کرام کے ایک ہی وقت اماکن متعددہ میں حاضر ہوتے ہیں تو آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی حضوری ایک ہی وقت اماکن متعددہ میں کیا تعجب ہے جیسا کہ امام شعرانی و دیگر علماء نے فرمایا ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۷۱

بَابُ حَقِیُقَتُهُ الرُّوُحِ

روح کی حقیقت میں

آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) علم روح جانتے ہیں

اَبُوْ هُرَیْرَه رضی الله عنه فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحِ مِنْ اَمْرِ لَقَدْ مَضِیِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَایَعْلَمَ الرُّوْحَ وَقَدْعَجَزَ الْاَوَائِلُ دَرْکِ مَا هِیّتِه بَعْدَ اِتِّفَاقِ الْاَعْمَارِ الطَّوِیْلَتِه عَلَی الْخَوّاصِ فِیْهِ قَالَؒ وَالْحِکْمَتُه وَتَعْجِیْزُ الْعَقْلِ عَنْ اِدْرَاکِ مَخْلُوْقٍ مُجَاوِرِ لَه، لِیَدُلُّ عَلٰی اَنَّه، عَنْ اِدْرَاکِ خَالِقِهٖ اَعْجَزُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یسئلونک عن الروح کی تفسیر میں فرمایا کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبض کیے گئے حالانکہ روح کونہیں جانتے تھے (یہ قول ضعیف ہے صحیح یہ ہے کہ آپ کو یعنی آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کوروح کا علم تھا تعالیٰ نے آپ کواس پر مطلع فرمادیا تھا جیسا کہ غیوب خمسہ پر آپ کواطلاع تھی یوں ہی روح کا علم بھی جانتے تھے۔ جیسا کہ امام بغوری رحمتہ اللہ علیہ نے تفسیر معالم التنزیل میں اور امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ شرح الصدور میں اور دیگر علما اپنے کتب میں فرمایا ہے ۔اُس کی تحقیق خود مؤلف آئندہ کرتا ہے اور سلف صالحین روح کے حصول ماہیت سے عاجز اور قاصر تھے۔

مؤلف رحمته الله علیه کہتا ہے اس میں حکمت اور سر ہے اس سے آدمی کا عجز ظاہر کرنا ہے۔ اس لئے کہ جب وہ اپنے نفس کی حقیقت کونہیں جانتا ہے تو حق سبحان تعالیٰ کی حقیقت کے ادراک سے بطریقہ اولی اس کو عجز ہوگا۔

اوصاف روح

وَلِذَا اَنَّہٗ رَدَّمَا قِیْلَ فِی وَصْفِہٖ اَنَّہٗ جِسْمٌ رَقِیْقٌ هَوَائِیٌّ فِیْ کُلِّ جُزْءٍ مِنَ الْحَیْوَان

اسی سبب سے متروک ہے وہ تعریف روح کی جو ایسا کرتے ہیں کہ روح ایک جسم لطیف ہے ہوائی جو ساری ہے جسم میں حیوان کے۔

﴿ فائدہ ﴾

روح مانند آب رواں کے ہیں

لوگ روح میں دو فرقوں پر مختلف ہوئے ایک فرقہ روح میں کلام کرنے سے باز رہا صرف اتنا کہتے ہیں کہ روح موجود ہے اور ایک فرقے نے روح میں کلام کیا اور اس کی حقیقت سے بحث کی۔ جیسے امام نووی اور امام الحرمین اور امام غزالی وغیرہ۔ مگر سب کا اتفاق ہے کہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو اس کی کماحقہ اطلاع ہے۔ الحاصل جمہور اس پر ہیں کہ روح کی وصف آیتوں حدیثوں میں توفی، قبض، امساک، ارسال، تناول، اخراج، خروج، تنعیم، تعذیب، رجوع، دخول، رضا، انتقال، تردد، برزخ ہیں ان سب کے ساتھ آیا ہے اور یہ بھی وصف روح کا آیا ہے کہ وہ کھاتی پیتی چڑتی جگہ پکڑتی بولتی پہچانتی ہے۔ اس کے سوا اور اوصاف ہیں اس میں شک نہیں کہ روح اپنے نفس کو اور اپنے خالق کو پہچانتی ہے اور معقولات کا ادراک کرتی ہے اور یہ سب علوم ہیں اور علوم عرض ہوتے ہیں۔ سو ثابت ہوا کہ روح و نفس ایک شئی ہے یا غیر۔ بعض نے کہا دو ہیں اس لئے جو روح کہ قبض کی جاتی ہے وہ غیر نفس کے ہے یعنی انسان کے جوف میں روح و نفس ہے اللہ وفات دیتا ہے نفس کو اس کے خواب میں اور روح کو اس کے جوف میں چھوڑ دیتا ہے تو نفس ایک جسد مجسد ہے مثل خلق انسان کے روح مثل آب روان کے ہے۔ غرض

اہل سنت نے اس پر اجماع کیا ہے کہ روح محدث مخلوق ہے قرآن وحدیث اس پر گواہ ہیں چنانچہ خود مولف اس کو بیان کرتا ہے۔

نفس جسم کثیف اور روح جسم لطیف ہے اور عقل ایک جوہر نورانی ہے

فَاعْلَمْ اَنَّهُ اُخْتُلِفَ فِیْ حَقِیْقَتِهِ الرُّوْحِ سُئَلَ الصِّغَارُ عَنِ الْعَقْلِ وَالنَّفْسِ وَالرُّوْحُ قَالَ الصَّحِیْحُ اَنَّ النَّفْسَ جِسْمٌ كَثِیْفٌ وَالرُّوْحُ فِیْهِ جِسْمٌ لَطِیْفٌ وَالْعَقْلُ فِیْهِ جَوْهَرٌ نُوْرَانِیٌّ اَخْرَاجَ حَمَّاد قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَیْ مِمَّا اِسْتَاثَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِعِلْمِهٖ وَلَمْ یَخْبِرَ بِهٖ اَحَدً مِنْ خَلْقِهٖ وَلَا یَجُوْزُ الْعِبَارَةُ عَنْهُ بِاَكْثَرِ مِنْ مُوْجُوْدٍ قَالَ مَذْهَبُ اَهْلِ السُّنَّتِ هٰذَا ثُمَّ قَالَ اَبُوْ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَّهٗ جِسْمٌ لَطِیْفٌ یَلْطُفُ عَنِ الْحِسِّ وَیُكَبُّرُ عَنِ اللَّمْسِ وعِنْدَ الْفُقَهَاءِ لَا یَجُوْزُ اَنْ یُقَالُ اَنَّهٗ عَنِ بِصِفَةِ الْمُرَكَّبَ اَمَّا لَا یَبْعَدُ اَنْ یُقَالَ اِنَّهٗ جِسْمٌ رُوْحَانِیٌّ بِصِفَتِهِ الْعَرَضِ یَحْصُلُ بِهِ الْحَیَوَاةُ مَاقَالَ اَنَّهٗ جِسْمٌ یَلْطَفُ عَنِ الْحِسِّ لَیْسَ الْمُرَادُ اَنَّهٗ لَا یُرَیٰ بِالْحِسِّ لِاَنَّهٗ مَوْجُوْدٌ بِاتِّفَاقِ اَهْلِ السُّنَّتِهِ وَمَا یَكُوْنُ مَوْجُوْدٌ اِلَّا بُدَّوَانْ یُرَیٰ وَالِلرُّوْیَتِهِ لَا بُدَّ مِنْ مُشَخَّصَاتِهٖ فَثَبَتَ اَنَّ الرُّوْحَ جِسْمٌ رُوْحَانِیٌّ یُرَیٰ بِمُشْخَصَاتِهٖ لَا یُدْرِكُ كَیْفَیَّتُهٗ وَمَا هِیَتَهٗ وَهٰذَا مَعْنٰی قَوْلِهِمْ الرُّوْحُ شَیْءٌ اِسْتَاثَرَهٗ اللّٰهُ تَعَالٰی بِعِلْمِهٖ وَلَمْ یَطَّلِعُ عَلَیْهِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِهٖ وَلَا یَجُوْزُ الْعِبَارَةُ بِاَكْثَرِ مِنْ مَوْجُوْدٍ

جان تو کہ علما مختلف ہیں روح کی حقیقت میں۔ امام صغار قدس سرہ سوال کیے گئے روح وعقل ونفس سے آپ نے فرمایا کہ صحیح یہ ہے نفس جسم کثیف ہے اور روح جسم لطیف ہے اور عقل ایک جوہر نورانی ہے۔ حماد نے روایت کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روح اللہ کے حکم سے ہے یعنی اس کے

علم کیساتھ ہی متاثر ہے اس پر اپنی خلق سے کسی کو مطلع نہیں کیا (سوائے رسول خدا (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) کے) اوراس کی تعریف لفظ موجود سے زیادہ کرنی نہ چاہیے۔

مذہب اہل سنت و جماعت کا یہ ہے کہ روح موجود اور مخلوق ہے ہے، روح کی حقیقت کسی خلق اللہ پر سوائے رسول خدا (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) کے روشن نہیں

مؤلف کہتا ہے کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا یہ ہے کہ روح موجودہ مخلوق ہے۔علامہ ابوعبداللہ نے کہا کہ روح ایک جسم ہے جولطیف ہے حس سے اور پاک ہے لمس سے اور فقہا تو اس کو جسم مرکب سے تعریف نہیں کرتے۔اگر یوں تعریف کرے کہ روح جسم روحانی ہے صفت عرض سے کہ اس سے حیات حاصل ہے اور جو روح کی اس طور سے تعریف کرتے ہیں کہ روح جسم ہی لطیف ہے حس سے اس سے یہ مراد نہیں کہ روح حس سے نہیں دیکھی جاتی ہے۔اس لئے کہ وہ نزدیک اہل سنت کے موجود ہی بالاتفاق اور جو موجود ہے وہ بالضرور دیکھے جاتا ہے اس لئے کو رویت کو تشخص ضرور ہے۔ثابت ہو گیا کہ روح جسم روحانی ہے کہ اس کی رویت تشخص سے ممکن ہے، اس طور سے کہ کیفیت اور ماہیت میں نہیں آتی یہی ہے معنی روح کا جو کہتے ہیں کہ وہ ایک شئ ہے جو اللہ کے علم سے متاثر ہے اس کی حقیقت کسی خلق اللہ پر (سوائے رسول خدا (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) کے) روشن نہیں اور موجود سے بڑھ کر زیادہ تعریف نہ کرنا چاہیے۔

اَخْرَجَ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الرُّوْحِ فَاَمَرَانُ يَقُوْلَ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ اَیْ لاَ يُدْرِکُ حَقِيْقَةُ الْعَوامِ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت سے روح کے سوال کیے گئے فرمایا روح امر رب سے ہے یعنی اس کی حقیقت عوام پر ظاہر نہیں۔

قَالَ (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) اَلرُّوْحُ شَیْءٍ لَا یُدْرِکُ حَقِیْقَتَہ الْعَوَامُ وَلِذَالَمْ یُوْمَرْ عَلَیْہِ عَلَیْہِ السَّلَامَ بِبَیَانِھَا لَھُمْ فَلَمْ یَعْلَمُ الْعَوامُ بَلِ الْخَوَّاصُ مِنَ النَّاسِ مَخْصُوْنَ بِاِدْرَاکِ حَقِیْقَۃ الرُّوْحِ وَاِنَّمَا لَو یبُیِّنُھَا اَحَدًا مِنْھُمْ رِعَایَتَہ الْاَمْرِ حُیْثُ لَمْ یَوْ مَرْ بِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامْ

مؤلف (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) کہتا ہے کہ روح ایک شئی ہے اس کی حقیقت عوام پر مطلع نہیں اسی باعث آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کھلے طور سے فرمایا تا کہ عوام کو اس کی اطلاع نہ ہو اور خواص تو اس کی حقیقت کامل طور بناتے ہیں اور دوسرے بھی جو کھلے غور سے نہ کہے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اتباع سے نظر کرتا ہے۔

جس نے نفس کو نہ پہچانا رب کو نہ پہچانا، اور جس نے نفس کو پہچانا رب کو پہچانا

وَلَا یَجُوْزُ اَنْ یُقَالَ اَنْ حَقِیْقَتَہ الرُّوْحِ لَمْ یَکُنْ مَکْشُوْفَۃً لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ مَنْ لَمْ یَعْرِفِ الرُّوْحِ لَمْ یَعْرِفُ نَفْسَہ، وَلَمْ یَعْرِفْ نَفْسَہ، کَیْفَ یَعْرِفُ رَبَّہ، وَلِذَا قِیْلِ مَنْ عَرَّفَ نَفْسَہ، فَقَدْ عَرَّفَ رَبَّہ، وَھٰذِہ دَرَجَتُہ کَمَالِ الْعِرْفَانِ فَلَا یَلْزَمُ مِنْہُ نَفْیُ الْمَعْرِفَتِہ فِی حَقِّ الْعَوَامِ وَفِیْ حَقِّھِمْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا لِاَنَّہ، خِطَابٌ لِلسَّائِلِیْنَ لَا لِلنَّبِیِّ بِھٰذَا الْمَعْنٰی فَافْھُمْ ثُمَّ قِیْلَ اِنَّہ، رنجَ مَخْصُوْصٌ وَقِیْلَ اَنَّہ، دَمٌ وَاَنَّہ، الْحَیوَاۃُ وُکُلُّ ذٰلِکَ اَقْوَالُ الزَّیْفِ وَالْمَذْھَبُ اَنَّ الرُّوْحَ مُحْدَثٌ مَخْلُوْقٌ اِلَّا اَنَّہ، لَا فَنَاءَ مَنْ اَنَّھَا قَدِیْمَتُہ، وَیَجُوْزُ التَنَاسُخُ فَھُوَ مُخْطِیٌ وَلَا یَجُوْزُ الْقَوْلُ بِالتَّنَا سُخِ وَالرَّجْعَۃِ عِنْدَ اَھْلِ السُّنَّۃِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَوَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَھْلَکْنَا قَبْلَھُمْ مِنَ الْقُرُوْنِ اَنَّھُمْ اِلَیْھِمْ لَا یَرْجِعُوْنِ اَیْ قَدْرَ اَوْاَنَّ مَنْ ھَلَکَ لَا یَرْجِعُ اِلَی الدُّنْیَا وَھُمْ یَبْقُوْنَ فِیْ قُبُوْرِ ھِمْ اِلَی اَنْ یَبْعَثُوْا فَیحَاسِبُوْا وَیُجَاوِزُ بِاَعْمَالِھِمْ فَدَلَّتِ الْاٰیَتُہ الْکَرِیْمَۃُ عَلٰی بُطْلَانِ قَوْلِ الْقَائِلِیْن

بِالتَّنَاسُخِ وَالرَّجْعَتِهِ وَبِهٰذَا اِسْتَدَلَّ اِبْنُ عَبَّاسٍؓ فِی رَدِّمَنْ قَالَ بِاَنَّ عَلِیًّا مَبْعُوْثٌ اِلَیْنَا قَبْلَ الْقِیَامَتِہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر روح کی حقیقت منکشف تھی آپ کی طرف اس کے عدم علم کی نسبت کرنا جائز نہیں اس لئے کہ جس نے روح کو نہ پہچانا نفس کو نہ پہچانا اور جس نے نفس کو نہ پہچانا رب کو نہ پہچانا۔ حدیث شریف میں آیا ہے مَنْ عَرَّفَ نَفْسَہ، فَقَدْعَرَّفَ رَبَّہ جس نے نفس کو پہچانا رب کو پہچانا اس حدیث کو امام مناوی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے اَلتِّسِیْرُ بشرح جامع الصیغر میں اور امام غزالی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے احیاء العلوم میں اور شیخ شہاب الدین سہروردی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے عوارف المعارف میں اور دیگر علما اپنے کتب میں لکھتے ہیں یہ درجہ ہے کمال عرفان کا اس سے لازم نہ آیا کہ عوام کو بالکل معرفت رب ہی نہیں ہے وہ جو کہا اللہ تعالیٰ وَمَآاُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا نہیں دیئے گئے تم علم سے مگر تھوڑا اس سے مراد عام سائلین ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مستثنیٰ ہیں۔

اہلسنت و جماعت کے پاس قول تناسخ اور رجعت بالکل جائز نہیں

اہلسنت و جماعت کے پاس قول تناسخ اور رجعت بالکل جائز نہیں بعض نے کہا روح جسم مخصوص ہے۔ بعض نے کہا روح خون ہے جس میں حیات ساری ہے۔ یہ اقوال ضعیف ہیں اور مذہب یہ ہے کہ روح محدث مخلوق ہے مگر اس کو فنا نہیں وہ اشیاء قدیمہ سے ہے۔ (اس کی تفصیل ذیل میں آئے گی) اور جو شخص جواز تناسخ کا قائل ہے غلطی پر ہے۔ اہلسنت و جماعت کے پاس قول تناسخ اور رجعت بالکل جائز نہیں کہا اللہ تعالیٰ کہ وہ تم کو بعد ہلاک کر دیا ہم نے ان لوگوں کو جو اگلے زمانے میں تھے۔ تحقیق وہ لوگ طرف ان کے نہیں واپس ہونگے۔ یعنی انہوں نے اعتماد کر لیا جو لوگ انتقال کیے دنیا میں پھر لوٹ کر یہاں نہیں آئیں گے اور وہ قبور میں اب تک باقی ہیں پھر قیامت کو اٹھ کر حساب دیویں گے اور جزا اپنے اعمال کا پائیں گے پس

یہ آیت کریمہ دلالت کرتی ہے کہ قول قائلین تناسخ اور رجعت کا بالکل باطل ہے۔اسی پر استدلال کیا عبداللہ بن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) نے اور تردید کیا ان کے اقوال کا جو کہتے ہیں کہ (یعنی ایک فرقہ روافض کا) کہ علی پھر مبعوث ہونگے ہم پر قبل قیامت کے۔

﴿ فائدہ ﴾

اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے کہ روح بعد موت بدن کے باقی رہتی ہے۔اس کتاب میں قرآن وحدیث سے ثابت کیا گیا ہے کہ روح باقی رہتی ہے تصرف کرتی ہے عیش و آرام میں رہتی ہے اس پر عذاب ہوتا ہے۔امام سبکی نے **تفسیر درنظیم** میں فرمایا کہ روح فنا نہ ہوگی اور وہ ان میں سے جس کا استثنا کیا گیا ہے جیسا کہ حورعین میں کہا گیا ہے یعنی ایک ساعت ان کو فنا ہوگی پھر موجود ہو جائیں گے۔پس روح بعد خلق کے بالاجمال باقی ہے نعیم میں یا عذاب میں۔محدث ابن عساکر نے **تاریخ دمشق** میں لکھا ہے کہ امام محمد بن وضاح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے امام سخنوں بن سعید سے کہ سنا اور ان سے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا کہ کہا اس نے کہ ارواح اجساد کے مرنے سے مرجاتے ہیں۔کہا امام نے یہ مذہب اہل بدعت کا ہے یعنی مخالف اہل سنت وجماعت کا۔

﴿ فائدہ ﴾

طرزِ جدید سے حقیقت روح کی بحث اور روح کے اوصاف اور افعال

امام غزالی (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ) نے **احیاء العلوم** اور **کیمیائے سعادت** اور **رسالہ حقیقت۔روح انسانی** میں میں ایک طرز جدید سے حقیقت روح سے بحث کیا ہے۔روح کے اوصاف وافعال اس کا ترجمہ بطور اجمال کے یہ ہے۔روح عرض نہیں ہے کہ بدن میں حلول کرے جیسا کہ سیاہی کا حلول سیاہ چیز میں اور علم کا

عالم میں ہوتا ہے۔ بلکہ وہ تو جوہر ہے کیونکہ اپنے آپ اور اپنے خالق کو پہچانتی ہے اور معقولات کا ادراک کرتی ہے اور عرض میں یہ صفتیں نہیں ہوتیں اور وہ جسم بھی نہیں کیونکہ جسم تو تقسیم کو قبول کرتا ہے اور روح منقسم نہیں ہوتی اور وہ نہ تو بدن میں داخل ہے نہ خارج نہ بدن کے ساتھ متصل ہے نہ منفصل۔ کیونکہ یہ صفتیں جسم میں ہوتے ہیں اور روح جسم نہیں، وہ محلون میں حلول کرنے اور جسموں کے ساتھ متصل ہونے اور جہتوں کیساتھ مختص ہونے سے پاک ہے کیونکہ یہ سب اجسام اور اعراض کی صفتیں ہیں وہ جسم اور عرض نہیں وہ ان عوارض سے پاک ہے اور وہ مخلوق ہے قدیم نہیں ہے۔ جب نطفہ میں روح کے قبول کرنے کی استعداد ہوئی تو روح پیدا ہوئی۔ جیسا کہ آئینہ میں صیقل کرنے کے وقت صورت پیدا ہوتی ہے اور روح کو بدنوں کے ساتھ متعلق ہونے کی جہت سے مختلف صفتیں حاصل ہیں اور روح کی صفتیں یہ ہیں کہ **حیی اور عالم اور قادر اور مرید اور سمیع اور بصیر اور متکلم** ہے۔ اللہ تعالیٰ میں بھی یہ صفتیں مستقل ہیں اور روح کے افعال یہ ہیں کہ ابتداء فعل انسان میں ارادہ ہوتا ہے جس کا اثر دل پر ظاہر ہوتا ہے۔ پھر روح حیوانی کے وسیلہ سے کہ وہ ایک بخار لطیف ہے دل کے درمیان سرایت کر کے دماغ کو پہنچتا ہے پھر وہاں سے پٹھوں کے طرف جاتا ہے پھر پٹھوں سے اوتار اور رباطات کے طرف جاتا ہے جو عضلات سے متعلق ہیں پھر اس سے اوتار کھنچ جاتے ہیں تو اس سے انگلیسین حرکت کرتی ہیں اور روح کا قوام بغیر بدن کے مشکل نہیں۔

روح کا تعلق بدن کے ساتھ پانچ قسم پر ہے

روح کا تعلق بدن کے ساتھ پانچ قسم پر ہے (۱) تعلق جنین کی حالت یعنی شکم مادر میں (۲) شکم مادر سے خروج کے بعد۔ (۳) تعلق حالت خواب میں (۴) تعلق عالم برزخ میں کیونکہ اس عالم میں اگرچہ مفارقت ہوتی رہی مگر مفارقت ملی نہیں ہوتی کہ بالکل بدن کے طرف اس کو التفات نہ ہو۔ (۵) تعلق بروز قیامت کہ کامل وجہ پر ہوگا۔

روح کا بھید نااہلوں پر ظاہر کرنے کا اذن نہ ہوا

اس روح کی حقیقت کاملہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ وتابعین اور تبع تابعین وعرفا پر منکشف تھی مگر نااہلوں میں اس بھید کے ظاہر کرنے کا اذن نہ ہوا۔ جس کو تفصیل دیکھنا ہو رسالہ حقیقت روح انسانی کو دیکھیں۔

☆....☆....☆....☆

باب۷۲

بَابُ فِیْ اَخْبَارِ الرُّؤْیَامِنْ اَحْوَالِ الْمَوْتٰی

کہ موتی کے احوال خواب میں معلوم ہوتے ہیں

برزخ میں قیامت کے آگے بھی حساب وکتاب دینا ہوتا ہے

اَخْرَجَ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِؒ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلاً مِنْ اَنْصَارٍ یَقُوْلُ دَعَوْتُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْ یُرِیْنِی عَلِیًّا فِی النَّوْمِ فَرَاَیْتُہ، بَعْدَ عَشْرِ سِنِیْنَ وَھُوَ یَمْسَحُ الْعَرَقَ عَنْ جَبِیْنِہٖ فَقُلْتُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَافَعَلْتَ فَقَالَ اَلْاٰنَ فَرَغْتُ وَلَوْلاَ رَحْمَۃُ رَبِّی لَھَلَکْتُ

روایت کی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سالم عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سنا میں نے ایک انصار سے کہ کہے وہ میں نے اللہ سے دعا مانگا کہ علی کرم اللہ وجہہ کو خواب میں دیکھوں۔دس سال بعد خواب میں دیکھا کہ اپنے پسینے کو پیشانی سے نکالتے ہیں۔کہا میں نے اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ کیا کرتے ہو فرمایا اب فارغ ہوا میں اگر رحمت الٰہی نہ ہوتی ہلاک ہوجاتا

رحمت الٰہی کے سوا کسی کو نجات نہیں ہوتی

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْاَثَرُ عَلٰی اَنَّ فِی الْبَرْزَخِ قَبْلَ الْقِیَامَتِہ الْقِیَامَتِہ لَتُغْلاَمِنَ الْحِسَابِ فَاِنَّہ، لاَ نَجَاۃَ اِلَّا بِرَحْمَتِہ اللّٰہِ تَعَالٰی

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰـہِ عَلَیـہِ) کہتا ہے کہ حدیث مذکور دلالت کرتی ہے اس پر کہ برزخ میں قیامت کے آگے ہی حساب وکتاب دینا ہوتا ہے اور کسی کو سوائے رحمت الٰہی کے نجات نہیں۔

آنکھ پھوٹ جانا ایک شخص منکر عذاب قبر کی جو آنحضرت (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) کے اقوال میں شک کرتا تھا

اَخْرَجَ اِبْنُ سَعِيدٍ رضی الله عنه عَنْ شَيْخٍ قَالَ مَاتَ جَارٍ لِيْ وَكَانَ مِمَّنْ يَخُوضُ فِي هٰذِهِ الْاُمُوْرِ فَرَاَيْتُه، فِي النَّوْمِ اَعْوَرُ فَقُلْتَ يَا فُلَانِ مَا هٰذَا اُرِىْ بِكَ قَالَ نَقَصْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقَصَى اللّٰهُ هٰذَا وَوَضَعَ يَدَه، عَلٰى عَيْنِهِ الذَّاهِبَتِه

روایت کی ابن سعید رضی اللہ عنہ نے ایک شیخ سے کہ ایک شخص میرا ہمسایہ تھا ان امور برزخ میں تشکیک کرتا تھا (یعنی منکر عذاب قبر و دیگر امور برزخ تھا) اس کو میں نے خواب میں دیکھا کہ اعور ہے یعنی ایک آنکھ پھوٹ گئی ہے میں نے اس کو کہا کیوں تجھ کو ایک آنکھ نہیں۔ کہا وہ میں رسول خدا (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) کے اقوال کو حالات برزخ میں شک کرتا تھا قدرت الٰہی سے میری آنکھ کو ضرب بٹھا جس سے آنکھ جاتی رہی۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْاَثَرُ عَلٰى اِنْ عَابَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّبُ بَعْدَ الْمَوْتِ فِي الْبَرْزَخِ وَالْوَيْلُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجَزَاءِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جس نے آنحضرت (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) کے قول و فعل کو تھوڑا سا عیب کیا صراحۃً ہو یا کنایۃً بعد موت کے رنج اٹھادے گا اور عذاب الیم پائے گا برزخ میں اور پھر قیامت میں اس کو عذاب شدید ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

منکران عذاب قبر دائرا اسلام سے خارج ہیں

یہ حدیث عبرت ہے ان لوگوں کے لیے جو ظاہر ہیں مسلمانی کا دم بھرتے ہیں اور تنگی قبر اور سوال منکر ونکیر اور عذاب قبر کے منکر ہیں۔ نعوذ باللہ منہا۔ یہ لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں کیونکہ انہوں نے رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے قول کو تصدیق نہیں کیا اور اپنی عقل کو دخل دیا۔ اس گروہ پر اللہ کی پھٹکار۔ حضرت سعدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے

خلافِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کسے راہ گزید

کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

علم دین آخرت میں سبب نجات اور سبب خلاصی یوم قیامت ہے۔

اَخْرَجَ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ سَلَمَتَہ بْنِ عَفَّانٍ قَالَ رَأَیْتُ وَکِیْعًا فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ مَا صَنَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکَ فَقَالَ اَدْخَلَنِیَ الْجَنَّۃَ قُلْتُ بِاَیِّ شَیْءٍ قَالَ بِالْعِلْمِ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سلمہ بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ کہا میں نے خواب میں وکیع کو دیکھا کہا میں نے خدا تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا وہ داخل کیا مجھ کو جنت میں۔ کہا میں کس سبب سے کہا وہ بسبب علم کے۔ قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْعِلْمَ سَبَبٌ یُنْجِیْ بَعْدَ الْمَوْتِ نِعَمَ الْجَزَاءُ یَوْمَ الدِّیْنِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ علم دین آخرت میں سبب نجات اور سبب خلاصی یوم قیامت ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

دیباچہ درمختار اور خیرات الحسان میں ہے امام اسماعیل بن ابی رجا (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) نے کہا کہ میں نے امام محمد (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کوخواب میں دیکھا سواُن سے کہا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھ کوبخش دیا پھرحق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر میں تیرے عذاب کرنے کا ارادہ کرتا تو یہ علم تجھ کو نہ دیتا۔ پھر میں نے کہا امام ابو یوسف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہاں ہیں کہا ہیں کہا کہ ہم سے اور درجے اوپر ہیں۔ میں نے کہا امام اعظم ابوحنیفہ کوفی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہاں ہیں۔ کہا دور ہیں۔ یعنی وہ علیین کے اوپر ہیں۔ علیین جنت میں بالاتر مقام ہے جو انبیاء کرام وشہداء عظام کا مسکن ہے۔

نجات پانا ایک شخص کا سبب پانچ دورد شریف کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا کرتا تھا۔ دورد شریف کی کثرت مداومت باعث نجات عذاب آخرت ہے۔

رُوِیَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ الْمُطَوَّعِیْ یَقُوْلُ رَئِیَ الشَّافِعِیُّ رَحْمَتُه اللّٰهِ تَعَالٰی فِی الْمَنَامِ فَقِیْلَ لَه، مَافَعَلَ اللّٰهُ فَالَ غُفِرَلِیْ قِیْلَ بِمَاذَا بِخَمْسِ صَلٰوةٍ اُصَلِیّ عَلَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَاهِیَ

ابوعبداللہ مطوعی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) سے روایت ہے کہ امام شافعی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کوکسی نے خواب میں دیکھا پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کیساتھ کیا کیا فرمایا مجھے بخش دیا۔ پوچھا کس سبب سے کہا بسبب پانچ دورد شریف کے جن کومیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا کرتا تھا پوچھا وہ کیا ہیں فرمایا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَ دِمَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَ دِمن لَمْ یُصَلِّ عَلَیْه

وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَنْ يُصَلِّى عَلَيْهِ وَصَلِّ وَعَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا مرتنا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَتَرْضٰى اَنْ يُصَلِّى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا امرتنا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِى الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ

فَدَلَّ الْحَدِيْثُ اَنَّ تَكْبِيْرًا الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْجِىْ بَعْدَ الْمَوْتِ مَنْ اَحْوَالِ الْاٰخِرَةِ فِى الْبَرْزَخِ

اس سے معلوم ہوا کہ کثرت و مداومت دورد شریف کی عجب نعمت ہے کہ بعد موت کے موجب مغفرت کی اور برزخ میں باعث نجات کی عذاب آخرت سے ہوتی ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

نقل کی ابن ابی الدنیا (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے محمد بن نضر حارثی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) سے کہ کہتے تھے مسلمہ بن عبدالملک نے سلطان عمر بن عبدالعزیز (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کو انتقال کے بعد دیکھا کہا اے امیر المومنین کاش میں جان لیتا کہ تم بعد موت کے کس حال کے طرف گئے کہا اے مسلمہ یہ حالت ہے میرے فارغ ہونے کا واللہ ابھی تک میں نے راحت نہیں پائی ہے۔ میں نے کہا تم کہا ہو۔ کہا میں ائمہ ہدیٰ کے ساتھ ہوں جنات عدن میں۔

حکایت

فرقہ اہل سنت راہ نجات پر ہے۔

نقل کی ابن عساکر نے فقیہ اسماعیل بن ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ سے کہتے تھے میں نے امام حافظ ابوعبداللہ حاکم رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا پوچھا تمہارے نزدیک کونسا فرقہ راہ نجات پر ہے کہا فرقہ اہل سنت۔ مراد اہل

سنت سے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی ہیں۔

حکایت

نصرانی ہو کر مرنا ایک شخص کا جس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بُرا کہا تھا۔

ابن ابی الدنیا نے امام ابوبکر صیر فی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مر گیا وہ حضرت ابوبکر وعمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم) کو برا کہا کرتا اس کو ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ وہ ننگا ہے اس کے سر پر ایک سیاہ لتہ اور اس کی شرمگاہ پر ایک لتہ ہے۔ بزرگ نے پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا۔ کہا مجھ کو بکر ابن قیس اور عون ابن عمر دونوں نصرانی کے ساتھ کر دیا جو میں ان ہر دو کے ہمراہ عذاب پاتا ہوں

حکایت

مرتبہ پانا کمیت شاعر کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے سبب آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں اشعار کہنے کے

ابن عساکر (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ نے لکھا ہے کہ امام ثور شامی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتے ہیں میں نے کمیت شاعر کو خواب میں دیکھا۔ پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا۔ کہا مجھے بخش دیا اور میرے لئے ایک کرسی نصب کی اس پر مجھے بٹھلایا ارشاد ہوا اے کمیت تو آل پاک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تعریف میں اشعار لکھے جس کے باعث میں نے تجھ کو بخشا۔ ان اشعار سے جو کوئی ایک بیت پڑھے گا تجھے ایک رتبہ دوں گا اور تیرے درجے بلند کروں گا روز قیامت تک۔ یہ تو ان کا ذکر تھا جنہوں نے اموات کو خواب میں دیکھا اور ان سے ان کا حال

دریافت کیا۔ ایسا ہی حضرت رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) وصحابہ وتابعین وتبع تابعین نے اللہ عزوجل کو خواب میں دیکھا اور اس سے کلام کیا۔ اس کے ارشاد فیض بنیاد کو لوگوں سے بیان فرمایا ہے۔ یونہی صحابہ وتابعین وتبع تابعین واولیاء سابقین ولاحقین نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اوران سے مسائل دریافت کیا اور احادیث شریفہ کی تحقیق کی۔ یونہی صحابہ وتابعین وتبع تابعین واولیاء کرام کو خواب میں دیکھنا بروایت تواتر ثابت ہے۔ یونہی حضرت محبوب سبحانی سلطان الاولیا سید عبدالقادر حسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ عنہ کو ہزارہا اولیاء علماء نے خواب میں دیکھا اوران سے فیضیاب ہوئے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۷۳

بَابُ فِی بَعْضِ الْاَخْبَارِ مِنْ رُوْيَا النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت ﷺ کے بعض خوابوں میں جو دیکھے تھے

جنت میں غیرت اجنبی لوگوں سے بھی ہوتی ہے

اَخْرَجَ جابِرٌ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُنِیْ دَخَلْتُ الْجَنَّةِ فَاِذَا بِالرَّمِيْضَاءِ اِمْرَائَةُ اَبِیْ طَلْحَةَ سَمِعْتُ حَشْقَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا بِلَالٌ وَرَاَيْتُ قَصَرَ اِبْنِ وَنَهْرُ جَارِيَةٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا قَالُوْا الْعُمَرَ اِبْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَهٗ فَاَنْظُرُ اِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غِيْرَتِكَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكٰى عُمَرُ قَالَ اَعَلَيْكَ اَغَارُ يَارَسُوْلُ اللّٰهِ

جابر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے (البصیر بشرح جامع الصغیر) میں روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں ہوں وہاں رمیصہ عورت ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔ سنا میں نے آواز چلنے کا یعنی کوئی چلتا ہے۔ میں نے پوچھا یہاں کون ہے۔ کہا مجھ کو یہ تمہارا بلال (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) ہے جو جنت میں چلتا ہے اور میں نے ایک عمدہ قصر جنت دیکھا جو اس میں ایک نہر جاری ہے۔ کہا میں یہ کس کا جنت ہے کہا عمر ابن الخطاب (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کا۔ خیال کیا میں کہ اس کے اندر جا کر سیر کروں۔ پس مجھ کو غیرت آئی وہاں سے پھر گیا میں۔ یہ سن کے عمر ابن الخطاب (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) روئے اور کہا کیا آپ سے غیرت ہے اے رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم)۔

قَالَ دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰی اَنَّ الْغِيْرَةَ عَلَی الْمَحَارِمِ يَكُوْنُ فِی الْجَنَّةِ اَيْضًا فَلَا يَطَّلِع

اَحَدٌ حَرَمُ الْاٰ خَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَعَدَّ لِلصَّالِحِیْنَ قُصُوْرًا وَحُوْرًا اَلْیَوْمَ فِیْهَآ

مؤلف کہتا ہے کہ حدیث سے ثابت ہوا کہ غیرت اجنبی لوگوں سے جنت میں بھی ہوتی ہے اور بغیر اطلاع مالک جنت کے دوسرا اس جنت میں نہیں جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ صالحین کے واسطے جنت تیار رکھا ہے جو اس وقت حور وغلمان وہاں موجود ہیں

اَخْرَجَ اِبْنُ عُمَرؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَأَیْتُ عِیْسٰی وَمُوْسٰی وَاِبْرَاهِیْمَ فَاَمَّا عِیْسٰی فَاَحْمَرُ عَرِیْضُ الصَّدْرِ وَاَمَّا مُوْسٰی فَاٰدَمُ جَسِیْمٌ بَسِیْطٌ کَاَنَّه' مِنْ رِجَالِ الزَّطِ وَ اِبْرَاهِیْمُ حَسَنُ الْوَجْهِ

ابن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے دیکھا میں نے عیسیٰ (عَلَیْهِ السَّلَام) اور موسیٰ (عَلَیْهِ السَّلَام) اور ابراہیم (عَلَیْهِ السَّلَام) کو عیسیٰ (عَلَیْهِ السَّلَام) سرخ رنگ ہیں سر پر بال ہیں اور سینہ کشادہ ہے موسیٰ علیہ السلام گھنوالا رنگ والے خوبصورت تھے مانند قوم زط کے اور ابراہیم (عَلَیْهِ السَّلَام) خوبصورت تھے۔

قَالَ رحمته الله علیه اَمَّا الْمُرَادُ بِالرُّوْیَتِه فِیْ لَیْلَتِه الْمِعْرَاجِ اَوْفِی النَّوْم فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْاَرْوَاحِ لَهُمْ اَجْسَامٌ مَرْئِیَةِ فَیَشْتَبُهُ بِاَجْسَامِ الْاَحْیَاءِ وَاِلَّا لَمَا شَّهَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْوَاحَ بِالْاَحْیَاءِ اَوْلَهُمْ اَجْسَامَهُمْ الَّتِیْ کَانَتْ فِی الدُّنْیَا

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے اس طور سے ان کو معراج میں دیکھا یا خواب میں ملاحظہ فرمایا یا یہ کہ اللہ نے ان کو زندہ کر کے اصلی صورت سے معائنہ کرادیا۔

آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کاایک عجیب خواب ملاحظہ فرمایا جوامرات عالم برزخ میں مجسم عذاب پانے پرمبنی ہے

اَخْرَجَ سَمُرَۃُ بْنِ جُنْدَبٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ رَاٰی اَحَدٌ مِنْکُمْ رُؤْیَا قُلْنَا قَالَ لٰکِنِّیْ رَاَیْتُ الَّیْلَۃَ رَجُلَیْنِ اَتَیَانِیْ فَاَخَذَ ابِیَدَیَّ فَاَجَرَ جَانِیْ اِلٰی اَرْضٍ مُقَدَّسَۃٍ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِیَدَیْہِ کُلُوْبٌ مِنْ حَدِیْدٍ یَدْخُلُ فِیْ شِدْقِہٖ حَتّٰی یَبْلُغَ قِفَاہُ ثُمَّ یَفْعَلُ بِشِدْقِہِ الْاٰخِرِ مِثْلَ ذٰلِکَ وَیَلْتَکُمُ شِدْقَہ ھٰذَا فَیَعُوْدُ فَیَصْنَعُ مِثْلُ فَقُلْتُ مَا ھٰذَا قَالاَ اِنْطَلَقَ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰی قِفَاہُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰی رَأْسِہٖ بِفَھْرٍ اَوْبِصَخْرَۃٍ فَیَشْدَخُ بِہٖ رَاسِہٖ فَاِذَا ضَرَبَۃَ تَدَھْدَہُ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَیْہِ لِیَاخُذَہ، فَلاَ یَرْجِعُ اِلٰی حَتّٰی یَلْئَمُ رَاسَہ، وَعَادَ کَمَا ھُوَ فَعَادَ اِلَیْہِ فَضَرَبَہ، فَقُلْتُ مَا ھَذَا قَالاَ اِنْطَلَقَ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا اِلٰی نَقْبٍ مِثْلَ التُّنُّوْرِ اَعْلاَہُ ضَیِّقٌ وَاَسْفَلَہ، وَاسِعٌ یَتَوَقَّدُ نَخْلَتَہ، فَارًا فَاِذَا اُوْقَدَارْتَفَعُوْا حَتّٰی کَادُوْا یَخْرُجُوْنَ مِنْھَا فَاِذَا اَخْمِدَتْ رَجَعُوْا فِیْھَا وَفِیْھَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاۃٌ فَقُلْتَ مَا ھَذَا قَالاَ اِنْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا نَھْراً مِنْ دَمٍ فِیْہِ رِجَالُ وَسْطُ النَّھْرِ وَعَلٰی شَطِّ النَّھْرِ رَجُلٌ قَائِمٌ بَیْنَ یَدَیْہِ حِجَارَۃٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ رَجلاً مِنَ الَّذِیْنَ فِی النَّھْرِ فَاِذَا اَرَادَ اَ یَخْرُجَ رَمَی الرَّجُلُ فِیْ فِیْہِ فَرَدَّہ، حَیْثُ کَانَ فَجَعَلَ کُلَّمَا جَاءَ لِیَخْرُجَ رَمٰی فِیْ فِیْہِ بِحَجَرٍ فَیَرْجِعُ کَمَا کَانَ فَقُلْتُ مَا ھٰذَا قَالاَ اِنْطَلَقَ

مروی ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے (ابن ابی الدنیا) میں کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا اس رات کو کوئی خواب دیکھا ہے۔ کہا ہم نے نہیں۔ فرمایا میں نے اس رات کو خواب میں دیکھا کہ وہ

شخص میرا ہاتھ پکڑ کے بیت المقدس کو لے گئے وہاں ایک شخص بیٹھا تھا اور ایک شخص جو کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں لوہے کا سندان تھا جو مارتا تھا بیٹھے ہوئے شخص کے سر پر پس پھوڑتا تھا اس کے سر کو گدی تک پھر سر درست ہو جاتا تھا پھر وہ مارتا تھا۔ میں نے کہا یہ کون ہے ان ہر دو نے کہا آگے بڑھئے پھر آگے چلے ایک شخص کو دیکھا کہ اوندھا عذاب کیے جاتا ہے وہاں ایک شخص کھڑا مارتا ہے اس طور سے کہ وہ پتھر ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے اس کا سر چور ہو جاتا اور فوراً درست ہو جاتا ہے۔ پھر وہ شخص اس کو مارتا ہے کہا میں یہ کون ہے ۔ان ہر دو نے کہا آگے چلئے یہاں تک کہ آیا میں غار پر جو مانند تنور کے آگے اس سے بڑھکتی تھی وہاں چند لوگ برہنہ تھے مرد اور عورت سے کہ اس آگ کو خود جا کر اپنے جسموں پر بھڑکاتے جب آگ سرد ہوتی پھر اس کو سلگاتے۔ کہا میں یہ کون ہیں۔ کہا ان دونوں نے آگے چلئے پس آگے بڑھے ہم تو دیکھا میں کہ ایک خون کی نہر جاری ہے اس کے بیچ میں چند لوگ عذاب دیئے جاتے ہیں اس طور سے کہ اس کے کنارے ایک شخص ہاتھ میں پتھر لیکر کھڑا ہے ہر شخص کو پتھر سے مار کے ان کے سروں کو پھوڑتا ہے جب کوئی ان میں سے بھاگنے کا قصد کرتا ہے پھر وہ پتھر سے مارتا ہے ان کے اعضاء شکستہ فوراً درست ہو جاتے ہیں پھر وہ عذاب پاتے ہیں اور مقام عذاب پر لائے جاتے ہیں کہا میں یہ کون ہیں ان دونوں نے کہا آگے چلئے

تفصیل اُن مقامات کی یا اُن گناہ گاروں کی جن کو آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے خواب میں ملاحظہ فرمایا تھا۔

فَانْطَلَقْنَا اِلٰی رَوْضَتِه خَضْرَاء فِیْهَا شَجَرَةٌ عَظِیْمَتُه، وَفِیْ اَصْلِهَا شَیْخٌ وَصِبْیَانٌ فَاِذَا رَجُلٌ قَرِیْبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَیْنِ یَدَیْهِ نَارٌ یُوْقَدُ بِهَا فَصَعَدَا فِیْ عَلَی الشَّجَرَةِ فَاِذَا اَدْخَلَافِیْ دَارًا وَسَطَ الشَّجَرَةِ لَمْ اُرَقَطُّ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ مِنْهَا فِیْهَا شُیُوْخٌ وَشَبَابٌ فَقُلْتُ لَهُمَا قَدْطَوَ

فَتَهُمَا نِیُ اللَّیْلَتَهُ فَاَخْبَر اِنِیُ عَمَّا رَأَیْتُ فَالاَ نَعَمْ اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِیْ رَائَتَه، یَشُقُّ شِدُقَه، فَکَذَّابٌ یَحُدُثُ بِالْکِذَابِ فَتَحَمَّلَ عَنْه، حَتّٰی تَبْلُغُ الْاٰفَاقَ فَیَصْنَعُ بِهٖ مَاتَرٰی اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَتِه وَالَّذِیْ رَائَتَه، یَشْدُخُ رَاسَه، فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ تَعَالٰی الْقُرآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّیْلِ وَلَمْ یَعْمَلْ بِهٖ فِی النَّهَارِ یَفْعَلُ بِهٖ مَارأ ایته، اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَتِه وَالَّذِیْنَ رَأَیْتَهُمْ فِیْ اَنْقِبِهِمْ اَلزِّنَاةُ وَالَّذِیْنَ رَاسْتُهُمْ فِی النَّهُرِ اٰکِلُو الرِّبٰوا وَالشَّیْخُ الَّذِیْ رَائَتُه، فِیْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلاَمَ وَالصِّبْیَانُ حَوْلَه، فَاَوْلاَدُالنَّاسِ وَالَّذِیْ یُوْقَدُ النَّارَ مَالِکُ خَازِنِ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلٰی الَّتِیْ دَخَلْتَ دَارَ عَامَةِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهُدَاءِ وَاَنَا جِبْرَئِیْلُ وَهٰذَا مِیْکَائِیْلُ فَارْفَعْ رَاسَکَ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَ افَوْقِیْ مِثْلَ السَّحَابِ وَیَرُوْبِیْ مِثْلَ الصَّبَایَتِه الْبَیْضَاءِ قَالاَ ذٰلِکَ مَنْزِلَکَ فَقُلْتُ دَعَانِیْ اُدْخُلُ قَالاَ اِنَّه، بَقِیَ لَکَ عُمَرُ لَمْ تَسْتَکْمَلَه، فَلَمَّا اِسْتَکْمَلَه، اَتَیْتَ مَنْزِلَکَ

پس گئے ہم ایک عمدہ باغ میں اس میں ایک بڑا درخت ہے اس کے جڑ میں ایک پیر بزرگ اور چندلڑکے ہیں اس درخت کے قریب ایک شخص ہے جواس کے ہاتھ میں انگار پھڑکتی ہوئی ہے ان ہر دو نے مجھ کو درخت پر چڑھایا میں نے دیکھا کہ درمیان درخت کے ایک عمدہ گھر ہے اس خوبی کا گھر کسی نے نہ دیکھا۔ ان میں بوڑھے اورلڑکے ہیں میں نے ان ہر دو سے کہا تم نے آج کی رات مجھ کو بہت پھرایا ان چیزوں کی خبر دو جو میں نے دیکھا ہے۔ ہر دو نے کہا اچھا جس شخص کو آپ نے دیکھا کہ سر کولوہے کے سندان سے مارتا ہے وہ کذاب ہے جو جھوٹی باتیں لوگوں میں پھیلاتا تھا اس کو قیامت تک ایسا ہی عذاب ہوتا رہے گا۔ جو شخص اپنے سر کو خود پھوڑتا ہے وہ وہ ہے کہ خداعزّ وجل نے اس کو علم سے ممتاز کیا تھا مگر اس نے اس پر عمل نہ کیا، اس کو قیامت تک ایسا ہی عذاب ہے۔ جولوگ غار میں مبتلائے عذاب ہیں زنا کرنے والے ہیں

اور جو لوگ نہر میں مبتلائے عذاب سود خوار لینے بیاج کھانے والے ہیں اور جو پیر بزرگ جھاڑ کی جڑ میں تھے وہ ابراہیم علیہ السلام اور ان کے دوسرے دن کے لڑکے ہیں جس شخص کے ہاتھ انگار بھڑکتی تھی وہ دوزخ کا مالک اور سردار دوزخ کا ہے اور پہلا گھر جو آپ نے دیکھا عام مومنین کا مقام ہے اور یہ گھر دار الشھداء ہے اور میں جبرائیل علیہ السلام اور یہ میکائیل علیہ السلام ہیں۔ ہر دو نے کہا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سر اٹھایئے میں نے سر کو اٹھایا تو دیکھا کہ سفید ابر کے مانند ایک عمدہ گھر ہے انہوں نے کہا یہ تمہارا مقام ہے میں نے کہا مجھ کو وہاں لے جاؤ تا کہ دیکھوں انہوں نے کہا ابھی آپ کی عمر شریف باقی ہے بعد انتقال یہ مقام آپ کا ہے۔

قول جہال منکر قیامت، تمام کے پاس کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے

قَالَ رضی اللہ عنہ فِی الْحَدِیْثُ فَوَائِدُ مِنْهَا اَنَّ الْكِذْبَ يُعَذِّبُ فِی الْبَرْزَخِ بِالْكُلُوبِ كَمَا عَرَفْتَ وَمِنْهَا اَنَّ مِنْ حَفِظَ الْقُرْآنَ وَعَلِمَ مَعَانِيْهِ فَلَمْ يَقْرَاءُ بِلاَ رِيَاءٍ وَلاَ سَمِعْتَهُ وَلَمْ يَعْنَابِهِ اللّٰهِ تَعَالٰى يُعَذِّبُ فِی الْبَرْزَخِ بِدَقِّ الرَّأْسِ وَكَسْرِهِ بِالْحَجَرِ مِنْهَا اَنَّ ازَّانِيَةَ وَالزَّنِيَةَ يُعَذَّبَانِ فِی الْبُرْزَخِ بِالنَّارِ كَمَا وَصَفْنَا وَمِنْهَا اَنَّ اٰكِلَ الرِّبٰوا يُعَذِّبُ فِی الْبُرْزَخِ يَجْعَلُ مَااُسْتَرِبِیْ وَمَا كَمَا ذَكَرُوْا مِنْهَا اَنَّ اَرْوَاحَ الْمُوْمِنِيْنَ وَصِبْيَاتُهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِی الْبُرْزَخِ وَمِنْهَا اَنَّ الصِّبْيَانَ قَاضِيْهِمْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَمِنْهَا اَنَّ مَنْزِلَ الشُّهَدَاءِ عَلٰى مِنْ مَنَازِلِ الْعَوَامِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِی الْجَنَّةِ وَالنَّعِيْمِ وَمِنْهَا اَنَّ الْاَرْوَاحَ اَجْسَامًا مَرْئِيَةً وَجُثَّةً بِحَيْثُ يَتَالَّمُ بِالْعَذَابِ وَمِنْهَا اَنَّ الْمَوْتٰى يُعَذِّبُوْنَ فِی الْبُرْزَخِ وَبِهٰذَا الْمَعْنٰى قِيْلَ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتِ قِيَامَتَه، مَعَ اَنَّ الْجَزَاءَ يَوْمُ لِدِّيْنِ اٰتٍ عَلَيْهِ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے اس حدیث سے چند فوائد ماخوذ ہیں۔ پہلا یہ کہ کذاب یعنی جھوٹا عالم

برزخ میں ہے عذاب پاتا ہے سندان سے اور جس نے علم سیکھا اور عمل نہ کیا وہ بھی برزخ میں عذاب پاتا ہے ایسا جو سر اس کا پتھر سے ریزہ ریزہ ہوتا ہے اور جو زانی وزانیہ ہیں وہ بھی برزخ میں قبل قیامت عذاب پاتے ہیں۔ یونہی سود خوار عذاب میں مبتلا ہیں اور مومن بچوں کے روحیں برزخ میں داخل جنت ہیں اور مومن بچوں کے سردار ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہیں اور مقام شہداء کا بہت عمدہ ہے خوبی میں مانند خواص مومنین کے اور مقام عوام مومنین کا کمتر ہے مقام خواص مومنین سے اور روحوں کو اجسام مرئیہ واشکال متعینہ ہیں جو عذاب پانے سے دردناک ہیں اور فساق وکفار برزخ میں عذاب پاتے ہیں۔ اسی مطلب پر محمول ہے قول ان لوگوں کا جو کہتے ہیں جس نے انتقال کیا گویا اس کی قیامت ہوگئی یعنی وہ بالفعل برزخ میں مبتلائے عذاب ہے اور بعد پھر قیامت کے دن اس کی سزا و جزا ہووے گی۔

﴿ فائدہ ﴾

بعض جہّال کا یہ قول ہے کہ صوفیہ کرام قیامت کے قائل نہیں وہ کہتے ہیں جس نے یہاں انتقال کیا وہی اس کی قیامت ہے اس کا مطلب مؤلف نے بیان کیا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ وہ بالفعل عالم برزخ میں مبتلا ہوا نہ یہ کہ قیامت نہ آئے گی۔ بالاتفاق علماء شریعت وطریقت کے پاس قیامت پر ایمان لانا ضروری ہے منکر قیامت ہے تمام کے پاس کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے

ارواح انبیاء کرام، اولیاء عظام وشہداء فخام کے بوقت استمداد لباس انسانیت میں ظاہر ہونے کی قدرت رکھتے ہیں۔

اور جو مؤلف نے کہا کہ روحوں کو اجسام مرئیہ واشکال متعینہ ہیں یہ مطلب کہ ارواح انبیا واولیا وشہدا بوقت استمداد دوسرے لباس انسانیت میں ظاہر ہونے کی قدرت رکھتے ہیں اور وہ زندہ ہیں نزدیک

اللہ کے۔اس کے احکامات متعددہ ذیل میں مندرج ہیں جیسا کہ حاضر ہونا شہداء کا جنازہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ میں اور پھر نیچا دیا اپنے زندہ دوست کا اس کے وطن میں۔

حکایت

حاضر ہونا شہیداء کا رہنے بھائی کے نکاح میں۔

ابن عساکرؒ نے لکھا ہے عمیر بن جہاں سلمیؒ کہتے ہیں کہ بزمانہ بنی امیہ میں اور آٹھ مسلمان میرے ساتھ قید کیے گئے ان کی گردنوں ماری گئیں ایک شخص نے مجھ کو چھڑایا اور اپنے گھر کے طرف لے جاکے اپنی خوبصورت بیٹی کو بلایا اور کہا اگر تو نصرانی ہوتو اس سے تیرا نکاح کردوں گا۔میں نے انکار کیا بعد اس کے ایام کے جب اس کی لڑکی نے دیکھا کہ میں دین اسلام نہیں چھوڑتا اس نے بطور خفیہ مجھے زادِراہ دے کر چھوڑ دیا اور میں چلا۔یکا یک مجھے سوار نظر آئے دیکھا تو وہ شہدا تھے جو میرے روبرو شہید ہوئے انہوں نے میرا نام لے کے پکارا اور کہا کہ اللہ نے ہم کو زندہ کیا تا کہ عمر بن عبدالعزیز کے نماز جنازہ پر حاضر ہوں۔ان شہدا میں سے ایک نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے پیچھے سوار کرلیا اسی وقت میں اپنے جزیرہ کو پہنچ گیا۔

حکایت

رسالہ عیون الحکایات میں ہے ابوعلی بربری (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتے ہیں کہ ملک شام میں ایک بزرگ تھے جوان کے تین بھائی شہید ہوگئے تھے ان کی نکاح خوانی میں وہ تین برادر شریک مجلس تھے اور شہیدوں اور بزرگوں کا ماں باپ کی ملاقات کو آنا روایات متعددہ سے ثابت ہے اور حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کو ہی زندہ شکل مجسم سے بوقت استعانت دیکھنا روایات متعددہ سے ثابت ہے اس کے بات بینا نہیں اور اولیاء کرام کو بھی شکل مجسم سے دیکھے ہیں۔

حکایت

ملاقات کرنا حضرت شاہ عبدالرحیم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کا

حضرت شیخ سعدی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) سے

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) رسالئہ انفاس العارفین میں فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رحمتہ اللہ علیہ حضرت دسعدی علیہ الرحمہ سے ملاقات کیئے۔ مختصر قصہ یہ ہے۔ روایت کرتے ہیں کہ میں اکبر آباد حضرت محمد زاہد ہروی قدس سرہ کے درس سے لوٹ کے چلا آتا تھا اور شیخ سعدی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کے ابیات پڑھتا تھا۔

جزیاد دوست ہر چہ کنی عمر ضائع است

جزسر عشق ہر چہ بخوائی بطالت است

سعدی بشوی لوح دل زنقش غیر حق

چوتھا مصرع مجھ سے جاتا رہا اسکے سبب سے مجھ میں ایک اضطراب پیدا ہوا یکا یک ایک مرد دقیع وملیح میرے داہنے طرف سے نکلا اور کہا عمر علمے کہ رونما ید جہالت است میں نے کہا جزاک اللہ خیر الجزاء آپ کا نام کیا ہے کہا سعدی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) ہمیں فقیر است اور وہ غائب ہوگیا

حکایت

انگلی ہلانا میت کا ساتھ تسبیح کے

ابن عساکر (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) اور ابونعیم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) نے سلمہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا) سے روایت کیا

ہے کہ خالد بن مادان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سوائے قرآن مجید پڑھنے کے ہر روز چالیس ہزار تسبیح کہتے تھے جب ان کا انتقال ہوا اور غسل کے لیے تخت پر رکھے گئے تم اپنی انگلی کو اس طرح ہلانے گے یعنی ساتھ تسبیح کے۔

حکایت

ضحک میت

ابن عساکر نے لکھا ہے جو ابو عبداللہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کہتے ہیں کہ میرے باپ جلاء (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) انتقال کر گے جب ہم نے ان کو تختہء غسل پر رکھا ناگاہ وہ ہنس رہے تھے طبیبوں نے ان کی نبض دیکھی تو کہا یہ میت ہے پھر ان کو نہلایا نماز پڑھی اور ان کو دفن کیا۔

حکایت

کلام زید بن خارجہ انصاری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کا بعد از موت

بیہقی نے دلائل النبوہ میں لکھا ہے کہ زمانہ عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے زید بن انصاری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے وفات پائی غسل کے وقت حاضرین ان کے منہ سے بہت کلمات سنے پھر ان کی آواز پست ہوگی ناگاہ زبان ہلتی تھی اور وہ میت تھے۔

حکایت

کلام ثابت بن قیس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) بعد از موت

تاریخ بخاری اور ابن عساکر نے عبداللہ انصاری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سے روایت کیا کے زمانہ عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) میں جب ہم نے ثابت بن قیس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کو قبر میں اتارہ تو ہم نے سنا وہ یہ کہتے

تھے محمد رسول اللہ ابوبکر صدیق عمر الشهید وعثمان الدین الرحیم ہم نے ان کی طرف نظر کی تو وہ ناگاہ میت تھے

حکایت

کلام سر مبارک حضرت امام حسین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ)

تاریخ ابن عساکر میں منہال بن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) روایت ہے جب سر مبارک امام حسین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) دمشق کولا یا وہاں ایک شخص تلاوت قرآن کر رہا تھا اس آیت پر پہنچا اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْکَهْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا تو سر مذکور نے زبان فصیح سے کہا اَعْجَبُ مِنْ اَصْحَابِ الْکَهْفِ قَتْلِیْ وَحَمْلِیْ یعنی میرا شہید ہونا اور میرا اٹھانا اصحاب کہف سے بھی زیادہ عجیب ہے۔

حکایت

قبر سے بات کا جواب دینا

ابن عساکر نے یحییٰ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا) سے روایت کی ہے کہ عمر فاروق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) قبرستان کو آئے اس آیت کو تلاوت کیا وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ایک قبر سے جواب آیا یَا عُمَرُ قَدْ اَعْطَانِیْهِمَا رَبِّیْ فِی الْجَنَّةِ مَرَّتَیْنِ یعنی اے عمر مجھ کو وہ دونوں جنت رب نے دی ہیں۔ قبور سے کلام حسرت سننا اور آواز اوہ آہ کے سننا روایات متعددہ سے ثابت ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۴۷

بَابُ تَاذِی الْمَیِّتُ بِمَا یَبْلُغُه، مِنَ الْاَحْیَاءِ

زندوں کا مُردوں کو بُرا کہنے سے انہیں تکلیف ہوتی ہے

میت کے زندوں کے اقوال وافعال سے وہ چیز پہنچائی جاتی ہے جو اسے ایذا دے۔

اَخْرَجَ الدَّیْلِمِیُّ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنھا قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ یُؤْذِیْهِ فِیْ قَبْرِہٖ مَایُؤْ ذِیْهِ فِیْ بَیْتِهٖ

دیلمی نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت کو اس کی قبر میں وہ چیز ایذا دیتی ہے جو اس کو اس کے گھر میں ایذا دیتی ہے۔

قَالَ قَالَ الْقُرطَبِیَ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ الْمَیِّتُ بِحَیْثُ یَبْلُغُه، مِنْ اَفْعَالِ الْاَحْیَاءِ اَوْاَقْوَالِهِمْ مَایُؤْذِیْهِ بِلَطِیْفَةٍ یَحْدُثُهَا اللّٰهُ تَعَالٰی لَهُمْ مِنْ مَّلَکٍ یَبْغُ اَوْ عَلَامَةَ یَنْکَشِفُ عَلَیْهِ دَلِیْلاً لَه، فَلِذٰلِکَ رِجْزٌ عَنْ سُوْءِ الْقَوْلِ فِی حَقِّ الْاَمْوَاتِ وَیَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ الْمُرَادُ بِهٖ اَذَاءِ الْمَلِکِ لَه، مِن التَّغْلِیْظِ وَ التَّفْرِیْعِ تَمْحَصًا لِمَا کَانَ یَاتِیْهِ مِنَ الْمَعَاصِیْ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں جائز ہے کہ میت کو زندوں کے اقوال وافعال سے وہ چیز پہنچائی جاتی ہو جو کہ اسے ایذا دے بسبب کسی طریقہ کے جس کو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایجاد کرے کوئی فرشتہ سے یا کوئی علامت سے یا کوئی دلیل سے ان کو اطلاع ہوتی ہے اس لئے مردوں کے حق میں برا

کہنے سے منع کیا گیا ہے۔ یہی جائز ہے کہ اس سے مراد فرشتے کی ایذا دینا ہو یعنی اس کو تغلیظ کرتا ہوتا کہ جو اس سے معاصی ہوئے تھے اس کی صفائی اس سختی سے ہو جائے

مردوں کو گالی دینے سے وہ اس پر مطلع ہوتے ہیں

رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَسبُّوْا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَاقَدَّمُوْا

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت (بخاری شریف میں) ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تم مردوں کو گالیاں مت دو کیونکہ وہ تو پہنچ گئے اس کے طرف جوانہوں نے آگے بھیجا۔

فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّه، لاَ يَنْبَغِيْ اَنْ يُّسَبَّ الْمَيِّتَ فَاِنَّه، يَبْلُغُه، فَيُنَادِىْ بِهٖ فَاِنْ كَانَ يُفْرَحُ فَيَسْحَيْ وَاِنْ كَانَ كِذْبًا يَفْرَحُ فَبَلَغَنَ اِلَيْنَا

یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ تم مردوں کو گالی نہ دو وہ اس پر مطلع ہوتے ہیں اگر وہ درحقیقت صحیح ہے شرمندہ ہوتے ہیں ورنہ وہ ہمارے طرف رجوع کرتی ہیں۔

فَافَادَ الْحَدِيْثُ اَنَّ الْمَوْتٰى يُشْعِرُوْنَ بِمَا يَقُوْلُهُ الْاَحْيَاءُ فَيَفْرَ جُوْنَ بِمَا يُفْرَحُ بِهِ الْاَحْيَاءِ وَ يَغْتَمُّوْنَ بِمَا يَغْتَمُّ بِهِ الْاَحْيَاءُ فَاِذَا كَانَ الْمَيِّتَ يَنْتَبِهُ بَاَحْوَالَ الْاَحْيَاءِ لاَ يَبْعُدُ مِنْهُ الْاِسْتِعَانَتُه اِلاَّ اَنَّهَا مُعَلَّقَتُه، بِالْمَشِيَّةِ فَاِنْ كَانَ مَاذُوْ نًا يَشْفَعُ لِلدَّاعِيْ فِي الْبُرْزَخِ وَالاَّ فَيَخْزُنُ بِمُسَائَةٍ مِنْ يُسَاءُ فِيْهِ فِيْ حَيَوَاتِهٖ

فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ مردوں کو زندوں کے اقوال کی جو ان کے طرف نسبت کرتے ہیں اطلاع ہوتی ہے اگر وہ اچھی باتیں تھیں تو مردے خوش ہوتے ہیں ورنہ غمگین ہوتے ہیں جب مردوں کو زندوں کے اقوال سے موافق حدیث اطلاع ہوتی ہے تو زندوں کو جائز ہے کہ مردوں سے استعانت طلب کرے اس پر مطلع

ہوتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اگر وہ مقبول الٰہی ہیں حکم الٰہی سے عالم برزخ میں ہے اس کے لیے دعا کرتے ہیں دعا ان کی مقبول ہوتی ہے اگر وہ مقبول الٰہی نہ تھا تو اپنی بدحالت پر غمگینی کرتا ہے۔

مردوں کی بُرائی کرنے سے میت اُس پر لعنت کرتی ہے

اَخرَجَ النِّسائِیُ عَنْ صَفِیَّتَه بِنتِ شَیْبَةَ قَالَتْ ذُکِرَ عِندَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَالِکٌ سُوءٍ فَقَالَ لَا تَذْکُرُوا هُلْکَا کُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ

نسائی نے صفیہ بنت شیبہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ایک شخص متوفی کا ذکر برائی سے کیا گیا۔ فرمایا تم اپنے مردوں کا ذکر کرو مگر ساتھ نیکی کے۔

قَالَ دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّه لَا یَذْکُرُ الْمَوْتٰی بِسُوْءٍ وَمَنْ ذَکَرَهُمْ بِسُوْءٍ یَمْنَعُ رُوِیَ فِی الْاَخْبَارِ مِنْ ذَکَرَالْمَیِّتَ بِسُوْءٍ یَلْعَنَهُ الْمَیِّتُ وَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَهْتِکْ سَتْرَه کَمَا اَهْتَکَ مَتَرِیْ فِی نَادِی الْاَرْوَاحِ فَیَفْضَحُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الدُّنْیَا مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْهِ) کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مردوں کی برائی نہ کریں اور جو برائی کرے اس کو منع کرے۔ حدیثوں میں مروی ہے کہ مردے کی برائی کرنے سے میت اس پر لعنت کرتی ہے اور کہتی ہے اے خدا اس کی بے حرمتی علانیہ کر جیسا کہ اس نے ہماری بے حرمتی کی۔ پس اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں تین فضیحت کرتا ہے۔

اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُ دَوَالتِّرمِذِیُ وَابْنُ اَبِی الدُّنْیَا قَالُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَا کُمْ وَکُفُّوا عَنْ هُنَادِیْهِمِ فَاِنَّهُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰی فِی الْاَرْض

نقل کی بوداود وترمذی وابن ابی الدنیا نے (ابن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے) کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تم اپنے مردوں کے خوبیاں بیان کرو اور ان کے برائیوں سے باز رہو اس لئے کہ تم گواہی دینے والے ہو زمین میں۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیہِ) اَفَادَالْحَدِیثُ اَنَّہ، شَھَدْتُمْ بِالصِّدْقِ یُؤْذِیْ بِہٖ مَوْتَاکُمْ فِی الْقُبُوْرِ وَاِنْ شَھِدْتُمْ زُوْرًا یَفْزَعُ بِہٖ مَوْتَاکُمْ وَیَکْتُبُ عَلَیْکُمْ وِزْرُشَھَادَۃَ الزُّوْرِ فَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَذْکُرُ الْمَیِّتُ اِلَّا بِخَیْرٍ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مردوں کے برائیاں کہنا گو کہ فی الواقع ہوں اس سے مردے آزردہ ہوتے ہیں اور اگر ان پر تہمت ہے تو اس کا گناہ لکھا جاتا ہے اس لئے مردوں کے حالات سوائے نیکی کے مت کرو۔

﴿ فائدہ ﴾

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اور اُن کے ساتھ جو چیزیں منسوب ہیں جیسے آثار شریف وغیرہ ان کی اہانت وتوہین کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے

ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ مردوں کے افعال ذمیمہ بیان کرنا منع ہے۔ اگر ان کے عقائد فاسدہ خلاف اہل سنت و جماعت کی تردید کرے ہرگز منع نہیں بلکہ ان کی تردید اہل سنت پر واجب ہے۔ جیسا کہ مقاصد حسنہ وتمہید ابو شکور سلمی و شرح فقہ اکبر وغیرہ میں ہے اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ جب عام مردوں کے لیے ذکر خیر کرنے کا ارشاد ہے تو خواص الخواص جیسے انبیاء کرام واولیاء عظام کی اہانت کب درست ہوگی۔ شفا قاضی عیاض وغیرہ میں ہے کہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اہانت کرنا صراحۃً یا کنایۃً کفر ہے حتی کہ جو چیزیں آپ کے طرف منسوب اور مشہور ہیں ان کی توہین واہانت بالاتفاق کفر ہے۔ فقہائے کرام نے فرمایا جس نے رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے آثار شریف مشہور کی اہانت اور توہین کیا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے جیسا کہ مولوی عبداللہ صاحب حنفی

قادری(رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) نے رسالہ اثبات الاستمداد والسماع مطبوع لکھنو کے آخر کتاب صفحہ ۱۳۶ میں فرمایا کَمَا فِیْ فَتَاوی الْبَزَازِیَّة مِنْ صَغرُ شَعْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِسْتِخْفَافًا وَاهَانَةً فَکفر لَا خِلَافَ فِیْهِفتاوی بزازیہ کے باب المرتدین میں ہے جس نے رسول خدا(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے موئے شریف کی کسی طور سے اہانت کیا یا اس کو سبک جانا بالاتفاق کافر ہے۔یعنی موئے شریف کی اہانت حضرت رسول خدا(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی اہانت ہے۔تشریح اس کی یوں ہے کہ اور منسک متوسط اور شرح منسک وغیرہ میں ہے کہ جتنے آثار رسول خدا(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے طرف منسوب اور مشہور ہیں ان کی تعظیم اہل اسلام پر فرض العین اور زیارت مستحب شرعی ہے۔اسی پر فتوی ہے علماء حنفیہ وشافعیہ ومالکیہ، حنبلیہ کا بالاتفاق یعنی ان آثار شریفہ کا مشہور ہونا وجوب تعظیم کے لیے کافی ووافی ہے۔معاذاللہ اگر کوئی بے ادبی سے ایسا کہے کہ جب تک آنحضرت(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے آثار کو ہم پہلے جلا کر نہ آزمالیں وہ لائق تعظیم نہیں۔ایسا کہنے سے آثار شریف ی بے حرمتی لازم آتی ہے۔فتاوی بزازیہ سے معلوم ہوا کہ ایسا کہنے والا کافر اور خارج دائرہ اسلام ہے۔اس لئے کہ رسول خدا(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے آثار شریف کی بے حرمتی خود آپ(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی بے حرمتی ہے جس نے آپ(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی بے حرمتی کیا وہ آپ(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو ایذا دیا جو موجب کفر ہے فرمایا اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا جس نے اللہ اور رسول کو ایذا دیا خود اللہ اس پر لعنت کرتا ہے دنیا اور آخرت میں اور تیار رکھا اس کے لیے عذاب دردناک۔اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا بِهٖ اے اللہ محفوظ رکھ ہم کو اس سے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۷۵

بَابُ تَاذِی الْمَیِّتِ بِسَائِرِ وُجُوْهِ الْاِیْذَاء

اس بیان میں کہ جتنی طرح کی ایذا ہے اس سبب سے میت ایذا پاتا ہے یعنی قبر کو روندنا اور اس پر عمارت باندھنا یا فقط قبر کو روندنا یا پاخانہ پھرنا یا پیشاب کرنا منع اور حرام ہے اس سے میت کو ایذا ہوتی ہے

مسلمانوں کی قبروں پر چلنا اور پیشاب یا پخانہ کرنے سے انگارے یا تلوار کی دہار پر چلنا بلکہ وہ پاؤں کو کاٹ دنیا بہتر ہے

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَةَؓ عَنْ عُقْبَتَه بْنِ عَامِرٍؓ الصَّحَابِیْ قَالَ لَاَنْ اَطَوْعَلٰی جَمْرَةٍ اَوْعَلٰی حِدَّة سَیْفٍ حَتّٰی یَضَعُ رِجْلِی اَحَبُّ اِلَّی مِنْ اَنْ اَمْشِیُ عَلٰی قَبْرِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَمَا اُبَالِیُ فِی الْقُبُوْرِ قَضَیْتُ حَاجَتِی اَمْ فِی السُّوْقِ بَیْنَ ظَهْرَانِیْهِ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ

نقل کی ابن ابی شیبہ (اور ابن ماجہ) نے عقبہ بن عامر صحابی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا البتہ یہ کہ چلوں میں انگارے پر یا تلوار کی دہار پر یہاں تک کہ وہ میرے پاؤں کو کاٹ دے دوست تر ہے مجھ کو اس سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں اور میں پروانہیں کرتا کہ قبروں میں قضائے حاجت کروں یا بیچ بازار میں اور لوگ دیکھتے ہوں۔

قبروں کوروندکراس پرعمارت بنانا جائز نہیں

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيثُ عَلٰى اَنَّه' لا يَنْبَغِيْ اَنْ يَمْشِيْ فِي الْمَقَابِرِ وَيَطُوْءُ الْقُبُوْرَ اَنَّ مَنْ قَضٰى حَاجَتَه' فِي الْقُبُوْرِ فَكَاَنَّمَا قَضٰى بَيْنَ ظَهَر انِيَ النَّاسِ فِي السُّوْقِ فَيَلْعَنُ عَلَيْهِ مِنْ يَمُرُّ بِهٖ وَمَنْ يَنْظُرُ اِلَيْهِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے یہ حدیث اس پر کہ قبور پر جوتوں سے چلنا یا پا برہنہ چلنا اور قبر کی نشانی کو مٹا کر اس پر کوئی عمارت باندھنا یا فقط قبر کو روندنا یا پاخانہ پھرنا یا پیشاب کرنا منع ہے اور جائز نہیں جو قبور میں پاخانہ پھرا گویا اس نے بیچ بازار میں پاخانہ پھرا جو ہر گزرنے والا اور دیکھنے والا اس پر لعنت وملامت کرتا ہے۔

قبر پر بیٹھنے سے صاحب قبر کو ایذا ہوتی ہے۔

اَخْرَجَ الطِّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَاٰنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عَلٰى قَبْرٍ فَقَالَ يَاصَاحِبُ الْقَبْرِ اَنْزِلْ مِنْ اَعْلَى الْقَبْرِ لا تُوْذِي الْقَبْرَ فَلا يُوْذِيْكَ

روایت کی طبرانی اور حاکم (اور ابن مندہ) نے عمارہ بن حزم صحابی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے مجھ کو ایک قبر پر بیٹھا ہوا دیکھا۔ فرمایا اے صاحب قبر تو اُتر پڑ۔ قبر کے اوپر سے صاحب قبر کو ایذا مت دے وہ تجھے ایذا نہیں دیتا ہے۔

قَالَ دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْمَيِّتَ يَتَاذّٰى بِالْجُلُوْسِ عَلٰى قَبْرِهٖ وَوَطْيِهٖ وَاَنَّه' يَلْعَنُ مَنْ يُوْذِنِيْهِ وَلَعْنُه' مَقْبُوْلٌ وَاِذَا قِيْلَ فَلا يُوْذِيْكَ فَاِذَا كَانَ الْمَيِّتُ يَقْدَرُ عَلٰى اِيْذَاءِ الْحَيِّ لا يَبْعُدُ مِنْهُ اِلا عَانَتُه فِي دَفْعِ شَرِّ الْاَعْدَاءِ وَكِفَايَتِهِ الْمِهِم

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قبر پر بیٹھنے اور روندنے سے میت کو ایذا ہوتی ہے جو اس کو ایذا دے میت اس پر لعنت کرتی ہے اور لعن اس کا مقبول باری ہے جو شخص قبر سے بے ادبی کیا اس سے صاحب قبر بدلا دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ اس لئے ہر ایک مشکل کاموں اور سختیوں میں مردوں سے استعانت واستمداد کرنا شرعاً جائز ہے

مومن کو ایذا بعد موت کے ایسی ہوتی ہے جیسا کہ اس کو زندگی میں ہوتی ہے

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَقَالَ اَذَی الْمُوْمِنَ بَعْدَ مَوْتِہٖ کَاذَاہُ فِیْ حَیَوَاتِہٖ

ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ایذ مومن کی بعد موت کے ایسی ہے جیسی ایذ اس کی اس کے زندگی میں ہے

قبر توڑ کے اس پر مسجد مدسہ اور کوئی عمارت بنانا شرعاً حرام ہے

قَالَ ھٰھُنَا مَسَائِلُ مِنْھَا مَقْبَرَۃُ قَدِیْمَۃُ لَمْ یَبْقَ مِنْ اٰثَارِ ھَا شِیْ ءٌ لَیْسَ لِلنَّاسِ اَنْ یَنْتَفِعُوْا بِھَا لاَ بِالْبَنَاءِ فِیْھَا وَلاَ بِارْسَالِ الدَّایِتِہ فِیْ حَشِیْشَھَا

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے ان احادیث سے چند مسائل ماخوذ ہوئے وہ یہ ہیں۔ قبرستان اہل اسلام کا قدیم الایام سے ہے اس میں قبروں کی نشانیاں مٹ گئے ہیں لوگوں کو اس زمین سے منفعت پانا شرعاً جائز نہیں ہے نہ اس پر کوئی عمارت باندھیں اور نہ چھوڑیں جانوروں کو تا کہ وہاں کا گھانس کھادیں۔

﴿ فائدہ ﴾

قبرستان میں جانوروں کو چھوڑنا جائز نہیں، قبرستان کی پیداوار سے مبلغ حاصل کرنا اہل اسلام پر حرام ہے

قبر توڑ کے اس پر مسجد یا مدرسہ یا کوئی عمارت بنانا حرام ہے شرعاً اس عمارت کو گرادینا واجب ہی گو مسجد ہو جیسا کہ فتاوی عالمگیری اور شرح العباب لابن الجهر المکی وغیرہ میں ہے۔فتاوی عالمگیری جلد ثانی کتاب الوقف کے بارھویں باب میں ہے محیط میں امام شمس الدین محمود الاوزجندی رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا ایک زمین ہے جس میں چند قبور تھے اب بالکل شکست ہو گیا ہے اور قبور کے نشانیاں مٹ گئے ہیں آیا اس زمین میں غلہ بو کر اس کی پیداوار لینا جائز ہے۔انہوں نے فرمایا نہیں کیونکہ شرعاً وہ زمین قبرستان ہی کا حکم رکھتی ہے۔اسی باب میں یہ مسئلہ ہے کہ اگر قبور پر سبز گھانس ہو اس کو کاٹنا جائز نہیں اس لئے جب تک گھانس تر ہے اس کے ذکر سے میت کو ثواب حاصل ہوتا ہے اگر قبور پر گھانس سوکھ گیا ہے اس کا کاٹنا جائز ہے۔چاہیے کہ اس کو کاٹ کر جانور کو کھلا دیں نہ یہ کہ جانوروں کو چھوڑیں۔پس معلوم ہوا کہ قبرستان میں گھانس کھانے کے لیے جانوروں کو چھوڑنا نہیں جائز ہے اور اس کے مبلغ حاصل کرنا اہل اسلام پر حرام ہے۔اس لئے اطراف قبرستان کے دیوار باندھنا ضرور ہے تاکہ قبرستان کی پوری حفاظت ہو تا کوئی اس میں پاخانہ اور پیشاب نہ کرے اور نہ جانور اس میں داخل ہو۔

جو قبریں زمانہ دراز کی ہوں انکا نشان باقی نہ رہے ایسی قبروں میں دوسری میت دفن کرنا جائز ہے

وَمِنْهَا اِذَا دُفِنَ الْمَيِّتُ فِيْ مَوْضَعِ فَبَلٰى وَلَمْ يَبْقَ عِظَامُه' وَلاَ غَيْرَهَا يَجُوْزُ اَنْ يَدْفَنَ فِيْهِ مَيِّتُ فَامَّا اِذَا حَقَرَ فَوَجَدَفِيْهِ عِظَامُ الْمَيِّتِ لاَ يُحَرِّكُ الْعِظَامَ لِاَنَّه' نَهٰى عَنْ وَطْنِى الْقُبُوْرِ وَالدَّفْنُ فَوْقَه' اَشَدُّ مِنْهَا اَنَّ الْمَيِّتَ يَتَاذّٰى بِمَا يُقَالُ فِيْهِ مِنْ اَسُوْءَ وَالْفَحْشَاءِ وَالْجُلُوْسُ عَلٰى قَبْرِهٖ حَتَّى النَّوْمِ عَلَيْهِ

دوسرا مسئلہ یہ ہے جب میت کو قبر میں دفن کر کے زمانہ دراز ہو گیا ہو اس کی نشانی مٹ گئی ہو دوسری میت کو اس میں دفن کرنا جائز ہے اگر ان قبور میں ہڈیاں کو حرکت نہ دیں اس لئے کہ قبر کے روندنے سے منع آیا ہے اور اس پر میت کو رکھ دینا چاہیے۔

قبر پر بیٹھنا یا سونا یا بے ہودہ کلام کرنا جائز نہیں

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ قبر پر بیٹھنا یا اس پر سونا یا قبر کے نزدیک بیہودہ کلام کرنا جائز نہیں

﴿ فائدہ ﴾

ابن مندہ قاسم بن مخیرّہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی کسی قبر پر چلا قبر سے ایک آواز آئی کہ اے آدمی تو میرے پاس سے دور ہو جا اور مجھے ایذا مت دے

قبر کو سرہانہ بنانے سے میت کو ایذا ہوتی ہے

رُوِیَ عَنْ اَبِیْ فَلاَبَتَه قَالَ اَقْبَلْتُ مِنَ الشَّامِ اِلَى الْبُصْرَةِ فَنَزَلْتَ الْخَنْدَقَ وَتَطَهَّرْتُ وَصَلَّيْتُ

رَكْعَتَيْنِ بِلَيْلٍ ثُمَّ وَضَعْتُ رَاسِئى عَلٰى قَبرِهٖ فَنُمْتُ ثُمَّ انْتَهَتُ فَاِذَا صَاحِبُ الْقَبرِ يَشْتَكِى وَيَقُوْلُ لَقَدْ اَذَيْتَنِى هٰذِهِ اللَّيْلَةَ

مروی ہے ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا میں شام سے بصرہ کو آیا اور خندق میں اتر کے وضو کر کے اور رخصت گزارا پھر ایک قبر پر سر رکھ کے سوگیا اور بیدار ہوا تو قبر سے ایک آواز آئی کہ اے آدمی تو نے مجھ کو ایذا دی۔

فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْمَيِّتَ يَتَاذّٰى بِوَضْعِ الرَّاسِ عَلٰى قَبْرِهٖ فَكَيْفَ بِالْوَطِئِ وَالْجُلُوْسِ عَلَيْهِ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کو سرہانا بنانے سے جب میت کو ایذا ہوتی ہے تو پھر روندنے اور بیٹھنے سے کتنی ایذا ہوگی۔

قبر پر جوتوں سے یا برہنہ چلنے یا پیشاب یا پاخانہ کرنے سے یا بے سبب کھانے پینے والوں پر ارواح لعنت کرتی ہے۔

جَاءَ فِى الْاَ خْبَارِ اَنَّ اَرْوَاحَ الْمَوْتٰى يَلْعَنُوْنَ مَنْ يَمْشِى فِى الْمَقَابِرِ بِالنِّعَالِ وَمِنْ قَضٰى حَاجَتَهٗ مِنْ بَوْلٍ اَوْغَايِطِ اَوْغَيْرُ ذٰلِكَ

حدیثوں میں آیا ہے کہ ارواح موتی کے لعنت کرتے ہیں اس پر جو قبر پر جوتوں سے یا برہنہ چلتا ہے اور پاخانہ یا پیشاب کرتا ہے یا قبر کو روند کے اس پر عمارت باندھتا ہے۔

رُوِىَ عَنِ السَّلَفِ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَنْ اَكَلَ اَوْشَرِبَ اِشْتَغَلَ بِكَلَامِ الدُّنْيَا فِى الْبَقِيَةِ يَلْعَنَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ اِنْتَبِهُ بِاَحْوَالِنَا اَيُّهَا الْغَافِلِ

مروی ہے سلف صالحین سے کہ جو قبرستان میں بے سبب کھاتا اور پیتا اور بیہودہ کلام کرتا ہے تو اس پر ارواح لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے غافل ہمارے حالات کو دیکھ کے ہوشیار ہو۔

میت صالح لائق مقام میں دفن نہ کی جائے تو اس کو ملائکہ دوسرے لائق مقام میں دفن کرتے ہیں

فَاِنْ قِیْلَ بَعْضُ الْمَقَابِرِ قَدِ انْدَرَسَ اٰثَارَہٗ فَاتَّخَذَتْ عَلَیْھَا اَبْنِیَۃٌ وَقُصُوْرٌ وَاصْطَبَلٌ اَوْتَنُوْرٌ فَمَا اَحْوَالُ الْمَوْتٰی فِیْھَا قُلْتُ قَدْرُوِیَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا دُفِنَ الْمَیِّتُ فِیْ مَوْضِعٍ لَا یَلِیْقُ بِہٖ یَنْقِلُہُ الْمَلَائِکَتَہُ اِلٰی مَا یَلِیْقُ بِہٖ

اگر کوئی کہے کہ قدیم قبرستان مٹ گیا اور اس پر عظمت سے عمارتیں ہو گئیں یا اصطبل خانہ یا تنور خانہ ہو گیا تو مردوں کا کیا حال ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ (ابن ابی الدنیا میں) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا سنا میں نے رسول خد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے کہ جب کوئی میت مقام لائق میں دفن نہ کیا جائے تو ملائکہ دوسرے لائق مقام میں دفن کرتے ہیں

فَالْمَعْنٰی اَنَّ الْمُؤْمِنَ مَوْضَعٍ یَتَاذٰی فِیْہِ الصَّالِحُ اِذَا دُفِنَ فِیْ مَمِرِّ النَّاسِ اَوْفِیْ مَوْضِعٍ یَتَاذٰی فِیْہِ یَنْقَلُ اِلٰی مَوْضِعٍ یَامُنُ مِنْہُ فَلعَلَّہٗ مُ ثَمَّہٗ اَیْضًا یُنْقَلُ الصَّالِحِ اِلٰی مَکَانِ غَیْرِہٖ یَنْقِلُ مَنْ یَصْلَحُ ذٰلِکَ مَکَانَّہٗ

معنی حدیث مذکور کا یہ ہے کہ مومن صالح لوگوں کے گزرگاہ میں یا ایسے مقام میں جو اس کو ایذا ہو دفن کیا جائے تو وہ عمدہ جائے پر نقل کیے جاتا ہے یوں ہی اغلب ہے کہ میت صالح دوسرے لائق مقام میں نقل کیے جاتی ہے۔

وَهٰكَذَا رُوِيَ اِنْ هُوَ كُلُّ اِنْسَانٍ ذَرَّةً مِنْ تُرَابٍ يُدْفِنُه' فَاِذَا دُفِنَ فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ الْمَكَانِ يَنْقُلُهُ الْمَلَائِكَتُه اِلٰى مَدْفِنِهٖ فَاِنْ قِيْلَ فَكَيْفَ يَتَيَقَّنُ بِزِيَارَةِ مَنْ يُرَادُ لِ زِيَارَتَه' قُلْتُ هٰذَا لَيْسَ بِالْكُلِّيَةِ مَعَ اَنَّ مِنْ يَصْلَحُ الزِّيَارَةِ بِتَبَرُّكِهٖ لَا يَنْدَرِ ؟؟؟سُتْرِ بَتَه' وَلَا يَضُرُّ تَحْتَ مُمِرِّ النَّاسِ حَتّٰى قِيْلَ اِنَّ بَعْضَ الْمُوْمِنِيْنَ اِذَا دَفَنُوْا يَاتِي الْمَلَائِكَتُه تُرَابَ مَدْفِنِهٖ فِيْ مَكَانٍ دَفَنُوْهُ وَهٰذَا الْقَوْلُ هُوَ الْمَرْجُوْعُ اِلَيْهِ فِي الْخَوَّاصِ مِنَ الْمُوْمِنِيْنَ الصُّلَحَاءِ وَاَمَّا نَقْلُ الْمَيِّتَ اِلٰى مَدْفَنٍ فَاِنَّمَا فِيْ حَقِّ بَعْضِ الْعَوَام

مروی ہے کہ جب انسان کے مدفن کا ایک ذرہ اس کے خمیر میں شامل ہوا اگر وہ غیر مقام میں دفن ہووے ملائکہ اس کے مدفن کے طرف نقل کرتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ زیارت قبور کے لیے پھر تعین کیسا کیا جائے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہیں کہ ہر میت نقل مکانی کرتی ہے بلکہ جو نامناسب مقام میں جیسے گزرگاہ یا مقام نجاست وغیرہ میں دفن ہو اس وقت نقل کیے جاتی ہے یہاں تک بعض نے کہا اگر آدمی غیر مدفن پر دفن کیا جائے تو ملائکہ آ کر اس کی قبر میں مدفن کی مٹی داخل کر دیتے ہیں اور نقل مکان مخصوص مومن صالح کے لیے ہے اور بعض عوام مومنین کو بھی نقل مکان ہوا ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

نقل میت از قبر

ابونعیم نے مسلم جندی رحمتہ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہا کہ طاوس تابعی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ جس وقت تو مجھے قبر میں رکھ دے تو تو مجھے قبر میں دیکھنا اگر تو مجھ کو نہ پائے تو اللہ کی حمد کرنا اور تو مجھے پائے تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن ان کے بیٹے نے خبر دی کہ اس نے دیکھا تو کچھ نہ پایا اور اس کے چہرے پر خوشی معلوم ہوئی اور ابن ابی الدنیا نے حماد بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہم نے ایک

میت کو دفن کیا بعد اس کی قبر کے کسی چیز کو درست کرنے لگا تو میں نے اس کو قبر میں نہ پایا۔ ایسے روایات بکثرت ہیں اسی پر اکتفا کیا گیا۔

حکایت

شہر مدراس کے ایک منشی صاحب کے والد کی حکایت

ابھی کا واقعی تذکرہ ہے کہ شہر مدراس میں ایک منشی صاحب عابد و متقی تھے ایک نصاریٰ کی لڑکی جوان سے پڑھتی تھی خفیہ اسلام لاکر نماز و تلاوت قرآن کیا کرتی اور اپنے ہمراہ لنڈن کو لے گئی بعد وہ سخت بیمار ہوکر وصیت کی کہ جب میرے باپ وغیرہ حسب عادت جب مجھ کو صندوق میں دفن کردیں گے تم مجھ کو نکال کے غسل دے کے کفن پہناؤ اور نماز جنازہ پڑھ کے اسی مقام میں رکھ دو۔ بعد انتقال جب منشی صاحب قبر کھود کے صندوق کھولے کیا دیکھتے ہیں کہ وہ لڑکی نہیں ہے منشی صاحب کے باپ ہیں جو لباس اس لڑکی کا پہنے ہیں۔ بہت حیرت کر کے صندوق وہیں رکھ دیں کے مدراس آئے تو معلوم ہوا کہ جس دن لڑکی کا انتقال ہوا تھا اسی دن ان کے باپ فوت ہوئے تھے۔ جب باپ کے قبر کو کھولے کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے باپ نہیں۔ وہ لڑکی جوان کے روبرو لنڈن میں مدفون تھی یہاں موجود ہے جوان کے باپ کا کفن پہنی ہوئی ہے۔ میت کو ویسا ہی دفن کر کے اپنی ماں سے اس کا سبب دریافت کئے۔ وہ کہے انہیں ایک عادت خراب تھی جب جس کو وضو کرتے اکثر زبان سے کہتے کہ نصاری کا کیا عمدہ مذہب ہے جو یہ سب تکلیف نہیں۔

☆....☆....☆....☆

باب۷٦

بَابُ اَیَّامِ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ وَ کَیْفِیَّتِهَا

زیارت قبور اور اس کی ترکیب میں

اَخْرَجَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ اَلاَ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا عِبْرَةٌ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (ابن وحاکم میں) روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا میں نے تم کو زیارت قبور سے ابتداء اسلام میں آگاہ رہو زیارت کرو اس کی تحقیق وہ عبرت ہے۔

زیارت قبور مستحب شرعی ہے اور زیارت کرنے کے ایام اوراوقات

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) زِیَارَةُ الْقُبُوْرِ مُسْتَحَبٌّ عِنْدَ الْمَشَائِخِ فِیْ کُلِّ اُسْبُوْعٍ فَاِنَّهَا تَذَکُّرُ الْمَوْتَ وَعَیْنَ عَلٰی زَلْوُ الْآخِرة وَاَفْضَلُ اَیَّامِهَا یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَقْتَ الْاِسْتِوَاءِ فَاِنَّهَا وَقْتُ عَرْضِ الْاَعْمَالِ وَحُضُوْرِ الْمَیِّتِ وَیَوْمُ الْخَمِیْس وَالْاَفْضَلُ فِیْهِ اَوَّلُ النَّهَارِ وَاٰخِرُه' فَاِنَّه' وَقْتٌ یُبَارَکُ فِیْهِ الْمَیِّتُ حَاضِرٌ ثَمَّه' وَ یَوْمُ السَّبْتِ وَالْاَفْضَلُ فِیْهِ وَقْتُ الطُّلُوْعِ وَاَنَّ الْمَیِّتَ حَاضِرٌ ثَمَّه' وَیَسْتَعِدُ اِلٰی مَقَامِهٖ فِیَسْمَعُ وَیَذْکُرُ فَلَعَلَّه' یَشْفَعُ وَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ کُلُّه' اَفْضَلُ اِلَّا اَنَّه' قِیْلَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ حَسَنٌ فَالْمَوْتٰی یَعْلَمُوْنَ زَوَّارَهُمْ فِیْ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ مِنَ الْاَیَّامِ الْاَرْبَعَةِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے زیارت قبور مستحب شرعی ہے ہر وقت کہ وہ یاد دلاتی ہیں موت کو اور مدد دیتی ہے زاد آخرت پر زیارت کے افضل ایام یہ ہیں۔ جمعہ کا دن مخصوص بعد نماز کے اور شنبہ کا دن

مخصوص صبح کے وقت اور پیر کا دن قریب استوا اور پنجشنبہ کا دن مخصوص اس کے صبح اور شام کے وقت۔ یہ اوقات مبارک اور میت کے تھوڑی کے ساعات ہیں ارواحوں کو عروجی قربیت کی حاصل ہوتی ہے، ان اوقات میں زیارت کرنے سے وہ ارواح زائرین کے لیے دعا اور شفاعت کرتے ہیں۔ پس موتی ان اوقات میں اپنے زائرین کو پہچانتے ہیں یعنی ان کو زیادہ شعور ہے بہ نسبت اور ایام اوقات کے۔

زیارت قبور کی موت کو یاد دلاتی ہے اور آنکھ بہاتی ہے اور دل کو نرم کرتی ہے۔

اَخْرَجَ الْحَاکِمُ وَالطِّبْرَانِیُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْقُبُوْرَ فَا نَّھَا تَذَکَّرُ الْاٰ خِرَۃِ وَتَدْمَعُ الْعَیْنِ وَتَر قَقُ الْقَلْبَ فَقَالَ مَنْ یَنُسَ الْمَقَابِرَ وَالْبَلٰی حِیْنَ قِیْلَ مَنْ اَزْھُدُ النَّاسَ

حاکم اور طبرانی سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت کرو قبور کی وہ یاد دلاتی ہے موت کو اور بہاتی ہے آنکھ کو اور نرم کرتی ہے دل کو۔ ایک روایت میں ہے کہ آنخضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے سوال کیا گیا کہ کون لوگوں میں زیادہ زاہد ہے فرمایا وہ شخص جو ہمیشہ قبروں کی زیارت کرتا اور موت کو روبرو رکھتا ہے

انبیاء (عَلَیْہِم السَّلَام) اولیاء و شہداء (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم) کی قبور زیارت مخصوص حصول مقاصد دینی اور دنیاوی کے لیے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی زِیَارَۃَ الْقُبُوْرِ نَاوِیًا لِلْعِبْرَہِ وَالدُّعَاءِ عَامٌ بِالْمَقَابِرِ لَا یَخْتَصُّ الْقُبُوْرِ بَعْضِ الْمُتَبَرَّکِیْنِ

مؤلف(رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ زیارت قبور جو عبرت اور دعا کے لیے ہے وہ عام قبروں کے لیے ہے اور مخصوص قبور جیسے انبیاء واولیاء وشہداء کے لیے زیارت کرنا واسطے حصول مقاصد دینی ودنیوی کے ہے۔

فَاِذَا اَرَادَ زِیَارَةَ الْقُبُوْرِ یَسْتَحَبُّ اَنْ یُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِهٖ رَکْعَتَیْنِ یَقْرَءُ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ اَلْفَاتِحَةُ وَاٰیَتُه الْکُرْسِیُّ مَرَّةً وَالْاِ خْلَاصِ ثَلٰثًا وَیَجْعَلُ ثَوَابَه' لِلْمَیِّتِ فَاِنَّه' یُوْذَنُ بِمَجِیْئِهٖ ثُمَّ لا یشتت بِمَالا یَعِیْنِهٖ فِی الطَّرِیْقِ فَاِذَا بَلَغَ بقیعته یَخْلَعُ نَعْلَیْهِ ثُمَّ یَاتِیْهِ مِنَ الشِّمَالِ وَیَقِفُ مُسْتَقْبِلاً بِوَجْهِ الْمَیِّتِ وَیَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ یَجْلِسُ بجم آوَجْهِهٖ وَیَقْرَاءُ الْفَاتِحَةَ وَاٰیَةُ الْکُرْسِیّ وَاِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اَحَادُ وَالْاِ خْلَاصُ ثَلٰثًا وَیَهَبُ ثَوَابَه' لَه' وَیَرْعَعُ اَلَیْهِ حَاجَته وَاِنْ کَانَ قَبْرُوَلِّی مِنْ اَوْلِیَاءِ اللّٰهِ اَوْ مُرْشِدِهٖ اَوْ وَلِدِهٖ ثُمَّ یَقِفُ وَیَقُوْمُ اِلٰی ظَهْرِهٖ وَیَقُوْلُ یَغْفِرَ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفٌ وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

جب کوئی زیارت قبور کا قصد کرے مستحب ہے دو رکعت اپنے مقام میں گزارے ہر رکعت میں تین بار قل ھو اللہ پڑھ کے اس کا ثواب مولی کو بخشے بعد راہ میں بیہودہ باتیں نہ کرے جب پاس آئے جوتوں کو پاؤں سے نکال دیوے قبر کے پائنتی کے جہت سے زیارت کو اور میت کے طرف منہ کر کے کہے السلام علیکم آخر تک پھر بیٹھے سرہانے قبر کے اور سورہ فاتحہ اور قل ھو اللہ تین بار اور آیت الکرسی اور اذازلزلت الارض ایک بار۔ اس کا ثواب روح میت پر بخشے۔ اگر وہ قبر نبی یا ولی یا مرشد یا اپنے والد صاحب کی ہو اپنی حاجت دینی ودنیوی طلب کرے۔ پھر آنے کے وقت قبر کے طرف کھڑے ہو کر کہے اللہ تم کو اور ہم کو بخشے ہمارے پیشرو ہیں اور ہم پیچھے۔

انبیاء (عَلَیهِمِ السَّلاَم) اولیاء وعلماء کرام رحمہم اللہ علیہ مقربان درگاہ الٰہی میں ان کی دعا مقبول باری ہے۔

اَخرَجَ اِبنُ مَسعُودُ قَالَ قَالَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَحَیَّرتُم فِی الْاُمُورِ فَاستَعِینُوا مِنْ اَھلِ القُبُورِ

(ابن ابی الدنیا) نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امور میں تم متفکر اور پرگندہ خاطر ہوتو اہل قبور سے استعانت چاہو۔

قَالَ اَصحَابُ الظَّاھِرُ الحَدِیثَ عَلٰی ظَاھِرِہٖ اَیْ اِذَا اُشکَلَ عَلَیکُمْ اَمْرٌ مِنَ الدُّنیَا وَتَحَیَّرتُمْ فِیْ تَدْبِیرِہٖ فَزُورُوْ اقُبُورَ الْمُتَبَرِّکِینَ وَاستَعِینُوا مِنهُم فَذٰلِکَ لَعَلَّ اللّٰہُ تَعَالٰی شَفَّعَھُم فِیکُم فَاِنَّ شَفَاعَۃَ الْمُوتٰی قَدْثُبِتَ بِالْاَ خبَارِ الْاٰثَارِ اَکثَرُ مِنْ اَنْ یُحصِی وَاَصحَابُ التَّاوِیلِ اَوَّلُوہُ بِالْعِبرَۃِ وَتَرکِیھِمُ الدُّنیَا فَاِنَّ الْقُبُورَ تَذَکَّرُ الْاٰ خِرَۃِ وَتَقَلّلُ الدُّنیَا فِی الْاَعیُنِ فَکَاَنَّھَا اِعَانَتَھُمْ وَالسُّوقُ یُخَالِفُہ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے جمہور علماء کرام موافق ظاہر حدیث کے یہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ارشاد ہے جب آدمی کو کوئی ایک امور دینی ودنیوی کی ضرورت ہوتو اہل قبور سے انبیاء کرام واولیاء عظام وعلماء فخام کے استعانت طلب کرنا ضرور ہے اس لئے کہ وہ مقربان درگاہ الٰہی ہیں ان کی دعا مقبول ضروری ہے ان سے اعانت واستمد اد چاہنا قرآن وحدیث واجماع امت سے ثابت ہے۔ وہ جو بعض اس حدیث مذکور کی یوں تاویل کرتے ہیں کہ مراد استعانت سے عبرت ہے یعنی عبرت پکڑو تم قبور سے اس لئے کہ وہ یاد دلاتی ہے آخرت کو اور چھڑواتی ہے دنیا کو یعنی خلاف ظاہر حدیث وجمہور علماء

کرام سو معتبر اور مقبول نہیں

ثُمَّ اِعْلَمْ اَنَّہ، مُسْتَحَبٌ قِرْءَۃَ الْاِخْلَاصِ فِی الْبَقِیْعِ سَبْعًا وَقِرَاۃَ یٰسٓ وَسُوْرَۃ الْمَلِک وَاٰیَۃُ الْکُرْسِیَ وَاٰیَۃَ زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا بِمَا عَمِلْتُمْ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا

جانئے کہ مستحب ہے سات بار قل ھو اللہ پڑھنا قبرستان میں اور سورہ یٰسن اور تبارک اور آیت الکرسی اور آیت زعم اللذین آخر تک۔

☆....☆....☆....☆

باب ۷۷

بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ الْكَاذِبَةِ

جھوٹی قبریں بنانے کی ممانعت

اَخْرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بِنْ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ بِلاَ مَزَارٍ فَقَدْ ضَلَّ وَاَضَلَّ وَاَضَلَّ

(ابن ابی الدنیا) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا جس نے جھوٹی قبروں کی زیارت کی باوجود جاننے کے پس وہ گمراہ گر ہے۔

باوجود جاننے کے جھوٹی قبروں کی زیارت کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) دَلَّ حَدِيْثُ عَلٰى اَنَّه، يَمْنَعُ عَنْ اِتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ الْكَاذِبَتِه وَزَيَا رَتِهَا وَمِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ يَاثَمُ اَخْرَجَ اِبْنِ اَبِى الدُّنْيَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ زَار بِلاَ مَزَارٍ وَفِى رِوَايَتِه لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ زَار قَبْرًا بِلاَرُوْحٍ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جعلی قبور کی زیارت کرنا باوجود جاننے کے منع اور باعث گناہ ہے۔ نقل کی ابن ابی الدنیا نے آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) سے کہ فرمایا لعنت کرتا ہے اللہ اس پر جو جھوٹی قبروں کے باوجو جاننے کے زیارت کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے جو مٹی بغیر کی روح کی زیارت کرتا ہے لعنت ہے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّه، لاَ يَجُوْزُ زِيَارَةُ الْقُبُوْر الْكَاذِبَةِ وَالاَ يَجُوْز

اِتّخا ذُھَا فِیمنَعُ مَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَاِنّہٗ یُوْجِبُ اللَّعْنَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جھوٹے قبور کو بنانا اور اس کی زیارت کرنا باوجود جاننے کے جائز نہیں۔ اس کام سے لوگوں کو روکیں کیونکہ یہ فعل لعنت خدا کا سبب ہے۔

جھوٹی قبر کی زیارت کرنا گویا بت پوجنا ہے

اَخرَجَ الطِّبْرَانِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ وَالْحَکِیْمُ التِّرمِذِیُّ مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلاَ مَقْبُوْرٍ فَکَانَّمَ اعبَدُ الصَّنَم

روایت کی طبرانی اور بیہقی اور حاکم نے جس نے قبور کاذبہ کی زیارت کی گویا بت پوجنے والا ہے۔

مقتل گاہ کو زیارت گاہ بنانا جائز نہیں

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) رُوِیَ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یَرْفَعُوْنَ قُبُوْرًا فِیْ مَقْتَلِ الْقُتْلٰی یَجْمَعُ التُّرَابِ وَدِمَاھِمْ وَیَزُوْرُوْنَھَا فَنَھٰی عَنْ ذٰلِکَ وَبَیْنَ الْوِزْدِ کَانَّہٗ عِبَادَۃُ الصَّنَم

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے مروی ہے کہ جب شہداء کو مقام مقتل سے اٹھا کر دوسرے مقام پر دفن کیے گئے تو لوگ مقام کے زیارت کو آئے تو اس کام سے منع کیے گئے اور کہا گیا تم بت پوجتے

ہیں۔ مروی ہے کہ قوم مقام مقتل کے زیارت کو نکلی تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو پھیر دیا اور کہا کہ تم ان کے قبور کی طرف جا کر انکی زیارت کیا کرو اور مقتل کو زیارت گاہ مت بناؤ۔

جھوٹی قبور اور مشرکین کے قبور پر پھول اور سبزہ اور تر شاخ ڈالنا منع ہے

جھوٹی قبر کو توڑ کر زمین کے برابر کر دینا ضروری ہے

رُوِیَ اَنَّ قَوْمًا خَرَجُوْا کَالْزَّائِرِیْنَ اِلٰی مَقْتَلِ بَعْضَ الصَّحَابَةِ فَرَدَّهُمْ عُمَرَ بِالرِّ جْزِ قَالَ اِنَّ تُرِیْدُوْنَ الزِّیَادَةَ فَاذْهَبُوْا اِلٰی مَقَابِرِ هُمْ اَتَجْعَلُوْنَ الْمَقَاتِلَ مَقَابِرَ وهم فِی الْبَقِیْعَةِ فِیْ قُبُوْرِهِمْ قَالَ فَیَحْسَبُ عَلٰی مَنِ اتَخَذَ قَبْرًا کَاذِبًا یَاسْمِ بَعْضَ الْمُتَبَرِّکِیْنَ فَیَمْنَعُ الزَّائِرُ وَیَهْدَمُ الْقَبْرُ فَیُسَوِّی الْاَرْضَ قَالَ وَیَمْنَعُ مِنْ اِلْقَاءِ الْوَرَدِ الْوَرَقِ وَالرَّ طْبِ عَلَی الْقُبُوْرِ الْکَا ذ بَته عَلٰی قُبُوْرِ الْکَفَرَةِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَیهِ) کہتا ہے جو شخص کسی ولی کے نام سے جعلی قبر بنایا تو اس کی زیارت مت کرو اس قبر کو توڑ دے کر زمین کے برابر کر دینا ضروری ہے۔ ان جھوٹے قبور اور مشرکین کے قبور پر پھول اور سبزہ اور تر شاخ ڈالنا منع ہے۔

رُوِیَ مَنْ اَلْقَی الْوَرْدَ عَلٰی قَبْرِ مُسْلِم غَفَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِتَسْبِیْحِهِ لِلْمَیِّتِ وَیَکْتُبُ لِلْمُلَقِّی حَسَنَةً

(ابن ابی الدنیا اور جامع الخلال نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث شریف روایت کیا ہے) کہ کہا فرمایا رسول (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) نے جو شخص کہ مسلمان کے قبر پر پھول ڈالا اللہ تعالیٰ اس کی تسبیح سے میت کو بخشتا ہے اور ڈالنے والے کو نیکی لکھتا ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

قبر پر پھول کی چادر ڈالنے کی دلیل

اس حدیث شریف کے تعمیل کے لیے اہل سنت و جماعت چادر پھول کی قبر پر ڈالتے ہیں اگر کوئی کہے کہ چند کھلے پھول قبر پر ڈالیں تو کافی ہے چادر پھول کی ڈالنے پر کیا دلیل ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ تاگا جو درمیان پھول کے ہی فقط پھول کے اجماع کے لیے ہے جیسا کہ تسبیح کے دانوں کو اس لئے کہ منتشر نہ ہوں۔

قبر پر پھول اور سبزہ ڈالنا مستحب ہے

فقہاء کرام کا بالاتفاق قول ہے کہ قبر پر پھول ڈالنا مستحب شرعی ہے جیسا کہ **شرح الجمع** میں امام صدر الشہید رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔**يُسْتَحَبّ وَضْعُ الْوَرْدِو الرِّيَا حِيْنَ عَلَى الْقُبُوْرِ لِاَ نَّهَا مَادَامَتْ رَطْبَةً تُسَبِّحُ** تسبیح یعنی قبر پر پھول اور سبزہ ڈالنا مستحب ہے اس لئے کہ وہ جب تک تر ہیں تسبیح کرتے ہیں اس سے میت کو حسنات حاصل ہوتے ہیں اور **فتاوی عالمگیری** کو جو پانچ ہزار علماء نے جمع کیا اس کی **پانچویں جلد کتاب الحضر والا باحتہ**(اور **کنز العباد** میں کفایۃ الشعبی سے نقل کیا ہے)**وَضْعُ الْوَرَدِوَالرَّيَا حِيْنِ حَسَنٌ لِاَنَّهَا مَادَامَتِ رُطَبَةٌ تَسْبِيْحٌ وَ يَكُوْنُ لِلْمَيّتِ بِتَسْبِيْحِهٖ اَنسٌ** یعنی قبور پر پھول اور سبزہ ڈالنا مستحب ہے۔اس لئے کہ جب تک تر ہیں اس کی تسبیح سے میت کو اُنست حاصل ہوتی ہے۔اگر کوئی کہے کہ قبر پر پھول ڈالنے کے مبلغ خیرات کر دیں تو کیا نقصان ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ خیرات علی العموم بہتر ہے مخصوص پھول کے مبلغ ہی خیرات کر دینا اور اس کے ثواب سے قبر کو محروم رکھنا اس پر کیا دلیل ہے۔پس تعمیل حدیث کے لیے قبر پر چادر پھول کی ڈالو اور اس مردے کا نام سے بھی حتی المقدور خیرات دو تا ہر دو کا ثواب روح موتی کو پہنچے اور باقی الفاظ حدیث مذکور کے یہ ہیں۔

وَمَنُ الْقٰی عَلٰی مَقْتَلِ مُسْلِم لَمْ یُدْفَنُ فِیْهِ وَعَلٰی مَدْفَنِ کَافِرِ یُکْتَبُ عَلَیْهِ سَیَّةٌ وَتَسْبِیْحُه‘ عَلَیْهِ وِزْرٌ

جوشخص کہ مقتل اور جعلی قبراور قبر کافر پر باوجود جاننے کے پھول ڈالے ڈالنے والے کو گناہ لکھا جاتا ہے۔

پھول کی تعظیم وتکریم کرنا ضروری ہے کیونکہ وہ جنت کی خوشبوں سے ہے، پھول کو مجالس میلاد میں اور نوشہ وعرس اور دیگرامور لائقہ میں استعمال کر کے زینت دینا مستحب ہے

رُوِیَ اَنَّه‘ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَظِّمُوا الْوَرْدَ وَاحْتَرِمُوْهُ فَاِنَّه‘ مِنْ طِیْبِ الْجَنَّةِ فَالْمَعْنٰی اَنَّه‘ لاَ تُلْقُوْهُ فِیْ مَوْضِعٍ لاَ یَلِیْقُ بِه

(ابن ابی الدنیا میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھول کی تعظیم وتکریم کرو اس لئے کہ وہ جنت کے خوشبو سے ہے۔ حدیث مذکور کا یہ معنی ہے کہ پھول کو لائق کاموں میں استعمال کرو اور غیر لائق مقامات میں مت استعمال کرو

﴿ فائدہ ﴾

پھول کو مجالس میلاد اور نوشہ وعروس اور دیگر امور لائقہ میں استعمال کر کے زینت دینا مستحب ہے

اس حدیث کے حکم مطلق سے ثابت ہوا کہ مجالس جشن میلاد کو پھول سے زینت دینا اور نوشہ وعروس کو اس سے زینت دینا اور جنازے پر چادر پھول کی ڈالنا اور بعد دفن اسی چادر کو قبر پر ڈالنا اور دیگر

امور لائقہ میں اس کو استعمال کرنا مستحب ہے۔

پھول نجس اور غلیظ جگہ ڈالنے سے پھول کی بے تعظیمی ہوتی ہے

اور ترمذی شریف میں ہے کہ پھول کو رد نہ کرو اس لئے کہ وہ جنت سے نکلا ہے اور محمد طاہر فتنی مجمع بحار انوار میں وَرَدُ کے ذیل میں فرمایا کہ پھول سونگھتے ہیں جو درود شریف پڑھتے ہیں فعل نیک اور رائج الوقت ہے۔

قَالَ فَثَبَتُ اَنَّ مَنُ یَلُقَی الُوَرُ دَعَلَی مَغُسَلَ الُمَیِّتِ وَیُعَظِّمُه' اِلَی اَرُبَعِیُنَ یَوُمًا یُمُنَعُ مِنُ ذٰلِکَ فَاِنَّه' لَیُسَ بِشَیُءٍ

مؤلف رحمتہ اللہ عنہ کہتا ہے بعض لوگوں کی عادت ہے کہ مقام غسل میت میں پھول چالیس روز تک رکھتے ہیں اس کام سے ان کو منع کیا جائے کہ اس میں کچھ بہتری نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پھول کو نجاست اور غلیظ جگہ ڈالنا منع ہے کیونکہ اس میں بے تعظیمی پھول کی ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۷۸

بَابُ مُلازِمَتهِ الْحِفظَةِ الْكِرَامِ قَبرِ الْمُؤمِنُ

ملازمت کرنے میں کرام کاتبین کی مومن کی قبر پر یعنی وہ دو فرشتے تسبیح وتہلیل کرتے ہیں

مومن کے انتقال کے بعد اُس کے کرام کاتبین قیامت تک اس کی قبر کی ملازمت کرتے ہیں۔

اَخْرَجَ اَبُوْ نَعِيْمٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلَ اِذَا قَبَضَ اللّٰهُ رُوْحَ الْمُؤْمِنِ صَعَدَمَلَكَاه' اِلَى السَّمَاءِ فَقَالاَ رَبُّنَا وَكُلِّتَا بَعْدِكَ الْمُوْمِنَ نَكْتُبُ عَمَلَه' وَقَدْ قَبَضْنَاه' اَلَيْكَ فَاذِنَ لَنَا اَنْ نَسْكُنَ السَّمَاءَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَرْضِىْ مَمْلُوْةٌ مِن يُسَبِّحُوْنَ وَلٰكِنْ قُوْمَا عَلٰى قَبْرِهٖ فَسَبِّحَانِىْ وَهَلِّلَانِىْ وَكَبِّرَانِىْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاكْتُبَاهُ بِعَبْدِیْ

روایت کی ابونعیم نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ جس وقت اللہ اپنے بندہ مومن کی روح قبض فرماتا ہے تو اس کے وہ دونوں فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں کہتے ہیں اے رب ہمارے تو نے ہم کو اپنے بندہ مومن پر مقرر کیا تھا ہم اس کا عمل لکھتے تھے اور تو نے اس کو اپنے طرف بلالیا۔ ہم کو اذن دے کہ ہم آسمان میں رہیں بسیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ میرا آسمان میرے فرشتوں سے بھرا ہوا ہے وہ میری تسبیح کرتے ہیں اور اذن طلب کرتے ہیں کہ زمین میں رہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ زمین میری خلق سے بھری ہوئی ہے وہ میری تسبیح کرتے ہیں ولکن تم میرے بندہ کی قبر پر کھڑے

رہو میری تسبیح و تہلیل اور تکبیر کرتے رہو روز قیامت تک اور اس کے حسنات میرے بندے کے لیے لکھو۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْمَلاَئِکَۃَ الْکِرَامِ الْکَاتِبِیْنَ بَعْدَ مَوْتِ الْمُوْمِنِ یَکُوْنُوْنَ عَلٰی قَبْرِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَتِہ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مومن کے انتقال کے بعد اس کے کرام کاتبین قیامت تک اس کی قبر کی ملازمت کرتے ہیں

بندہ کافر کی قبر کے پاس اُس کے فرشتے قیامت تک اُس پر لعنت کرتے ہیں

اَخْرَجَ الْبَیْھَقِیُّ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرٍ ھٰکَذَا وَاَزَادَفِیْہِ وَاِذَا کَانَ الْعَبْدُ کَافِرًا فَمَاتَ فَصَعَدَ مَلَکَاہُ اِلَی السَّمَاءِ فَیُقَالُ لَھُمَا ارْجِعَا اِلٰی قَبْرِہٖ وَالْعَنَاہُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ

روایت کی بیہقی نے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے (اور ابن ابی الدنیا انس رضی اللہ عنہ سے) جبکہ بندہ کافر ہوتا ہے تو اس کے دونوں فرشتے آسمان کے طرف چڑھ جاتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے کہ تم اس کی قبر کے طرف لوٹ جاؤ اور اس کو لعنت کرو۔

قَالَ دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ مَلاَئِکَۃَ الْکَفَرَۃِ اَیْضاً یَکُوْنُوْنَ عَلٰی تُرْبَۃِ اِلَّا اَنَّ مَلاَئِکَۃِ الْمُوْمِنِیْنَ یَعْبُدُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَثَوَابَ عِبَادَتِھِمْ لِلْمُوْمِنِ وَمَلاَئِکَتہ الْکَافِرِ یَلْعُنُوْن عَلَیْھِمْ وَاللَّعْنُ یَکُوْنُ وَبَالاً عَلَی الْکَافِرِ

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ملائکہ کافر کی قبر کے پاس ملازمت کرتے ہیں اس کی لعنت کے لیے اور مومن کی قبر کے پاس واسطے رسانی کی ہے۔

اَخْرَجَ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی لَہٗ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَیْنِ یَدَیْدِ وَمِنْ خَلْفِہٖ یَحْفَظُوْنَہٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ وَھُمْ اِثْنَا عَشَرَ مَلَکًا فَالاِثْنَتَان یَکْتُبَانِ خَیْرَہٗ وشَرَّہٗ بَدُلُّ عَلَیْہِ قَوْلُہٗ تَعَالٰی عَنِ

الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَال قَعِیْدٌ وَثَلَثَةٌ یَکُوْنُوْنَ بَیْنَ بَدَیْہِ یُرْشِدُوْنَہٗ اِلَی الْخَیْرَاتِ وَثَلٰثَۃٌ خَلْفَہٗ یَحْفِظُوْنَہٗ مِنَ الْاَوْقَاتِ وَ وَاحِدٌ عِنْدَ نَاصِیَۃٍ یَبْلُغُ الصَّلٰوۃَ اِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ وَاحِدٌ عِنْدَھَامَتِہٖ رَاسِہٖ فَاِنْ تَوَاضَعَ الْعَبْدُرَ فَعَہٗ وَاِنْ تَجْیَرُ قَھَرَہٗ وَاِنْ تَکَبَّرَ قَمَّعَہٗ فَھُمْ اِثْنَاعَشَر مَلَکًا عَلٰی کُلِّ اٰدَمِیِّ یُدَّ مَلاٰئِکَتِہِ النَّھَارِ بِمَلاٰئِکَۃِ اللَّیْلِ فَھُمْ اَرْبَعَۃٌ وَ عِشْرُوْنَ مَلَکاً فِی الْمَلَوَیْنِ

بیہقی نے آیت مذکورہ میں یعنی انسان کے آگے پیچھے روبرو فرشتے ہیں اللہ کے حکم سے۔فرمایا بارا فرشتے ہیں۔دوسیدھے طرف دوبائیں طرف جواعمال لکھتے ہیں اور تین فرشتے رُوبرو ہیں جو نیکی کی ہدایت دیتے ہیں اور تین پیچھے ہیں جواس کی حفاظت کرتے ہیں اور ایک پیشانی کے پاس ہے جواس کی عبادت و درود شریف آنحضرت ﷺ کو پہنچاتا ہے اور ایک سر کے پاس جب تواضع کیا اکرام کرتا ہے جب جبر کیا قہر کرتا ہے جب غروری کیا دابتا ہے۔یہ بارا دن کے اور بارا فرشتے رات کے جدا ہیں جس کا مجموعہ چوبیس ہے۔

قَالَ ھٰوُلَاءِ الْمَلاٰئِکَۃِ اِذَا مَاتَ الْعَبْدُ یُوْمَرُوْنَ بِالْاِ قَامَۃِ عَلٰی قَبْرِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ

مؤلف(رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) کہتا ہے جب بندہ انتقال پاتا ہے یہ فرشتے اس کی قبر پر ملازمت کرنے کے لیے مامور ہوتے ہیں۔

☆....☆....☆....☆

باب۷۹

بَابُ الْاِطْعَامِ لِاَهْلِ الْمُصِيبَةِ

اھل مصیبت کو کھانا روانہ کرنے کے بیان

اَخْرَجَ اَبُوْ نَعِيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِطْعَمُوْا اٰلَ حَمْزَةَ

نقل کی ابونعیم نے کہا فرمایا آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے کھانا روانہ کرو حمزہ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) کے گھر بار کو۔

اہل مصیبت کے گھر کھانا روانہ کرنا مستحب ہے

فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنْ يَّسْتَحَبُّ الْاَطْعَامَ لِاَصْحَابِ الْمَصَائِبِ قَالَ الْفَقِيْهُ اَبُوْجَعْفَرَ يَسْتَحَبُّ لِجِيْرَانِ اَهْلِ الْمَيِّتِ وَمَعَارِفِهِمْ وَالْاَبَاعِدِ مِنْ اَقَارِبِهٖ تَهِيَّتَه' طَعَامٍ لاَهْلِ الْبَيْتِ يُشْبَّعَهُمْ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ وَالْاِلْحَاحُ اِلَيْهِمْ لِيَأْكُلُوْنَ

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مستحب ہے کھانا روانہ کرنا اہل مصائب کو۔امام جعفر طحاوی نے فرمایا کہ جس گھر میں کسی کا انتقال ہو اس گھر کے اقربا وقریب وبعید وہمسایہ وتعارف داروں کو مستحب ہے کھانا روانہ کریں مصیبت کے دن اور رات کو اور مستحب ہے ان کو کھانا کھلانا نرمی اور الحاح سے۔

اَخْرَجَ اَبُوْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ لِاَهْلِ الْمُصِيْبَةِ اَنْ يُّطْعِمِ

ابوسعید رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے اہل مصیبت کے گھر کھانا روانہ کرنا ضرور ہے۔

ایام تعزیت تین دن ہے میت کے گھر سے نوحہ کرنے والی عورتیں ہو تو ان کو نا کھانا روانہ کرے نہ ایسوں سے تعزیت کرے۔

قَالَ مَعْنَاهُ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُطْعَمَ اَهْلَ الْمُصِيْبَةِ قَالَه' فِي اٰلِ حَمْزَةَ فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْاِطْعَامَ لِاَهْلِ الْعَزَاءِ مُسْتَحَبٌّ فِيْ اَيَّامِ التَّعْزِيَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ ثَمَّه نِسَاءٌ يَنُحْنَ الطَّعَامَ لَهُنَّ لِاَنَّه' اِعَانَتُه' عَلٰى مَعْصِيَةٍ قِيْلَ اِتَّفَقَ الْمَشَائِخُ عَلٰى اَنَّه' لَا يَذْهَبُ اِلٰى تَعْزِيَةِ مَنْ فِيْ مَاتِمِهِمْ نَوَاحَةٌ وَاِنْ كَانَ قِطْعُ صِلَتِه رَحِمٍ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے کہ مطلب اس کا یہ ہے مستحب ہی ایام تعزیت (یعنی تین دن) اہل مصیبت کے گھر کھانا روانہ کرنا جیسا کہ دربارۂ حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اگر وہاں نوحہ کرنیوالی عورتیں ہوں ان کو کھانا روانہ کریں نہ ایسوں سے تعزیت کریں گو کہ اقرباء قریب ہوں

اَخْرَجَ اَبُوْ يَعْلٰى وَالْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ اَنَّه' قُتِلَ رِجَالٌ مِنْ اَصْحَابَتِه فِيْ مَقْتَلِ قَتْلِ حَمْزَةَ فَاتَّخَذَ اَهْلُ بَيْتٍ كُلَّ مَاتَمًا وَلَمْ يَجِيئُ اَحَدٌ لِيْ اَهْلِبَيْتِ حَمْزَةَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ بَابَ بَيْتِهِ فَقَالَ اِجْتَمَعَ النَّاسُ عَلٰى اَقَارِبِهِمْ فَاَنَا مِنْ اَقْرُبَائِكَ يَا حَمْزَةُ فَتَرَكَ النَّاسُ مَوَاتِهِمْ وَجَمَعُوْا فِيْ بَيْتِ حَمْزَةَ ثُمَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ طَعَامَ اِلٰى اٰلِ حَمْزَةَ وَاَطْعَمَهُمْ

ابویعلی اور حکیم ترمذی نے روایت کی کہ جب حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اس روز اور صحابہ بھی شہید ہوئے تھے تو کوئی حمزہ کے گھر کو نہ آئے تو آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) ان کے دروازے پر ایام مصیبت تک تشریف رکھے تھے اور فرماتے ہر ایک اقربا ان کے گھر پر جمع ہیں۔ پس میں اقربا حمزہ سے

ہوں تو تمام لوگ اپنے تعزیت کو چھوڑ کے حضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پاس آ کر حمزہ کی تعزیت ادائی کرتے تھے۔آپ نے ایام مصیبت تک حمزہ کے گھر کھانا روانہ کیا۔

اہل مصیبت کے گھر جا کر تعزیت ادا کرنا مستحب ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الذِّهَابَ اِلٰى اَهل الْمُصِيْبَةِ لِلتَّعْزِيَتِه سُنَّةٌ وَ اَنَّ اِطْعَامَهُمْ مُسْتَحَبٌّ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) کہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھر کو جا کر تعزیت ادائی کرنا اور کھانا روانہ کرنا (اور اقربا قریب سے گھر میں لوگوں کے تعزیب پرسی کے لیے بیٹھنا) مستحب ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۸۰

بَابُ اَکَلِ الطَّعَامِ مِنۡ بَيۡتِ اَهۡلِ الۡمُصِيۡبَةِ

اھل مصیبت کے گھر سے کس کو کھانا جائز ھے

اہل مصیبت کے گھر تین دن کے اندر فقراء کو کھانا کھلانا مستحب ہے

اَخۡرَجَ الۡبَيۡهَقِيُّ وَالتِّرۡمِذِيُّ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ بَرِئٌ مِنَ الَّذِيۡنَ يَاكُلُوۡنَ الطَّعَامَ مِنۡ بَيۡتِ اَهۡلِ الۡمُصِيۡبَةِ فِي ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ

روایت کی بیہقی اور ترمذی نے کہ کہا فرمایا آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے اللہ اور رسول بیزار ہے ان لوگوں سے جو اہل مصیبت کے گھر تین روز کے اندر کھانا کھاتے ہیں۔

قَالَ (رَحۡمَةُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ) اِتَّفَقَ الۡمُفَسِّرُوۡنَ عَلٰى اَنَّ الۡمُرَادَ فِيۡهِ طَعَامُ الضِّيَافِتِه لَا طَعَامُ الصَّدَقَةِ لِاَرۡوَاحِ الۡمَوۡتٰى مَايَلَازِمُ السُّرُوۡرِ فَيُكۡرَهُ الۡاِجۡتِمَاعِ عَلَيۡهِ اَغۡنِيَاءِ وَاَمَّا لَوۡ اِتَّخَذَ طَعَامًا لِلۡفُقَرَاءِ كَانَ حَسَنًا

مؤلف (رَحۡمَةُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ) کہتا ہے مراد اس سے طعام ضیافت ہے نہ طعام فاتحہ جو ثواب رسانی کے لیے ہو۔ ہاں ان تین روز کے اندر فقط تونگروں کی ضیافت کرنا مکروہ ہے اور فقراء کو کھانا کھلانا مستحب ہے۔

اہل مصیبت کے گھر تین دن کے اندر کھانا کھانے سے دل کو قساوت ہوتی ہے

اَخۡرَجَ عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنِ مَسۡعُوۡدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَكۡلُ الطَّعَامِ مِنۡ بَيۡتِ اَهۡلِ الۡمُصِيۡبَةِ يَقۡسِيَ الۡقَلۡبَ فَلَا يُوۡكَلَ اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنۡ بُيُوۡتِهِمۡ

(ابن ابی الدنیا) نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمائے آنحضرت ﷺ تین دن

کے اندر اہل مصیبت کے گھر کھانا کھانے سے دل کو قساوت ہے۔ تین روز تک ان کے گھر کا کھانا نہ کھائیں۔

تین دن کے اندر تونگروں کی ضیافت کرنا اہل ہنود کی شباہت ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّه' لَا يَجُوْزُ الْمَصَائِبُ فَوقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَلَا يُبَاحُ اِتِّخَاذُ الضِّيَافَةِ فِيْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ لَا هْلِ الْمَصَائِبِ وِفِی الْاَحْيَاءِ يُكْرَهُ الْاِجْتِمَاعُ عَلٰى طَعَامِ الْمَوْتٰى لِاَنَّه' تَشَبَّه' بِكَفَرَةِ الْهِنْدِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین روز سے زیادہ ایام مصیبت نہیں ہیں۔ ان تین دن کے اندر ضیافت تونگروں کو مکروہ ہے۔ احیاء میں ہے کہ تین روز کے اندر تونگروں کی ضیافت کرنا اہل ہنود کی شباہت ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

ساتواں، دسواں، بیسواں، چہلم، سہ ماہی، شش ماہی اور برسی کرنا جائز بلا کراہت ہے

اس سے معلوم ہوا کہ بالا تفاق تمام علماء کے پاس۔ ساتواں، دسواں، بیسواں، چہلم، سہ ماہی، شش ماہی اور برسی کے فاتحوں کا کھانا تمام تونگر اور غربا کو جائز بلا کراہت ہے۔ وَفِی الْخَزَانَتِه يُكْرَه' اِتِّخَاذُ فِی اَيَّامِ الْمُصِيْبَةِ قَالَ بَكْرُه' اِجَابَةُ الطَّعَامِ الَّذِیْ يهی لِلْمَيِّتَ عَلٰى سَبِيْلِ الضِّيَافَتِه وَ عَلَامَتُه' ذٰلِكَ اَنْ يُدْعَى الْاَ غْنِيَاءُ وَالْاَ قْرِبَاءِ وَيَحْرُمُ الْفُقَرَاءَ وَالضُّعَفَاءَ اور خزانتہ الروایہ میں ہے مکروہ ہے ضیافت کرنا ایام مصیبت یعنی تین روز کے اندر۔

مؤلف کہتا ہے مطلب اس کا یہ ہے مکروہ ہے تونگروں اور دوستوں کو تین دن کے اندر کھانا کھلانا اور بالکل فقراء وضعفاء کو نہ کھلانا۔

﴿ فائدہ ﴾

تین دن کے اندر تونگروں غرباء کو فاتحہ رسانی کا کھانا کھلانا جائز اور غیر مکروہ ہے

اس سے معلوم ہوا کہ تین دن کے اندر یہی تونگر اور غریب مردوں کو فاتحہ رسانی کا کھانا کھلانا جائز اور غیر مکروہ ہے۔ مکروہ اس صورت میں ہے کہ فقط تونگر اور اقربا کو کھلانا اور فقرا وغربا کو محروم کر دینا۔

بخیل اور قاسی کی تشریح

اَخْرَجَ اَبُوْ حَامِدٍؒ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَجِبُ اِجَابَةَ الدَّعْوَةِ اِلٰی طَعَامِ کُلِّ اَحَدٍ اِلَّا اِلٰی طَعَامِ الْبَخِیْلِ وَقَاسِیَ الْقَلْبِ فَقِیْلَ مِنَ الْبَخِیْلُ فَقَالَ الَّذِیْ لَا یُوْیِ حَقَّ اللّٰهِ وَبِمَنْ عَلٰی عِبَادَ اللّٰهِ فَقَیْلِ وَمِنَ الْقَاسِی قَالَ الَّذِیْ یَمُوْتُ لَه، مَیِّتٌ یَتَّخِذُهُوَ ضِیَافَتُه، فِیْ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ

ابوحامد رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ کہا آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے ہر ایک دعوت کو قبول کرنا ضرور ہے مگر طعام بخیل اور طعام قاسی۔ پوچھا گیا بخیل کون ہے۔ فرمایا جس نے حق اللہ اور حق الناس کو نہ ادا کیا ہو۔ پوچھا گیا کہ قاسی کون ہے۔ فرمایا جس کے گھر میں میت ہو اور تین روز کے اندر ضیافت قرار دے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّه، یُکْرَهُ لِاَهْلِ الْمَصَائِبِ اِتِّخَاذُ الطَّعَام

عَلٰی سَبِیْلِ الضِّیَافَةِ وَلَوْ کَانَ مُهْدِیَ اِلَیْهِمْ فِی بُیُوْتِهِمْ اَمَّالُوا اِلٰی بُیُوْتِ اَقْرُبَاءِ هِمْ وَمَعَارِ فِهِمْ فَقَدْ اُختلِفَ فِیْهِ وَالْاَصَحُ اِنَّه' یُکْرَه' اِلٰی ثَلٰثَةَ اَیَّامَ وَتَبَیَّنُ اَنَّه' لا یَکْرَه' لِاَهْلِ الْمُصِیْبَةِ اِتَّخَاذُ الطَّعَامِ لِلْفُقَرَاءِ وَلا یَکْرَهُ هُمْ اِلاَّ کُلِّ مِنْ ذٰلِکَ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیهِ) کہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل مصائب کو بطور ضیافت کے تین روز کے اندر کھانا کھلانا مکروہ ہے۔ اگر تو نگروں کے گھروں کو کھانا روانہ کریں مکروہ نہیں۔ اسی میں اختلاف ہے کہ جن کے گھروں کو تو نگروں سے کھانا روانہ کیا گیا ان کو کھانا مکروہ ہے یا نہیں۔ بعض نے کہا مکروہ ہے بعض نے کہا مکروہ نہیں صحیح یہ ہے کہ فقرا کو کھانا بالاتفاق مکروہ نہیں اور تو نگروں کو کھانا مکروہ ہے

وَیَکْرَهُ لِاَهْلِه اِتِّخَاذُ الطِّعَامِ لِلاَقْرُبَاءِ وَالْاَغْنِیَاءِ اِلٰی ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ وَیَکْرَه' لَهُمْ اَکْلُه' اَمَّا بَعْدَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَلاَ یَکْرَه' اِتِّخَاذُ الطَّعَامِ لِمَنْ مَاتَ لَه' مَیِّتٌ لاَ لِرُوْحِه وَلاَ عَلٰی سَبِیْلِ الضِّیَافَتِه وَلاَ یُکْرَه' اِلاَّکُلُ مِنْه' لاَ لِلْغَنِیِّ وَلاَ لِلْفَقِیْرِ یُدْعٰی اِلَیْهِ

اور مکروہ ہے تین روز کے اندر تو نگر اور اقرباء تو نگر کو کھانا کھلانا اور ان کو کھانا اور بعد ایام مصیبت کے ثواب رسانی کا کھانا جیسا ساتواں، دسواں، بیسواں، چالیسواں۔ سہ ماہی شش ماہی اور برسی کا تمام کو بالاتفاق جائز ہے خواہ غنی ہو یا فقیر۔

﴿ فائدہ ﴾

تین روز کے اندر تو نگروں کو فاتحہ کا کھانا کھلانا اور ان کو کھانا مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ بعض نے مکروہ کہا۔ بعض غیر مکروہ۔ اس مسئلہ کا فیصل امام محمد ابراہیم الحلبی حنفی نے کبیری شرح سنیة المصلم معروف به غینة المصلی کے آخر کتاب الثامن فی مسائل متفرفه میں فرمایا۔ ملخصاً یہ ہے

ایام مصیبت کے اندر بھی میت کے گھر کا کھانا، کھانا جائز بلا کراہت ہے

وَیَکْرَہُ اِتِّخَاذُ الضِّیَافَتِہِ مِنْ اَھْلِ الْمَیِّتِ لِاَنَّہ، شُرِعَ فِی السُّرُوْرِ لاَ فِی الْحُزْنِ قَالُوْا وَھِیَ بِدْعَۃٌ مُسْتَقْبِحَتُہ، لِمَا رُوِیَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ بِاِسْنَادِ صَحِیْحٍ عَنْ جُرَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّانُعِدُّ الْاِجْتِمَاعَ اِلٰی اَھْلِ الْمَیِّتِ وَمِنْعِھِمُ الطَّعَامَ مِنَ النِّیَاحَۃِ لاَ یَخْلُوْا عَنْ نَظْرٍ لِاَنَّہ، لاَ دَلِیْلٌ عَلٰی الْکَرَاھَتِہِ اِلاَّ حَدِیْثُ جَرِیْرُ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ الْمُتَقَدِّمَ وَاِنَّمَا یَدُلُّ عَلٰی کَرَاھَتِہ ذٰلِکَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَطُ عَلٰی اَنَّہ، قَدْ عَارَضَہ، مَادَوَاہُ الْاِمَامُ اَحْمَدِ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ وَاَبُوْ دَاو،دَعَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَار قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی جَنَازَۃٍ فَلَمَّا رَجَعَ اِسْقُبَلَہ، دَاعِیٌ اِمْرَاتِہِ فَجَاءَ وَجِئی بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ یَدَہ، وَوَضَحَ الْقَوْمِ فَاکَلُوْا الْحَدِیْثُ فَھٰذَا یَدُلُ عَلٰی اَبَاحَتِہ ضُنْعِ اَھْلِ لِلْمَیِّتِ الطَّعَامِ وَالدَّعْوَۃِ اِلَیْہِ

یعنی ایام مصیبت میں ضیافت قرار دینا مکروہ ہے اس لئے کہ یہ ایام غم کے ہیں نہ خوشی کے۔اس لئے کہ امام احمد اور ابن ماجہ بسند صحیح جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے لایا ہے کہ ہم اہل مصیبت کے گھر ایام مصیبت تک کھانا نہیں کھاتے تھے۔ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اس حدیث موقوف سے تین روز کے اندر ضیافت کا کھانا جو مکروہ معلوم ہوتا ہے اس سے مراد وقت موت ہے نہ بعد موت یعنی آدمی کے سکرات کے وقت اس کی ضیافت مکروہ ہے نہ بعد انتقال۔اس لئے اس کے معارض دوسری حدیث متصل آئی ہے جو امام احمد اور ابوداؤد نے بسند صحیح ایک انصاری صحابی سے روایت کیا ہے کہ ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کو ضیافت کی دعوت دی ہم اور آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) آکران کے گھر میں کھانا کھائیں۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایام مصیبت کے اندر بھی میت کے باہر کھانا کھانا جائز بلا کراہت ہے اور معارض

حدیث کی تطبیق بھی ہوچکی۔شرح منیۃ المصلی سے معلوم ہوا کہ جن شہروں میں یہ عادت ہے کہ جو لوگ جنازے کے ہمراہ تھے بعد دفن اس مرحوم کے گھر کو آ کر کھانا فاتحہ کا کھاتے ہیں سو یہ تونگروں اور ہر دو کو جائز بلا کراہت ہے۔چاہیے کہ اس دعوت سے غریبوں کی محروم نہ رکھیں۔

☆....☆....☆....☆

باب۸۱

بَابُ اَحُکَامِ الْمَوْتٰے مِنَ الْاَحَادِیْثِ وَالْمَسَائِلِ الشَّتّٰی

احکام موتی جو احادیث میں آئی ہیں اور مسائل متفرقہ ہیں

غسل میت پر اجرت دینا مکروہات سے ہے

اَخْرَجَ اَبُوْ سَعِیْدٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِنَّ مِنَ السُّحُتِ لَا جُرٌ عَلٰی غُسْلَ الْمَیِّتِ

(ابن ابی الدنیا میں) ابوسعید (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غسل میت پر اُجرت لینا مکروہات سے ہے۔

قبر کن اور حمال کو اجرت دینا جائز بلا کراہت ہے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) لا یَتْرَکُ غُسَّال اَنْ یَاخذَ اَجْرًا غُسلِ الْمَیِّتِ اَمَّا عَلٰی حَمْلِ الْجَنَازَۃِ وَحُفِرَ قَبْرِہٖ وَدَفْنِہٖ فَلاَ بَاسَ بِہٖ لاَ نَّ الْاَوَّلُ حَسْبَۃُ وَالثَّانِي غَیْرَ حَسْبَتِہٖ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے مکروہ اس وقت ہے کہ غسال خود اجرت طلب کرے یعنی بغیر طلب کے اگر اس کو اجرت دیں مکروہ نہیں اور جنازہ اٹھانے والے اور قبر کھودنے والے کو اجرت دینا جائز بلا کراہت ہے کہ یہ امور عبادت سے نہیں اور نہلانا امور جسارت سے ہے اس کی اجرت طلب کرنا مکروہ ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ نزدیک متقدمین کے ہے اور متاخرین کے نزدیک جائز بلا کراہت ہے۔اسی پر فتویٰ ہے جیسا کہ ردالمحتار وغیرہ میں ہے۔

غسال کو میت کے کپڑے دینے اور چالیس روز تک کھانا کھلانے سے میت کو کچھ ثواب نہیں پہنچتا

وَفِیْ الْقُدُوْرِیْ اِنْ کَانَ مَوْضِعٍ لاَ یَجِدُ مِنْ یَغُسَلَه' وَیَحْمِلَه' وَغَیْرَ هٰؤُلآءِ فَلاَ اَجْرَ لَهُمْ وَاِنْ کَانَ ثَمَّهَ اُنَاسٌ غَیْرَ هُمْ فَلَهُمُ الْاَ جْرُ قَالَ اَمَّا فَغَارَفَه' النَّاسُ فِیْ بَعْضِ الْبِلاَدِ مِنْ دَفْعِ ثِیَابِ الْمَیَّتِ اِلٰی الْغَاسِلِ وَدَفْعِ الطَّعَامِ لِرُوْحِهٖ اِلٰی اُسْبُوْعٍ لَوْ اَنْ بِعَیْنَ اِلَی الْغَاسِلِ فَهُوَ غَیْرُ لَازِمٍ لاَ ثَوَابَ فِهِ لِلدَّافِعِ وَلاَ لِلْمَیَّتِ بِاِتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ وَلاَ یُبَاحُ لَه' اَلْاَ کُلُ عِنْدَ الْبَعْضِ

اور قدوری میں ہے کہ مقرری غسّال اور حمال کو اجرت دینا جائز ہے۔بخلاف ان کے جو مقرر نہ ہوں ان کو اجرت نہیں۔وہ جو بعض لوگوں کی عادت ہے کہ غسال کو میت کے کپڑے دیتے ہیں اور اس کو سات روز یا چالیسویں روز تک کھانا کھلاتا ہے اس کام کو ضروری سمجھتے ہیں اس کا ثواب نہ میت کو پہنچتا ہے نہ دینے والے کی حتی کہ بعض علماء غسال کو وہ کھانا نہیں جائز کہتے ہیں۔

﴿ فائدہ ﴾

مطلب یہ کہ غسال ہی کو کپڑے دینا اور اسی کو کھانا کھلانا لازم ہے کر کے اعتقاد نہ رکھیں اگر حبّۃ اللہ غسال کو دیں یا اور کو جائز ہے۔

میت کی تعریف ان کے اعمال حسنہ سے کرنا جائز اور مستحب ہے اور جھوٹی تعریف کرنا جائز نہیں

اَخْرَجَ اَبُو (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) الدَّرْدَاءِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حِیْنَ اِشْتَدَّ اَبُوْ رَوَاحَۃَ کَانَ اَوَّلُنَا یَقُوْلاَ وَاٰخِرُنَا فُقُوْلاً وَکَانَ یُصَلِّی الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا قَالَ اَلْفُضُوْلُ الْخُرُوْجُ اِلَی الْقِتَالِ وَالْقُقُوْلُ الرُّجُوْعُ عَنِ الْجِھَاد

ابوداؤد (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) نے روایت کی کہ فرماتے آنحضرت (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کہ جب وفات ہوا ابوداؤد کا تو آنحضرت (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فرماتے کہ ابورواحہ زاہدوں اور غازی فی سبیل اللہ تھے۔

فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الثَّنَاءَ لِلْمَیِّتِ جَائِزٌ لاَ یَکُوْنُ فِیْہِ حَرَامٌ یَاثَمُ بِہِ الْمَادِحُ وَ یُعَاتِبُبِہِ الْمَیِّتُ

اس سے معلوم ہوا کہ میت کی تعریف ان کے اعمال حسنہ سے کرنا جائز ومستحب ہے اور جھوٹی تعریفیں کرنا جائز نہیں

میت کو اس کے قبیلے کے قبرستان میں دفن کرنا مستحب اور دور نقل کرنا مکروہ ہے

اَخْرَجَ اَبُوْ نَعِیْمٍ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اُدْفِنُو الْمَیِّتَ فِی بَقِیْعَتِہ قَوْمِہ

روایت کی ابونعیم (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) نے کہ فرماتے آنحضرت (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کہ میت کو اس کے قبیلے کے قبرستان میں دفن کرو۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَفْنُ الْمَیِّتَ الْقَتِیلِ فِیْ مَقَابِرِ قَوْمٍ مَاتَ فِیْھِمْ اَحَبُّ وَنَقْلُہٗ مِیلاً اَوْمَیْلَیْنِ لاَ بَاسَ بِہِ الزِّیَادَۃِ عَلَیہِ قِیلَ یُکْرَہُ وَاِلَیْہِ مَالَ السَّرْخَسِیِ وَقِیلَ لاَ یُکْرَہُ رَحِیْلَہ اَکْثَرُ الْمَشَائِخِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے کہ میت کو یا شہید کو ان کے قبیلے کے قبرستان میں دفن کرنا مستحب ہے اور میت کو نقل کرنا میل دو میل پر کچھ مضائقہ نہیں بعض نے کہا اس سے دور نقل کرنا مکروہ ہے۔ اکثر نے کہا مکروہ نہیں

﴿ فائدہ ﴾

میت کو دفن کے بعد پھر نکال کر نقل کرنا جائز نہیں

نقل اس کو کہتے ہیں کہ میت کو قبر میں دفن نہ کر کے صرف صندوق میں چند روز کے لیے سونپ کے بعد دفن کرنا۔ میت کو دفن کر کے بعد سال کے اس کو داخل کرنا جائز نہیں۔ جیسا کہ درمختار وغیرہ میں ہے اگر متوفی نقل کی وصیت کی ہو اس وقت دفن کرنا تمام کے پاس ضروری ہے

میت کو تین روز بغیر دفن کے چھوڑ دینا جائز نہیں

وَلاَ یَنْبَغِیْ اَنْ یَنْقَلَ قَبْلَ الدَّفْنِ مَسَافَۃِ ثَلٰثِہِ اَیَّامٍ فَوْقَ بِحَیْثُ یُفْتِنُ وَیَقْطَرُ

میت کو تین روز بغیر دفن کے چھوڑ دینا جائز نہیں کہ بدبو نہ ہو جائے

میت کو بعد دفن کے قبر سے نہ کرے کیونکہ قبر سرّ مخفی ہے اللہ عزّ وجل کی جناب سے

اَخْرَجَ لِطَّبْرَانِی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنْبِشُ بِالْقَبْرِ فَیَکْشِفُ مِرًّا الْمَیِّتِ فَاِنَّ فِی الْقَبْرِ اَسْرَارٌ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی

طبرانی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے روایت کی کہ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے میت کو بعد دفن کے قبر سے نہ نکالیں تاکہ میت کا حال ظاہر نہ ہو جائے اس لئے کہ قبر اک سرِ مخفی ہے من جانب خدا عزّ وجل۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیہِ) لاَ یَنۡبَغِی اِخۡرَاجُ الۡمَیِّتِ مِنَ الۡقَبۡرِ بَعۡدَمَا دَفِنَ اِلَّا اِذَا کَانَتِ الۡاَرۡضُ مَغۡصُوۡبَةً اَوۡاُخِذَتۡ بِالشُّفَةِ اَوۡ قُرُبَ مِنۡهَا تَخۡرِیۡبُ الۡبَحۡرِ الۡمَاءِ اَوۡ دَفۡنِ فِی دَارِ الۡحَربک اَوۡاِنۡدَرَسَ الۡمَقۡبَرَةُ فِی الۡعِمۡرَانِ وَاتَّخَذَ النَّاسُ مَزَابِلَ سنان وَیَتۡرَ کُوۡنَ التَّمَامِی فِی الذَّهَابِ وَالۡمَجِئِی عَلَی الۡمَقَابِرِ فَاِنَّه' لاَ بَاسَ بِاخۡرَاجِ الۡمَیّتِ بَعۡدَ الدَّفۡنِ بِعُذۡرٍ مِنۡ نَحۡوِ هٰذِهِ الۡاَعۡذَارِ وَعَلَیۡهِ الۡفَتۡوٰی اَخۡرَجَ التِرۡمُذِیُّ لاَ یُنۡبَشَ الۡقَبۡرَ وَلاَ یُنۡقَلُ الۡمَیّتَ اِلَّا بِعُذۡرٍ

مؤلف (رَحۡمَةُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے کہ بعد مٹی دینے کے مردہ قبر سے باہر نہ نکالا جائے مگر کسی آدمی کے حق کیلئے۔ مثلاً زمین غصب کی ہو اور مالک زمین کا رہنا پسند نہ کرے یا جس زمین میں دفن کیا وہ حق شفعہ کے باعث دوسرے نے لے لی یا وہاں پانی کا جوش ہے یا مقام نجاست یا وہ کرب ہے یا وہ چلنے کی راہ میں ہو ایسی صورتوں میں میت کو نکال کر دوسری جائے دفن کرنا جائز ہے۔ اسی پر فتویٰ ہے۔ ترمذی نے یونہی روایت کی۔

جس شہر میں میت کا انتقال ہوا اسی شہر میں دفن کرنا مستحب ہے

قَالَ وَالۡعُذۡرُمَا بَیّنَهُ فَالۡمُسۡتَحَبُّ اَنۡ یُتۡرَکَ الۡمَیّتُ حَیۡثُ دُفِنَ لِاَنَّ بَعۡضَ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَفَّنُوۡا فِی الۡاَرۡضِ الۡحَرۡبِ وَلَمۡ یُنۡقِلُوۡا مَابُوۡنُقِلَ بِعُذۡرٍ فَلاَ بَاسَ بِهٖ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے کہ میت کو جس شہر میں انتقال ہو اسی شہر میں دفن کر مستحب ہے۔ اس لئے کہ بعض صحابہ دارالحرب میں مدفون ہوئے ان کو دوسرے مقام میں نقل نہیں کئے۔

اور وہاں سے اس کے شہر میں بھی دفن کرنا جائز ہے

وَفِی الْفَتَاوٰی الْخَانِیَہ لَوْ مَاتَ بِغَیْرِ بَلْدِہٖ یَسْتَحَبُّ تَرْکَہ' فَاِنْ نُقِلَ مِنْ مِصْرٍ اِلٰی مِصْرٍ اٰخَرَ لَا بَاسَ بِہٖ لِاَنَّ یَعْقُوْبَ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامِ مَاتَ بِمِصْرٍ ثُمَّ نُقِلَ اِلَی الشَّامِ بَعْدَ زَمَانٍ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَاتَ فِیْ صَبْعَۃٍ عَلٰی اَرْبَعَۃِ فَرَسِخَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ وَ نُقِلَ عَلٰی اَعْنَاقِ الرِّجَالِ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَعُدَ مَا دُفِنَ وَکَذَا رُوِیَ نَقْلُ غَیْرِھِمَا

فتاوی خانیہ میں ہے کہ جس آدمی کا انتقال غیر شہر میں ہو وہیں دفن کرنا مستحب ہے۔ اگر وہاں سے اس کے شہر کو لا دیں جائز ہے جیسا کہ یعقوب علیہ السلام مصر میں انتقال کیے بعد ان کے جنازے کو شام میں لا کر دفن کیے اور سعد بن ابی وقاص صحابی رضی اللہ عنہ کا انتقال مدینہ منورہ کے چار کوس کے فاصلہ پر ہوا تھا۔ ان کو مدینے میں لا کر دفن کیے ایسا ہی بہت بزرگوں کو دور سے لا کر دفن کرنا ثابت ہے۔

قبر کے اندر چٹائی، تکیہ اور گدا رکھنا جائز نہیں

اَخْرَجَ اِبْنُ عُمَرَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَصْلِحُوْا مَرْقَدَ مَوْتَاکُم

ابن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت ہے کہ کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے میت کو قبر میں اچھی طرح سے لٹا دیں۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّہ' یَجُوْزُ بَسْطَ الْفَرْشِ فِی اللَّحْدِمَنَ التُّوَابِ وَالْحَصِیْرِ وَالْمُضْرَبَۃِ وَفِی الْمُلْتَقَطِ لَا بَاسَ بِہٖ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ قبر کے اندر چٹائی اور تکیہ اور گدا رکھا جائے۔ ملتقط میں

لکھا ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ قول ضعیف اور لائق عمل نہیں۔ درمختار اور ردالمحتار وغیرہ میں ہے کہ نہیں جائز ہے قبر کے اندر چٹائی اور تکیہ اور گدا رکھنا۔ پس عمل لوگوں کا اسی پر ہے۔

میت کو لائق کفن دینا چاہیے اور عورتوں کو حریر، ابریشم اور کسنبے کا کفن جائز ہے

اَخرَجَ جَابِر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کَفِّنُوا الْمَیِّتَ بِمَایُلِیْقُہٗ

(ابن ابی الدنیا میں) جابر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے میت کو کفن لائق دو

قَالَ (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) اَیْ بِمَا یَشْرَعُ لَہٗ فِی حَیٰوۃِ الدُّنْیَا فَتکَفُّنُ الْمُرءَ ۃَ فِی الْحَرِیْرِ وَالْاَ بْرِیْشَم وَالْمُعَصْفَرِ وَنَحوَ ذٰلِکَ وَیَکْرَہُ اَنْ یُکْفِنَ الرَّجُلُ فِی الْحَدِیْدِ وَالْمُعَصْفَرِ

مؤلف (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے یعنی جو کپڑا حالتِ حیات میں جائز تھا اس سے کفن دینا چاہیے اور عورتوں کو کفن دینا حریر اور ابریشم اور کسنبے جائز ہے نہ مردوں کو

میت کی اطلاع اس کے اقرباء اور تعارف داروں کو دینا ضروری ہے

اَخرَجَ ابُوْ عُبَیس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) اٰذِنُوا اَقْرَبَاءَ الْمَیِّتِ وَمَعَارِفَہٗ فَیُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ

ابو عبیس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے روایت کی کہ میت کی اطلاع اس کے اقربا اور تعارف داروں کو کر دو تا کہ آ کر نماز جنازہ میں شریک ہوں۔

ماتم پرستی پر آنے کی اطلاع دوسرے یا تیسرے روز دینا بدعت ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) لَا بَاسَ بِاِيْذَانِ اَقْرُبَاءِ الْمَيِّتِ وَاخوانه لِلْجَنَازَةِ كَمَا دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلَيْهِ وَلِذَا جوّزُ والنِدَاءَ فِي الْاَسْوَاقِ بَمَوْتِ مَنْ يَعْرِفُهُ النَّاسُ يَجْتَمِعُوْنَ عَلَيْهِ وَاَمَّا الدَّعْوَةِ لِلْعَزَاءِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي اَوِ الثَّالِثِ فَبِدْعَة لَمْ يَفْعَلُه الصَّحَابَةُ وَلاَ التَّابِعُوْنَ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اقرباو میت کو اطلاع دینا ضرور ہے۔ اس لئے بازاروں میں منادی کرنا کہ فلاں کا انتقال ہوا ہے جائز ہے۔ یونہی نماز جنازہ کی صلوٰۃ کہنا جائز و مستحب ہے۔ ماتم پرستی کے آنے کے لیے اطلاع دینا دوسرے روز یا تیسرے روز بدعت ہے۔ ایسا صحابہ اور تابعون نے نہ کیا۔

﴿ فائدہ ﴾

مراد بدعت سے بدعت سیئہ ہے۔

مردوں کو ثواب پہچاؤ قرآن مجید پڑھ کر

اَخْرَجَ سُلَيْمَانُ نَوِّرُوْا وَالْقُبُوْر مَوْتَا كُمْ بِالْقُرْآنِ

(ابن ابی الدنیا) نے سلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ قرآن شریف سے تمہارے قبروں کو منور کرو۔

قَالَ يَعْنِي الْحَدِيْثُ اِجْعَلُوْثَوَابَ فَاتِحَةِ الْقُرْانِ لِلْمَيِّتِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُنَوِّرُ قَبْرَه، وَيَرْفَعُ عَنْه، عَذَابُه،

مؤلف کہتا ہے مطلب اس کا یہ ہے کہ قرآن شریف پڑھ کے اس کا ثواب مردوں کو پہنچاؤ۔

﴿ فائدہ ﴾

قرآن شریف پڑھ کے جیسا اپنے مردوں کو بخشنا جائز ہے ویسا ہی انبیاء کرام، اولیاء عظام وصحابہ علیہم رضوان کے نام پر پڑھ کے ہدیہ گزارنا جائز و مستحسن ومروج ہے۔ یونہی حضرت رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی خدمت شریف میں ثواب مال یابدنی کا ہدیہ گزارنا جائز و مستحسن ومروج ہے جس سے آنحضرت کے اجر میں زیادتی ہوتی ہے اور کرنے والے کو ثواب حاصل ہوتا ہے جیسا کہ ردالمحتار وغیرہ میں ہے۔ یونہی حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے نام پر ثواب مالی یا بدنی کا ہدیہ گزارنا مستحسن ومروج ہے۔

میت کو ثواب مالی اور بدنی پہنچتا ہے جس مقام میں اس کی روح ہو

فَاعْلَمْ اَنَّہٗ خُوْلِفَ فِیْ وُصُوْلِ ثَوَابِ الْقُرْاٰنِ لِلْمَیِّتِ مَجْھُوْرُ السَّلَفِ وَالْاَئِمَّۃُ الثَّلٰثَۃِ عَلَی الْوُصُوْلِ وَ خَالَفَ فِیْ ذٰلِکَ الْاِمَامُ الشَّافِعِیُّ

جاننا چاہیے کہ مال کا ثواب مردوں کو پہنچانا تمام ائمہ اربعہ یعنی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ وشافعی رحمۃ اللہ علیہ ومالک رحمۃ اللہ علیہ وحنبل رحمۃ اللہ علیہ کے بالاتفاق جائز ہے اور ثواب بدنی جیسے قرآن پر ثواب رسائی کرنا جمہور علماء اور امام اعظم رضی اللہ عنہ اور مالک رحمۃ اللہ عنہ اور حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جائز ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا خلاف کیا۔

﴿ فائدہ ﴾

امام نووی نے شرح مسلم میں لکھا ہے کہ اصح ہمارے علماء شافعیہ کے پاس ثواب قرآن کا مردوں کو پہنچتا ہے اور ایسا پہنچانا جائز ہے اور بہت ہمارے علما خواب میں آکر فرماتے کہ زندے لوگ جو ہم

پرقرآن پڑھ کرثواب بخشی کرتے ہیں ہم کو پہنچتا ہے حالانکہ ہم دنیا میں اس کے منکر تھے امام قونوی نے فرمایا اہل سنت کا اجماع اس پر ہے کہ مالی اور بدنی ہر دو کا ثواب مردوں کو پہنچتا ہے۔

اَخْرَجَ اَبُوْ مُحَمَّد السَّمَرقَنْدِیُّ مَنْ مَرَّ عَلَی الْمَقَابِرِ وَقَرَاءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدُ اِحْدٰی عَشَرَمَرَّةً ثُمَّ وَهَبَ اَجْرُهَالِلْاَمْوَاتِ اَعْطَی اللّٰهُ تَعَالٰی مِنَ الْاَجْرِ بَعْدِ وَالْاَمْوَاتِ بِلَانُقْص

ابومحمد سمرقندی رحمتہ اللہ علیہ نے (رسالہ فضائل قل هو الله میں) روایت کی ہے جو شخص کہ گزرا قبور پر اور گیارا بار قل هو الله پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو پہنچایا اللہ تعالیٰ تعداد مردوں کے اس کو اجر دے گا۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی جَوَازِ الْقِرَاۃِ لِلْمَیِّتِ وَوُصُوْلِ الْاَجْرِاِلَیْهِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قرآن پڑھ کر موتی کو ثواب رسانی پہنچانا ثابت ہے

اِعْلَمْ اَنَّهٗ لَاخْتِلَافَ فِیْ اَصْحَابِنَا فِیْ اَنَّ لِلْمَوْتٰی نَفْعًا فِیْ دُعَاءِ الْاَحْیَاءِ وَالتَّصُدُّقِ لَهُمْ لٰکِنَّهٗ خَوْلِفَ فِیْ مَکَانِ وُصُوْلِ الثَّوَابِ وَالْاَصَحُ اَنَّ الْمَثُوْبَةَ یُوْصِلُ اِلَیْهِمْ حَیْثُ کَانُوْا اَنَّ فِی الدُّنْیَا فَفِی الدُّنْیَا اَنّ فِی الْقُبُوْرِ فَفِی الْقُبُوْرِ اَنَّ فِیْ اَبْنِیَةِ الْبُیُوْتِ فَفِی الْاَبْنِیَةِ وَاَنَّ عِنْدَ رَوْضَةِ الرَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعِنْدَ الرَّوْضَةَ اِنَّ فِی السَّمَاءِ فَفِی السَّمَاءِ اَنَّ عَنْدَ رَبِّهِمْ فَعِنْدَهٗ تَعَالٰی اِحْسَانِهٖ اَنَّ فِی الْجَنَّةِ فَفِی الْجَنَّةِ اَنَّ عِنْدَ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَعِنْدَهٗ وَمَارُوِیَ فِی الْحَدِیْثُ اَمَرَاللّٰهُ تَعَالٰی جِبْرَئِیْلُ اَنَّهٗ فَالْغَرْقِی اِلٰی قَبْرِهٖ مَحْمُوْل عَلٰی اَنَّهٗ فَالْغَرْقِی وَالْاَکْلِیّ وَهٰذَا هُوَ مَذْهَبُ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةَ

جان تو کہ ہمارے اصحاب کے پاس بالاتفاق ثواب مالی اور بدنی مردوں کو پہنچانا ثابت ہے اور

اس کا ثواب ان کو پہنچتا ہے جس مقام میں روح ہو یا نفس قبر کے پاس یا اس کے گھر میں یا روضہ رسول خدا (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) میں یا آسمان یا مقام علیین یا جنت یا دوزخ میں۔ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ فرشتے کو حکم کرتا ہے کہ اس کی روح اس قبر پر پہنچادیں۔مطلب اس کا یہ ہے کہ روح جس مقام میں ہو اس کا ثواب پہنچادے گا وہ میت غرق ہو یا جل گیا ہو یہی ہے مذہب اہلسنت و جماعت کا

قرآن شریف قبور کے نزدیک پکار کر پڑھنا حضرت امام اعظم (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) کے نزدیک مکروہ ہے

وَاعْلَمْ اَنَّ قَرَاَةَ الْقُرْآن عَلٰى ظَهْرِ فِي الْمَقَابِرِ يُكْرَهُ عِنْدَابى حَنِيْفَةَ ؓ وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ لاَ يُكْرَهُ وَبِهٖ اَخَذَ مَشَائِخَنَا

جان تو کہ قرآن شریف نزدیک قبروں کے پڑھنا نزدیک امام اعظم (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) کے مکروہ ہے اور نزدیک امام محمد (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) کے مکروہ نہیں اسی پر فتویٰ ہے ہمارے علماء کا۔

﴿ فائدہ ﴾

امام اعظم (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) جو مکروہ کہتے ہیں محمول جہر پر ہے یعنی قرآن نزدیک قبور کے پکار کر پڑھنا نزدیک امام اعظم (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) کے مکروہ ہے اگر آہستہ پڑھیں مکروہ نہیں اور امام محمد (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) کے پاس جہر مکروہ نہیں۔

جیسا کہ سورہ تبارک پکار کر پڑھنا مکروہ نہیں ویسے ہی

کل قرآن شریف پکار کر پڑھنا نزدیک قبور کے جائز بلا کراہت ہے

اسی پر فتویٰ ہے جیسا کہ امام عبدالغنی نابلسی حديقة الندیه اور علامه طيبى شرح مشكوة میں اور دیگر علما اپنے کتب میں لکھے ہیں۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سِوٰى سُوْرَةِ الْمُلْكِ يُكْرَه' جَهْرًا وَامَّا الْمُخَافَتَه فَلَابَاسَ بِهٖ وَقِرَاةُ سُوْرَةِ الْمُلْكِ لَا يُكْرَهُ جَهْرًا وَلَا مُخَافَتَه وَعَلٰى هٰذَا الْيَوْم

بعض نے کہا سورہ تبارک کا پکار کر پڑھنا مکروہ نہیں بالاتفاق اسی پر فتویٰ ہے

﴿ فائدہ ﴾

یونہی کل قرآن کا پکار کر پڑھنا نزدیک قبور کے جائز بلا کراہت ہے۔ جیسا کہ حَدِيْقَةُ النَّدِيه وغیرہ میں ہے

قرآن شریف پڑھتے وقت سامعین کا خاموش رہنا واجب ہے

اَخْرَجَ اَبُوْاَمَامَةؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَؤُا الْقُرْآنَ جِهْرا فِى الْمَجَامِعِ

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مت پکار کر پڑھو مجلسوں میں قرآن کو۔ یہ اس وقت ہے کہ لوگ آپس میں کلام کرتے ہیں۔

قَالَؒ مَعْنَاهُ فِىْ قَوْمٍ مَشَاغِيْلَ فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنْ خَتَمَ الْقُوْآنَ اَيَّامَ التَّعْزِيَته فِى مَجْمَعِ نَاسٍ يَشْغُلُوْنَ بِالْكَامِ وَغَيْرِهٖ يُكْرَه'وَالِذَا قَالَ الْمَشَائِخُ اِتَّخَذَ النَّاسُ خَتَمَ الْقُرْآنِ يَوْمَ التَّعْزِيَةِ عِبَادَةٌ حَسَنَةٌ وَيَظُنُّوْنَ اَنَّه'حَسْبَةِ فِى اللّٰهِ وَيَرْجُوْنَ الثَّوَابَ وَلَا يُشْعِرُوْنَ بِمَا

یَاتُوْنَ مِنْ اُمُوْرِ مُحَرَّمَةٍ وَ مَكْرُوْهَةٍ مِنْ تَرْكِ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ الْوَاجِبَةِ وَتَاخِيْرُ الْوَاجِبِ يُوْجِبُ الْاِثْمَ وَالْقِرْئَةُ جِهْرًا عِنْدَ قَوْمٍ مَشَاغِيْلَ

اس سے معلوم ہوا کہ ختم قرآن کرنا ایام تعزیت میں جب لوگ آپس میں بات چیت کرتے ہیں مکروہ ہے اس لئے علماء نے فرمایا کہ لوگ تعزیت کے دن ختم قرآن کرتے ہیں حالانکہ لوگ بات چیت کرتے ہوں اور اس وقت سجدہ تلاوت نہ کرنا اور بلند آواز سے پڑھنا بالکل جائز نہیں۔

﴿ فائدہ ﴾

قرآن پڑھنے کے وقت سامعین کا خاموش رہنا واجب ہے۔ خواہ ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی ہو یا خالی قرآن خوانی ہو۔

قرآن مجید پڑھنے کے آداب

وَالْجِهْرُ بِالْقِرْءَةِ فِي غَيْرِ الْوَاجِبِ مَكْرُوْه وَالْقِيَامُ الدَّاخِلُ عَلَيْهِ وَتَرْكُ تَعْظِيْمِ الْقُرآنِ حَرَامٌ وَالْاِنْتِظَارُ بِقَرْءَةِ الْقُرْآنِ لِرُؤُسَاءِ الْقَوْمِ وَهُوَ مَكْرُوْهٌ وَاَخْذُ الْمُصَاحِفِ مِنَ الْقُوْةِ وَتَعْجِيْلِهِمْ فِي الْقُرْاَةِ اِذَا حُضِرَ شَرِيْفُ الْقَوْمِ لِيَقُوْمَ هُوَ مَكْرُوْهٌ وَبَعْضُهُمْ عَلٰى طَرِيْقِ الْغِنَاءِ يُرْفَعُوْنَ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ وَهُوَ حَرَامُ وَيُطْعِمُوْنَ الْاَجْرَةَ فِي الْقِرْءَةِ وَقِرْءَةُ الْقُرْآنِ بِالْاُجْرَةِ مَكْرُوْةٌ قَالَ مَشَائِخُنَا اِنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ جِهْرًا بِالْفَارِسِيَةِ سياره خَوَانِىْ بِدْعَةٌ مَعَ اَنَّ الصَّحَابَةَ اِتَّقُوْا عَلَى النَّهِيِ عَنْ تَصْغِيْرِ الْقُرْآنِ تَجْرِيَّةِ اِلَّا اَنَّ بَعْضَ الْمُتَاخِّرِيْنَ اِسْتَحْسَنُوا ذٰلِكَ تَسْهِيْلاً لِلْخَتْمِ نَظْرًا اِلٰى عُمُوْمِ الْبَلْوٰى فَاِنْ فَعَلُوْا لَا بُدَّ يِنْبَغِىْ اَنْ يَجْلِسَ الْقُرَّاءَ فِىْ مَوْضِعٍ عَلاَحَدَةٍ لَا يُفْطِرُوْنَ اِلَى الْقِيَامِ الدَّاخِلِ ثَمَّه وَلاَ يَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ جِهْرًا بِقَوَاعِدِ الْغِنَاءِ بَلْ يَقْرَؤُنَ بِالْمَخَافَةِ وَلاَ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَى الْقِيَامِ الدَّاخِلِ ثَمَّه وَلاَ يَقْرَؤُنَ

الْقُرْآنَ جِهْرًا بِقَوَاعِدِ الْغِنَاءِ بَلْ يَقْرَءُوْنَ بِالْمَخَافَةِ وَلَا يَنْتَظِرُوْنَ فِي الْقِرَأَةِ مَجِيْئَ اَحَدٍ وَلَا يُطْعِمُوْنَ الْاُجْرَةَ بَلْ يَقْرَؤُنَ حَسْبَةً لِلّٰهِ وَلَا يَقِفُوْنَ الْجَعْلَ وَالدُّعَاءَ لِلْمَيِّتِ عَلٰى مِسَى اَحَدٍ شَرِيْفٍ نَحْوَ ذٰلِكَ مِمَّافِيْهِ خِفَافَةٌ فِي شَانِ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ وَاِلَّا فَالتَّرْكُ اَوْلٰى وَالْاَمْرُ وَالْمَشْرُوْعُ عَلٰى هٰذَا وَالنَّاسُ عَنْهُ غَافِلُوْنَ

قرآن کو ہر وقت بلند آواز سے پڑھنا مکروہ ہے قرآن پڑھنے کے وقت کسی کے لیے قیام نہ کریں قوم کی انتظاری کے لیے قرآن خوانی شروع کر کے پھر موقوف کرنی مکروہ ہے۔قرآن جلد پڑھ کے ختم کر دینا تو انگروں کو قیام کرنے کے خیال سے مکروہ ہے۔قرآن کو طریق موسیقی پر پڑھنا جائز نہیں اور اس کو اجرت کے خیال سے پڑھنا مکروہ ہے۔علماء نے فرمایا یہ جو عادت ہے کہ مجلس میں قرآن کے پاروں سے ختم قرآن بھرا کرتے ہیں اس طور سے پڑھنا اور قرآن کے اجزا کرنا صحابہ کے زمانے میں نہ تھا اس کو علما ومتاخرین نے مستحق جانا ہے تا کہ جلد ختم قرآن ہو۔اسی پر فتویٰ ہے۔چاہے کہ قرآن خوانوں کو علیحدہ مقام میں بٹھا دیں تا کہ ان کو کسی تونگروں کے قیام کی ضرورت نہ ہو۔قرآن کو اجرت کے خیال سے اور قواعد موسیقی سے نہ پڑھیں بلکہ نیت سے ثواب کے پڑھیں اور پھر تو انگر آئے بعد دعا کو مکرر نہ کریں اس میں سبکی ہے۔ان باتوں کا خیال رکھنا ضرور ہے۔

وَفِي الْفَتَاوِى الْكَبِيْرِيْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثَلٰثًا عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ لَمْ يَسْتَحْسَنَهَا بَعْضٌ وَمَا كَانَ عَمَلُه عَلَيْهِ السَّلَامُ مر عَلَيْهِ وَلَا عَمَلُ السَّلَفِ حَيْثُ لَمْ يَرَوْا مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ ذٰلِكَ وَقَالَ الْفَقِيْهُ اَبُو اللَّيْثُ هٰذَا شَيْءٌ اِسْتَحْسَنَه اَهْلَ الْعِرَاقِ وَاَئِمَّةُ الْاَمْصَارِ لِجَبْرِ نُقْصَانٍ دَخَلَ فِي قِرْءَةِ الْبَعْضِ فَلَابَاسَ بِهِ اِلَّا اَنَّ بَعْضَ الْغِنَاءِ يَقْرَءُوْنَ بِصَوْتِ الْغِنَاءِ وَهُوَلَا يَجُوْزُ فَيُمْنَعُ

فتاوی کبیری میں ہے یہ جو عادت ہے کہ ختم قرآن کے وقت تین بار قل ھو اللہ پڑھتے ہیں اس طور کی عادت گو کہ آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم) اور صحابہ وتابعین کی نہ تھی مگر اس کو علما ومتاخرین نے بہتر جانا ہے تا کہ جبر نقصان ہو یہ بہتر ہے۔ چاہے کہ قواعد موسقی سے نہ پڑھیں بلکہ الحان عرب سے پڑھیں۔

قبر جتنی عمیق کھودے اتنی ہی بہتر ہے

اَخْرَجَ سُفْيَانُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمقُوا الْقُبُوْرِ وَالْحِدُوْهَا فَاللَّحْدُ يُوَ سَعِهُ اللّٰهُ اَوْيُنَوِّرُه، اِنْ شَاءَ

سفیان بن زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم) نے قبر کو عمیق کھودو اور بغلی بناؤ اللہ تعالیٰ کشادہ کر دیتا ہے قبر کو جتنا چاہے۔

قَالَ دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّه، يُحْفَرُ الْقَبْرُ عَمِيْقًا لِاَ نَّه، اَحْفَظُ وَيَامَنُ الْمَيِّتَ مِنْ الْبَهِيْمَةِ ثُمَّ قِيْلَ يَكُوْنُ عُمْقُه، عَلٰى قَامِةٍ طُوْلاً وَنِصْفُهَا عَرْضًا وَاَنَّ لسُّنَّةَ هُوَ اللَّحْدُ وَالشَّقُّ لِلشَّافِعِيْ اَمَّالاَ بَاسَ بِالتَّابُوْتِ اِنْ كَانَتِ الْاَرْضُ رِخْوَةًلاَ لِزِيْنَةِ الدُّيْنَارِيَاءَ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قبر کو جتنا عمیق کھودیں اتنا بہتر ہے۔ اس سے محفوظیت میت کی موذی جانور سے متصور ہے۔ بعض نے کہا قبر کا عمق ایک قد آدم سے ہو بعض نے کہا نصف قد اور ہمارے مذہب حنفیہ میں بغلی سنت ہے اور شافعیہ کے پاس شق۔ اگر زمین نرم ہو میت کو صندوق میں رکھنا جائز ہے نہ ریا کی نیت سے

فَجَلَسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهٖ وَالنَّاسُ يُعِزُّوْنَه، فَقِيْلَ لَه، فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَوَلَمْ يَكُنْ مُكْرِمًا عِنْدَنَا حضرت رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم) گھر میں تشریف رکھے تھے صحابہ آپ سے تعزیت کرتے تھے اس سے پوچھا گیا فرماتے یہ کام عمدہ ہے۔

مسجد اور گھر میں تعزیت ادا کرنا جائز اور مستحب ہے

قَالؒ دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْجُلُوْسَ لِاَھْلِ الْمُصِیْبَۃِ فِی الْمَسْجِدِ اَوْفِی الْبَیْتِ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ وَالنَّاسُ یَعُزُّ وُھُمْ لاَ بَاسَ بِہٖ لِاَنَّ فِیْہِ اِظْھَارَ اَنَّ الْمَیِّتَ کَانَ عِنْدَھُمْ ذَا اِعْزَازٍ وَکَرَامَۃ فَاَمَّا الْجُلُوْسَ عَلٰی بَابِ الدَّارِ فَاِنَّہٗ نَھِیَ عَنْہُ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے معلوم ہوا کہ مسجد یا گھر میں بیٹھنا اور لوگ آ کر تعزیت پرسی کرنا جائز ومستحب ہے۔ اس سے میت کی بزرگی ظاہر ہوتی ہے چاہے گھر کے دروازے کے پاس راہ میں نہ بیٹھے جو ممنوع ہے۔

میت پر پہلی رات بھاری ہے

اَخْرَجَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللَّیْلَۃُ الْاُوْلٰی عَسِیْرَۃٌ عَلَی الْمَیِّتِ فَتَصَدَّقُوْا وَلَوْبِیَسِیْرَۃٍ

ابن ابی الدنیا اور جامع الخلال نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمائے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے پہلی رات میت پر بھاری ہے ثواب بخشی کرو اور فاتحہ دو ان کے نام پر گو کہ شئ قلیل ہو۔

قَالَ رُوِیَ اَنَّ اللَّیْلَۃَ الْاُوْلٰی یَصْعَبُ عَلَی الْمَیِّتِ الْقَبْرِ فِیْھَا فَعَلٰی اَوْلِیَآءِ ہٖ اَنْ یَتَصَدَّقُوْالَہٗ وَلَوْ بِشَیْءٍ قَلِیْلٍؤ

مؤلف کہتا ہے (ابن ابی الدنیا نے عبداللہ بن مسعودؓ سے) روایت کیا کہ فرمائے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پہلی رات میت پر بھاری ہے پس ضرور ہے اقربا پر کہ میت کے نام پر فاتحہ دیں ماحضر اشیا پر گو کہ قلیل ہو۔

﴿ فائدہ ﴾

مردوں کے نام پر فاتحہ دینے کا بیان

مصابیح میں یہ حدیث ہے فرمائے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) لَا یَاتِیْ عَلَی الْمَیِّتِ اَشَدُّ مِنْ اَوَّلِ لَیْلَۃٍ فَارْحَمُوا مَوْتَاکُمْ بِشَیْءٍ مِنَ الصَّدَقَۃِ پہلی رات میت پر بھاری ہے۔ پس کسی چیز سے بھی ثواب بخشی اور فاتحہ دو میت کے نام پر۔ امام سیوطی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) شرح الصدور میں فرمایا طبرانی نے اوسط میں سعد ابن عبادہؓ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نَعَمْ وَلَوْ بِکُرَاعِ شَاۃٍ مُحَرَّقَۃٍ میت کے نام پر فاتحہ دو گو کہ جلے ہڈ پر ہو اور ابن ابی الدنیا نے عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا ہے کہ کہا فرمائے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) طعام موجودہ پر بنام مردوں کے فاتحہ دو اور ابن ابی الدنیا نے انس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا کہ رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) روبرو کھانا رکھ کے فاتحہ دیئے اور اس کا ثواب مردوں کو پہنچاتے۔ امام نابلسی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے حدیقۃ الندیہ میں فرمایا کہ روبرو کھانا یا میوہ یا دیگر اشیاء ماکولہ کو رکھ کے فاتحہ دینا بعد اس کو تناول کرنا جائز و مستحب ہے حضرت رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے زمانے سے اب تک اس پر عمل ہے اگر طعام فاتحہ کو پہلے کھا کے بعد فاتحہ بھی دینا جائز ہے پس احادیث بالا و دیگر کتب سے معلوم ہوا کہ کھانا اور اشیاء کو روبرو رکھ کے فاتحہ دینا اور اس کا ثواب مردوں کو پہنچانا مستحب اور طریق سنت ہے۔

رُوِیَ اَنْ یُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ بِالْفَاتِحَۃِ وَاٰیَۃِ الْکُرْسِیِّ عَشْرًا وَفِی رِوَایَتِہٖ یَقْرَءُ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ بَعْدَا اٰیَتِہِ الْکُرْسِیِّ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ وَعَلَیْہِ عَمَلُ الْمَشَائِخِ فِی زَمَانِنَا وَ یَھَبُ لَہٗ الثَّوَابُ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُنَوِّرُ قَبْرَہٗ وَیُعْطِیْہِ مَایَکْشِفُ بِہٖ کُرْبَتُہٗ وَوَحْشَۃَ الْقَبْرِ وَ یَنْبَغِی اَنْ یُوَّا ظَبَ عَلَی الصَّدَقَۃِ لِلْمَیِّتِ اِلٰی سَبْعَۃِ اَیَّامٍ وَقِیْلَ اَرْبَعِیْنَ فَاِنَّ لِلْمَیِّتِ یَتَشَوَّقُ اِلٰی بَیْتِہٖ

(ابن ابی الدنیا نے انس بن مالک (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے روایت کیا ہے کہ فرمائے رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) میت کے نام پر ادنی درجہ دو رکعت نفل ادا کرو ہر رکعت میں سورئہ فاتحہ اور آیت الکرسی دس بار اور ایک روایت میں ہے کہ بعد سورہ فاتحہ کے دس بار آیت الکرسی اور الھکم التکاثر پڑھے اس پر علماء کا عمل درآمد ہے بعد اس کے اس ثواب روح میت پر بخشے تحقیق اللہ تعالیٰ نور دار کرتا ہے قبر کو اور کھول دیتا ہے سختی اور وحشت قبر کو۔ (ابن ابی الدنیا اور جامع الخلال نے عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے روایت کیا ہے فرمایا رسول خد (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) نے) ضرور ہے میت کے لیے سات روز تک اور سات روز سے چالیس روز تک فاتحہ دیویں اس لئے کہ روح میت کی ان ایام میں گھر تک آتی ہے اور انتظاری ثواب بخشی اور فاتحہ کرتی ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

اس حدیث سے ساتواں اور چالیسواں ثابت ہوا۔ چاہیے کہ تعمیل حدیث کے لیے ساتویں دن اور چالیسویں دن فاتحہ کریں۔ مسلم شریف کی کتاب الحدود میں بریدہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے روایت ہے کہ جب ماعز اسلمی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کا انتقال ہوا اس کے دوسرے دن یا تیسرے دن آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) تشریف لائے۔ فرمایا ماعز (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کے لیے مغفرت مانگو ہم نے کہا ماعز (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کو اللہ بخشے۔ اس حدیث سے میت کے تیسرے دن فاتحہ بخشی اور دعا مغفرت کرنا ثابت ہوا سرور دوجہان (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کا وفات ابراہیم (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کے تیسرا روز اشیاء موجودہ یعنی کھجور اور دودھ پر فاتحہ دینا اور فاتحہ و سہ قل ھو اللہ پڑھنا پیشتر نقل ہوگیا ہے اور مجموع الروایات میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حمزہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کی زیارت تیسرے دن اور دسواں، شش ماہی اور برسی کئے۔ جس نے انکار کیا اس نے آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) اور صحابہؓ کا انکار کیا اور امام ابن حجر

عسقلانی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) مطالب عالیہ میں بروایت ثقات فرمایا کہ کہا طاؤس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہ مردے اپنے قبور میں سات روز تک آزمائے جاتے ہیں تو صحابہ کرام سات روز تک فاتحہ رسانی کرتے تھے۔ اس حدیث سے یہی ثبوت ساتویں کا نکلا رسالہ وسیلة النجات میں عمدة الفتاوی سے مرقوم ہے کہ مخصوص میت کے تیسرے دن بوقت فاتحہ عود وعنبر جلانا اور اشیاء خوشبودار رکھنا اصل تابعین سے ثابت ہے جو سلطان عمر ابن عبدالعزیز (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی بی بی اور ان کی لڑکی ام ہانی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا) نے روبرو جماہیر صحابہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم) کے کی ہے۔ کسی صحابی نے اس پر انکار نہ کیا۔ اس وقت سے اب تک رائج ہے ایسا ہی امام بزدوی نے رسالہ مضروق میں لکھا ہے اور شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے تفسیر عزیزیہ سورہ بقرہ میں فرمایا کہ فاتحہ دوئم، سوم، چہلم وسہ ماہی وشش ماہی وبرسی جائز ومستحسن ہے اور جس نے نیت کیا کہ اسی روز کرے تو ثواب پہنچتا ہے دوسرے روز کرے تو نہیں پہنچتا اس نیت سے فواتح مذکور کرنا مکروہ ہے نہیں۔

میت کی روح کا اپنے گھر کو سات روز تک آنا اور انتظار کرنا ثواب اور فاتحہ رسانی کے لیے

رَوِیَ اَنَّ رُوْحَ الْمَيِّتِ الْمُؤْمِنَ يُرَخَّصُ لَه' كُلُّ لَيْلَةٍ فَيُسجِیُ فِی بَيْتِهِ اِلٰی سَبْعَةِ اَيَّامٍ ثُمَّ يَأْلُفُ ذٰلِكَ الْمَنْزِلُ فَيُرَخَّصُ لَه' غِبًّا فَيَأْتِیُ فِی لِلْاَوْقَاتِ الْفَاضِلَةِ

(ابن ابی الدنیا نے انس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) ابن مالک (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا کہ کہا فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے) میت کی روح اپنے گھر کو سات روز تک آتی ہے بعد اس کے ایام فاضلہ میں آتی ہے اور انتظاری کرتی ہے ثواب رسانی اور فاتحہ کی۔

﴿ فائدہ ﴾

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے روحین مومنین کی جمعہ کے روز اپنے گھروں کو آتی ہیں اور ندا کرتی ہیں اے اولاد واقربا ہمارے نام پر فاتحہ ہو جب مردوں کے نام سے فاتحہ دیں دے روحیں خوش ہوتی ہیں ورنہ بددعا دیتے ہیں الحدیث۔

اَخْرَجَ الْبُخَارِیُ اَنّ لِاِنْسَانِ بَطْنَةً وَمَا خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی شَیْئًا اَطْیَبُ مِنَ الرُّوْحِ وَمَا خَرَجَ مِنَ الْاِنْسَانِ یَغْرَسُ التَّخیل اِلَّا اَنْتَن الْحَیَاتُ وَالْعَقَارِبُ فَانْتِھُوْا یَا اُوْلِی الْاَلْبَابِ وَاِلٰی رَبِّ الْاَرْبَابِ مَعْرِ جَئُمُ وَالْمَاٰبِ

بخاری نے روایت کی میت کا شکم پہلے بوسیدہ ہو جاتا ہے۔سوائے روح کے ہر چیز بوسیدہ ہو جاتی ہے (مراد اس سے میت کافر وفاسق ہے)

قَالَ رُوِیَ اَنَّ الرُّوْحَ یَتَحَسَّرُ یَتَحَزَّنُ عَلٰی حَالَةِ الْبَدْنِ بَعْدَ الْمَوْتِ یَتَحَزَّنُ الْحیّ عَلٰی تَغَیّرُ صُوْرَتِہٖ قُرُوْحًا وَنَتَیْنًا فَائبْدَاءِ خَلْقِهِ الْاِنْسَانِ مِنْ مَاءٍ مَّھِیْن یَخْرُجُ مِنْ یَتَحَزَّنُ الْبَوْلِ ثُمَّ نَشَاءَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ مِنْ دَمِ الْحَیْضِ وَھُوَ اَنْتَنُ الدِّمَاءِ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ بَالِھَا ثُمَّ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی خَلْقًا اٰخَرَوَقَالَ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ وَقَالَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ فَاِنْ عَمِلَ صَالِحًا یُغَیِّرُ جِسْمُہٗ فِی الْبَرْزَخِ وَھُوَفِی الْقِیَامَةِ اَحْسَنُ كَالْبَدْرِفَھُوَ فِی الْقَبْرِ اَنْتَنَ یَاکُلُہُ الدّی اَنَ وَ فِی الْقِیَامَةَ اِقْبَحُ فِی النَّارِ یَاكُلُہٗ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے حدیث میں آیا ہے کہ روح بدن کی حالت پر بعد موت کے حسرت اور غم کرتا ہے جیسا کہ زندہ آدمی اپنے جسم پر شبور آنے سے غمگین ہوتا ہے۔پس خدا نے انسان کو ایک قطرہ منی سے پیدا کیا اس کو مخرج بول سے ظاہر کر کے شکم مادر میں پہنچا کر خون منجمد کیا بعد مغضہ کے روح کو پھونکا پھر

اسکوانسان بناکے وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ کے خطاب سے مکرم ومعظم کیااور عمدہ چہرہ دیا اگر وہ انسان اعمال صالحہ کرے یہ جسم ظاہری اس کا فانی نہ ہوگا اور قیامت کے دن چودہویں رات کے چاند کے مانند اس کا چہرہ روشن ہوگا۔ اگر اعمال برے ہوں تو اس کے جسم کو مٹی کھاوے گی تب سانپ اور بچھو جس کو ڈسیں گے قیامت کے دن بد چہرہ ہوکر اٹھے گا۔

☆....☆....☆....☆

باب۸۲

بَابٌ فِیْ بَیَانِ مُدَّةِ الْبَرْزَخِ

بیان میں مدت برزخ کے

دنیا کی مدت سات ہزار سال ہوگی

اَخْرَجَ الْحَکِیْمُ الْتِرمُذِیُّ فِی نَوَادِرِ الْاُصُوْلِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّد حَدَّثَنَا یَعْلِی بْنِ الْحَدِیْثُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّفَاعَةُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِمَنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ مِنْ اُمَّتِیْ ثُمَّ مَاتُوْا عَلَیْهَا فَهُمْ فِی بَابِ الْاَوَّلِ مِنْ جَهَنَّمَ لاَ تَسْوَدُّ وُجُوْهَهُمْ وَلاَ تَرْزَقُ اَعْیُنُهُمْ وَلاَ یَغْلُوْنَ بِالْاَ غُلاَلِ وَلاَ یُقَرَّبُوْنَ مَعَ الشَّیَاطِیْنِ بِالْاَصْنَادِ وَلاَ یُقَرَّبُوْنَ بِالْمُقَامِعِ وَلاَ یَطْرِحُوْنَ فِی الْاِدْرَاکِ مِنْهُمْ مَنْ یَمْکُثُ فِیْهَا سَاعَةٍ ثُمَّ یَخْرُجُ وَمِنْهُمْ مَنْ یَمْکُثُ فِیْهَا یَوْمًا ثُمَّ یَخْرُجُ وَمِنْهُمْ مَنْ یَمْکُتِ فِیْهَا شَهْرًا ثُمَّ یَخْرُجُ وَمِنْهُمْ مَنْ یَمْکُتِ فِیْهَا سَنَةً ثُمَّ یَخْرُجُ وَاَطْوَالُهُمْ فِیْهَا مَنْیَمْکُثُ مِثْلَ الدُّنْیَا مُذْیَوْمٍ خُلِقَتْ اِلٰی یَوْمِ اُفِیْنَتْ وَذٰلِکَ سَبْعَةُ الاٰنِ سَنَةٍ

حکیم ترمذی نے روایت کی ہے نوادر الاصول میں ابو ہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا ۔رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے میری شفاعت جو قیامت کے دن ہوگی خاص میری امت کے اہل کبائر کو ہے بعض کے منہ سیاہ اور کبود چشم اور مسلسل بزنجیر ہونگے اور بعض نہیں بعض کو ایک لحظہ اور بعض کو ایک ساعت اور بعض کو ایک دن اور بعض کو ایک مہینہ اور بعض ایک سال اور بعض مدت دنیا سات ہزار سال عذاب ہو کے رستگاری ہوگی۔

قَالَ فِی الْحَدِیْثِ فَوَائِدُ وَدَلَّ عَلٰی اَنَّ مُدَّةَ بَرْزَخِ الدُّنْیَا لِاَوَّلِ الْمَوْتٰی سَبْعَةُ الاٰفِ سَنَةٍ یَنْقُصُ نِیْفٌ وَالْاٰ خَرُهُمُ الْمَرَاتِبُ حتّٰی اَنَّ بَرْزَخَ مَوْتٰی اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْفُ سَنَةٍ لَا وَّلِهِمْ بِزِیَادَةٍ نِیْفه اَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَلِکؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی حَاجَةً لِمُسْلِمٍ فِی اللّٰهِ کَتَبَ اللّٰهُ لَه، عُمْرُ الدُّنْیَا سَبْعَةَ الاٰفِ سَنَةٍ صَامَ نَهَارَةً وَقَامَ لَیْلَةُ وَ اَخْرَجَ اَنَّ عَدِیّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ الدَّنْیَا سَبْعَةٌ مِنْ اَیَّامِ الْاٰ خِرَة قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَةٍ مَاتَعُدُّوْنَ قَالؒ فَثَبَتَ اَنَّ بَرْزَخَ الدُّنْیَا سَبْعَةُ الاٰفِ سَنَةٍ الزِّیَادَةِ وَالنُّقْصَان عَلٰی اَزْمِنَةِ تَدْرِیْجُ الْمَوْتٰی اَخْرَجَ الطِّبْرَانِیُّ عَنِ الضُّحَاکِ بْ رَسَائِلِ الْجُهْنِیّ قَالَ قَالَ رَاَیْتُ رُؤیَا نَقْصَصْتُهَا عَلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتَ فَاِذَ اَنَا بِکَ یَا رَسُوْلَ لِلّٰهِ عَلٰی مِنْبَرُ فِیْهِ سَبْعُ دَرَجَاتٍ وَاَنْتَ فِی اَعْلَاهَا دَرَجَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا الْمِنْبَرُ الَّذِیْ رَاَیْتَ فِیْهَ سَبْعُ دَرَجَاتٍ وَاَنَا فِی اَعْلاهَا دَرْجَةً فَهِیَ الدُّنْیَا سَبْعَةُ الاٰفِ سَنَةٌ وَاَنَا فِی اٰخِرِهَا اَلْفًا

مؤلف کہتا ہے اس حدیث میں چند فوائد ہیں۔ برزخ کی مدت سات ہزار سال ہے تخمیناً جس کے آخر ہیں۔ ابن عساکر نے انس بن مالک (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے روایت کیا کہ فرمائے آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے جس نے کسی ادائی کیا اس کو اجر مدت دینا سات ہزار سال کا ہوگا۔ عدی نے انس (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے روایت کیا کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا دنیا کی عمر سات ہے اور اس آیت کو پڑھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مدت برزخ سات ہزار سال تخمیناً ہے۔ طبرانی نے ضحاک بن الجہنی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے روایت کیا کہ میں نے ایک خواب دیکھ کر آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم)

کے پاس آکر کہا میں نے خواب میں سات درجے دیکھے جس کے اوپر آپ تھے۔ فرمایا وہ سات درجے سات ہزار سال ہیں جس کے آخر میں ہوں۔

مدت برزخ سات ہزار سال ہے

قَالَ الْبَيهَقِىُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ فَاِنْ كَانَ ضَعِيْفُ الْاَسْنَادِ فَقُدْرُوِیَ مَوْقُوْفًا عَلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ طَرِيْقٍ صِحَاحٍ اَنَّه قَالَ الدُّنْيَا سَبْعَةَ اَيَّامٍ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفُ سَنَةٍ وَمَبْعَثُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى اٰخِرِهَا وَصَحَّحَ اَبُوْ حعْفَرُ الطِّبْرَانِىُّ هٰذَا الْاَصْل وَعَضَّدُهِ بِاٰثَارِ وَقَوْلُه' عَلَيْهِ السَّلَامَ وَاَنَا فِىْ اٰخِرِهَا اَلْفًا اَىْ مُعَظَّمُ الْمِلَّتِهِ فِى الْاَلُفِ السَّابِعِهِ لِمَا سَيأتِىْ اَنَّه' بَعَثَ فِى اٰخِرِ الْاَلُفِ السَّادِسَتِه اَخْرَجَ ابْنُ حَاتِمٍ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الدُّنْيَا جُمُعَة ن مِنْ جُمُعَتِه الْاٰخِرَةِ سَبْعَتُه الافِ سَنَةٍ فَقَدْ مَضِىْ مِنهَا سَنَةً قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اَسْلَمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى خَلَقَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرضِ فِى سِتَّةٍ اَيَّامٍ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَالُفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُوْنَ جُعِلَ اَجَلُ الدُّنْيَا سَبْعَةُ اَيَّامٍ وَجُعِلَ السَّاعَةُ فِى الْيَوْمِ السَّابِعِ وَقَدْ مَضَتِ الْاَيَّامُ السَّنَةِ وَاَنْتَ فِى الْيَوْمِ السَّابِعِ فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ مُدةَ الدُّنْيَا وَبَرْزَخَ الْاَمْوَاتِ سَبْعَةَ الافِ سَنَةٍ عَلَى التَّدْرِيْجِ اَخْرَجَ ابْنُ اِسْحَاقٍ اَبِى مُحَمَّدِ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْيَهُوْدَ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ مُدَّةُ الدُّنْيَا سَبْعَةُ الافِ سَنَةَ وَاِنَّمَا يُعَذِّبُ بِكُلِّ اَلْف سَنَةٍ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا يَوْمًا وَاحِدًا فِى النَّارِ وَاِنَّمَا هِیَ سَبْعَةُ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ ثُمَّ يَنْقَطِعُ الْعَذَابُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِى ذٰلِكَ وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَعْدُوْدَةٌ اِلٰى قَوْلِهٖ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْن

مؤلف (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کہتا ہے بیہقی نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور ایک حدیث موقوف ہے کہ

دنیا کے سات دن ہر دن ہزار سال کا آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) کی بعثت آخر میں ہے۔ ابو جعفر طبرانی (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے اس کو قوت دی ہے ابن حاتم نے ابن عباس (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے یونہی روایت کیا ہے۔ ایسا ہے ابن عباس (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) اور عبدالرحمٰن بن سیرین (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے روایت ہے اس سے ثابت ہوا کہ مدت برزخ سات ہزار سال ہے اور اسحاق بن ابومحمد نے ابن عباس (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے روایت کی کہ یہود کہتے تھے مدت دنیا کی سات ہزار ہے ہزار سال کے عوض یک دن کل سات دن عذاب ہوگا اللہ نے اس آیت کو نازل کیا کہ یہود کہتے ہیں نہیں جائیں گے ہم دوزخ میں مگر سات دن۔

قَالَ فَثَبَتَ بِالْكِتَابِ اَنَّ مُدَّةَ الْبَرْزَخِ فِي الدُّنْيَا سَبْعَةُ الافِ سَنَةٍ لا مَزِيْدَ اَخرَجَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَمِيْد عَنْ اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ مُسْلِمِ الْخَوَّاصِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَبْنِ زَائِدَةَ يَقُوْلُ كَانَ كَوْنَهَا مُجْتَهِدَ فِي الْعِبَادَةَ فَضْلَ لَه' الا تَرِيْحُ نَفْسَكَ سَاعَةً فَقَالَ كَمْ بَلَغَكُمْ مِقْدَارَ عَنْ الْحَدِيْثُ سَبْعَةَ الا فِ سِنَةٍ فَقَالَ لَمْ بَلَغَكُمْ مِقْدَارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوْا سَنَةٍ قَالَ اَيُعْجِزُ اَحَدُ كُمْ اَنْ يَعْمَلَ سَبْعَ يَوْمِهِ حَتّٰى يَامَنَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

مؤلف کہتا ہے اس سے مدت برزخ سات ہزار معلوم ہوتی ہے۔ عمر بن زاہدہ (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) جو عابد وزاہد تھے ان سے پوچھا گیا نفس کو کتنے ساعت راحت ہوگی یا دنیا کی مدت کتنی ہے کہا گیا سات ہزار سال فرمایا قیامت کی درازی کتنی ہوگی کہے پچاس ہزار سال۔ فرمایا پھر سات روز عمل کرنے میں انسان کیوں عاجز ہوتا ہے تا کہ امن میں رہے اس سے۔

☆....☆....☆....☆

باب۸۳

بَابُ مَاوَرَدَ فِی هٰذِهِ الْمُدَّةِ تَزِيْدُ عَلَى الْاَلْفِ

جو مدت برزخ ہزار سال سے زائد ہے

نزول عیسیٰ (عَلَيْهِ السَّلَام) اور ظہور امام مہدی (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ)

فَقِيلَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ابْنِ الْعَاصِ قَالَ مَاكَانَ مُنْذُ كَانَتِ الدُّنْيَا رَاسُ مِائَةِ سَنَةٍ اِلَّا كَانَ عِنْدَارَأْسَ الْمِائَةِ امرد كَانَ رَأْسِ مَائِةَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ وَيَنْزِلُ عِيسٰى بْنَ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُهٗ قَالَ دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ رأسَ كُلِّ مِائَةٍ كَانَ تَغَيُّرًا مَاكَانَ فِي الْمِائَةِ الْاُوْلٰى وَاَنَّ لِدَّجَالُ يَخْرُجُ عَلٰى رَسِ الْمِائَةِ اَخْرَجَ الطِّبْرَانِىُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ يَمْكُثُ النَّاسُ بَعْدَ الدَّجَّالِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً تَعَمَّرَ الْاَسْوَاقَ وَيَفْرس التخيل يَنْزِلِ عِيسٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَيَكْمُثُ فِي النَّاسِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا عَادِلاً مُقْسِطًا كَاَحِد كُمْ لَوْ يَقُوْلُ سِلِى عَسْلاً لَسَالَتْ قَالَ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ مُدَّةَ مَكُثْ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَكُوْنُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَيَطِيْبُ الْعَيْشَ فِي الْاِسْلَامِ وَيُرَوِّجُ الشَّرِيْعَةِ

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمام دنیا کے سو سال پیشتر مہدی (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) کا ظہور ہوگا اس ایام میں دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام ہوگا اور عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے اس سے معلوم ہوا کہ اس ایام میں انقلاب کیثر ہوگا۔ طبرانی نے عبداللہ بن سالم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ لوگ بعد دجال کے چالیس سال رہیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال حکومت کریں گے اس طور سے کہ اگر کہیں خربوزے کو بہا تو شہد کو فوراً وہ شہد کر بہا دے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال زندگی کریں گے

شریعت محمدی کورواج دیں گے۔

دجال کے گدھے کی مسافت ایک گوش سے دوسرے گوش تک چالیس گز ہوگی

اَخرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ اُذُنَى حِمَارِ الدَّجَّالِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثُ اِلٰى اَنْ قَالَ يُنْزِلَ عِيْسٰى بْنَ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُه' فَيَمْتَنِعُوْنَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً لاَ يَمُوْتُ اَحَدٌ وَلاَ يَمْرَضُ اَحَدٌ وَيَقُوْلُ الرَّجُلُ نِعْمَةِ وَلَدَوَابِهِ اذْهَبُوْا فَارْعُوْ وَتَمُرَّ الْمَاشَيَةُ بَيْنَ الزَّارِعِيْنَ لاَ تَاكُلَ مِنْهُ سُنْبُلَةٍ وَالْحَيَّاتِ وَالْعَقَارِبُ لاَ تُوْذِىْ اَحَدً وَالسَّبُعُ يَدُرُ عَلٰى اَبْوَابِ الدُّوَرِ وَلاَ يُوْزِىْ اَدًا وَيَاُخُذُ الرَّجُلُ لِلْمُدَّمِنَ الْقُمْحَ فَيَبْذِرُ بِلاَ حَرْثٍ فَيُحْيِ مِنْهُ سَبْعُوْنَ مُدًّا فَيَمْكِثُوْنَ فِىْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكْسَرُ سَدُّبَا جُوْجِ وَمَا جُوْجَ وَيَفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ دَابِهٖ مِنَ الْاَرْضِ فَتَدْجُلُ فِىْ اذْنِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ مَوْتٰى اَجْمَعِيْنَ وَتَنْتَنَ الْاَرْضُ مِنْهُمْ فَيُوْذُوْنَ النَّاسَ بِنَتِهِمْ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِاللّٰهِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِمَا رِيحًا بِمَا نِيَّةِ غَبْرَاءَ تَكْشِفُ بَالُهُمْ بَعْدَثَلَثْ وَقَدْ قُذِفَتْ خِيْفَتُمْ فِى الْبَحْرِ وَالاَ يَلْبِثُوْنَ اِلَّا قَلِيْلاً حَتّٰى تَطَّلَعَ الشَّمْنُ مِنْ مَغْرِبِهَا

حاکم نے ابن مسعودرضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمائے آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا گدھا دجال کا ایسا ہوگا جو مسافت گوش سے دوسرے گوش تک چالیس گز ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اٹھ کر اس کو قتل کریں گے۔ چالیس سال رہیں گے تمام لوگ ان ایام میں زندہ رہیں گے نہ مریں گے نہ بیمار ہونگے آدمی اپنے جانور کو کہے گا کہ خود جا کر دانہ کھا تو سانپ اور بچھو

اور بھیڑیا اس کو نہ کھائیں گے۔ایک شخص دوسرے کو ایذا نہ دے گا۔دانہ ڈالتے ہی خوشہ نکلے گا اس سے ستر ہونگے یہاں تک کہ یاجوج وماجوج نکلیں گے اللہ کیڑوں کو روانہ کرے گا ان کے کانوں میں داخل ہونگے جس سے وہ مرجائیں گے ان کے لاشوں سے ایسی بدبو ظاہر ہوگی کہ لوگ بیتاب ہو کے دعا کریں گے خدا تعالیٰ ایسے زور سے پانی برسادے گا جو ان کے لاشے دریا میں چلے جائیں گے چندروز بعد آفتاب مغرب کی جانب سے نکلے گا۔

عیسیٰ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) اپنے جسم عنصری سے آسمان پر زندہ ہیں

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی فَوَائِدِ مِنْهَا اَنَّ عَیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ یُنْزِلُ قَبْلَ خُرُوْجِ یَاجُوْجَ وَمَا جُوْجَ وَاَنَّ طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنَ الْمَغْرِبِ یَکُوْنُ بَعْدَ خُرُوْجِ الدَّجَّالَ وَ نُزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبَعْدِ خُرُوْجِ یَا جُوْجَ وَمَا جُوْجَ اَنَّ مُدَّةً تَمَتَّعَ النَّاسُ بِالْعَیْشِ الْهَنِیِ بَعْدَ نُزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبُو الشَّیْخُ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) یَنْزِلُ عِیْسٰی ابْنَ مَرْیَمَ فَیَقْتُلُ الدَّجَّالُ وَیَمْکُثُ اَرْبَعِیْنَ عَامًا عَعْمَلُ فِیْهِ بِکِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّتِی فَیَمُوْتُ فَیَسْتَخْلِفُوْنَ رَجُلاً مِنْ بَنِیُ عَّیْمٍ یُقَالُ لَهٗ اَلْمَدُّ فَاِذَامَاتَ الْمَقْعَدُلَمْ یَاْتِ عَلَی النَّاسِ ثَلٰثُ سِنِیْنَ حَتّٰی یَرْفَعُ الْقُرآنَ مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ وَمُصَاحِفِهِمْ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) یَبْعَثُ اللّٰهُ تَعَالٰی رِیْحًا بَارِدَةً یُحْیِیُ مِنْ قَبْلِ الشَّامِ فَلَا نَدُعُ اَحَدً فِیُ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنَ الْاِیْمَانِ اِلَّا قُبِضَتْ رُوْحُهٗ، لَوْ اَنَّ اَحَدَ کُمْ دَخَلَ فِیُ کَیدِجَبَلٍ لَدَ خَلَتْ عَلَیْهِ حَتّٰی تَقْبِضَهٗ، ثُمَّ یَبْقٰی شَرَارَ النَّاسِ فَیَجسئهُمْ الشَّیْطَانُ فَیَامُرُ الْاَ وُثَانِ فَیَعْبُدُ وُ نَهَا عَنْ بُرِیدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) اَنْ بُعِثَ هٰذِهِ الرِّیْحُ یَکُوْنُ عَلٰی رَاسِ مِائَةِ سَنَةٍ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے اس سے چند فوائد نکلے عیسیٰ علیہ السلام وہ آسمان سے اتریں گے بعد خروج دجال اور قبل ظہور یاجوج وماجوج کے ہے بعد اس کے آفتاب عرب سے نکلے گا بعد آنے عیسیٰ علیہ السلام کے لوگ چالیس سال تک زندگی کریں گے۔ ابوالشیخ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام جو آسمان پر اپنے جسم عنصری سے زندہ ہیں قریب قیامت اتر کے دجال کو مار کر شریعت محمدی کو جاری کریں گے۔ بعد چالیس سال کے انتقال کریں گے تو لوگ حکم عیسیٰ علیہ السلام سے مقعد نامی کو خلیفہ بنائیں گے۔ بعد انتقال مقعد لوگ تیس سال زندہ رہیں گے اس وقت قرآن شریف قلب مومنین سے نکل جائے گا۔ پھر ایک ہوا چلے گی جس سے تمام مومن انتقال ہو جائیں گے۔ پھر سو سال تک کفار شیطان کی تابعداری کریں گے یہاں تک کہ صور سے تمام مر جائیں گے۔

فصل

دجال زمین عراق سے خروج کرے گا

ابنُ شَیْبَۃَ عَنِ الْھَشُیَمِ الْاَ سْوَدِ قَالَ خَرَجْتُ وَافِدًا مِنْ زَمَنِ مَعَاوِ یَۃَ فَاِذَ اَنَا بِمِنْبَرِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَر؟؟ فَقَالَ لِیْ مِنْ اَبْنَ اَنْتَ فَقُلْتُ مِنْ اَھْلِ الْعِرَاقِ قَالَ ھَلْ تَعْرِفُ اَرْضاً فِیْکُمْ کَثِیْرَۃَ السَّبَاخِ یُقَالَ لَھَا کُوْفَۃَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَنْتَ مِنْھَا قُلْتُ نَعَمْقَالَ مِنْھَا یَخْرُجُ الدَّجَالِ ثُمَّ قَالَ اَنَّ الْاَشْرَارَیَبْقِی بَعْدَ اَغْیَارِ عِشْرُوْنَ وَمِائَۃَ سَنَۃً قَالَ دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْاَشْرَار بَعْدَ مَوْتِ الْمُوْمِنِیْنَ یَمْکُتُوْنَ عِشْرِیْنَ وَمِائَۃَ سَنَۃً اَخَرَجَ نَعِیْمٌ عَبْدِ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ قَالَ یَمْکُثُ النَّاسِ بَعْدَ طُلوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا عِشْرِیْنَ وَمِائَۃَ سَنَۃٍ قَالَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَمِیْد؟؟ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَر؟؟ قَالَ تَبْقِی النَّاس بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْس مِنْ مَغْرِبِھَا عِشْرِیْن

وَمِائَةَ سَنَةٍ وَاَخْرَجَ نَعِيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؟؟؟قَالَ لا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَعْبُدُ الْعَرَبُ مَاكَانَ يَعْبُدُ اٰبَاءَ هُمْ عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ عَامٍ بَعْدَ نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامِ يَعْنِى اِذَا قُبِضَ رُوْحَهُ' قَالَ؟؟دَلَّتِ الْاٰثَارُ وَالْاَحَادِيْثُ عَلٰى اَنَّ بَعْدَ مَوْتِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامِ لَا يَبْقٰى اَشْرَارُ الْاُمَّةِ وَ يَعْبُدُوْنَ الْاَصْنَامَ مُدَّةً مِائَةَ وَعِشْرِيْنَ سَنَةَ اَخْرَجَ نَعِيْمَ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ كَعْبٍ اِذَا تَصَرَفَ عِيْسٰى بْنَ مَرْيَمَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ يَاجُوْجَ وَمَا جُوْجَ لَبِشُوْسَنَوَاتٍ فَاِذَا رَاوٗ كَمَتُئِةِ الْهَيْحِ رِيْحٌ قَدْ بَعْثَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى لِتَقْبِضَ الْاَرْوَاحَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَبْقَى النَّاسَ مدَهُمْ مِائَةَ عَامٍ لَا يَعْرِفُوْنَ دِينًا جَاوَلَا سَنَةٌ يَتَهَارَ جُوْنَ تَهَارَجَ الْقَمَرِ عَلَيْهِم تَقُوْمُ السَّاعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ يُرْسِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى بَعْدَ يَا جُوْجَ مَاجُوْجَ رِيْحًا طَيِّبَةٌ بعض رُوْحَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابِهٖ وَكُلَّ مُؤْمِنٍ عَلٰى وَجهِهِ الْاَرْضِ وَيَبْقٰى مِائَةَ الْكُفَّارِ وَهُمْ شَرَارُ لَارْضِ مِائَةَ سَنَةٌ قَالَ دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ مُدَّةَالْبَقَاءَ بَعْدَ عِيْسٰى مِائَةَ سَنَةً وَمِنَ الْحَدِيْثِ الاَوَّلِ يَشْتُ زِيَادَةُ عِشْرِيْنَ سَنَةً فَلَا اِخْتِلَافَ الْمِائَةِ

الہیثم بن اسود نے فرمایا کہ میں معاویہ کے زمانے میں عبداللہ بن عمر کے پاس گیا آپ نے پوچھا تو کہاں کا ہے۔ میں نے کہا عراق سے فرمایا کہ اس زمین سے دجال نکلے گا بعد ایک تو بیس سال تک لوگ زندگی کریں گے ایسا ہی نعیم اور عبداللہ بن حمید نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ بعد انتقال عیسیٰؑ کے ایک سوبیس سال لوگ زندگی کریں گے کعب سے مروی ہے کہ بعد عیسیٰؑ ویاجوج وماجوج کے ایک ہوا چلے گی جس سے مومنوں کا انتقال ہوگا بعد کفار ایک سوسال تک جانوروں کے مانند زندگی کریں گے۔ ایسا ہی ابن عمرؓ سے مروی ہے اس سے معلوم ہوا کہ بعد عیسیٰؑ کے ایک سو یا ایک سوبیس سال لوگ زندگی کریں گے۔

فصل

عیسیٰ علیہ السلام کے بعد لوگ 120 سال تک زندگی گزاریں گے

فصل اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ النَفْخَیْنِ اَرْبَعُوْنَ عَامًا وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ بَیْنَ النفْخَیْنِ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً بِالْاَوَّلِ یُمِیْتُ اللّٰهُ تَعَالٰی کُلَّ اَرْبَعُوْنَ عَامًا وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ بَیْنَ النفْخَتَیْنِ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً بِالْاَوَّلِ یُمِیْتُ اللّٰهُ تَعَالٰی کُلُّ مَیِّتٍ وَبِالْاُ خْرٰی یُحْیِی اللّٰهُ تَعَالٰی کُلَّ مَیِّتٍ وَاَخْرَجَ ابْنُ دَاؤدَ عَنِ بْنِ مَرْدَوَیَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَ النَّفْخَتَیْنِ اَرْبَعُوْنَ عَامًا

بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمائے آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) مدت دوصور کے درمیان چالیس سال کی ہے اور حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پہلے صور سے لوگ مرجائیں گے، دوسرے صور سے زندہ ہوکر میدان حشر میں جمع ہونگے۔ ایسا ہی ابن داؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

قَالَ دَلَّتِ الْاَحَادِیْثُ عَلٰی اَنَّ مُدَّةَ الْفَصْلِ بَیْنَ النَّفْخَتَیْنِ یَکُوْنُ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً مُدّة الْبَرْزَخِ تَزِیْدُ عَلَی الْاَلْفِ مِائَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اَوْسِتُوْنَ سَنَةَ بِهٰذَ التَّحْقِیْقِ وَقَدْتَبَتَ اَنَّ ظُهُوْرَ مَهْدِیٌّ قَبْلَ الدَّجَّالِ سَبْعَ سِنِیْنَ وَاَنَّه یَاتِیْ عَلٰی رَاسِ الْمِاتَیْنِ اَخْرَجَ نَعِیْمُ بْنِ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ یُوْسُفَ الْمُقَدَّسِیِّ وَکَانَ کُوْفِیًا عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِیَّةِ قَالَ یَمْلِکُ بَنُوْالْعَبَّاسِ حَتّٰی یَاْنِسُ النَّاسُ عَنِ الْخَیْرِ ثُمَّ یَنْشَعِبُ اَمْرُهُمْ فِیْ اَلْفِ سَنَةٍ اَوْخَمْسٍ وَتِسْعِیْنَ اَوْتِسعَ وَتِسْعِئیْنَ وَ یَقُوْمُ الْمَهْدِیُّ فِیْ سَنَةٍ مَائَتَیْنِ وَعَنْ جَعْفِرِ الصَّادِقِ قَالَ یَقُوْمُ الْمَهْدِیُ سَنَةَ مَاتَیْنِ اَخْرَجَ

عَنْ اَبِیْ قُبَیْلَ قَالَ اِجْمَاعُ النَّاسِ عَلٰی اَنْ یَخْرُجَ الْمَهْدِیُّ وَیَقُوْمُ سَنَةَ اَرْبَعَ وَمِائَتَیْنِ فَهٰذِهِ الْاٰثَارِ تَشْعُرُ بِتَاخِیْرِ الْمَهْدِیِّ مَابَعْدَا الْاَلْفِ مَائَتَیْنِ وَالدَّجَّالُ اِنَّمَا یَخْرُجُ بَعْدَ الْمَهْدِیِّ بِالْاِتِّفَاقِ فَاِذَا کَانَ ظُهُوْرُ الْمَهْدِیِّ عَلٰی مِائَتَیْنِ اَوْ اَرْبَعَ وَمَائِتَیْنِ وَیَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰی رَاسِ مِائَةٍ فَیْهِ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ یُنْزِلُ بَعْدَ مَکْثِهٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا وَفِیْهِ اِلَّا مِنْ رِوَاجِ الْاِسْلَامِ فَهٰذِهٖ ثَلٰثَةَ مِائَةٍ وَمِائَةَ وَعِشْرُوْنَ سَنَةَ یَبْقٰی الْاَشْرَارُ فَهٰذِهٖ اَرْبَعَمِائَةَ وَاَرْبَعُوْنَ بَیْنَ النَّفْخَتَیْنِ فَهٰذِهِ الْاُمَّتِ تَزِیْدَ عَلَی الْاَلْفِ اَرْبَعْمِائَةٍ وَ سِتِّیْنَ وَتَیْفًا وَلٰکِنْ لَا یَکُوْنُ مُدَّةَ الْفَاوَ خَمْسَ مِائَةِ سَنَةً اَصْلاً فَالْبَرْزَخُ مِنْ حِیْنَ اٰدَمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی تَدْرِیْجُ الْمَوْتٰی سَبْعَةُ الَافِ سَنَةَ وَمِنْ حِیْنَ مُحَمَّدِ خَاتَمِ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْفُ وَاَرْبَعْمِائَةِ بِالْیَقِیْنَ وَاِلٰی اٰخِرِ الْمِائَةِ الْخَامِسِ عَلَی الْاِحْتِمَالِ لٰکِنْ لَا عَلَی الْکَمَالِ فَاِنَّ قِیْلَ اِذَا کَانَ نَوْبَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّابِعُ وَمُدَّةُ الدُّنْیَا سَبْعَةُ الَافِ سَنَةٍ فَکَیْفَ تَزِیْدُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلَی الْاَلْفِ قِیْلَ کَانَ مَبْعَثُ النَّبِیُّ فِیْ اٰخِرِ الْاَلْفِ السَّادِسِ وَلَمَّا بَعْدَ النِّصْفُ حُکْمُ الْاٰخِرِ ذَکَرَ فِیْ کِتَابِ الْعِلَلِ الْاِمَامُ اَحْمَدُ ابْنُ حَنْبَلٍؒ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عَبْدِ الْکَرِیْمُ بْنُ مُغْفَلِ عَنْ وَهَبَ ابْنِ مُنِیَّةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الصَّمَدِ اَنَّہٗ سَمِعَ وَبِهَا یَقُوْلُ قَدْخَلَامِنَ الدُّنْیَا خَمْسَةُ الَافِ سَنَةَ وَ سِتَّمِائَةَ اِنِّیْ لَاعَرَّفُ کُلَّ زَمَانٍ مِنْهَا وَمَا کَانَ فِیْهِ مِنَ الْمُلُوْکِ وَالْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فَهٰذَا یَدُلُّ عَلٰی اَنْ بَعْثَہٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ فِی اَلْفِ السَّادِسَةِ فَزِیَادَةِ الْمُدَّةِ الَّتِیْ هِیَ سِتُّوْنَ مِنَ الْاَلْفِ السَادِسَةِ وَمِنْ هٰذَا یَذْ یَدَالْبَرْزَخَ لِهٰدِهِ الْاُمَّتِه اِلٰی قَرِیْبِ مِنَ الْاَلْفِ وَخَمْسَ مِائَةَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَتَحْتِ هٰذِهِ الْکِتَابُ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ درمیان دو صور کے مدت چالیس سال کی ہوگی۔ پس مدت

برخ ایک ہزار دو سو چالیس سال یا ساٹھ سال ہوگی اور مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور سات سال آگے دجال کے ظہور کے ہے۔ محمد بن الحنفیہ نے فرمایا بنو عباس میں خلفا ہونگے بعد نیکی کم ہوگی یہاں تک کہ ہزار سال کے قبل ظہور مہدی رضی اللہ عنہ ہوگا۔

عیسیٰ (عَلَيْهِ السَّلَامَ) شریعت محمدی پر چالیس سال سلطنت آرائی کرے گئے

ایسا ہی جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس سے معلوم ہوا کہ بارا سو کے بعد ظہور مہدی رضی اللہ عنہ ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال شریعت محمدی (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) پر سلطنت آرائی کریں گے۔ بعد ان کے جو لوگ رہ جائیں گے بعد سو سال سے دوسرے صور سے پھر زندہ ہوں گے۔ برزخ دنیا سات ہزار سال ہے بعد آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) کے چودہ سو یا پندرہ سو مدت گزاریں گے۔ اگر کوئی کہے کہ مدت دنیا کی سات ہزار سال ہے پھر آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) کے بعد ایک ہزار سے بڑھ کر مدت کیوں ہوگی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ظہور آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) کا بعد چھ ہزار سال کے ہے تو آپ کا برزخ ایک ہزار سال متحقق ہے۔ بعد مدت کتنی ہوگی علم الٰہی پر مفوض ہے جیسا کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ برزخ کے چھ ہزار سال گزرے ہیں جس میں تمام انبیاء کرام گزرے بعد ہزار سال آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) کے برزخ کو متعین ہے۔ پندرہ سو تک بعد کے زمانہ علم الٰہی پر مفوض ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

حضرت رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم) کو اس کا کامل علم تھا پوشیدہ مگر کسی کو اس کی اطلاع نہ فرمائے۔ پس مدت برزخ دنیا اللہ پر مفوض ہے۔ یہ کتاب پوری ہوئی اللہ کی مدد سے۔

☆....☆....☆....☆

تَمَّتْ تَمَام

خاتمہ من جانب مترجم کتاب

بیان تعریف حدیث اور اقسام حدیث کا موافق اصطلاح محدثین کے

حدیث اصطلاح میں جمہور محدثین کے اس کو کہتے ہیں کہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا ہو۔ یا خود کیا ہو یا بقول اور فعل کسی کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہ کیا ہو۔ (اس کو تقریر اور رضائی بھی کہتے ہیں) یا جو صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے اپنی زبان سے ارشاد فرمایا یا خود کیا ہو یا کسی نے قول یا فعل سامنے کیا اور صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے منع نہ کیا ہو یا تابعی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے اپنی زبان سے فرمایا یا خود کیا یا کسی نے قول یا فعل سامنے کیا اور تابعی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے منع نہ کیا ہو۔ پس جو حدیث کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے اس کو حدیث مرفوع کہتے ہیں۔ جیسا کہ کہیں کہ کئی یہ حدیث کیا کیا یہ کام یا تقریر کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا کہیں عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے یہ حدیث مرفوعاً آئی ہے یا کہیں رفع کیا اس کو عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے اور جو کہ صحابی تک پہنچے اس کو حدیث موقوف کہتے ہیں جیسا کہ کہیں کہی بات عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے یا فعل کی عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے یا تقریر ظاہر کی عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے یا کہیں یہ حدیث یہ حدیث موقوف عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) پر ہے اور جو کہ تابعی تک پہنچے اس کو حدیث مقطوع کہتے ہیں جیسا کہ کہیں کہی یہ بات امام اعظم ابوحنیفہ کوفی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے یا کوئی کام کی امام اعظم ابوحنیفہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے یا کسی نے روبرو قول اور فعل حالت اسلام میں آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) کو یک لحظہ بھر دیکھا ہو خواہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنا ہو یا نہیں سب علماء کا اتفاق اس پر ہے۔ كُلُّ الصَّحَابَةِ ثِقَةٌ عَدُوْلٌ یعنی ہر ایک صحابی ثقہ اور عادل ہیں کوئی ضعیف نہیں ان کے روایات سب معتبر اور واجب القبول ہیں ان میں کسی طرح کا طعن نہیں ہے۔

تابعی اس کو کہتے ہیں جس نے حالت اسلام میں کوئی ایک صحابی کوایک لحظہ بھر دیکھا ہوخواہ ان سے حدیث سنا ہو یا نہیں جیسے حضرت امامنا امام اعظم ابوحنیفہ کوفی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) اس لئے کہ ان کا تابعی ہونا سب علماء کے پاس بالاتفاق ثابت ہے۔ کسی ایک نے اس بارے میں انکار نہ کیا اگر کسی غیر مقلد نے بفرض محال انکار ہی کی ہو اس کا قول مردود اور واجب الرد ہے۔ امام صاحب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کا انس بن مالک صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کو دیکھنا اور ان سے احادیث سننا بالاتفاق ثابت ہے۔ بعضوں نے فرمایا کہ امام صاحب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے بیس اصحاب کرام کو دیکھا اور ان سے روایت کی بعض نے فرمایا امام صاحب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے چھ اصحاب کرام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم) اور ایک صحابیہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا) کو دیکھا اور ان سے روایت کی اور بعض نے فرمایا پانچ اصحاب اور ایک صحابیہ کو امام اعظم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے دیکھا اور ان سے روایت کی ان کل روایتوں میں انس صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) مرقوم ہیں ان کو امام صاحب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کا دیکھنا اور روایت کرنا تمام کے پاس ثابت ہے۔ الحاصل تابعی کے قول اور فعل وتقریر کو بھی حدیث کہتے ہیں مگر مقطوع۔ بعض علماء مرفوع اور موقوف کو ہی حدیث کہتے ہیں اور مقطوع کو حدیث نہیں کہتے بلکہ اثر کہتے ہیں۔ یہ قول بعض کا جمہور کے خلاف ہے اس لئے معتبر نہیں اور کبھی اثر کا اطلاق مرفوع پر بھی ہوتا ہے جیسا ادعیہ ماثورہ کا کہنا۔ اُن حدیثوں کو جو آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے ثابت ہوئی ہیں یونہی امام طحاوی حنفی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے اپنی کتاب حدیث کو شرح معانی الاثار نام رکھا حالانکہ اس میں مرفوع اور موقوف حدیثیں ہیں۔ خبر اور حدیث ہر دو کی معنی جمہور کے پاس ایک ہیں بعض نے کہا کہ لفظ حدیث کا مخصوص ہے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے قول اور فعل اور تقریر کو یا صحابی کے قول اور فعل اور تقریر کو اور تابعی کے قول اور فعل اور تقریر کو اور لفظ خبر کا کوائف سلاطین اور حالات ماضیہ کو کہتے ہیں۔ اس لئے حافظ احادیث کو محدث کہتے ہیں اور تاریخ دان کو اخباری۔ حدیث مرفوع کے دو قسمیں ہیں۔ صریحی اور حکمی مرفوع صریحی کی مثالیں اوپر گزر

گئیں۔مرفوع حکمی وہ ہے خبر دینا صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کا ایسے امور کو جو قبیلہ اجتہاد سے نہ ہو جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کے حالات اور قیامت کے احوال بیان کرنا یا ثواب مخصوصہ یا عذاب کسی فعل پر بتلانا گو کہ ظاہر ہیں یہ صحابی آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے طرف نسبت ہاتھوں کی نہ کیے مگر یہی کہا جائے گا کہ وہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے سن کر کہے ہیں۔یا فعل صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کا جو قبیلہ اجتہاد سے نہیں مرفوع حکمی ہے یا صحابی کا کہنا کہ ہم آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے زمانے میں یونہی کرتے تھے یہ ہی مرفوع حکمی ہے یا صحابی نے کہا مِنَ السُّنَّةِ کَذٰا یعنی یہ سنت سے ہے یہ بھی مرفوع حکمی ہے۔مگر بعض نے کہا یہ لفظ مرفوع حکمی نہیں اس لئے کہ سنت کا اطلاق جیسا کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے قول وفعل وتقریر پر کہا جاتا ہے یوں ہی خلفاء راشدین اور صحابہ کے قول وفعل وتقریر بھی کہا جاتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے یوں ہی خلفاء راشدین اور صحابہ کے قول وفعل وتقریر پر بھی کہا جاتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے سُنَّتِی وَ سُنَّةِ خُلَفَاءِ رَشِدِین

(فصل)

سند اور اسناد طریق حدیث یعنی راویان حدیث کو کہتے ہیں اور متن الفاظ حدیث کو پس اگر کوئی راوی حدیث کا درمیان سے ساقط نہ ہووے اس کو حدیث متصل کہتے ہیں اور اگر ایک راوی رہ جائے اس کو حدیث منقطع کہتے ہیں اور اگر ایک راوی سے زیادہ رہ جائیں اس کو حدیث مَعْضَل کہتے ہیں اور اگر سرے سے راوی رہ جائے خواہ ایک ہو یا کئی ہو یا کل اس کو حدیث معلق کہتے ہیں جیسا کہ عادت مصنفین کی ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہُ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔یوں ہی داب صاحب شرح البرزخ اور صاحب ہدایہ کا ہے۔اگر محدث ثقہ ہو اس کی تعلیق معتبر ہے۔تراجم صحیح بخاری میں بہت احادیث ہیں جو معلق ہیں۔با این ان کو حکم اتصال کا ہے یونہی ہدایہ اور شرح برزخ کے احادیث معلق معتبر اور

واجب العمل ہیں اور آخر سند سے بعد تابعی کے راوی مذکور نہ ہو اس کو حدیث مرسل کہتے ہیں جیسا کہ تابعی کہے قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهَ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) امام اعظم ابوحنیفہ کوفی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کے نزدیک حدیث مرسل مطلقاً مقبول ہے۔ اس لئے کہ جس نے حدیث مرسل بیان کی صرف اپنے کمال وثوق واعتماد پر روایت کیا ہے۔ اگر اس کے نزدیک صحیح نہ ہوتا تو کیوں ارسال کرتا اور کیوں کہتا قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهَ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اور امام شافعی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کے پاس حدیث مرسل مطلقاً مقبول نہیں جب تک کہ اس کے موافق دوسری حدیث مرسل یا مسند آئے۔ پس حدیث مرسل کے ہوتے ہوئے امام شافعی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اپنا قیاس اس کے خلاف کرتے ہیں اور حضرت امامنا امام اعظم ابوحنیفہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) حدیث مرسل پر عمل کرتے ہیں اور اپنے قیاس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ پس عامل بالحدیث پر لے درجے کے امام اعظم (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) ہیں۔ ماہرین فنِ حدیث پر یہ بات بخوبی واضح ومبرہن ہے اور حدیثیں باعتبار سند کے تین قسم پر ہیں۔ صحیح اور حسن اور ضعیف۔ صحیح اعلیٰ مرتبہ ہے اور ضعیف ادنی اور حسن متوسط۔ حدیث صحیح وہ ہے کہ محدث نے آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) تک ساتھ نقل کرنے راویوں صاحب عدالت کے اور صاحب ضبط کے نقل کی ہو اور وقت پہچانے حدیث کے راوی حدیث کا مسلمان اور بالغ اور عاقل بھی ہو اور معنی عدالت کے یہ ہیں کہ راوی صاحب تقویٰ کا ہو جھوٹ نہ بولتا ہو اور گناہ کبیرہ نہ کیا ہو۔ اگر کیا ہو تو اس سے توبہ کی ہو اور گناہ صغیرہ یعنی چھوٹے گناہوں پر بھی دوام نہ کرتا ہو اور سالم ہو۔ سب اسباب فسق کی سے اور زیرت ہو یعنی ایسے کام بھی اس سے نہ ہوتے ہوں کہ لوگوں کی نظر میں ہلکا ہو جیسے ننگے سر بازار میں چلے جانا یا بازار کے ایک کونے میں بیٹھ کر پیشاب کرنا یا راستے میں چلتے ہوئے کچھ ایک چیز کھانا ان باتوں سے بھی احتراز کرتا ہو اور معنی ضبط کی یہ ہیں کہ ہشیار ہوتا کہ یاد رکھے الفاظ حدیث کے اور غفلت نہ کرے اور نہ بھولے اور نہ شک کرے وقت سننے کے اور نہ وقت پہچاننے کے اسی طرح سے ہر شخص صاحب کتاب سے

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) تک متصف ان صفات سے ہوا ایسا شخص جو نقل کرے اس کو حدیث صحیح کہتے ہیں۔

پس یہ صفتیں اگر پوری اس میں پائی جائیں اس کو **صحیح لذاتہ** کہتے ہیں اور اگر کچھ قصور اس میں ہو اور کثرت طرق سے وہ نقصان پورا ہو جائے اس کو **صحیح لغیرہ** کہتے ہیں اور اگر نقصان پورا نہ ہوا اس کو **حسن لذاتہ** کہتے ہیں اور حدیث ضعیف وہ ہے کہ یہ جو شرائط حدیث صحیح اور حسن میں معتبر ہیں ان میں سے ایک یا زیادہ اس میں سے مفقود ہو اور راوی اس کا عدالت یا ضبط رکھتا ہو اور حدیث میں اگر راوی اس کا ایک ہی کسی طبقہ میں اس کو غریب کہتے ہیں اور اگر دو ہوں اس کو عزیز کہتے ہیں اور اگر زیادہ دو سے ہوں اس کو مشہور اور مستفیض کہتے ہیں اور اگر کثرت روایت کی اس حد کو پہنچے کہ عقل کے نزدیک جھوٹ بولنا ان کا محال ہو اسکو متواتر کہتے ہیں اور طعن کے معنی یہ ہیں کہ اس کا راوی جھوٹا ہوئے تو اس حدیث کو موضوع کہتے ہیں یا اس پر تہمت جھوٹ کی لگی ہووے اس کو متروک کہتے ہیں یا غلطی بہت کرتا ہو یا اس کو وہم بہت ہووے یا سچے لوگوں کی روایت کے موافق اس کی روایت ہووے یا فاسق یا بدعتی یعنی مخالف اعتقاد اہل سنت و جماعت ہووے اس کو منکر کہتے ہیں۔ مدلس وہ حدیث ہے جس میں راوی نے اپنے شیخ کو چھپایا ہووے اور اس کا نام نہ لیا ہووے کسی مصلحت سے اور ایک قسم مضطرب ہے جس میں راویوں نے اختلاف کیا ہو سند یا متن میں اور ایک قسم مدرج ہے جس میں راوی نے کچھ اپنا کلام ہی حدیث میں شامل کر دیا ہو اور ایک قسم معنعن ہے یعنی جو برابر ایک نے دوسرے سے روایت کیا ہو ساتھ لفظ عن کے اور شاذ اس کو کہتے ہیں جو حدیث مخالف روایت معتمد لوگوں کے ہو اور معلول اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں کسی طرح کی علت پوشیدہ ہو جو صحت حدیث میں قدح کرتی ہو پائی جائے اور متانت اس کو کہتے ہیں کہ ایک راوی نے ایک حدیث دوسرے راوی سے کی اور اسی کو شاہد بھی کہتے ہیں۔

فصل

حدیث ضعیف فضائل اعمال اور ترغیب وترہیب میں معتبر ہے اور اس سے استحباب ثابت ہوتا ہے جیسا کہ شیخ الاسلام ابوذکریا (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) **کتاب الاذکار المنتخب من کلام الا برار** میں اور امام ابن ہمام (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) **فتح القدیر شرح ھدایه** میں اور ملا علی قاری (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) **الموضوعات الکبیر** میں اور علامہ حلبی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) **غنیة المستملی شرح منیة المُصَلّی** میں اور امام سیوطی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) **طلوع الثریا با ظهار ماکان خفیا** میں اور شیخ عبدالحق دہلوی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) **اشعة للمعات ترجمہ مشکوٰۃ** میں اور دیگر علما اپنے کتب میں لکھتے ہیں جب حدیث ضعیف طرق متعددہ سے وارد ہو اس کو حسن لِغَیرِہٖ کہتے ہیں اور لفظ لایصح سے حدیث حسن لِغَیرِہٖ مراد ہے اور یہ حجت ہے جیسا کہ ابن الحجر عسقلانی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) نے **اذکار نووی** کے تخریج احادیث میں لکھا ہے مِنُ نَفِیِ الصِّحَّةِ لاَ یَنْتَفِی الْحَسَن یعنی لایصح کہنے سے حدیث کا حسن ہونا منفی نہیں ہوتا اور ابن الحجر مکی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) نے **صواعق المحرقه** میں فرمایا

قَوْلُ اَحْمَدَ اِنَّه، حَدِیْثُ لاَ یَصِحُّ اَیْ لِذَاتِهٖ فَلاَیَنْفِیُ کَوْنَه، حَسَنًا لِغَیْرِهٖ وَالْحَسَنُ لِغَیْرِهٖ یَحْتَجُّ بِهٖ کَمَا بَیْنَ فِی عِلْمِ الْحَدِیْثُ

یعنی امام احمد (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کا فرمانا کہ یہ حدیث صحیح نہیں اس کے یہ معنی ہیں کہ **صحیح لذاته** نہیں تو یہ **حسن لغیرہ** ہے اور حسن اگر چہ لغیرہ ہو حجت ہے جیسا کہ علم حدیث میں بیان ہو گیا ہے مثال اس کی یہ ہے امام سخاوی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) نے **المقاصد الحسنه فی الاحادیث الدائرة علی السنه** میں اور علامہ محدث محمد طاہر فتنی نے **تکمله مجمع بحار الانوار** میں یہ حدیث شریف لایا ہے۔

حدیث

مَسْحُ الْعَیْنَیْنِ بِبَاطِنِ اَنْمِلَتِی الْعَیْنَیْنِ بَعْدَ تَقْبِیْلِهَا عِنْدَ سَمَاعِ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَعَ قَوْلِهٖ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا ذَکَرَہُ الدَّیْلَمِیُّ فِی الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّہٗ لَمَّا سَمِعَ قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا وَقَبَّلَ بَاطِنِ الانماستی السَّبَابَتَیْنِ وَمَسَحَ عَیْنَیْهِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَافَعَلَ خَلِیْلِیْ فَقَدْ حَلَّتْ عَلَیْهِ شَفَاعَتِیْ وَلَا یَصُّحُ یعنی موذن سے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّاوَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا سن کر انگشتان شہادت کے پورے جانب باطن سے چوم کر آنکھوں پر ملنا اور یہ دعا پڑھنا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّاوَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا اس حدیث کو محدث دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب انہوں نے مؤذن سے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کہتے سنا یہ دعا پڑھی اور دونوں کلمے کی انگلیوں کے پورے جانب زیریں سے چوم کر آنکھوں سے لگائے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسا کرے جیسا میرے پیارے نے کیا اس پر میری شفاعت حلال ہو جائے گی اور آخر میں ہر دو محدثوں نے کہا و لا یصح یعنی یہ حدیث اس درجہ کو نہ پہنچی کہ جس کو محدثین اپنے اصطلاح میں درجہ صحت نام رکھتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ یہ حدیث صحیح لذاتہ نہیں بلکہ حسن لغیرہ ہے اور یہ حجت ہے۔ اسی واسطے فقہائے کرام اس فعل تقبیل کو سنت اور مستحب کہتے ہیں۔ فتاوی مضمرات میں یہ فعل سنت ہے اور ردالمحتار حاشیہ درمختار وغیرہ میں ہے یہ فعل مستحب ہے۔ درمختار میں ہے کہ کوئی فعل علماء کے

پاس سنت اور مستحب ہونے میں اختلاف ہو تب احتیاطًا اس کو سنت سمجھیں اور کبھی ترک نہ کریں جیسا کہ اس کے جلد اول باب صلوٰۃ الجمعه میں ہے۔پس یونہی اذان میں بوسہ دینا سنت شرعی ہے اس فعل مبارک کو کبھی ترک نہ کریں۔

فصل

حدیث کے مشہور کتابیں بہت ہیں جیساموطاامام مالک اور آثار محمد اور موطاء محمد اور مسندشافعی اور مسند امام حنبل اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور جامع ترمذی اور سنن ابی داؤ اور سنن ابن ماجه اور شرح معانی الاثار للطحاوی اور مسانید امام اعظمؓ اور دارمی اور دارقطبی اور بیهقی اور صحیح ابن خزیمه اور صحیح الحاکم اور صحیح ابن حبان اور صحیح ابن عوانه اور معاجم ثلثه طبرانی اور مسند ابویعلی اور مصنف ابی بکربن ابی شیبه اور معجم اسمعیلی اور کتاب المصابیح للبغوی اور حصن حصین للجرزی اور مسندحمیدی اور مسندبن حمید اور مسند بزار اور نوادر الاصول للحکیم الترمذی اور شرح البرزخ للامام ابوسعد السلمی الحنفی وغیرہ۔حدیث کی کتابیں بے شمار و بے انتہا ہیں۔حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بستان المحدثین میں ایک سونو کتب احادیث کا تذکرہ معہ حالات محدثین بیان فرمایا ہے جس میں سولہ عدد نسخے خاص موطاء کے ہیں اور صاحب کشف الظنون بہت کتب احادیث کولائے ہیں بہت عجب ہے غیر مقلدین فی زمانہ سے کہ کتب احادیث کو فقط صحاح ستہ مشہورہ پر منحصر سمجھتے ہیں ان کتب مذکورہ کی ان کو خبر ہے نہیں مگر بمصداق اَلْکَذَّابُ قَدْ یَصْدُق یعنی جھوٹا کبھی سچا ہوتا ہے انہیں کا پیشواسر گروہ غیر مقلدین امام الوہابین صدیق حسن خان نے اپنی کتاب اتحاف النُبلاء میں تین سوکتب احادیث کا

تذکرہ زبان فارسی سے موافق حروف تہجی کیا ہے اور اس کتاب شرح البرزخ کا حال بھی بلاطعن وتشنیع کے ذکر کیا ہے چنانچہ اس کتاب کے صفحہ ۹۵ میں ملخصاً یہ مرقوم ہے ازکتب حدیث است رد یش باب بدء الموت است شرح برزخ دجمله ابواب اوہشتاد ویک باب است ہمه متعلق باحول موتی وبرزخ و دودے بعد ذکر حدیث شرح میکند آنر القبوله قال رضی الله عنه ورآخرکتب توشته اَخْرَجَ نَعِيْمِ بْنِ حَمَّادَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْيُوْسُفُ الْمُقَدّسِی وَكَانَ كُوْفِيًا اِلٰى اٰخِرِ الْعِبَارَةِ اِنْتَهٰى عِبَارَة شرح برزخ حدیث کی کتاب ہے اول اس کا باب بدر الموت ہے اور تمام باب اس کے اکاسی ہیں جو متعلق ہیں احوال موتی و برزخ سے بعد ذکر کرنے حدیث کے اس کا مؤلف قال رحمۃ اللہ علیہ کہہ کے اس کی شرح بیان کرتا ہے اور آخر کتاب میں عبارت مذکور لکھا ہے۔ یہ تحریر صدیق حسن خان کی فقط غیر مقلدین کے الزام کے لیے لکھی گئی ہے نہ سند کے لیے اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ طَرِيْقَةِ الْفَاسِدَةِ الْكَاسِدَةِ الضَّالَهِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْه واضح ہو کہ مؤلف اس کتاب شرح برزخ کا محدث اور حنفی المذہب ہے اس لئے مذہب کی تشریح ضرور ہوئی کہ ہر ایک محدث ضرور ان مذاہب اربعہ سے یک مذہب کا پیرو ہے۔

☆....☆....☆....☆

بیان وجوب تقلید کا

واضح ہو کہ کتب احادیث کے جامعین جتنے محدثین والاتمکین تھے ان چار مذہب سے ایک مذہب کے مقلد تھے حنفی، شافعی، مالکی یا حنبلی اور اس تقلید کو وجوب شرعی سمجھتے تھے اور اپنے مذہب کے موافق اصولاً وفروعاً احادیث شریفہ کو جمع کرنے تھے جیسا کہ کتب مورخین وغیرہ سے ظاہر ہے۔ پس جتنی کتب احادیث ہیں مذہب حنفی کے مسائل اصولی وفروعی کے موافق ہیں یا شافعی ومالکی وحنبلی کے مطابق دیکھئے۔ آثار محمد اور شرح معانی الاثار امام طحاوی کی اور مسانید امام اعظم رضی اللہ عنہ وغیرہ جتنی کتب احادیث ہیں مذہب حنفیہ کے موافق جمع کردہ ہیں اور مولفین کتب صحاح ستہ بخاری مسلم وغیرہ جو شافعی المذہب تھے ان کتب کو موافق مذہب شافعی کے جمع کیے ہیں گوکہ ان میں مسائل حنفیہ بھی ضمناً وتبعاً موجود ہیں اور موطاء مالک وغیرہ موافق مذہب مالک کے جمع کردہ ہیں اور مسند احمد حنبل وغیرہ موافق مذہب حنبل کے۔ الحاصل جو کتاب حدیث کا مؤلف ہے اگر حنفی تھا اپنے مذہب کے موافق احادیث کو جمع کیا اگر شافعی یا مالکی یا حنبلی تھا تو اپنے مذہب کے مطابق۔ اب غور کیجئے کہ غیر مقلدین فی زمانا کہتے ہیں ہم کو ایک مذہب سے ان مذہب اربعہ کے کام نہیں ہے فقط حدیث کے کتابوں پر عمل کرنے کے اور ان احادیث کے موافق چلیں گے۔ اس لئے پوچھا جاتا ہے کہ جو حدیث کی کتاب ہے اس کا مؤلف حنفی تھا یا شافعی یا مالکی یا حنبلی۔ یہ کتب احادیث تو مقلدین کے ہیں جنہوں نے اپنے مذہب کے موافق احادیث شریفہ کو جمع کیا تمہارے لئے کیا سند اگر تم ان کی سند لیتے ہیں تو ان کے مؤلف کے موافق پہلے ایک مذہب کو اختیار کر کے حنفی ہو جاؤ یا شافعی یا مالکی بن جاؤ یا حنبلی۔ پھر اس مذہب کے مطابق اصولی وفروعی مسائل پر چلو اور ایک مذہب کی تقلید کو وجوب شرعی جانو بعد اُن کتب کا نام لو۔ ورنہ اس کی سند بتلانا بیکار محض ہے۔ اور لائق قبول نہیں۔ افسوس وصد افسوس تمہارے اس شومی حال پر کہ تم جن محدثین کا دم بھرتے ہیں اور ان کے

کتب کو لئے پھرتے ہیں ان کی چال اور مذہب کو اختیار نہیں کرتے پھر وہی مقلدین کو سخت وزشت کہہ دیتے ہو نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہُ ذرا غور کرو سوچو کہ جب ایسے بڑے بڑے محدثین عظام اور علماء کرام واولیاء فخام کو بغیر مذہب پکڑنے کے چارہ نہ ہوسکا پھر تم کس باغ کی مولی ہو تمہارا کیا شمار کیا پدی کیا پدی کا شوربا۔

ہمسہ شیران جہان بستہ این سلسلہ اند

روبہ ازحیلہ چسان بکسلد این سلسلہ را

جاننا چاہیے ادلّہ احکام کے چار ہیں قرآن وحدیث اجماع وقیاس۔اجماع وقیاس کی فرضیت قرآن وحدیث سے ثابت ہے دیکھو اللہ تعالیٰ سورۃ النسا میں فرماتا ہے وَیَتّبِع غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُوْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَاتَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَاءَ تْ مَصِیْرًا اور جو شخص پیروی کرے خلاف راہ مسلمانوں کے چھوڑ دیتے ہیں ہم جس طرف متوجہ ہوا ہے اور داخل کریں گے ہم اس کو دوزخ میں اور بری ہے وہ جگہ۔اس آیت کے تحت میں تفسیر بیضاوی اور تفسیر کبیر اور تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر مدارک اور تفسیر احمدی وغیرہ میں ہے کہ یہ آیت اجماع کی فرضیت پر دلالت کرتی ہے۔الحاصل تمام مفسرین بالا تفاق فرماتے ہیں کہ اس آیت سے فرضیت ثابت ہے اور سورۂ آل عمران میں ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَامُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُوْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ الاٰیَۃ ہو تم بہتر امت کے جو نکالے گئے ہو واسطے لوگوں کے حکم کرتے ہو ساتھ اچھی طرح کے اور منع کرتے ہو برائی سے اور ایمان لاتے ہو ساتھ اللہ کے۔اس آیت کی ذیل میں تفسیر کبیر اور تفسیر مدارک اور تفسیر احمدی وغیرہ میں ہے کہ یہ آیت اجماع کی فرضیت پر دلالت کرتی ہے اور سورۃ البقرۃ میں ہے۔وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَسَطًا لِتَکُوْنُوْا شُھَدَاءَ عَلَی النَّاسِ الایۃ اور کیا ہم نے تم کو امت بیچ کے یعنی بہتر تا کہ ہو تم گواہ اوپر لوگوں کے۔تفسیر مدارک اور تفسیر احمدی وغیرہ میں ہے کہ

امام ابومنصور ماتریدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت اجماع کی فرضیت پر دلالت کرتی ہے۔ یہ تینوں آیات سے اجماع کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الحشر میں فرماتا ہے فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ پس عبرت پکڑو یعنی مسائل نکالو اے صاحبان بصارت۔ مراد صاحبان بصارت سے مجتہدین کرام ہیں۔ تفسیر مدارک واحمدی وغیرہ میں ہے کہ یہ آیت قیاس کی فرضیت پر دلالت کرتی ہے اور مشکوۃ شریف کے جلداول کتاب العلم الفصل الثانی میں ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ اٰيَةٌ مُحْكِمَةٌ اَوْسُنَّتٌ قَائِمَةٌ اَوْفَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ وَمَاكَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَفَضْلٌ رَوَاه اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنَ مَاجَه

مروی ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے علم یعنی حصول احکام کے تین طریق ہیں قرآن یا حدیث یا فریضہ عادلہ اور جو اس کے سوا ہیں وہ زاہد ہیں۔ روایت کی اس کو ابو داؤد، ابن ماجہ نے محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ میں اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اور طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا ادلہ احکام کے چار ہیں قرآن وحدیث اجماع وقیاس اور جو علوم ان کو تقویت دینے والے ہیں وہ انہیں میں شامل ہیں ورنہ زائد ہیں اور مشکوٰۃ شریف جلد اول باب الاعتصام بالکتاب والسنتہ کے الفصل الثانی میں ہے

وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ رَوَاهُ اِبْنِ مَاجَه مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ

مروی ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے تابعداری کرو تم بڑی جماعت کی جو شخص کہ جدا ہوا بڑی جماعت سے ڈالے جائے گا دوزخ میں، روایت کیا اس کو ترمذی نے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے انس کی حدیث سے۔ شارحین حدیث نے فرمایا کہ یہ حدیث اجماع کے فرضیت پر دلالت کرتی ہے اور مشکوۃ شریف کے جلد دوم باب العمل فی القضا والفصل الثانی میں ہے۔

وَعَنْ مَعَاذِ ابنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ اِلَی الْيَمَنِ قَالَ كَيْفَ تَقْضِی اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ اَقْضِیْ بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُ فِی كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لَمْ تَجِدُ فِی سُنَّتِ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اجْتَهِدُ رَائِيْ فَلَا اٰلُو قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی

صَدْرِهٖ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمَّا يَرْضٰی بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدُ وَالدَّرِمِیُّ

مروی ہے معاذ بن جبل (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر گاہ والی بنا کر بھیجے ان کو طرف یمن کے کہا ان کو حضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے امتحاناً کیونکر حکم کرے گا تو جس وقت پیش ہو تجھ کو کوئی مسئلہ کہے معاذ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) حکم کرونگا، میں ساتھ کتاب اللہ کے کہا حضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے پس اگر نہ پائے تو کتاب اللہ میں یعنی صراحۃً وہ مسئلہ قرآن میں نہ ہو۔ اے معاذ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کیا کرے گا۔ کہا معاذ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے آپ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی حدیث پر عمل کروں گا۔ کہا آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے اے معاذ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ)! اگر وہ مسئلہ حدیث میں نہ

پائے کیا کرے گا کہا معاذ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے تب میں اجتہاد سے وہ مسئلہ نکالوں گا اور بہت غور کروں گا ۔قیاس کرنے میں کہا معاذ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے پس رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) خوش ہو کے اپنا دست مبارک سینے پر میرے مارے اور دعا کیے تمام تعریف ثابت ہے اس خدا کو جس نے توفیق دیا میرے مقرر کردہ کو جس سے اس کا رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) راضی ہے۔روایت کیا اس کو **ترمذی اور ابو داؤد دارمی** نے۔علماء فرماتے ہیں یہ حدیث قیاس کی فرضیت پر دلالت کرتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ قرآن وحدیث میں صریحی کل احکام نہیں۔اجماع اس کو کہتے ہیں کہ جو حکم قرآن اور حدیث میں صراحۃً نہ ملے تو علماء محققین اس مسئلہ کو بالاتفاق ہو کے نکالنا پہلا درجہ اجماع اصحاب کا ہے۔دوسرا درجہ اجماع تابعین کا تیسرا درجہ اجماع تبع تابعین کا چوتھا درجہ ان کے بعد کا اجماع۔**توضیح تلویح اور مسلم الثبوت اور حسامی ونور الانوار اور اصول شاشی** وغیرہ کتب میں ہے۔اجماع کے دو قسم ہیں بسیط ومرکب۔اجماع بسیط وہ ہے کہ جو مسئلہ صراحۃً قرآن وحدیث میں نہ ہو ایک وقت علماء محققین جمع ہو کے فیصلہ دینا اگر سب علما کرام کر کے ٹھہرائے ہوں اس کو تقریری کہتے ہیں ورنہ سکوتی کہتے ہیں۔اجماع مرکب وہ ہے کہ جو مسئلہ صراحۃً قرآن وحدیث میں نہ ہو علماء محققین کا ایک وقت پر جمع نہ ہونا بلکہ ایک بات پر اتفاق کرنا کوئی آگے کے زمانے کا ہو کوئی بعد کوئی بعد کا کوئی مشرق کا کوئی مغرب کا کوئی شمال کا کوئی جنوب کا جیسا کہ ان چار مذہب سے ایک مذہب کی وجوب تقلید کا۔پس چار مذہب سے ایک مذہب پر چلنا اور اس کو وجوب شرعی سمجھنا اجماع مرکب سے ثابت ہے۔اے ناظرین یاد رکھنا چاہیے کہ غیر مقلدین فی زماننا کو اس بات کی خبر نہیں دھوکہ دینے کے لیے سوال کرتے ہیں کہ ایک مذہب کے وجوب ہونے پر کون کون علما اجماع کیے ہیں اور وہ کونسے زمانے میں کونسے مقام میں ایک وقت پر جمع ہوئے تھے ان کے کیا نام ہیں۔افسوس ان کو خبر ہے نہیں کہ یہ اجماع مرکب ہے ایک وقت اور ایک مقام میں علما کا جمع ہونا اس اجماع

کے لیے شرط نہیں اس کو یادرکھا جائے تا کہ ان کے دام فریب میں نہ آجاویں دیکھو ہزار ہا علما گیارہ ہو سال سے لیکر اب تک وجوب تقلید کو لکھتے ہیں اور ایک مذہب کو پکڑتے ہوئے آتے ہیں مشتے نمونہ از خروارے لکھتا ہوں۔امام شیخ محی الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ **شارح صحیح مسلم** نے **روضۃ الطالبین** میں فرمایا

اَمَّا الْاِ جْتِہَادُ الْمُطْلَقُ فَقَالُوْا اِخْتَتَمَ بِالْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ حَتّٰی اَوْجَبُوْا تَقْلِيْدَ وَاحِدٍ مِنْ هٰؤلاءِ عَلٰى اُمَّةِ وَنَقَلَ اِمَامُ الْحَرَمَيْنِ الْاِجْتُمَاعُ عَلَيْهِ

یعنی علما نے فرمایا اجتہاد مطلق ختم ہو گیا ساتھ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور امام مالک اور امام حنبل ائمہ اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قیامت تک ۔مجتہد مستقل ان چار کے سوا ہونے والا نہیں پس واجب ہے تقلید ایک کی ان چار مذہب سے امت پر اور نقل کیا امام الحرمین نے اجماع اس پر ل۔ایسا ہی لکھا ہے امام جلال الدین محلی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے **شرح جمع الجوامع** میں اور امام غزالی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے **احیاء العلوم** وغیرہ کتب میں اور امام فخر الدین رازی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے **تفسیر کبیر** میں اور امام شعرانی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے **میزان کبری** اور دیگر کتب میں اور امام ابن ہمام (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے **فتح القدیر** میں اور امام عینی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے **البنایہ شرح الھدایہ** میں اور علامہ ابن حجر مکی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے **فتح المبین فی شرح الاربعین** میں اور شیخ عبدالحق دہلوی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے **فتح المنان فی ادلته مذهب النعمان** اور **شرح سفر السعادت** وغیرہ کتب میں اور ملا علی قاری (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے **مرقات شرح مشکوٰۃ** وغیرہ کتب میں اور بحر العلوم (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے **شرح مسلم الثبوت** اور **شرح منار** اور **شرح تحریر ابن همام** اور **ارکان اربعه** میں ہزار ہا علما نے اپنی کتب میں اور ملا علی قاری (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے **رساله وقفال** میں فرمایا **بل يجب حتما ان عين مذهبا من هذه**

المذاهب مامذهب الشافعي في جميع الوقائع والفروع واما مذهب مالك واما مذهب ابي حنيفة وغيرهم الى اخر العبارة یعنی ایک مذہب کی تقلید اختیار کرنا واجب ہے ان مذاہب اربعہ حنفی شافعی مالکی حنبلی سے مثلاً تقلید حنفی کی جمیع مسائل میں خواہ اصول ہوں یا فروع وعلی ہذا القیاس تقلید شافعی یا مالکی یا حنبلی کی۔ یوں ہے ہزار ہا علما نے اپنے کتب میں فرمایا ہے اور تفسير احمدى میں ہے اذا التزم مذهبا يحب عليه ان يددم على مذهب التزمه ولا ينقتل عنه الى مذهب اخو یعنی جس مذہب کو التزام کرے ان چار مذہب سے تو واجب ہے کہ مداومت کرے اسی ایک مذہب پر اور نہ نقل کرے دوسرے مذہب پر۔ یوں بھی لکھا ہے اور علما نے اپنے کتب میں۔ الحاصل جو کوئی ان چار مذہبوں میں سے اس زمانے میں ایک کا مقلد اور پیرو نہ ہو اور اپنے تئیں ان میں سے ایک کی طرف منسوب نہ کرے وہ اہلسنت سے نہیں بلکہ وہ خارج مذہب اہلسنت و جماعت سے ہے اور مثل دیگر فرق ضالہ روافض وخوارج ومعتزلہ وجبریہ وقدریہ وغیرہم ہے جیسا کہ علامہ طحطاوی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے حاشيه درمختار کے كتاب الذبائح میں فرمایا ہے فعليكم يا معشر المومنين اتباع الفرقة الناجية المسماة باهل السنة والجماعة فان نصقم الله تعالٰى وحفطه وتوفيقه فى موافقتهم وخذلانه وسخط ومقت فى مخالفتهم وهذه الطائفة الناجية قدا جتمعت اليوم فى المذهب الا ربعة وهم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون ومن كان خارجامن هذه المذاهب الا يعة فى ذلك الزمان فهو من اهل البدعة والنار انتهى یعنی اے گروہ مومنین تم پر اہل سنت و جماعت کی پیروی لازم ہے اس لئے کہ یہ فرقہ ناجیہ ہے جس نے پیروی کی اہلسنت و جماعت کی اس پر اللہ کی نصرت اور محافظت اور توفیق ہے اور جس نے اس کی پیروی نہ کی اس پر اللہ کا قہر اور غضب اور غصہ اور پھٹکار ہے یہ گروہ ناجیہ آج کے دن منحصر ہے چار مذہب کے متبعین میں وہ تو حنفی ہیں یا شافعی مالکی

ہیں یا حنبلی جس نے ان چار میں سے ایک مذہب کی پیروی کی تمامی مسائل میں وہ اہلسنت وجماعت سے ہے اور جس نے ایک مذہب کو ان چار سے نہ لیا اور اپنے تئیں ان میں سے ایک طرف منسوب نہ کیا وہ اہلسنت وجماعت سے خارج ہے اور وہ بدعتی اور دوزخی ہے۔ایسا ہی لکھا ہے **شرح مسلم لثبوت** اور **شرح منار** اور **فتح المنان فی ادلته مذهب النعمان** اور **عقود جواهر النیفه فی مسائل امام ابی حنیفه** اور **الاشباه والنظائر** وغیرہ کتب ہیں۔

پس مسائل کتب فقہ کے انہیں احکام اربعہ یعنی قرآن وحدیث واجماع وقیاس سے مستنبط ہیں بعضے مسائل قرآن سے ماخوذ ہیں بعضے حدیث سے بعض اجماع سے اکثر قیاس مجتہد سے دیکھو قرآن شریف میں صرف تیرا فیصلے ہیں جو خداوند عالم نے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو لوگوں کے دریافت کرنے پر معلوم کرایا تھا جیسے **وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْض** وغیرہ اور قرآن شریف میں فقط پانسو احکام ہیں اور احادیث شریفہ میں آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے تین ہزار مسائل ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چند مسائل نکالے یونہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ چند مسائل اور حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے چند مسائل نکالے اور اجماع صحابہ وتابعین وغیرہ سے چند مسائل ثابت ہیں یہ کل مسائل چار ہزار کے اندر ہیں۔غور کرو کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے ان مسائل کے سوا پانچ لاکھ مسائل قرآن اور حدیث اور اجماع اور اپنے قیاس سے استخراج کیا جس کے تراسی ہزار قواعد کلیہ ہیں یہ تمام مسائل کو امام محمد رضی اللہ عنہ نے **ظاهر الروایت** میں جمع کیا **بدایه** اور **هدایه** اور **وقایه** اور **کنز الدقائق** اور **شرح وقایه** وغیرہ کتب فقہ میں یہ پانچ لاکھ مسائل کتب ظاہر الروایت سے مندرج ہیں۔جاننا چاہیے ظاہر الروایت کے پانچ کتابیں مشہور ہیں جو اس بیت میں ہیں۔

مبسوط و جامعین وزیادات باسیر

توظاہر الروایت این پنج راشیر

پہلی کتاب مبسوط ہے کہ اصل متون ہے هدایه و کنز و وقایه اس سے مستنبظ ہیں۔دوسری کتاب زیادات ہے۔تیسری کتاب جامع صغیر ہےمتون فقہ اس سے بھی مستنبط ہیں۔چوتھی کتاب جامع کبیـــــر ہےاس کے چالیس جلدیں ہیں اس میں کل روایات امام اعظم رضی اللہ عنہ سے جومروی ہیں مرقوم ہیں۔پانچوں کتاب سیر ہےاس کے دوحصے ہیں۔پہلی کتاب سیر صغیر ہےدوسری کتاب سیر کبیر ہےاس کے ساٹھ جلدیں ہیں۔امام سرخسی رحمتہ اللہ علیہ نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ اس کے ساٹھ جلدیں ہیں جوامام محمد رضی اللہ عنہ نے اپنی آخر عمر میں تصنیف کی ہے ان پـــانـــچ کتب کــو ظــاهــر الروایت کہتے ہیں اسی پر احناف رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین کافتوی ہےصاحبو دیکھو کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے اس دین متین میں کیا کیا محنتیں کیں اور کیا کیا مشقتیں جھیلی ہیں۔

شکر الله سعید وانا رالله برهانه

تمت با لخیر

☆....☆....☆....☆